جلد ہفدہم ۱۷
ابتداے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۳ء لغایۃ آخر دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء عیسوی
مطبع فیض منبع شام اودھ مین چھپ کر طیار ہوئی

سال نو

ابکی بھی دن بہار کے یونہین نکل گئے

حضرت سلامت جنوری آگئی آپ کے یہان ڈالیان بھیجنے کی تیاریان چار دن سے ہو رہی ہین بھیجنے ہی سوغات کی فکر کی گر دکن مین من برسنے کے دن اب یہان پیا ... کی گٹھیون اور ولایتی آلوون کے (آلوون نہ پڑھیے گا) کچھ نہین ہے تاہم کوشش کیجاتی تو ایک آدھ جھڑی میوہ مل ہی جاتا مگر ہمین سال نو سے غرض ہی کیا یہان ہلالی الٰہی فصلی کا چلن ہے عیسوی صرف کوٹ پتلون ہیٹ شامین برانڈی کری ٹن چاپ سوپ ساس صاحب کے استعمال ہی تک منائی جاتی ہے سالانہ چوچلے آپ کے ہندوستان ہی کو مبارک - پھر آپ ڈالی کی زیر باری کون اوٹھائے -

رہا مضمون دل خوشکن مبارکباد اسکا اندنون ایسا توڑا ہے کہ دکن بھر مین عید تک خوشی منانا ملتوی کر دیا گیا ہے وجہین سیکڑون ہین - آپ کو کون گنانے بیٹھے - ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ ہماری طبیعت خود ہی خوش نہین اور ناخوشی کی وجہ نامعلوم - پھر ہم کیون آپ کی خوشوقتیون مین گھسر پچ بنین - رہی نامہ نگاری تو آپ کے ہاتھون کب تو گئے نہین کہ جی چاہے یا نہ چاہے آپ کی خوشی ناخوشی مین زبردستی کود پڑین - آپ کے نامہ نگارون نے آپ کے لیئے بہت کچھ سامان کر رکھا ہوگا ایک ہمہی خالیان بتائین تو شکایت ہی کیا میری عادت ہی ہے کہ اوک کے بات کرنے کی - آپ یہ نہ سمجھیے ٹراتا ہون - حضرت رنگ مین بھنگ نہ سمجھیے تو ایک بات عرض کر دون سب لوگ مبارکبادین - قصیدے - قطعے - آپ کی اڈریس - لکھ کے لائین اور بندہ ایک نوحہ پیش کرے مگر جدت ہو تو سہی یعنے نوحہ ہو اور نثر مین ہو کیون نئی بات ہے نا - سارے مصرعہ مین چمن بندیان گلکاریان انجمہاے نشاط کے جلوے ہون تو ایک کونے مین صف ماتم بھی سہی لکھنؤ کے دو چار میر بنگالی بھی ہونگے زیادہ غل غپاڑے کو منع کر دونگا کہ آپ کی عیش کرکری نہو جائے اور حضور یہ خدائی تازیانہ بھی پیش نظر رہے -

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا ط

اچھا تو نوحہ سنئے اور خیال کرتے جیئے آسمان والے چاند کی بڑھیا منہ ڈھانپے بین کر رہی ہے - حضرت مجھے نہ بڑھیا وڑھیا کہ بیٹھیے گا -

نوحہ

ارے میرے بچو تمکو کہان ڈھونڈھون - ارے میرے لاڈلو تم کہان گئے کون سے دیس سدھارے -

آرے میرے نازون کے پالے میری بی داڑھی والے - میرے کوٹ پتلون کے بیچلے تجکو کسکی نظر کھا گئی - امان تمھارے صدقے یہ خبر پا کے ہر بند پیا تو کہلا دو - ہاے تم چل بسے - مجھ نگوڑی ماٹھی - کو کہ جلی - بڑھیون پھوٹی - نامراد ناشاد مان کو ساتھ نہ لیا - راستے مین موئے موٹے ہی کالے نیلی پیلی آنکھون والے - کالے گورے نیلی دھوتی والے تمکو ڈراتے ہونگے تمھارا ننھا کلیجہ دہلا جاتا ہوگا - تمھارا نازک دل میلا ہوتا ہوگا -

آرے میری گودون کے پالے - بڑھیا امان ٹھوکرین کھاتی پھرتی ہے - تم اندھے کی لکڑی تھے - میرا سہارا جاتا رہا - تم ہاتھ پکڑا کے مجھے پاخانہ پیشاب پھراتے تھے - تمکو دیکھکے مین ریجھی جاتی تھی - تمھارے بلون پر پھولی نہ سماتی تھی - اب مجھے ڈھارس کون دے -

ارے میرے بڑے منو تمھاری عمر ابھی کیا تھی - ساٹھا پاٹھا کہلاتا ہے - میری آنکھون مین خاک ابھی تیری اُمنگ کے دن تھے - نام پیدا کرنے کا وقت تھا - ہاے او جرنگی ناشدنی تجھپل پائی سبز قدمی سہو بیٹیا - تمکو نہ پہلی سال بھی نہ گذرنے پائی کہ تمھاری سنسانی آگئی -

آرے میرے چھوٹے بچو - تیرے دودہ کے دانت بھی نہ اوکھڑے تھے - ابھی تو بیٹیا کھیل کود کے دن تھے - لاتی میدان مین تیری بلیرڈ بازی اُٹھا غفیلون - کوڑا آکرکٹ - شہر تھی - ہاے نامراد شفقت کے بدولت میرا لاڈلا جوانی بھی اچھی طرح نہ دیکھنے پایا - ایسی موئی چڑیل پیچھے پڑی تیری لال سی جان لے بیٹھی تجکو کھا گئی - نگل گئی - ہاے بچے تیرا جھولا سونا پڑا ہے - تیرے کھلونے تیتر بتر ہین - تیری انّا ددا مونڈ مارے پھرتی ہین - تیری ناشاد مان کی گود خالی ہوگئی - آگے خود نامہ نگار کا دل بھر آتا ہے قلب اولٹا جاتا ہے لہذا ناتمام چھوڑتا ہون بیٹی بی خدا کے لیئے صبر کرو +

راقم

دل کو پیٹیون دیا جگر کو تیر
مجکو دونون سے آشنائی تھی

بسملؔ

جنوری

پھڑکتا ہوا ساقی نامہ

آادھر اے مرے دلبر ساقی	شوخ عیار ستمگر ساقی
ہو ذرا لطف و عنایت کی نظر	گردش عیش مین آئے ساغر
دے صراحی یہ صراحی ساقی	میکدہ مین نہ رہے مے باقی
آج دے ڈال کوئی خم ساقی	ہوش ہوجائین مرے گم ساقی
ایک چلو مین بھلا کیا ہوگا	اور رندون کا تقاضا ہوگا

ہلّو مائی ڈیر!

چلا جاؤیو!

جب آپکو دنیا ما فیہا کی خبر ہی نہین تو پہر پوچھا گچھی بہی بیکار ہے آپ تو بڑاؤن کے لاانڈے کے طوک زادے ہین پہر میرا ہی دماغ ٹھکانے نہین ۔

چلیے معاف کیجیے غریب پرور آپ خفا ہون مین آجکل سرحد کی دیکھ بھال مین تھا پہر آپ جانیے ملکی معاملات کی پیچیدگی آدمی کو بورا اکتا کر دیتی ہے آپ کا سر ہے قدمون کے مین تو بورا فہم ہی پہر دن کیا مہینون سر تلے ٹانگین اوپر پینک مین پڑا رہتا تھا بار بار یہی الجھن تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے سامان تو اچھے ہی اچھے ہین اسے میرے اللہ کیا ہوگا ۔

ہان اب آئے ذرا راستی کی پگڈنڈی پر ان باتون سے کچھ ذہن ہی کھلا بیان کرتا ہون نہین پہلے اپنی بات عرض کر لون بطور نصیحت ہے کیون جناب سرحدی معاملات سے آپ کو کیا واسطہ یہ بادشاہی معاملے شہنشاہی گتھیان مارا جیہ وہ نہین سننا ۔ ع

رموز مملکت خویش خسروان دانند

ذرا ٹھہریے مین بہی جملہ معترضہ عرض کر لون کیا دعبہ کرا دہر تو آپ کا ذہن کھلا اودہر حضور اینجانب مابدولت واقبال کے ذہن کا پہیہ لنڈھک کے پھنسانے لگا سب سے پہلے اس مصرعہ کے معنے تو گرمایئے یہ خویش و خسروان یعنے چہ آپ تو کھلا مذاق کرتے ہین بھلا خویش کون ہے سسرال کا لفظ تو دونون طرف صادق آسے گا ۔ اچھا صاحب آپ کے بچے جئین اب یہ فرمایئے کہ خویش کی مملکت سے خسروان کو کیا علاقہ یہ نیا درثہ ترکہ نکلا ۔

پناہ بذات خدا یہ منطقی مسئلہ چھڑ گیا چلیے پھر بیٹھیے قبلہ وکعبہ آپ تو مجھے کچھ دہی سے معلوم ہوتے ہین ۔ ؎

کہان جھگڑا پڑا ہے کا نکالا باغ کا کاغذ

مین صلح حکمت فہ ومنیان بولنے نہین بیٹھا ہون فقط اتنی بات تہی کہ بڑون کی بڑی بات بادشاہون سے بیچ مین دخل درمعقولات نہ دینا چاہیے ۔ خدا معلوم کیا ہوتا ہے کیا نہین ہوتا ہے ۔ ہمین تو اپنے بھائی بند غریب رعایا کے معاملات سے مہلت نہین چہ جاکہ سلطنت کے کاروبار ۔

تو ایک آپ ایسے ڈرپوک گھسٹر و کم حوصلہ ہوئے جو کان کی حد حدی سے قدم نہین نکالتے یہان تو جب چکر لگا یا جہانیان جہان گشت کے باکے ہوگئے ۔ وہ تو خدا بھلا کرے اوستاد ابلیس کا نہین تو آسمان پر بہی جاتے عالم بالا کی خبر لاتے بلکہ اب بہی کندے تول تو لگے رہجاتے ہین ۔ پہر بات مین بات ضرور نکلتی ہے سو پہر طرہ یہ کہ شخص بہی وہ خفقانی جو حق ناحق بہی چوکنا پتہ کھڑکا اور بندہ بہڑکا بنا رہتا ہے کسی نے کوئی بات کہی ذرا سا نکتہ پایا گیا اور لکھی کا شیر بنانے لگے ۔ خدا جانے دل کس کوٹھے مین جا رہا بغیر بال کی کھال ہندی کی چندی نکالے چین ہی نہین آتا ۔ چنانچہ آپ ہی نے ابھی ایک جملہ معترضہ ایسا کہا کہ توبہ بھلی ہے اسکے کیا معنے ہین کہ آپ مجھے کچھ دہی سے معلوم ہوتے ہین اتنی ہی بات پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی ہوسکتا ہے ۔

(آنکھین نکال کے) تو مین گوبندہ ہون مجھے آپ مخبر جانتے ہین اللہ اللہ اور پہر کچھ کہا نہین ۔

چلیے بندہ نواز زبان روکیے آپ نے تو تاب بک کے پہر ابھیا کھا لیا ۔ جی ہان کیون نہین یہ نہین کہتے کہ آپ ہی نے اپنی کاریگری سے مجھے چڑا بنا لیا ۔

یہ خوش ہا تو یہ معاملہ مسٹر مہدی حسن کا مقدمہ ہوگیا کہ شیطان کی آنت تمام ہونے کا نام ہی نہین لیتا بوستان خیال کے دفتر بہی گرد کر دیے ذرا سا دو سطرون کا متن اور پونے پچیس ہزار جزو کی شرح ۔ مع مبالغہ کتان ہزار کمیشن اور فی کمیشن بارہ بارہ درجن گواہ اور فی گواہ چالیس چالیس برس کی جرح اب میزان الحساب پڑہ ضرب وتقسیم کی روسے گنتی شمار کیجیے ۔

اچھا غریب پرور آپ تو ہتھے پر سے اوکھڑے جاتے ہین چلیے ترس خدا کر کر مین اپنی راے واپس لیتا ہون مہربانی فرما کے مختصر طور پر ٹھیک ٹھیک فرمایئے کیا ہوا ۔

اوہ جی وہ نہین سننا بقول شخصے ؎

دن جوانی کے گئے اونکی ملاقات گئی ٭ خواب کا ذکر ہی کیا رات گئی بات گئی

یہان ذہن ہی کند ہوگیا ہوا کیا ایک

بیٹی ایک بیٹا اور بندہ اون دونون کو جھجھو جھلاتا ہے ۔ جھجھو جھوبی جھجھو جھو (مکرر سہ کرر) جھجھو کی ٹہنی جھوم پڑی ۔ بیوی نے بنولی چن چن گود بہری ۔ گود بہر گو دوارا ابھرا ایکا شہر ا سارا ابھرا ۔ امان کا گھر با بھرا ۔ باوا کا دربار بھرا (جھجھو جھبہ) مکرر سہ کرر ٹیپ کا مصرعہ اسپرہی طرہ ۔ بڑھیا اپنا چرخہ پونی اوٹھائے نیا محل بنتا ہے پرانا محل گرتا ہے ۔ اڑاڑا دھڑیم ۔

نہین صاحب اب مین جان نہین چھوڑنے کا آپکو قسم بارہ آنے کی کیا ہو اونہہ فقط آپ کی خاطر سے دو کلمے کہے دیتا ہون لے گنتے جایئے سال کیا ہوا نیا سال نازل ہوا پرانا سال دفتر مین داخل ہوا ۔ لاٹ صاحبون کی آمد برامد ہوئی ۔ رخصت استقبال دعوت روشنی وغیرہ سب ملا کے بڑی بڑی خوشامد در آمد ہوئی کہین پمفلٹ جاری ہوا کہین دعوی مداو الیمعنا جاری ہوا ہتک حرمت کی نالش فریاد رسی ہوئی ۔ دولت سفت برباد ہوئی ۔ مدعی صاحب کا اظہار ہوا اور بڑا بھاری طومار ہوا ۔ جرح وغیرہ سے غضب کا سامنا ہوا دونون ہاتھون سے پگڑی کا تھامنا ہوا ۔ حق ناحق کے چکر لگانا ہوا معطلی موقوفی کا بہانا ہوا دکن مین اچھا کایا پلٹ سارا دربار چوپٹ ہوا نارٹن صاحب بیرسٹر پر نامردی سے حملہ ہوا ۔ صدر مقام الہ آباد وسا شہر شملہ ہوا ۔ منگیا جان کا مقدمہ مر مرا کے پہر سے زندہ ہوا کچہری مین گوبندہ گوبندہ ہوا ۔ رئیس رامپور کی مسند نشینی کا حیلہ حوالہ ہوا ۔ بہتون کا دوالہ ہوا ۔ پوترٹرون کے امیر مفلسی سے خراب ہوئے ۔ لو دو تجھے چیچہ قلی خان بہادر اور نواب ہوئے ۔ کچہریون مین تعطیل ہوئی ۔

بڑے دن کے بہانے سے شراب خوارون کی سبیل ہوئی - جاڑا ہوا گرمی ہوئی برسات ہوئی - ہولی ہوئی دیوالی ہوئی شب برات ہوئی گول دروازے کے سامنے والی زمین کی درپیسی خوب ہوئی - چونے کو ہری ہری دوب ہوئی لکھنؤ کی خیفہ مین مسلمان نے حج ہوا واجب حج ہوا - حکام کو دورہ کرنا ہوا - بیگاریون کو سردی مین مرنا ہوا - داٹر ٹیکس کا سلسلہ جاری ہوا - ہر شخص محصول چنگی کی زیادتی کا عادی ہوا - تھیٹرون کی کثرت سے شہر نانک الستان ہوا - مفلسی مین آٹا گیلا اور گلے کا سامان ہوا - چور چکارون کا پورا کام ہوا - پولیس ناحق بدنام ہوا اور نہین معلوم اغیرہ وغیرہ ملا کے کیا ہوا کیا ہوا کیا ہوا کسکی مجال ہے جو کہے بیجا ہوا بجا ہوا برا ہوا اچھا ہوا قصہ کوتاہ اودھ پنچ کا بول بالا ہوا اور مخالفون کا منہ کالا ہوا - آگئے آئی روشن چوکی - پین پین پین ایسے مین گلے ہاتھ ایک مبارکباد بھی سہی - لیکن حسب قاعدہ ردیف کا قافیہ تنگ ہے -

وہو ہذا

پمفلٹ کا ہے بڑا اشور مبارک باشد
مہدی کا پکڑا گیا چور مبارک باشد
ایک اک دانے کو محتاج ہین ہندستانی
مردہ کیا زندہ ہے درگور مبارک باشد
خوب گل سٹر کے شریفون کا ہوا ستیاناس
ہے رذالون کا بڑا زور مبارک باشد
پیچ کنکھے کے لڑتے ہین بڑے لم ڈورے
کٹ گئی سیکڑون من ڈور مبارک باشد
دن پھرے رات اندھیری ہے پولیس والے نہین
کتے پھرتے ہین یہی چور مبارک باشد
دن دہاڑے پڑی نیلام مین جب کر کملی
مال کیا ملتا ہے آخور مبارک باشد
مفلسی مین وہ مثل سچ ہوئی آٹا گیلا
بی گرانی نے کیا زور مبارک باشد
جان پر آن بنی مال جو برباد ہوا
تھے تیلے کے یہی قور مبارک باشد
نفت کا مال گواہی مین ملا چین ہے کیا
پنچ خان چور کے گھر مور مبارک باشد
تمت تمام شد کاری چہ معنی دارد بندہ مسٹر نظام شد -

راقم

ایم ایم

لوکل علیہ الرحمۃ

آپ جانئیے تو تہوار جشن وشن سب دولت اور فراغت خاطر - بیفکری کے مشغلے ہین - ہندو مسلمان جس حال مین ہین ظاہر ہے جس دن پیٹ بھر روٹی نصیب ہوگئی تن ڈہانکنے کو کپڑا میسر آگیا وہی انکی ہولی - دوالی - دسہرہ - عید بکرید سب کچھ ہے اور نہین تو کہان کی عید اور کسکی ہولی و دوالی - اب رہے ہمارے نصرانی بھائی جنکا آج زمانہ ہے وہ البتہ اگرچہ سال مین ایک ہی دن کرسمس (کرسمس) مناتے ہین مگر جھناہٹ ایسی ہوتی ہے کہ عیسائی اور ہندو مسلمان سب پر کچھ نہ کچھ اثر پڑ جاتا ہے - وجہ کیا کہ حاکم قوم کا تہوار ٹھہرا حاکم صاحب بہادر اور میم صاحب بنگلون کی آرائش ڈریس کی زیبائش - دعوت کے سامان - ناچ کے انتظام مین اگر کودتے ہین تو ہندوستانی بھائی بھی ڈالیون کی مبارکباد کی فکر مین لوکھلائے پڑے پھرتے ہین بہر حال جھل پہل سے کچھ نہ کچھ رونق ضرور ہو جاتی ہے ؎

ایک ہنگامے پہ موقوف ہے رونق گھر کی
نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

پس یہ زمانہ ہمارے شہر مین اسیطرح گزرا چھوٹی بڑی کرسمس بخیریت تمام منائی گئی - کوٹھیون مین نیا مال سجا گیا - جنتریان بدلی گئین - بکالن کا نیلام دھوم دھام سے ہوا - ارگن باجے خوب بجے - سیمتن سون کو بناؤ سنگار جوبن کے ابھار کی بہار دکھانے کا خوب موقع ملا - پریڈ ہوئی - وزیر نیپال لکھنؤ مین آئے کانگریسی بھائی الہ آباد گئے - اور ملک کی خدمت کرکے بخیریت گھر لوٹے -

ہمارے شہر مرحوم کے ایک رئیس تعلقدار - خلیق ملنسار نوعمر ہونہار - حاجی سید نظیر حسن خان تعلقدار اہماؤ نے بعارضہ نمونیا انتقال کیا -

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

مجموعہ الشعبدہ (یعنی طلسمات کا ڈھیر)

اس کتاب مین گلابے کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑا دینا - تین لڑکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا تماشا دیکھنے والون کے چلے ہوئے رومال کا بندوق کا فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر ہوجانے پر لٹک جانا کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہو کر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا گھڑی شیشہ بند ۔ ۔ ۔ سے چلانا - اور بند کرنا - تیر کا سر ہر زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ - ہر قسم کے عجیب شعبدے جنکو انگریز لوگ کرکے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین - اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین - اگر غلط ہون قیمت واپس کردون - قیمت مع محصول ۸ ۰ ر یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے - قیمت وہی ۸ ۰ ر

المشتہر

تعویہ شادی پیر وید اینڈ تیجبکل کمپنی جب انسی

گوڈال کا خضاب

یہ خضاب - قیمتی ہے دو تین مہینے تک اسکا رنگ رہتا ہے لحہ بھر مین بال سیاہ ہو جاتے ہین اور جلد کو بھی نقصان نہین پہونچتا ترکیب استعمال ہمراہ ۔ ۔ ۔

(گریٹ انڈین کنٹن ڈاؤن)

ضعف اعضا کسی وجہ سے کیون نہو ہمیشہ کے واسطے رفع ہو جاتا ہے قیمت فی بوتل ۲ ۸ ر

(گوڈال کا مرہم بلغائٹ)

آتشک یا اوسی قسم کی تمام دیگر شکایات کے واسطے یہ مرہم اکسیر ہے قیمت ۸ ر

(گوڈال کا منجن)

دانتون کو صاف کرتا ہے اور ان اسباب کو دفع کرتا ہے جس سے دانت خراب ہو جاتے ہین ہاضمے کو بھی قوت پہونچاتا ہے - قیمت ۴ ر

المشتہر

گوڈال کمپنی شام بازار کلکتہ

خود معلم کتابون کا سلسلہ

(۱) یونیورسل لیٹر رائٹر - حصہ اول یعنی انگریزی چٹھیون کی کتاب کلان صفحے ۴۰۰ قیمت عہ ر یہ کتاب مدت سے زیر طبع تھی اب تیار ہوگئی - اسمین نہایت قیمتی لکھنے کی ہدایتین - صدہا نمونے ۔ ۔ ۔ آداب کے - صدہا چٹھیان مختلف قسم کے مضمون کی ۔ ۔ ۔ نام - تجارتی خطوط - صدہا ۔ ۔ ۔ ۔ اسناد - اور اپیل ۔ ۔ ۔

وغیرہ وغیرہ سب مع ترجمہ اردو کے ہین - گویا سمندر کو کوزہ مین بھرا ہے -

(۲) ایضاً حصہ دوم صفحے ۱۶۰ قیمت ۸ ر اسمین عشقیہ خطوط - آداب و معاشرت کے قاعدے - مسودہ کرنا - ڈرافٹ لکھنا - مسل بندی کرنا - وغیرہ - چیستان - ٹھٹے - پہیلیان وغیرہ -

(۳) پاپولر لیٹر رائٹر - (آٹھ آنہ مین انگریزی کا منشی) مثل نمبر اول کے یہ کتاب بھی ہے لیکن اوس سے چھوٹی ہے صفحے ۲۵۲ قیمت ۸ ر

(۴) انگریزی اردو - پرائمر حصہ اول مبتدی اور عام شائقین کے واسطے بہتر خود معلم کتاب نہوگی صفحے ۵۲ قیمت ۳ ر

(۵) ایضاً حصہ دوم اسمین شروع مین نہایت مفید اور کارآمد فائدے مع ترجمہ اردو - ہزارون محاورے کے جملے - چٹھیان - انگریزی گفتگو - صدہا ضرب الامثال جملے مع ترجمہ اردو - صفحے ۲۲۳ قیمت ۸ ر

(۶) مینول آف گریمر مع ترجمہ اردو صرف و نحو کامل دو حصون مین صفحے ۱۶۰ قیمت ۸ ر

(۷) دس ہزار انگریزی ایڈیم مع شرح انگریزی و ترجمہ اردو حصون مین صفحے ۵۰۰ - قیمت عہ ر

(۸) ایکہزار انگریزی ضرب الامثال مع ترجمہ اردو قیمت ۴ ر

(۹) انگریزی ہندی ریڈر

(۱۰) جنرل انگلش صدہا گریمر کا عطر اور خلاصہ - ہر قسم کے طلبہ کو نہایت ہی مفید قیمت عہ ر

المشتہر

مولوی وزیر احمد بی اے - نزد ٹون ہال بانس بریلی

مہابھارت

اردو پر مذاق - پرب اول صفحہ ۴۳۸ خوشخط بلا اختصار مع محصولڈاک صرف مبلغ ۴ ر (دوم زیر طبع)

پند سودمند

ازان مسٹر کوبٹ - در علم معاش - مع چند ہدایت بنا بر سوداگران خوردہ فروش مناسب برائے پاک ادیش اردو صفحہ ۴۸ مع محصولڈاک صرف ۱ ر ۶ پائی

المشتہر

امیر سنگھ ٹھیکہ دار صدر بازار کیمپ انبالہ

مضامین غیر

نئے سال کی خوشی مین جھومتی ہوئی غزل

نیا سال آیا خوشی جھومتی ہے | پرستان مین گویا پری جھومتی ہے
خوشی دل کے کمرے مین ہر خوب سرخوش | کبھی ناچتی ہے کبھی جھومتی ہے
جو ہوٹل مین ناچتی ہے امیری | تو بھٹی مین یان مفلسی جھومتی ہے
کہیں جا ہے فرہاد کا شوق بیخود | کہین قیس کی عاشقی جھومتی ہے
کبھی ناچتی ہے لبون پر ظرافت | کبھی دل مین زندہ دلی جھومتی ہے
یہ نوروز کا دن ہے عشرت کا باجا | بجا ہے اگر زندگی جھومتی ہے
پری یہ جو ہے مے کی شیشے کے اندر | نئے لطف سے یہ پری جھومتی ہے
نہین بے سبب شمع کا جھلملانا | ہوا گا تی ہے روشنی جھومتی ہے
گگنہ تک بھی ہین مست یان سیکڑون مین | سا جدین گر بندگی جھومتی ہے
خوشی مین جو گاتے بجاتے ہین دانے | تو کیا کیا مشتری کی پھلی جھومتی ہے
کہان جھومتی ہین یہ گلشن مین شاخین | یہ خود قدرت ایزدی جھومتی ہے
شرارت سے ہے ناچتا نیلبلاپن | متانت سے سنجیدگی جھومتی ہے
نہین بے سبب پنڈلم کی یہ جنبش | خوشی کے یہ ہمرت گھڑی جھومتی ہے
اچھلتا جو ہے گڑگڑی مین یہ پانی | تو پردے مین یہ گڑگڑی جھومتی ہے
کہان وحشس یہ جھومتی ہین یہ زلفین | یہ ظلمات مین زندگی جھومتی ہے

عجب لطف کا ہے یہ شہباز مطلع
دوگاگا تی ہے دوستی جھومتی ہے

تازہ غزل

ہمنے جسوقت سے دیکھی تری جھلکی کل ہے | بس اسیوقت سے بگڑی ہوئی کل کی ہے
کیا بتائین کہ ترے وصل مین کس لطف کے ساتھ | ساغر قلب سے دوق کی چھلکی کل ہے
تجربہ کارون کی ہر بات ہے اک طرفہ مثل | تجربہ پختہ جہان ہے وہ مثل کی کل ہے
وقت کے وقت یہ کر لیتے ہین ہر کام کی فکر | آج کی فکر ہین آج ہے کل کی کل ہے
اُنکے سب کام ہین اچھے ہے جنہین کام سے کام | کام کر کام یہی حسن عمل کی کل ہے
ہر گھڑی فحش و خرافات سے ہے انکو کام | عام لوگون کا یہ منہ ہے کہ زٹل کی کل ہے
باتین کسطرح نکلتی ہین یہ من من بھر کی | یون تو اے نطق بہت ہی تری ہلکی کل ہے
پھول ہی سے تو یہ باغون مین پھلونکی ہے بہار | اصل مین دیکھیے تو پھول ہی پھل کی کل ہے
کھینچتی زیست کے بادام سے کہہ روغن جان | ملک الموت کے گھر مین جو اجل کی کل ہے
کر دیئے اسنے گھڑے سیکڑون دنیا مین محل | دست معمار نہین ہے یہ محل کی کل ہے
مرغ بار انڈے کو سیتے ہین بغل مین رکھکر | دیتی مرغی کا او نہین کام بغل کی کل ہے
مرتے ہین آدمی اس ایک زٹل سے لاکھون | ملک الموت کی ایجاد زٹل کی کل ہے
عقل کی گھڑیان ہمت کے ہین قسمے لاکھون | منزلون پھیلی ہوئی طول امل کی کل ہے
کتنے اجرام زبردست ہین اس کل کے نبے | واقعی کیا ہی زبردست ازل کی کل ہے
طلسمان آگ دھوان جسکا ہے تانا بانا | بن رہی دیر سے انڈے کے جبل کی کل ہے
تختے ہے جسکو سمجھ رکھا ذرا سی کمتی | شش پہل کر سے مین خاص وہ ڈل کی کل ہے

نیا ہو جب لے تو بس اک آن مین طیار غزل
دوستو خانۂ شہباز غزل کی کل ہے

راقـــــــــــم
شہباز

بہر دیار کہ خواہد برد غبار مرا
ہنوز شعبدہ بازی آسمان باقیست

لکھنؤ پنجشنبہ ۲۲- دسمبر ۱۸۹۲ء

پرند- انمین مینے صرف دو قسم چھپنے ہین ایک تو الکیتھو تو جسکی تصویر یہ ہے-

یہ دراصل الو ہی ہے- صرف قد مین چینڈ کے برابر او- دُم اوسکی لمبی ہوتی ہے- اسکو یہان کے آدمی منحوس نہین سمجھتے ہین بلکہ مثل انگریزی کے- اور قدیم یونانیون کے مُقدّس مانتے ہین-
اور ایک قسم کا توتا ہے-

توتے مین اور کوئی خصوصیت نہین ہے بجز اسکے کہ کلہ کالا ہوتا ہے [illegible] رنگ خاکی مگر چتکبرا- دُم چھوٹی ہوتی ہے- غضب کا بولنے والا ہے اسے بعض حبشیون نے پالا ہے بالکل بچون کی طرح باتین کرتا ہے- اور [illegible] مرتبہ سن لیتا ہے بولنے لگتا ہے-

بوزنہ یہ ایک قسم کا بندر ہے قد مین جب سیدھا کھڑا ہوتا ہے تو تین فیٹ تک دیکھا گیا ہے - نر اسکا ذرا لمبا ہوتا ہے - اسکی تصویر یہ ہے -

سوکو (SOKO) البتہ یہ جانور چھ فیٹ سے لیکر سات فیٹ تک بلند ہوتا ہے اور پانون اسکے چھوٹے ہاتھ لمبے ہوتے ہین - صورت انسان سے بہت مشابہ - بقول مسٹر وارڈ ان کے یہان کی خلقت کے آباحب ان ہی تصور کیئے گئے ہین - درختون پر بڑا سا گھر بنا کر رہتا ہے - گھر بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ گنجان جنگلون مین درختون کی ڈالیون کو چارون طرف سے سمیٹ کر قبہ نما بنا لیتا ہے پھر گھاس پھوس اوسکے اندر رکھکر معقول گدیلہ بناتا ہے اور اوس مین رہتا ہے - اسقدر قوی ہوتا ہے کہ شیر اژدر کو اگر گردن سے پکڑ پاتا ہے تو بے تکلف مار ڈالتا ہے - پھل پھول اسکی غذا ہے - گوشت بھی کھاتا ہے کھیت کا دشمن ہے - آدمی کو بے سبب نہین ستاتا - ذرا چھیڑو پھر دیکھو - کبھی کبھی راہ چلتے ہوئے اکیلے دوکیلے آدمی کو بطور مشغلہ کے اپنے پیر سے گردن پکڑ کر درخت پر اوٹھا لیتا ہے اور نوچ کھسوٹ کر پھینک دیتا ہے جان سے نہین مارتا عورت کو پکڑ پاتا ہے تو بے تکلف ہر طرح استعمال کرتا ہے - اور حتی الامکان حفاظت سے رکھتا ہے - اکثر حبشی سوکو مار کر اپنی عورت کو چھین لاتے ہین - کبھی کبھی کھیت کی حفاظت کے لیئے بھی سوکو کے شکار مین مشغول ہوتے ہین - مفصل حال کتاب مین دیکھنا -

سوکو کی تصویر یہ ہے -

اب یہان کے آدمی کے حال سنیئے - صورت یہان کے آدمی کی تمکو معلوم ہے تم جیسی دیکھ چکے ہو - مگر صرف اسقدر زیادہ کہنا ہے کہ اس خطہ مین خوبصورت اور بھورے رنگ کے آدمی بھی ہوتے ہین - اور اودھ کے کرشانون سے کسی طرح شکل مین برے نہین ہین صرف اون نابالان سے پہچانے جاتے ہین کہ یہ لوگ حبشی یعنے افریقہ کے رہنے والے ہین - پہلے یہ لوگ ننگے رہا کرتے تھے اور کبھی درخت کے پتے اور چھال سے برائے نام ستر عورت کر لیتے تھے - مگر اب بسبب عرب اور انگریز کی آمد و رفت کے لباس پہننے لگے ہین - جنپر پادریون کی تعلیم کا اثر زیادہ پڑا ہے وہ انگریزی لباس پہنتے ہین - عادتاً یہ لوگ آرام پسند - کاہل وجود - بیہودہ وضع - بیوقوف ہوتے ہین - بیحیائی انکی حیوانیت کے ساتھ ہے اور یہ خود اوس سے ناواقف ہین - احساس غائب ہے - مرد سوا شکار کے اور کوئی شغل نہین رکھتے - عورتین کل کام کرتی ہین کھیت بونا - کاٹنا - بوجھ لانا لیجانا - گھر کا کل کام کرنا عورتون کا فرض ہے - گھر بنانا مرد کا کام ہے اکثر مرد اپنی عورت کو ہر مشقت مین مدد دیتا ہے - مگر وہ اوس حالت مین کہ اوسکو اپنی عورت کے ساتھ عشق ہو - اکثر باہم محبت ہوتی ہے دوشیزگی کوئی چیز نہین ہے - حتے کہ لفظ باکرہ کا مرادف انکی زبان مین ہے ہی نہین اور نہ یہ لوگ اوسکے مفہوم کو سمجھ سکتے ہین - بڑھیا عورتین بچے جنا لیا کرتی ہین اور آنول نال وغیرہ کاٹ لیتی ہین - بچے کی مان دودھ پلاتی اور پالتی ہے بچہ کسی وقت پشت مادر سے جدا نہین ہوتا - بچے کو گود مین لینے کا رسم نہین ہے - پیٹھ پر باندھ لیا کرتی ہین - تصویر سے تمکو ہیئت معلوم ہو جائیگی - شادی کی صورت یہ ہے کہ عورت بارہ برس کی عمر سے چالیس برس کی عمر تک - اور مرد تیرہ سے پچاس تک جب چاہین بیاہ کر سکتے ہین - ایک سے لیکر سو بیسون تک ایک مرد بیاہ سکتا ہے بشرطیکہ ایک مرکفیں خورد و نوش ہو سکے - مرد جب تیرہ برس کا ہوا بالغ سمجھا جاتا ہے - ابتک یہ گانون کے کل لڑکون کے ساتھ ایک علحدہ مکان مین سوتا اور رہتا تھا - مگر اب بالغ ہونے کے بعد مجلس مین حاضر ہوگا - ہر گانون مین دو تین بلکہ زیادہ مجلسین ہوتی ہین - اور ہر مجلس کا ایک نشان مقرر ہوتا ہے - مثلاً کسیکا نشان پر عقاب ہے - کسیکا دندان بوزنہ ہے - کسیکا آدمی کے دانت ہین - علے ہذا القیاس - اور یہ مجلسین جنگی ہوتی ہین - ضرورت کے وقت اپنی اپنی ٹولی (مجلس) کے نشان سے آراستہ تیر و کمان - بھالا (جسکو اسا گانی بولتے ہین) اور آجکل چقماق بندوقین بھی - لٹھ - وغیرہ سے سجے سجائے - میدان مین آتے ہین - خیر وہ تو بالغ ہوکر مجلس مین حاضر ہوکر اظہار کرتا ہے کہ وہ جنگیون مین داخل ہونا چاہتا ہے - اب اسکا ختنہ کیا جائیگا - خواہ مسلمان ہو یا کافر - اور ایک مکان مین جو جنگل مین بناتے ہین - اور وہان نو بالغ چھوکریان بہت سی رکھی جاتی ہین - اوسمین

یہ کیا کوڑا اکرکٹ جمع کر رکھا ہے ہمکو صاف کرنا پڑا

پسند کیا جائیگا - جب وہ کسی چھوکری کو پسند کر چکیگا - اور وہ بھی اوسکو پسند کر چکے گی - جب اونکے والدین لینے دینے کا مسئلہ طے کرینگے - اور اونکی شادی ہوگی - شادی کے رسوم طول طویل ہین - مفصل کتاب مین پڑھنا - بعد شادی کے وہ علحدہ مکان بنا کر متمکن ہوتا ہے - اور جنگی جوان تصور کیا جاتا ہے - اگر قبل شادی کے کسی چھوکری کا بچہ پیدا ہو تو وہ عیب نہین ہے - اور جب اوسکی شادی ہو چکے گی وہ شوہر کا کہلائیگا - کنوارپنے مین مردسے واسطہ کرنا - بچہ جننا بالکل معیوب نہین ہے - ان شادی کے بعد گناہ ہے اور قتل کی جاتی ہے - مگر حق تو یہ ہے کہ بعد شادی کے عورتین نہایت باوفا ہوتی ہین -

مرد جب مرتا ہے تو اوسکو اوس مکان مین جسمین وہ مرتا ہے چھوڑ کر تبدیل مکان کرتے ہین اور اوس مکان کو گرا دیتے ہین - گویا یہ قبر ہوئی - کبھی کبھی علحدہ جھونپڑے بنا کر اوسمین گاڑ بھی دیتے ہین - مگر یہ عزت بادشاہون یا طبیبون - یا کسی بڑے بڈھے کو نصیب ہوتی ہے - طبیب یہان کے بجنسہ ہمارے وطن کے قصباتی گنڈے تعویذ کرنے والے قل اعوذی - کی طرح ہوتے ہین - سوائے اونکے کہ جنکو - مسلمانون نے مسلمان اور نصرانیون نے کرسٹان بنا لیا ہے - یہان کے آدمی عموماً کوئی مذہب نہین رکھتے - صرف اپنے بزرگون کی ارواح کو مقدس جانتے ہین - اور ایک ابو الارواح یا سلطان الارواح تصور کیے ہوئے ہین - اور سمجھتے ہین کہ وہ پہاڑ پر رہتا ہے - اسکو ملونگا یا ملونگو - کہتے ہین - اور ہر شے پر قادر تصور کرتے ہین - انکا گمان ہے کہ کوئی شخص موت سے نہین مرتا - بلکہ ہر شخص جادو سے مرتا ہے - اسی لیے اگر بادشاہ مرتا ہے تو طبیب مکار بلایا جاتا ہے - وہ بہت سے حیلہ و مکر کے بعد ایک بیگناہ کو جس سے اوسکو عداوت ہوتی ہے یا جسکا کوئی دشمن بغرض دفع طبیب کو معقول رشوت دیتا ہے پکڑ لیتا ہے اور جادو کرنے کی علت لگا کر اوس بیگناہ کو بہت عذاب سے مارتے ہین - اکثر اس علت مین گانؤن کی بیکار بڑھیا عورت ماخوذ ہو کر ماری جاتی ہے - پیشہ ورون مین صرف لہار دیکھے گئے - اور کل ضرورت کی چیزین ہر شخص خود بنا لیا کرتا ہے -

اس مختصر کو مفصل مسودہ کا مقدمہ سمجھو اور ایک پرچہ کاغذ مختلف تصویرین بھیجتا ہون اوس سے مختلف حالتون کو سمجھ جاؤ - انشاء اللہ تعالے ہندوستان مین آکر مفصل حال بصورت کتاب ہدیۂ ناظرین ہوگا - لو اب رخصت ہوتا ہون -

مینے اس خط کو بعد میرزا اکوکب کے سنانے کے بدستور سابق - اودھ پنچ شتہر جنگ کے پاس بھیجدیا -

بدصورت مرد

بدصورت عورت

اس شکل کے اکثر ہوتے ہین - مگر واضح ہو کہ انکے درمیان مختلف اقوام مین بعض قوم کے آدمی خوبصورت ہوتے ہین چنانچہ مینہ یا واٹونگا کھولا - انکے درمیان اکثر خوبصورت عورت و مرد دیکھے ہین مگر ہر جگہ عورت و مرد کے جسم سے ایک عفونت مثل بکرے کی بو کے اسقدر زور آتی ہے کہ اونکے قریب کھڑا ہونا محال ہوتا ہے - بلا مبالغہ کہتا ہون کہ کھانا کھاتے وقت اگر میرا آدمی قریب سے گذرا مجھے قے ہو جاتی ہے -

اب انکے مکان کی تصویر دیکھو یہ مین عام طور کا مکان جو ہر شخص بناتا ہے دکھاتا ہون - اور قریب مکی کا کھیت بھی ہے - سوائے اس شکل - اور اشکال کے بڑے مکان بھی ہوتے ہین اور اگر کسی شخص کے جورُین بہت سی ہوتی ہین تو وہ ہر جورو کے لیے ایک علحدہ مکان بناتا ہے اور - اون مکانون کو ایک احاطے کے اندر گھیر دیتا ہے - ہر جورو کے لیئے ہر چیز علحدہ ہوتی ہے - سوتیا ڈاہ یہان بھی موجود ہے - کیون نہ ہو حیوان مین موجود ہے یہ تو پھر انسان ہین - اکثر طبیب سے دفع رقیب کے لیئے مشورہ ہوتا ہے -

خوبصورت عورت و مرد کی تصویر اور ــ اکثر ہتیاروں کی تصویر ــ اور ایک عورت کی تصویر بچے سمیت جو پیٹھ پر بندھا ہوا ہے دیکر ختم کرتا ہون والسلام ــ

لڑکے کی پیٹھ پر باندھنے کی صورت

راقم

اسپشل رپورٹر

ایک مین کیا کہ سب نے جان لیا
تیرا آغاز اور تیرا انجام
اوسکو بھولا نہ چاہیئے کہنا
صبح جو جائے اور آئے شام

جناب حضرت مولانا اودھ پنچ صاحب بزاد شرفہ ــ لمبی لمبی خوشخبری عرض ہے اجی وہ وہ سمان دیکھا ہے کہ واہ ہی واہ ــ کیا پوچھنا ہے اپنی پانچون گھی مین اور انگلی مار دیکا سر کڑاہی مین ــ اوستاد لانا ہاتھ آپکا نامہ نگار بڑے بڑے جلسے بڑی بڑی سیرین دیکھکے آتا ہے ــ سیپ مین سمندر سمندر مین سیپ کرکے بہت دور کی کوڑی لایا ہے ــ اجی حضرت کچھ خیر ہے ہوش مین آؤ حواس کی باتین کرو یہ کیا کہ بندر مین طویلہ اور طویلہ مین بندر آپ کیون بوکھلائے ہوئے ہین ــ لاحول ولاقوۃ اولٹے ہی چور کو توال کو ڈانٹے ــ

جانتا ہون کہ جانتے ہو تم + تب کہا ہے بطرز استفہام

اجی چھا گئی منہ پہ دشمن کے زردی

ارے یار کچھ کہو بھی تو ــ آپ تو لگے پہیلیان بجھوانے ــ خاصے بدرچاچ ہو ــ تو کیا آپ کا منشا ہے کہ چٹ سے پٹ اوٹھون اور جھٹ سے آپ سن لین ــ نا حضرت جب تھیلیون پر بورے اور بورے پر تھیلیان اونڈیل دی ہین اور جیب پھاڑ پھاڑ کے ریلوے کمپنی کا کیسہ بھرا ہے تب کہین یہ معلومات بہم پہونچائی ہے ــ ذرا خوشامد کرو نذر دو سامنے رکھو ــ یہ نہین کہ جٹ ہو ہی منگنی پٹ ہو ابیاہ ــ خیر قبلہ سر بسجود ہوتا ہون ابتو فرمائیے کیون جان عذاب مین ڈال رکھی ہے ــ خوشخبری کیا ہے گویا ہندوستان

کی مفلسی کیطرح آپ کے دہن سے نکلتی ہی نہین + ہان پھر ایسی ہی بات ہے تو کیجئے ادہر اچھا لے کان ادہر لائیے ــ اجی حضرت ابتو ہمارے نیشنل کانگریس کے مخالف کفن بیچ کر دوڑ ہو گئے ــ علی گڑہی مینڈک خاموش (ایام برسات گذر گئے تا) جگنوون کی سپاہ شب روپوش ــ ہمارے شہر کے ہوتیے الو کا آشیانہ ویران ــ ہمالیہ کی ترائی مین چھپ گئے ہین ــ اور ہمارے مہاراجہ صاحب بہادر بنارس مرحوم کے جانشین مہاراجہ صاحب بہادر حال تو بڑے مہذب بلند خیال عالی دماغ ہین خدا انکی ہمدردی کو روز افزون کرے ــ آپ نے اپنی اٹھوین انڈین نیشنل کانگریس الہ آباد مین اپنی پوری ہمدردی ظاہر فرمائی ہے ــ یعنے آپ نے اپنے نائب دیوان بہادر ریاست مسٹر ... کو اپنا ریپرزنٹیٹو کر کے الہ آباد کانگریس مین بھیجا تھا اور نائب دیوان ممدوح بڑی سرگرمی اور پورے جوش کے ساتھ خدمت داروں بجا لائے تھے ــ اسلیئے پبلک اونکی نہایت مشکور ہے ــ

مرحبا اے سرورِ خاص و خواص	حبذا اے نشاطِ عام و عوام
اوڑکے جاتے کہان کہ شفقت کا	کانگریس نے بچھا رکھا ہے دام

الراقم

م س پ گ از بنارس

یکے ہمی رود دیگرے ہمی آید

۳۱ ــ دسمبر ۱۸۹۲ء کی شام کا وہ جھٹپٹا وقت وہ خاموشی کا عالم کسقدر قیامت خیز تھا جبکہ ۱۸۹۲ء اپنے جانشین ۱۸۹۳ء کو ساری دنیا کی حکومت کا چارج دے رہا تھا اور جبکہ پیر زمانہ خورشید ضیا تاب کی اشرفی کا امام ضامن جاتے ہوئے مسافر عدم کے بازو پر باندہ رہا تھا ــ اور مہر درخشان تسبیح ہزار دانہ اختر لیئے ہوئے نئے مہمان کے خیر مقدم کو بڑھا جن لوگون نے کالون صاحب کے چارج دینے اور اسٹیشن پر یاران پنجاب و بست سالہ کے الوداع کرنے کا وقت دیکھا ہوگا وہ قیاس کر سکتے ہین کہ وہ کیا جی بیچین کرنے والا سمان ہوگا جبکہ ساری دنیا کا حکمران جسکا نام نامی ہر ایک اپیشل ــ اور پرائیوٹ کاغذ کے زیب عنوان ہوتا تھا ــ دوستونکے محبت نامے ــ عزیزونکے مسرت نامے مشتاقونکے اشتیاق نامے اور میان بیوی کی محبت آگین مراسلت سے لیکر سنگین مجرمون کی موت زیست کا فیصلہ کرنیوالے احکام ــ بڑے بڑے دبدبہ مرتبت والے سلاطین کے باہمی عہود و مواثیق اور اعلےٰ درجہ کے مدبران ملکی کے تختہ اولٹ دینے والی جائز و ناجائز تدابیر کی کتابون تک جسکے اسم گرامی کی مہر لگتی تھی وہ یکایک رخصت ہوتا ہے اور رخصتی بھی کس غضب کی کہ پھر کبھی دوچار بھی نہوگا ــ جانا بھی کس بلا کا کہ پھر کبھی آنا ہی نہوگا ــ الغرض کچھ تو جوش مسرت نئے مہمان کے خیر مقدم کا اور کچھ خروش غم جانیوالے کی جدائی کا دل پر مختلف کیفیت پیدا کر رہا تھا اور زمانہ اپنے گوناگون جذبات کو شفق شام کی بوقلمونی سے آشکارا کر رہا تھا ــ کہ تنہے مین چارج دینے کی گھڑی آپہونچی ــ اور زمانہ نے قضا و قدر کا بہی کھاتہ کھولا ــ ۱۸۹۳ء نے اپنے قائم مقام کو دنیا کا کاروبار سمجھانا شروع کیا ــ جوق جوق خلق خدا اوڑی چلی آتی اور باریاب ملازمت ہوتی جاتی تھی ــ حضرت اودھ پنچ اوسوقت

لارڈ چیمبرلین (عرض بیگی) کی خدمت ادا کر رہے تھے اور ہر طبقہ و گروہ کے لوگونکو حسب مراتب پیش کرتے جاتے تھے۔ سب سے پہلے یورپ صلح کا جھنڈا لیئے ایک کلی شگفتہ ہوا بڑھا۔ امن عامہ کا چتر سر پر سایہ کیئے تھا اور تہذیب کا طرہ زیب دستار۔ اقبال جلو مین اور تہا در ان اپنے گنج شایگان و رایگان کی کنجیان لیئے خواصی مین۔ اسکی ہمراہی مین بڑے بڑے با اقبال و ظفر مند شہنشاہ اپنی کجکلاہی پر اکڑاتے ایک دوسرے پر چشمکین کرتے ہوئے نکلے سب نے نذرین دکھائین اور خوش خوش چلے گئے۔ انکے بعد ایک جم غفیر اہل سیف و قلم کا بڑھا جنمین سے بہت سے ایجاد و اختراع کے نمونے نذر دکھانے لائے تھے۔

یہ سب مقبول ہوئین۔ بہت سے یونیورسٹیون کی ڈیگریان ماسٹر۔ ادبیچلر اپنی گون مین پہنے تمغہ لگائے فخر و مباہات سے گرد و پیش دیکھنے کامیاب ہون پرشادمان نکلے کچھ وضعدار شہرہ جبین لیڈیان تن تراشی خراش۔ جدید فیشن کے لباس پہنے اپنی خوش وضعی پہ خرام ناز سے دل عشاق مسلتی ہوئی آئین اور اٹھلاتی ہوئی چلی گئین پھر دار آزما بہادر کلغی وغیرہ زیب سر کیئے آلات حرب و ضرب سے دریائے آہن مین غرق فتحانہ غرور سے سینہ ابھارے ٹھوکرین مارتے نکلگئے۔ کارنامہائے جنگی کی اسناد یعنے تمغہ انکی زرق برق پوشاکون پر لٹکے ہوئے کامیابی و فتحمندی کے شاہد حال تھے۔

پھر امریکہ کی باری آئی۔ تزک و احتشام کے عوض سادہ مزاجی انکی غضب کی تہی۔ اسکی ہمراہی مین بڑے بڑے اہل فن تھے۔ سب آستینین چڑہائے کاروبار دنیا کے سرگرم و پرجوش ذی کمال معلوم ہوتے تھے۔ انھون نے بڑھکے شکاگو اگزبیشن کا پروگرام نذر کیا اور دعاے خیر کے طالب اور کامیابی کے خواہان ہوئے۔

پھر ریگستانی افریقہ کے غیر مہذب قومون کی باری آئی۔ یہ لوگ نشۂ تغافل و لا پروائی سے مست و سرشار خاک اوڑاتے بھاگ کھیلتے۔ آتے۔ غل و شور مچاتے۔ بے فصل کے راگ گاتے نکلگئے۔ انکے آتے ہی تہذیب منہ پھیر چلی گئی اور صلح نے بھی اپنا راستہ لیا۔ انکے ہمراہی اپنی وضع قطع۔ لباس پوشاک اور آلات جنگ و سامان عیش سے ظاہر کر رہے تھے کہ آفتاب تہذیب کی شعاعین ابھی انپر سایہ گستر نہین ہوئی ہین۔

پھر ایشیا اپنا دیرینہ درفش کاویانی جسپر اوسے بڑا ناز تھا اور جو دستبرد زمانہ سے تار تار ہوگیا تھا کھولے ہوئے بڑھا۔ انکی ہمراہی وہی پرانی دقیانوسی وضع کی کچھ منحنی بڑھیان تھین۔ کچھ مرزتی سست و بیہوش تھے اور کچھ تنومند و خوش اندام مگر دو مرد نکے پاس ادب سے ایسا جھکے ہوئے جاتے تھے کہ شان امارت بے حجابانہ دکھا سکتے تھے۔ کچھ بہی تقدیر و نکے گلے شکوے بڑبڑاتے تھے مگر کھلکے کچھ نہ کہ سکتے تھے کہ اتنے مین بھیڑ کو چیرتا پھاڑتا صفین درہم برہم کرتا ہوا گدڑی مین لپٹا ایک ضعیف گوشت کی قطع سے آگے بڑھا اور اوسنے کہا کہ تم یونہین جھکتے رہوگے اور (زمانہ کی طرف اشارہ کرکے) بوڑھے میان کی حیتون نہ دیکھوگے پھر اوسنے اپنے ہمراہی بہت سے لوگونکو پیش کرنا شروع کیا اور برطانیہ کے غضنفری پرچم کی طرف نظر اوٹھا کے دعا کی کہ خدا اسکے سایہ مین ترقی روز افزون عطا کرے۔

سب سے پہلے ایک گروہ دیسی رؤسا کا بڑھا۔ مختلف وضع قطع کے رئیس بعضے پگ بستہ و جیغہ کج نہادہ بعضے تاج اور کلغی طرہ سے مزین۔ انمین سے حضور نظام کچھ ملول و متفکر تھے اندرونی معاملات کی گتھیان سلجھانے کی اوڈہیڑبن مین پھر رہے تھے اور تین کو دیکھا جنکے سر و نیر کچھ ارواح منڈلاتی پھرتی ہین یہ رامپور اور الور کے پھانسی کی سزا یافتہ کی روحین ہین۔ ایک صاحب لپکے ہوئے یورپ کی جانب جارہے تھے اور اپنی جماعت مین ایک ممیز جگہ نمایان کیئے جاتے تھے اور ادہر والے دست تمنا بڑہائے خیر مقدم کر رہے تھے یہ گائکوار بڑودہ تھے جو سال بھر یورپ مین غریق بحر عیش و کامرانی رہے ایک برقعہ پوش لیڈی نظر آئین جو اپنے حاکمانہ انداز جلالت سے عبرت دکھا رہی ہین یہ بیگم صاحبہ بھوپال ہین جو انتظامات [illegible] کی جول بیٹھ جانیسے مطمئن اور اظہار وفاداری مین مصروف پھر اسی طبقہ کے بعضے لوگونکو دیکھا کہ کچھ قیل و قال کرتے آرہے ہین اور آپسمین کبھی کبھی دست و گریبان ہوجاتے ہین دریافت کرنے پر یہ عقدہ کھلا کہ کشمیر کی کونسل آف ریجنسی کے ممبر ہین اور مقدمہ باز گروہ کی عنایت سے طویلہ مین لتیا بہج کے سامان ہین۔

اسکے بعد ایک گروہ بڑی بڑی قانون کی کتابین بغلین دبائے سرکلرون اور نفاذ کے مجموعے ہاتھ مین لیئے تھے انکے شور و غل اور بحث مباحثے نے دنیا کو سر پر اوٹھا لیا تھا یہ لوگ رامپور۔ الور اور حیدرآباد کو دعائین دیتے تھے جنکی بدولت جیبین بھر گئین۔ مسلمانون کی ایک ٹکڑی دیکھی ایک سے ایک منہ پھلائے اپنی ڈیڑہ اینٹ کی مسجد الگ بنا رہا تھا۔ ترقی اور تہذیب اور قومی ہمدردی کے نعرے کان کے پردے اڑائے دیتے تھے مگر سب کی صورتونسے معلوم ہوتا تھا کہ نالہ ہاے بے اثر دلسے نہین اور رنسل و زبان مین میل نہین۔ تہذیب و نصائح اخلاق و مواعظ کے [illegible] ہوتے تھے مگر زبانی جمع خرچ کے سوا جوہر ذاتی اونمین بہی نظر نہ آئے۔ ہندؤنکو دیکھا کہ انمین بہی تفرقہ پڑے ہوئے تھے مگر قدم تھے سب ترقی کے میدان کیطرف بھاگے جاتے تھے۔ آخر مین ایک گروہ کا ٹھٹکا رونکا نظر آیا سب متوحش سہمے ہوئے انسان کا عجیب الخلقت جانور ہل جی کاندھے پر رکھے باوجود تکالیف محنت پر تلے ہوئے ان سبکے بعد سنہ ۹۲ء غرق دریائے تفکر اپنی ذمہ داریونکے خیال مین حیران کہ الٰہی ان مصیبت زدہ لوگونسے کیونکر سلوک [illegible] سنہ ۹۳ء بڑہا اور اوسنے برطانیہ کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ تم مطمئن رہو۔ ہندوستانکے فاقہ زدہ لوگونکی مصیبت کو یہ خود رفع کرینگے۔ گھبراؤ نہین اور یہ سٹراوده نیچ کا ہاتھ مین ہاتھ دیکر ایک لطیف ظریف مونس و غمگسار سے انٹروڈیوس کیا اور خود خیک مینڈ کرکے یہ جا وہ جا۔ راقم۔ اختر۔

۹۲ مجموعۂ الشعبدہ (یعنی طلسمات کا ڈھیر)

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بناکر اڑا دینا - تین لڑکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا بندوق کا فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھاتے پر لٹک جانا - کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہو کر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا گھڑی منتر کے زور سے چلانا - اور بند کرنا - منہ پر کاسہ رکھ کر زبان مین کنگھی کرنے وغیرہ وغیرہ - ہر قسم کے عجیب شعبدے جنکو انگریز لوگ کرکے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین - اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین - اگر غلط ہون قیمت واپس کر دون - قیمت مع محصول ۸ / یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے - قیمت ہندی ۸ /

المشتہر

تصویر شاد پرویرا ئیٹر میجیکل کمپنی جھانسی

گوڈال کا خضاب

یہ خضاب رقیق ہے دو تین مہینے تک اسکا رنگ رہتا ہے لمحہ بھر مین بال سیاہ ہو جاتے ہین اور جلد کو بھی نقصان نہین پہونچتا ترکیب استعمال ہمراہ بکس - عہ /

(گریٹ انڈین کنٹن ٹوائن)

ضعف اعضا کسی وجہ سے کیون نہو ہمیشہ کے واسطے رفع ہو جاتا ہے قیمت فی بوتل ۲ /

(گوڈال کا مرہم بلفائٹ)

آتشک یا اوسی قسم کی تمام دیگر شکایات کے واسطے یہ مرہم اکسیر ہے قیمت ۸ /

(گوڈال کا منجن)

دانتون کو صاف کرتا ہے اور ان اسباب کو دفع کرتا ہے جس سے دانت خراب ہو جاتے ہین ہاضمے کو بھی قوت پہونچاتا ہے - قیمت ۴ /

المشتہر

گوڈال کمپنی شام بازار کلکتہ

( ) خود معلم کتابون کا سلسلہ ( )

(۱) یونیورسل لیٹر رائٹر - حصہ اول یعنی انگریزی چٹھیون کی کتاب کلان صفحے ۴۰۰ قیمت عہ / یہ کتاب مدت سے زیر طبع تھی اب تیار ہوگئی - اسمین نہایت مفید چٹھی لکھنے کی ہدایتین - صدہا نمونے القاب و آداب کے - صدہا چھٹیان تمام قسم کے مضمون کی ہر قسم کے لوگون کے نام - تجارتی خطوط - صدہا ڈرافٹ - دعوتی کارڈ - رسیدین - نوٹس - اسناد - اڈریس - موڈلیا وغیرہ وغیرہ سب مع ترجمہ اردو کے ہین - گویا سمندر کو کوزہ مین بھرا ہے -

(۲) ایضاً حصہ دوم صفحے ۱۶۰ قیمت ۸ / اسمین مختلف خطوط - آداب دعا کے قاعدے - مسودہ کرنا - ڈاکٹ لکھنا - مسل بندی کرنا - وغیرہ - چیستان - شعر - پہیلیان وغیرہ -

(۳) پاپولر لیٹر رائٹر - (آٹھ آنہ مین انگریزی کا منشی) شل نمبر اول کے یہ کتاب بھی ہے لیکن اوس سے چھوٹی ہے صفحے ۲۵۲ قیمت ۸ /

(۴) انگریزی اردو - ہدایت حصہ اول ہندی اور عام شائقین کے واسطے بہتر خود معلم کتاب نہوگی صفحے ۲۵ قیمت ۳ /

(۵) ایضاً حصہ دوم اسمین شروع مین نہایت مفید اور کارآمد فائدے مع ترجمہ اردو - ہزارون محاورے کے جملے چٹھیان - انگریزی گفتگو - صدہا ضرب الامثال جملے مع ترجمہ اردو صفحے ۲۲۴ قیمت ۸ /

(۶) مینول آف گریمر مع ترجمہ اردو صرف و نحو کامل دو حصون مین صفحے ۱۶۰ قیمت ۸ /

(۷) دس ہزار انگریزی ایڈیم مع شرح انگریزی و ترجمہ اردو دو حصون مین صفحے ۵۰۰ قیمت عہ /

(۸) ایکہزار انگریزی ضرب الامثال مع ترجمہ اردو قیمت ۲ /

(۹) انگریزی ہندی ریڈر

(۱۰) جنرل انگلش صدہا گریمر کا عطر اور خلاصہ - ہر قسم کے طلبہ کو نہایت ہی مفید قیمت عہ /

المشتہر

مولوی وزیر احمد بی اے - نزد ٹون ہال بانس بریلی

نہا بھارت

اردو نثر مذاق - پرب اول صفحہ ۳۳۸ خوشخط بلا اختصار مع محصولڈاک صرف مبلغ ۴ / (دوم زیر طبع)

پند سودمند

ازان مسٹر کوبٹ - در علم معاش - مع چند ہدایت بنابر سوداگران خوردہ فروش مثائب مؤلف پاک ادیشن اردو صفحہ ۴۲ مع محصولڈاک صرف ۱ / ۶ پائی

المشتہر

امیر سنگھ ٹھیکہ دار صدر بازار کمپ انبالہ

مضامین غیر

رپورٹ داخلہ ۹۲ء

بحضور پروردگار عالم و عالمیان

"مالک الملک"

اس ۳۱ دسمبر ۵ بجے شام کے وقت حسب الحکم کارکنان قضا و قدر بندہ پانچ بیچیں نے اپنا بوریا بندھنا باندھا اور کار مفوضہ کا چارج خاص مسٹر ستانوے کو دیکر عالم بالا کا راستہ لیا۔

حسب معمول چاہتا تھا کہ جنت میں شاخ طوبی پر سنہری قندیل کے اندر بیٹھکر ارواح مرحومہ کے ساتھ میں بھی چون چون کیا کرون مگر

خوب رضوان سے در فردوس پر جھگڑے ہوئے

جب بت کافر کو مین دلمین چھپا کر لیچلا

قصور بتایا کہ شکایتین تیری از حد عالم آب و گل سے آئی ہین اسلیئے جبتک صفائی نہو جائیگی بہشت کے اندر قدم رکھنا بھی خیلے (کیا خوب) دشوار ہے مینے ہزار کوشش کی اور دبی زبان سے خوشامد بھی کی لیکن دربان بہشت کی خدمت مین شنوائی نہوئی اور یہی حکم ہوا کہ کیا خوب بغیر صفائی آپ ٹھنڈے دل سے فردوس کی سیرین کرین اور حورون سے آنکھین لڑائین یہ ہونا نہیین جاؤ کھیلو۔

بار الہا ۔ میرا شاکی دنیا مین زیادہ سے زیادہ اخباری گروہ ہے ان بندگان خدا کے مارے ہمیشہ میری جان عذاب مین رہی ۔ اول تو جتنا کام مجھسے انھون نے لیا شاید کسی نے لیا خصوصاً روزانہ چہارم نے تو میرے بخیئے ادھیڑ ڈالے انھین کے قریب قریب پولیس نے بھی مجھسے کام لیا ہان ڈاک والون نے تو میرا پیچھا ایک منٹ کو بھی نچھوڑا غرض میرے پاک پروردگار مینے دنیا مین جا کر سب کی خدمت کی پھر بھی میری شکایت ہوئی (شکایات کی تفصیل ملاحظہ ہو)

(۱) اخبار والون کو اگر چندہ و زر قیمت اخبار رنگ نے نہین دیا تو میرا کیا قصور ہے یہ اونکے ملک کی قدر دانی ہے۔

(۲) شاہزادہ وکٹر اور والیان ریاست کی موتون کا اہتمام میرے ہاتھ مین نتھا کہ روک سکتا اسکی شکایت ملک الموت سے کرنا چاہیئے۔

(۳) دکن کے مقدمے مینے عدالت مین نہین دائر کئے تھے یہ لائق مشیرون کی غفلت اور کسیقدر حماقت تھی میری کیا خطا ہے۔

(۴) مہدی حسن بنام متر اپر مجھے خود افسوس ہے مگر اونکو شکایت اپنی چاہتی بیوی یا متر اسے کرنا چاہیئے مین نے گواہی دی ہو تو گنہگار و کالت کی ہو تو خاطی اپنی آنکھون کی دیکھی یا سنی کچھ کبھی کہی تو ملزم "تعز من تشاء و تذل من تشاء" کیسا حکم ناطق ہے۔

(۵) جنرل اعظم الدین خان کے قاتلون اور الور کے گنج بہاری لال کے ملومون کو پھانسی مینے نہین دلوائی اسکا الزام مجھپر کیون ہے۔

(۶) سید محمود جج اور سمیع اللہ خان کو مینے علحدہ نہین کیا۔

(۷) واٹر ورکس کے اجرا مین میری بالکل خطا نہین ناحق مجھے لوگ بانی پی پی کوستے ہین یہ بھی اونکے ہر دلعزیز لفٹنٹ گورنر کی اولٹی گنگا بہائی ہوئی ہے انکو راجہ نل کی حکومت پسند تھی وہ دریا کا سفر کرنے والے تھے کچھ حق بھی پانی پر ثابت کر لیتے زیادہ تر لکھنؤ والون کی شکایت اس خاص بارے مین ہے اور شہر والے تو ستون کھینچ گئے مگر انکی واویلا بھی فضول ہے انھین کے بھائی تو لفٹنٹ گورنر کی ہان مین ہان ملانے والے تھے۔

(۸) چوری کے شکست کا الزام لفٹنٹ گورنر بنگالہ کے سر ہے انھون نے یہ اشغلہ اٹھایا۔

(۹) خداوندا یہ شکایتین جنکا خلاصہ لب لباب بلکہ سیر عرض کیا دنیا سے بذریعہ میل ٹرین آئے ہین اسپر مین قابل سزا ہون تو مجبوری ہے مگر حیرت ہے کہ سب الزام تو میرے سر لگائے گئے مگر کانگریس کی جلسے قومی کمیٹیان جو میرے دور مین ہوئین انکا شکریہ ادا ہوا لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی کا سفر جو عامہ خلائق کے لیئے اچھا سمجھا گیا اسپر بھی مجھے شاباش نہ کہا ویسرائے کا دورہ ہوا دوسری بار بھوپال کی مہانداری مین والیہ کی تعریف از حد کی گئی چھوٹے منہ سے بھی میری تعریف نہوئی حیدرآباد تو ایسے احسان فراموش نکلے کہ دنیا مین کم ایسے ہونگے اونکی خاطر سے پردیسی کتنے نکالدیئے گئے مگر کچھ نہین میرے نام پر فاتحہ بھی نہ دیا گیا۔ بہرحال فدوی ہر حال مین واجب الرحم ہے امید کہ رپورٹ ہذا ملاحظہ فرما کر حکم مناسب صادر ہوگا۔

واجب تھا عرض کیا

بقلم نطاس الملک (بھوپال)

دامن کی شکن دور سے لیتی ہے بلائین

بل یار کے ابرو کا اوترتا ہی نہین ہے

اللہ رے سکوت اور آفت ری خاموشی ۔ جب شاہ کے باسٹے ہو گئے۔ کچھ کھلتا ہی نہین اونھین منظور کیا ہے ۔ آسمان ہیں اور فلک فرسا ؟؟

تو وہ کہنا رہو وہ سہ ... چکر کاٹتا چلا جاتا ہے مگر فرانج پارکی تھاہ ہی نہیں ملتی وہ بالائی ... ایسا ستاٹا ہیا ہے کہ حرف مطلب کا کوروں کو بن پتہ نہیں ملک بھر یا ... خیالی بھر و ندے بنایا کرتے ہین اور شام ہوئی کہ لات مار دی۔ ... تو بنتا ہی نہیں۔

ایک کرور ... لاکھ زبانین ایک کرہ ... رہی لاکھ باتین اور شاخسانے تراشا کرتے ہین اور دو کرور تین لاکھ آنکھین صرف ... دا بر و دیکھ رہی ہین کہ کہین کیا اشارہ ہوتا ہے مگر وہ رسے ہم ہیں تو بہ ... سبکو منتظر خانہ مین بند کر رکھا ہے اور آپ ہین کہ اپنے دل سے بھی اپنے دل کی بات نہین کہتے۔

حاشیہ نگار تھک تھک کے بیٹھ رہے ... افواہین اوڑائین کہ اب ... اونکو بھی ... کئی نہیں ملتی وہی باسی خبرین صبح ہوتے بازار مین سبکو ا لیتے ہین اور ... چٹی خبرین مصالح دار کی ہانکین لگاتے پھرتے ہین۔

معتمدی کے سترہ ستر ... امیدوار اور سب پاس کردیئے گئے ہر شخص جانتا ہے مین معتمد ہونگا۔ ہو تم افسوس پر بیسیون نشتر سے زیادہ تیز نگاہین پڑرہی ہین اور ہر ایک چاہتا ہے نوا ابھی نہ بناؤن شربت کا گھونٹ ہو کے نمناک سے حلق کے نیچے ہورہے۔

کونسل اور کونسل در کونسل ایک دو تین کا انعقاد تو بائین ہاتھ کا کھیل ہے تصویر بنی بیٹھی ہے اب بولی کہ اب۔ اور ممبر سارے افواہی حضرات صدر محاسبی پر انگریز مقرر ہوتا ہے۔ چار انگریز تو یارون نے حیدرآباد مین ایسا خدمت کے لیئے لائے او تار بھی دیئے مگر ایک تو پیچ مچ آہی گیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں تین برس مجھسے کوئی بھی نہ پوچھے تمہارے منہ مین کتنے دانت بلکہ دانت ہین بھی یا نہین۔ جو مین کرون اوسکو پلٹا دینے والا تو ایک طرف منظور کرنے والا بھی کوئی ہو مین اپنا ارادہ آپ ہی ... اور منظور کرلون۔ پھر دیکھو خزانہ عامرہ کیا بھر پور بھاری بھر کم گنج قارون کا چچا ہو جاتا ہے۔ اگر تین برس کے اندر مجھے علحدہ کرنے کا خیال بھی کیا تو تین لاکھ چہرہ شاہی بائین ہاتھ سے دھر دینا مین پا آب کر جاؤنگا۔ (کیونکہ سمندر پار جانا ہوگا)۔

تخفیف کا دیو بھی تیار کیا گیا ہے اور ایسا مہیب کہ دیکھتے ہی دم نکلجائے مدار المہام اوّل سے بھی اوّل جو تقررات تھے اوسکی سٹ دفترون مین ڈھونڈھی جاتی ہے وہ ملجائے تو سب بڑی بڑی تنخواہین خالصے لگا دیجائین پانصدی کے اوپر اکاہی دو کا رہجائینگے۔ سبے ضرورت ایسے تصنیف محمد کے سب داخل دفتر کردیئے جائینگے ضلع کا ایک حاکم اور اوسکے ماتحت تحصیلدار سارا انتظام کرلینگے۔ ہمکو اس افواہی انتظام یا انقلاب سے ذرا بھی افسوس نہین افسوس ہے تو اتنا کہ مہدوی اور امروہوی مرحوم پارلی منہ دیکھکے رہگئے تو کیا یاد کروگے ایک ترکیب ہم بتائے دیتے ہین یعنے یہ دستاویز جکو نمائش مین بھیجدیجائے تو اچھے دام آئینگے وہان اور کچھ نہین تو دن بھر مین بارہ دفعہ منہ دہونے کو صابون بکثرت ملجائیگا۔

مین بھی کتنا مسلسل نگار ہوں چلا تا کدہر تھا ہور ہا کہان۔

تو ہان خبرون پر خبرین ٹوٹی پڑتی ہین بلا تعبالغہ جیسے منڈی مین آم پٹا پڑا ہو اور سب ڈال کی ٹوٹی مگر بے خبری یہ کہ ہر خبر کی خود ہی مخبر تکذیب کرتا ہے ظاہر مین نہین تو دل مین شرما شرما جاتا ہے کہ ادسے وہان تو قفل لگا ہوا ہے خیال اور اوسکے باپ دادا کے بھی پر جلتے ہین مین کہتا کیا ہون ہو نہو بیٹے یہ جھوٹی ضرور ہے۔

مریدان طمع اور بندگان ترقی کا حال جلے پاؤن کی بلی سے بھی بدتر ہے دن رات مارے مارے پڑے پھرتے اور نہین تھکتے فرسودہ خیالات اور گندے منصوبون کو بھی شیخ چلی بنا بنا کے تاؤون پر چھوڑ دیا ہے ریذیڈنسی سے لیکر ایوان ریاست تک کر در رون چکر ہو جاتے ہین مگر باب اجابت ...

وائسرائے کا افسون اور پلوڈن کا جادو کہتے ہین ایسا بھر پور چھایا کہ ابرام مصری کا ہر پتھر سرمہ ہو کے خاک مین ملجائے مگر ان کے دل کا نقش نہ مٹے پر نہ مٹے۔

کریم کا کرم محسن کا احسان کسی قوت متنقل و غیر مستقل کا محتاج نہین اب بھی اس نیم سنبھالے مین بہتیرون کو سنبھالے ہوئے اور عفو کا وسیع دامن بہت زہریلے مادون کو ڈھانپے ہے ہنسی تو اون پر آتی ہے جو ادہر قبلہ ہونے پر نماز پڑھنے کی قسم کھاتے تھے اخراج کے دوسرے ہی دن خاک واک پہ جھکے مجرا عرض کرتا ہون۔ اگر آپ مجھے معاف فرمائین تو کچھ اونکی دھجیان بھی بتاتا ہون ایسا آپ کو ایسا نہ چاہئیے جانے والے کی شکایت اور پیر پیچھے سامنے بالکل عبث ہے اگر آپ کو کچھ کھٹکا ہے تو یاد رکھیے یعنے جو کتا ہین پڑی ہین اونہین مکافات ضرر رسانی کا لغت ہی نہ تھا۔ مرد ایسے ہوتے ہین۔

یہان تو یہ بھونچال اوٹھا ہوا ہے اودہر امریکہ والے نہ کچھ سمجھین نہ بوجھین نمائشگاہ کا ڈہکوسلا لے بیٹھے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے آن کی بات رکھ لی ورنہ اس دھوان دھار انقلاب مین ہوش کسے کہ نمائشی سامان مہیا کرتا ہم خود ہی قابل نمائش ہین اوٹھا کے بھیجدو۔ مولوی صاحب نے پچاس ہزار کی منظوری سرکار سے حاصل کی اور خوش سلیقگی کفایت شعاری سے حیدرآباد مین نمائش جمائی یہ دوسری بات ہے کہ پروگرام کے موافق سب کام نہونے پائے یا حضور پرنور پانوتین شیشہ چبھ جانے سے تشریف نہ لاسکے۔

نواب سر آسمان جاہ اور نواب وقار الامرا معین المہام اور حسب رزیڈنٹ نے خاص دلچسپی سے اسکے مقاصد پورے ہونے مین توجہ فرمائی۔ چیزین بہت آئین ... ضلعون کی اشیا غیر مترقب تعداد اور خلاف امید ضائع کی اگرچہ سرکار کہان تک خرید کرکے نئی دنیا بھیجتی واپس نہوتین تو کیا ہوتا مقام نمائشگاہ کی آراستگی مین بیس ہزار کھپ گئے وہ بھی کوڑی دانت سے پکڑی تب۔ باقی تیس ہزار کی بساط ہی کیا۔ امرا پارٹی کو

مدراس - بہن میرے مان کے یہ اک سویلین تُسے ملنا چاہتے ہین - اچھے آدمی ہین -
بنگال - مین باز آئی - یون تو بہانجے ہین - مگر ربتھ ناٹ کے پریس اکٹ اور آبجنس کے جوری کے اعلان سے معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ میری اولاد کے بھی خواہ نہین -

ولایتی طلسمی چیزون سے کہان سیری جو ملکی صنائع کی خرید پر جھکین شاباش ہی آئے اور افلاطون کے دادا کی بہی بنائی ہوئی چیز کو دیکھکے منہ سکوڑا "یہ تو کنٹری ہے" ادہرادہر سیر گشت کیا پر وہ پہلے سے اور سید سے سکندر آباد کی ولایتی سٹاپون کا راستہ لیا وہان کا حساب ہی نرالا ہے۔

نواب صاحب یہ گہڑی بالکل آفتاب کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے بال برابر ٹائم مین چوک نہین دیتا کہا ہی (خاص) ولایت سے آپ کا کوشش ہونے کے لیے ہم منگایا ہے آپکو دینا مانگتا ہے۔

یہ چین ملکہ میری کے بال کا بنا ہے جب وہ قتل ہوتا تہا ہم اوکہا لیا تہا کہالی تین سو روپیہ کیمت مین آپ لینا سکتا ہے۔

یہ کرسٹ لندن مین بلوچ کے ورکمنٹ (درخت) سے پیدا ہوتا ہے آپ کا ماؤ گرام بہی اسپر ہم کنڈ تا بولا تہا اوس ملک پیدا ہوا ہے کہالی سترہ سو روپیہ کچہ بات نہین ہے۔

غرض اچہی طرح کمل ڈال کے توٹا ایک گلاس مین دوا اوگل وہ خون کبوتر یا لال پری کی نکسیر جسمین ایک اوبلتا ہوا سوڈے کا شیشہ سمندر کے پانی سے زیادہ بدطعم اونڈیل کے حوالہ کیا آداب کر کے یا تھینک یو (کیونکہ تھینک یو کہنے کو انگریزی نہین آتی) کہکے چڑہ گئے اور سلامتی سے دارالامارۃ مین رسید ہوئے۔

ادہر ہوتا تماشگاہ مین بڑی نمائش یہ ہوئی کہ نواب مہدی حسن صاحب بالقابہ بہی سیر کو رونق افروز ہوئے تھے سب سے بات چیت صاحب سلامت اوسیطرح کرتے رہے جیسے دو ر پار چار چہ مہینے قبل ہنسی مذاق خلقی ہے وہ کہان جا سکتا ہے ذری ذبلے البتہ نظر آئے پھبتیون اور جگت مین سلامتی سے کچہ کمی نہ ہوئی لیڈی صاحبہ ساتھ نہ تہین اور خوب ہوا نہوئین ادہر سے تنہ زور نارٹن چار گہوڑون کی بگہی پر آہی توٹرا۔

گر آیا کرے ہمین کیا۔ حکیمانہ مزاج کے آدمی رنج و فکر مین کسیقدر سیر و تفریح کر لیا کرتے ہین تاکہ قلب زیادہ کمزور نہونے پائے ؎

ہر چند شغل بادہ ازین خستہ دور بود

تعمیل امر پیر مغانم ضرور بود

آپ نے راے وہی ہے کہ گرینڈ کو جتنا گو ضرور بہیجدیا جائے میری ناچیز راے "سر ما یتعلق بہا" اوسپر اضافہ کرتی ہے۔ خصوص بعض گواہان پر حوصلہ ضرور ارسال ہون کیونکہ وہان بہی کوئی ظالم تسرا اگر پیدا ہو جائے تو ہمدردان باوفا کام آئین۔

صاحب رزیڈنٹ کا دورہ ختم تو نہین ہوا مگر دو ضلعے دیکھکے حیدرآباد واپس آئے۔ اس دورہ کو دمدار ستارے سے زیادہ شہرت ہے کیونکہ نئی چیز ہے ؎

شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال ٭

انتظامی کل کے مورچہ لگ جانے کے سبب تو خیر ہم بڑے خفا ہین ہمارا ایک مطلب تہا وہ اسی خاموشی کی اندہیری مین کہو گیا ہے ذرا ہی پوچہیے اور جہلک نظر آئے کہ لیک سکے میٹہا ہی لیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جو کچہ ہونا ہے ہو جائے فضول خبرین اور واہیات زٹلین سننے سے ہمکو نجات ملے اسقدر تناقض و دغلی دورنگی خبرین آتی ہین کہ سچ مچ میرا مکان نمایشگاہ چکاگو ہو گیا ہے۔ مرحوم پارٹی کی کوتکلون نے یہ دن دکہایا اپنے ساتھ بیچارے امیدوارون کو بہی حرمان دوام مین جکڑ گئی بس خدا ہی سمجہے۔

راقم

طبل و علم ہے پاس ہمارے نہ ملک و مال

ہمسے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا ٭

لب

[illegible]

لوکل سلف گورنمنٹ

(نمبر ۳)

گذشتہ اشاعت مین لفٹنٹ گورنر پنجاب کی راے کا اقتباس نذر ناظرین ہو چکا ہے اب صاحب اخبار رفیق ہندنشین کہ بنگالہ اور اضلاع شمال و اودہ کی لفٹنٹیون کی رپورٹون کا ماخذ بہی نہایت تسلی بخش ہے۔ اگرچہ بنگالہ مین گذشتہ دو برسون سے گوبرنٹوریل آئینۂ دل پر ایک عارضی پالسی اپنا عکس ڈال رہی ہے اور دماغ مسکن خیالات تباہی ہندیان ہو رہا ہے نئے ابخرات فاسدہ کے تقاطر سے سرزمین پالٹکس کے حشرات الارض جیورنی سسٹم کے ابالیشن کا مینڈک نکل چکا ہے مگر تاہم "سرچارلس الیٹ صاحب امید کرتے ہین کہ جب گورنمنٹ کا یہ فرض ہو جائیگا کہ وہ ان صوبجات کی میونسپلٹیون کی کارروائیون پر ریویو کرے تو وہ ترقی کی تمام راہون مین ایک معقول بیشقدمی عمدہ مکمل ایڈمنسٹریشن اور تعلیم یافتہ جماعت مین سلف گورنمنٹ کی قابلیت کی بڑی اچہی شہادت پاوینگے"

سرچارلس الیٹ صاحب کی یہ راے بعد اون تمام معائب و نقائص کے گنا چکنے کے قائم ہوئی ہے جسنے اونکے زمانہ کی رپورٹونکو سر اسٹوارٹ بیلی صاحب کی رپورٹون سے ایک جداگانہ حیثیت بخشی ہے۔ سر اسٹوارٹ بیلی صاحب کی رپورٹ مین اظہار کامیابی سے لبریز ہین مگر سرچارلس الیٹ صاحب ادنی ادنی سی بے عنوانیون اور چہوٹی چہوٹی بدنظمیون کو شدومد سے بیان کرتے ہین لیکن کلمۂ حق اونکے منہ سے نکلا ہے اور اونہون نے بعد بہت دور نکتہ چینی کے لکہا ہے کہ "انمین سے بہت سے نقائص تمام دنیا کے

میونسپل ایڈمنسٹریشن میں عام میں اور کچھ ہندوستان یا بنگال ہی کے واسطے
مخصوص نہیں ہے کمشنران صوبہ بنگالہ کی رپورٹوں پر ریویو کرتے وقت اونھوں نے
خوشی سے لکھا ہے "تجربہ کار افسران مذکور الصدر نے بحیثیت مجموعی ایک
فیورابل اسٹمٹ (رعایتی اندازہ) بنگال میں لوکل سلف گورنمنٹ کے کارناموں کا
پیش کیا ہے" لوکل بورڈز کے بابت ایک مبہم راے ظاہر کی گئی ہے ایک ایسی راے
جسمین اعتدال کا مرتبہ نہیں پھر اونھوں نے لکھا ہے کہ "اوسوقت تک جبتک کہ
بورڈ اپنی موجودہ حالت پر قائم رہیں جیسے عام طور سے قائم ہیں تو وہ خاص ونکے کالعدم کرنے پر
نہ اونکی قوت بڑھانے پر طیار ہیں" یہ راے اوس صوبہ کے حاکم اعلیٰ کی ہے جسمین بابو لوگون
نے بے انداز غل غپاڑہ اور خفیف خفیف سی باتون پر طول طویل ایجیٹیشن و معرکہ آرائی
کا مادہ پیدا کر دیا ہے اور جہان کہ افسران گورنمنٹ کی ذرا سی بے عنوانی اور
زیادتی پر پبلک میٹنگ قائم اور ٹون ہال اسپیکرون کی آوازونسے گونجنے لگتے ہیں اور
نعرہ ہاے نفرین و ملامت و اظہار نارضامندی سے کان پڑی آواز سنائی نہین دیتی اور
جہان ہر ایک ایسے معاملہ مین ملک کو خطرات سے محفوظ رکھنے کے واسطے قلم زہر میں
بجھے ہوئے تیر و سنان کا کام دیتے ہیں او شعلہ فشان آرٹیکل اوگلنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے
کہ ایسے مقام پر میونسپل الکشن کے وقت کیا کچھ ہنگامہ برپا ہوتے ہونگے اور
پارٹی فیلنگ کی اسپرٹ کس کس طرح جوش زن ہوتی ہوگی۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہے
تعلیم یافتہ جماعت نے پورا انٹرسٹ میونسپل ایڈمنسٹریشن مین لیا ہے۔ رفیق ہند نے
جو داستانیں الکشن مین پارٹی فیلنگ کے نتائج بد کی اپنے صوبہ کی بابت دی ہین
غالباً اوس سے بدرجہا بڑھ چڑھکے بنگالہ مین ہونگی مگر اسپر بھی بنگالہ کے لفٹننٹ گورنر کی
راے اس قدر سخت نہیں ہے کہ وہ لوکل سلف گورنمنٹ کے کالعدم کرنے پر طیار ہو جائیں
مگر رفیق ہند صاحب اپنی ہانک لگائے جاتے اور مرغے کی ایک ٹانگ اوڑاے جاتے
ہین۔ کیا ملک والے رفیق ہند کو لفٹننٹ گورنر بنگالہ سے زیادہ تجربہ کار سمجھتے ہین اور
کیا ایسی صورت مین کہ خود پنجاب کے ایڈمنسٹریشن رپورٹ سے ایک اطمینان بخش
تصویر کھینچ رہی ہے کیا رفیق ہند کی بھیانک تصویر جسپر مبالغہ کے وارنش اور
خلاف بیانی کی پالش کی ہوئی ہے ملک مین کوئی خیال کراہت و نفرت پیدا کر سکتی
ہے۔ کبھی نہین اب ہمارا دوست کچھ مغربی و شمالی کی لوکل سلف گورنمنٹ کا حال
بھی سن لے کہ گذشتہ پانچ سالون سے ایڈمنسٹریشن رپورٹین میونسپلٹیون، ڈسٹرکٹ
اور لوکل بورڈون کے کارنامون سے مالا مال اور آمیدہ کامیابی سے پر ہین۔
سر آکلنڈ کالون کے زمانہ مین لوکل سلف گورنمنٹ نے ایک نمایان ترقی ان صوبجات
مین کی ہے اور اگرچہ کالون صاحب کے مخالفت اور خود رائی نے عامۂ خلائق
کے خلاف راے تجویز آبپاشی کو صوبجات متحدہ کے بڑے بڑے شہرون مین جاری
کرکے سخت واویلا مچا دی۔ اور جمہور کی نارضامندی و نفرت اپنے سر لی مگر جو
نفرت پبلک کو پیدا ہوئی ہے وہ الکشن سے بالخصوص نہ لوکل سلف گورنمنٹ
سے بالعموم۔ اور جو کچھ برہمی اور گلہ مندی ہے وہ صرف بعض حکام ماتحت کے طرز عمل
سے ہے یا خود لفٹننٹ گورنر صاحب کی فضول و بیہودہ خودرائی سے۔ مثلاً لکھنؤ
مین ضرورت آبپاشی مسلم مگر جو کچھ غل غپاڑا ہوا وہ صرف دو باتوں پر۔ اول تو
نزول فنڈ کے متعلق جسکی بابت کالون صاحب کے کئی پیشرو لفٹننٹ گورنر وعدہ
کرچکے تھے مگر اوسکی گورنمنٹ نے بالکل پہلوتہی کی اور صاف انکار کر دیا۔ دوسری
چندان ڈسٹرکٹ ٹیکس عائد کرنے کے باب مین جسمین گورنمنٹ کی سازش سے
ایک قسم تفریق پیدا کرکے شان حکومت دکھائی۔ جو کچھ شکایت پیدا ہوئی وہ صرف
اس بنا پر تھی کہ تجارتی مال جسپر غریب ہندوستانیوں کی قوت لایموت منحصر ہے ٹیکس
بڑھا کر اوسے گران کر دیا گیا علے ہذا القیاس کانپور مین گنگا اور نہر کے وجود کے ساتھ ہی
آبرسانی کا محکمہ ایک حرکت فضول سمجھا گیا مگر ڈاکٹر کالون صاحب کے آگے بعض
کی ایک نہ چلی اور ڈاکٹر صاحب تشخیص مرض مین استسقا ہی سمجھا کیے گئے
اور آخر اپنی تجویز کو جاری کر ہی چھوڑا علے ہذا القیاس اور مقامات پر بھی خاص حالت
کو شکایات چند در چند میونسپلٹیون پر پیدا ہوئین مگر اونکے مبدا پر نظر کرنے سے
صاف معلوم ہوا کہ یہ کاٹھ کی پتلیان صرف مداری کے بل پر کرتب دکھا رہی ہین اور
وہ مداری کون ہے ضلع کا حاکم۔ جسکی جا و بیجا خودرائی اور دخل در معقولات
سے اکثر اوقات ایک سخت ہنگامہ آرائی میونسپل ہال مین ہو جایا کرتی ہے۔
باوجود ان تمام باتون کے یہان کی پبلک مین سمجھدارون کا تو کیا ذکر کوئی ناسمجھ سا
ناسمجھ بھی ایسا نہین کہ جو لوکل گورنمنٹ کے نیست و نابود کرنے کی راے دے۔
کیونکہ جو لوگ بذریعہ الکشن ممبر ہوتے ہین وہ اپنے لیے ملکی بہیخواہی اور جمہور کی
رضامندی کو باعث افتخار سمجھتے ہین اور جانتے ہین کہ جن لوگون نے ہمکو منتخب کیا
ہے اونکے چند حقوق ہمارے سر پر ہین اسلیئے وہ اپنا فرض سمجھتے ہین کہ جس معاملہ
مین پبلک کے واسطے کوئی مضرت اونکے ذہن مین گذرے وہ اوسکے بیان کرنے
سے قاصر نہ رہین اس طرح سے ہر ایک ایسی تجویز جو کسی حاکم ضلع کی اختراعی
ہوتی ہے مخالفت سے دوچار ہوتی ہے اور اوسپر مباحثہ اور ووٹ کی ضرورت
پڑتی ہے ایسے تخالف راے کے اظہار سے وہ لوگ اپنے فرض سے سبکدوش
ہو جاتے ہین۔ برخلاف اسکے سرکاری ممبرون کے مرکوز خاطر یہ ہوتا ہے کہ وہ
حقوق سرکاری کے نگران اور حکام ضلع کی رضاجوئی و رضاطلبی مین
مصروف ہین جس سے اعزازی خطابات بطور صلہ ملتے ہین۔ بہرحال فریق اول
ہمدردی ملکی کے سبب اور فریق ثانی رضاجوئی حکام کے سبب لوکل سلف گورنمنٹ
سے نارضامند نہین یہ حالت اصلی بیانکی ہے اور یہ خیالات محکوم ہندوستانیون
کے ہین اب کچھ حکام کے خیالات سے بھی مستفید ہونا چاہیئے۔ ہمارا دوست
سنے کہ ان صوبجات مین لوکل سلف گورنمنٹ کی کامیابی ایک ایسا
واقعہ ہے جسکے تکرار بیان کرنے کی کوئی ضرورت راقم ایڈمنسٹریشن رپورٹ
کو نہین معلوم ہوتی اور چونکہ انتظام نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا
ہے اور اوسمین کوئی جدید قابل تذکرہ بات نہین اسوجہ سے صرف معمولی
انتظامات اور تغیر و تبدل کا لکھ دینا کافی سمجھا جاتا ہے اور اوسپر مفصلاً
کوئی ریویو کرنا فضول معلوم ہوتا ہے۔ ایک بندھا ہوا انتظام ہے جسکی

چونکہ یہ درست ہین اوسکے واسطے معمولی الفاظ کی رپورٹ کافی ہے کاون صاحب کے فقرات ذیل ہمارے دعوے کے شاہد حال ہین - دو سکتے ہین بعدہ و اختیارات بورڈون کے سنہ مرقومہ رپورٹ مین بالکل سالگذشتہ کی طرح رہے - اکثر ممبرون نے اون مفید و سودمند مقاصد مین جو اونکے سپرد کیئے گئے ہین ایک پرشوق دلچسپی لی - کسی صورت مین بہی گورنمنٹ نے براہ راست مداخلت کرنا ضروری نہین سمجہا"

اب دیکہنا یہ ہے کہ کیا صوبۂ پنجاب مغربی و شمالی اودہ سے بلحاظ تعلیم کے کچہ کم درجہ پر ہے - ہمارے نزدیک تو یہ صوبجات تعلیم کے لحاظ سے پنجاب سے پیچہے ہین اور اسوجہ سے جو حالت لوکل سلف گورنمنٹ کی سرسبزی کی ہم بیان دیکہتے ہین کہ جہان سایہ کیئے ہوئے ہے اوس سے ہم قیاس کرتے ہین کہ دو صوبے جنمین تعلیمی جماعت ترقی پذیر ہے ضرور اونمین لوکل سلف گورنمنٹ بہی کامیاب اور اچہے حالون مین ہو گی - ہماری آنکہون کے سامنے ایک صوبہ ہے اور اوسپر ہم دوسرے صوبہ کی حالت کو قیاس کر سکتے ہین -

صاحب رفیق ہند نے لوکل سلف گورنمنٹ پر قلم اوٹہاتے وقت ایک اور بہی ٹہوکر کہائی ہے یعنے اونہون نے اپنے دائرہ بحث کو مینوسپل الکشن کی چندبے عنوانیون اور معائب کے اظہار مین محدود کر دیا ہے جو صرف ایک جزو اوس اسکیم کا ہے - حالانکہ یہ سمجہ لینا چاہیئے کہ کوئی پرمنفعت اسکیم اپنے کسی جزو کے نقص کے سبب توڑی نہین جاسکتی ہے تا وقتیکہ وہ جزو لاینفک نہو اور اوسکا کوئی دوسرا بدل نہوسکے یا تلافی اون نقائص کے نہوسکے - لوکل سلف گورنمنٹ کی اجزا ثانیہ ڈسٹرکٹ اور لوکل بورڈز ہین جنسے قطع نظر کرنے سے سخت زحمت نظم و نسق مین واقع ہوگی اور وہ کام جو عمائد صوبجات کے وسیلہ سے انجام پاتے ہین اونکا بارگران حکام سرکاری کے سر و گردن پر پڑیگا جس سے ضروریات مختص المقام کے فی الفور رفع کرنے مین سخت کمنڈت اور حکام سرکاری کو اپنے فرائض واجبی ادا کرنے مین بڑی زحمت واقع ہوگی - اگر کوئی شکایت صرف الکشن سے متعلق ہے تو اوسکی بابتہ گزارش کرنا چاہیئے لوکل سلف گورنمنٹ کے توڑنے کی ہرگز کوئی معقول بنیاد نہین - حکومت خود اختیاری کے بیخ و بن سے نیست و نابود کرنے کے واسطے لوکل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی بے عنوانیون اور مضرتون کا بیان کرنا ضرور ہے اور اوسکے نقائص و معائب کا ذکر واجب ہے - آگے چلکر ہم مینوسپل الکشن کی بابتہ بہی کچہ لکہینگے جسکے نقص گنانے مین رفیق ہند نے بہت چرب زبانی اور سحر بیانی ختم کی ہے - (باقی آئندہ)

راقم

سیف قاطع

اشتہار عدالت منصفی شمالی ضلع لکہنو

بمقدمہ اجرائے ڈگری دیبی سنگہ ڈگریدار - بنام - نول سنگہ مدیون ڈگری بمطالبہ [illegible] - جائداد مفصلۂ ذیل بتاریخ ۲۰- فروری ۱۸۹۳ء - بمقام کوٹہی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکہنؤ نیلام ہو گی -

جائداد مفصلۂ ذیل آٹہہ لاٹ مین نیلام ہو گی -

اول حصہ موضع بہولی نیلام ہوگا - اگر ایفاء ڈگری نہو تو پہر موضع زریٹ پور پرگنہ مہونہ نیلام ہوگا - پہر موضع شیوکر پرگنہ مہونہ اور پہر حصہ فرخ آباد پرگنہ لکہنو پہر دہنگرا پرگنہ لکہنؤ - پہر شیرپور پرگنہ لکہنؤ - پہر دہوبیلا پرگنہ لکہنؤ - اور پہر مکان واقع بہولی پرگنہ مہونہ - بہی نیلام ہوگا -

تفصیل جائداد - ۱- پائی ۱۲ ڈسمل تعداد آراضی [illegible] بسوہ موضع بہولی پرگنہ مہونہ - تعداد نکاسی [illegible] تعداد مالگذاری [illegible] تعداد خرچہ دیہ ۸- ۵ پائی ۱۸ ۱۰ کرانت - تعداد اراضی [illegible] بسوہ موضع زریٹ پور پرگنہ مہونہ - تعداد نکاسی [illegible] - تعداد مالگذاری [illegible] پائی - خرچہ دیہ ۳ ۲- پائی ۳- کرانت ۱۸ ڈسمل - تعداد اراضی [illegible] بیگہہ ۱۴ بسوہ ۵ - تعداد نکاسی [illegible] - تعداد مالگذاری [illegible] پائی - خرچہ دیہ ۶- پائی - واقع موضع شیوکر پرگنہ مہونہ - ۳- پائی ۹- کرانت بجملہ ۴- پائی ۱۲ کرانت - ۵ ڈسمل - تعداد آراضی بقدر حصہ موضع فرخ آباد پرگنہ لکہنؤ - تعداد نکاسی بقدر حصہ ۳- پائی ۹ کرانت - تعداد مالگذاری بقدر حصہ ۳- پائی ۹- کرانت - تعداد خرچہ دیہہ بقدر حصہ ۳ پائی ۹- کرانت ۲- پائی ۸- کرانت ۱۵ ڈسمل موضع دہنگرا پرگنہ لکہنؤ - تعداد آراضی [illegible] تعداد نکاسی [illegible] - تعداد مالگذاری [illegible] تعداد خرچہ دیہ ۲ ۲- کرانت ۹- ڈسمل موضع شیرپور پرگنہ لکہنؤ - تعداد آراضی ۶- بسوہ - تعداد نکاسی [illegible] - تعداد مالگذاری - ۸ تعداد خرچہ دیہ [illegible] ۶ ۱۱ پائی - ۷- کرانت [illegible] ڈسمل تعداد آراضی [illegible] بسوہ موضع دہوبیلا پرگنہ لکہنؤ - تعداد نکاسی [illegible] - تعداد مالگذاری - [illegible] خرچ دیہ ۲ - اور مبلغ [illegible] حصہ جات موضع بہولی پرگنہ مہونہ - وزریٹ پور پرگنہ مہونہ - فرخ آباد و دہنگرا پرگنہ لکہنؤ پر بابت مصارف وقت نیلام کے اعلان ہوگا - و مبلغ [illegible] علاوہ سود زر رہن کے رگہونندن مرتہن کا وقت نیلام کے اعلان ہو گا - اور مدیون ڈگری کا حق قبضہ داری بموجب دفعہ ۲۵- اکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء آراضی نمبری ذیل تعدادی [illegible] بیگہہ ا بسوہ واقع بہولی پرگنہ مہونہ پر ہے - تعداد لگان [illegible] ۱۰ ۶ پائی -

[illegible]

دستخط
منشی جوالا پرشاد صاحب بہادر منصف شمالی
ضلع لکہنؤ -
۶- جنوری ۱۸۹۳ء

مضامین غیر

مسدس دکن آشوب

ششش بند جنو.بی

پچھلا دلفزا ردو دینا کیسے نہین آتا - اعتراض کرنیکا سبھی سبکو سلیقہ ہے جب جانین واقعات موجودہ کو برجستہ کوئی لکھدے اور تو نہین خون تھوکنے کی نوبت آجانے توسہی ہندس مسدس کی دھوم مچی تھی حالی نے معرکہ مار لیا آگی نے اوسپر ستم ظریفانہ رنگ چڑھایا دونون باکمالون نے نوحون کی گھریان باندھدین ملک بھر مین وہ شور اوٹھا کہ ابتک میرے کانون کے پردے پھٹے ہوئے ہین تھیا جو آتا ہے جینے بھی نیزہ قلم سنبھالا اور بند لکھا در کنار وہ دو بند باندھے کہ کھولنے والون کے چھکے چھوٹ گئے - دکن کا تجنہ خود ہی ہنڈولا اوسپر یہ محشر انگیز نظم آشوب بالکل تماشہ عجائب کا طلسمی قلعہ ہوگیا جسمین بی انجمن آراے ریاست چکر گھنیان کھا رہے ہین ملکہ کا باوا کیہ ہر ہے ہمارے محبوب عالم کو لوح کیون نہین دیتا کہ جھلایا اور ٹھہرا - آندھی اوٹھی ہے تھمتے تھمتے تھمے گی - طوفان آیا ہے ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہریگا - عاشقون کی آنکھ کا آنسو خشک ہو جاتا ہے بے چین طبیعت ٹھہر جاتی ہے سرزمین دکن تو متوالے کی پگڑی بلکہ خود ہی متوالی ہے خدا ہی اسے سنبھالے تو سنبھلے یا میری بلا سے - مسدس سنکے ثواب مین داخل ہو جاؤ رسید دو لوگون کا کلام عیوب سے بھرا اور حسنات سے خالی نہین - بسم اللہ الرحمن الرحیم

آشوب اول (تفضیح الرجل)

کسی شخص نے جا کے مسٹر سے پوچھا | تماشے بتا تجکو آتے ہین کیا کیا
ہے باریک دھوتی نے یہ قہر ڈھایا | کہ چکر مین ہین دونون پتلون وسایا
تو فرماتے ہین منہ سے نزیل ہٹا کر
اٹھے کامی دو در آشو میرے شوہر[1]

تری ہت پلیتی چھچھوندر چھچھوندر | مری باتین ساری ستمگر ستمگر
مرے دانون بالکل چر تر چر تر | مرے کامروپی کا منتر نہ جنتر
وہ بنگلے کا جادو مرا پمفلٹ ہے
دکن کی زمین جس سے کایا پلٹ ہے

اکڑ فون کے بل سارے مینے نکالے | چھڑانے ہین چھکے وہ بیٹھے ہین بالے
ہے کا فورلٹن غفر وار سالے | ارے شاباش کیا کہنا میرے رسالے
یہ نو درقون نے ہین طبق سات اولٹے
مجھے سبھ دی اور خود ہوئے مات اولٹے

عجب پالیسی کا ہے میرا اکھاڑا | کہ ایکی پکڑ مین عدو کو پچھاڑا
لگایا جو ہتکا تو لشکر اوکھاڑا | علم فتح کا بیچ میدان مین گاڑا
عزیزا و ریگانے تھے مشتاق جتنے
وہ بھاگے شجاعت مین تھے طاق جتنے

دکن سے گیا لکھنؤ تک یہ غوغا | اوڑا ئی گئین دھجیان بے محابا
گواہون نے میرا وہ خاکہ اوڑایا | کہ چڑھ چڑھ گیا وم وکیل عدو کا
شمالاً جنوباً کیا فتح مین نے
بجے ہند مین چار سو میرے ڈنکے

مصیبت فضیحت ذلالت ملامت | اذیت سعایت شماتت ندامت
حماقت سفاہت خجالت سقاہت | سخافت کہالت بطالت نحوست شامت
نصیب عدو ہوگئین سب بلائین
ذرا کھد دو مجھے ہے کہ آنکھین بلائین

آشوب دوم (اخراج البلد)

خدا کی خدائی جو لیتی ہے کروٹ | نہ کھٹکا نہ چرچا نہ نوٹس نہ آہٹ
پلک مارتے دفعتہً جلد جھٹ پٹ | بڑے باوقار ونکو کر ڈالا تلپٹ
غبار آسمان پر جو چھایا ہوا تھا
نظام حوادث نے دم بھر مین چھانٹا

کلان سال فربہ مجرب مرفن | زمانے کے بھائی ابو الفکر دافن
وہ فرزند تھے آسمان کے یقیناً | ہوا خواہ اپنے تو محسن کے دشمن
بڑے داؤن والے بڑے چال والے
بڑے حال والے بڑے قال والے

بجی دھوم تھی جنکی سارے وطن مین | مہکتی تھی بو جنکے دشت وچمن مین
کمان تھی چڑھی جنکی ہر انجمن مین | چہکتا تھا جنکا کہ طوطی دکن مین
جو تھے آستینون کے مدت سے پالے
گئے دم مین یا نسے وہ کالے نکالے

اکھاڑا ابد اتھا یہ برسون سے مخفی | حریفون مین تھی چوٹ ہر وقت چلتی
اودھر کا کھلاڑی بچانے مین آندہی | زمین پکڑی ایسی کہ ہرگز نہ چھوڑی
کبھی بغلی ڈوبے کبھی ہفتے گا نٹھے
چڑھا باہرے پر لگائے اڑنگے

دشمون مین کسا تھا پرانا ہچکیتی | گیا جھیل دشمن کی سب ریلا پیلی
ادھر دم جو ٹوٹا تو بس سانس بھولی | جو تھا نہصد و یک مین اک داؤن باقی
آسے باندہ کچھ دیر تو تڑا مڑ دڑا
پھر اک ہاتھ مارا کہ تسمہ نہ چھوڑا

جو کٹنے سے تھے اونکو سیدھا بنایا | جو اڑے چٹے اونکو دہارے پہ لایا

---

[1] بنگالی الفاظ ہین معنے ہمکو نہین معلوم ۱۲-

کوئی چنگی دیکھ تو بٹھا لگایا ۔۔۔ دیا ایک رنگا تو کنوئن سے کام
جو ٹھٹھون سے اوکھڑے تھے پتنگے بھاگے
ادھلا جو بٹا لاایسا جھپٹا تے بھاگے

آشوب سوم (ضرب الجیب)

ستارہ جو مدہم ہو کوئی کرے کیا ۔۔۔ کہ اک طرفہ یارون نے جھگڑا اٹھایا
بنایا ہے سوئی کو گرگاہ گرمو کے بھالا ۔۔۔ ذری سی تھی سینک اوسکو لٹھا بنایا
ہمیشہ کی خلوت ہمیشہ کی بیٹھک
کیسے تھا گماں ان ایسی کھلین گے لٹک
پرانی محبت کے رشتے وہ توڑے ۔۔۔ وہ سب ربط ضبط و وفا ہائے چھوڑے
ابھی کہہ دو منگوا دون وہن ہیش توڑے ۔۔۔ لگاؤ نہ تہمت کے لیکن یہ کوڑے
جو کوڑا لگاؤ تو زلفون کا کوڑا
نہیں ہے گدہا ہتا پیٹ کے گھوڑا
خبر دو میون کی جو یارون نے پائی ۔۔۔ غضب ہی کیا یہ قیامت اوٹھائی
کہ بابا کو اوسکے یہ گھر کی بتائی ۔۔۔ ذرا چین چھیڑ تمنے گر کچھ مچائی
سب اخبارون مین جب چھپا حال ہوگا
تو سمجھو تمہارا برا حال ہوگا
مگر تو تمھیں سے دھیما بنایا ۔۔۔ کہ ابیض مزور نے سکہ جمایا
کھلین تھیلیان دم مین دم کچھ سمایا ۔۔۔ چھنا چھن نکالا چھنا چھن گنایا
غرض عشق موذی نے یہ گت بنائی
دکن کی کمائی دکن مین گنوائی
مگر اسپہ بھی چین کسکو ہے اتبک ۔۔۔ مری جان کا اک زمانہ ہے گاہک
ولیجہ کیا کرتا ہر دم ہے دھک دھک ۔۔۔ خدا جانے دشمن کرین کیا کیا کوتک
لگائے ہوئے بیٹھے ہین گھات موذی
تبنگڑ بناتے ہین ہر بات موذی
سہارا تھا جنسے بھروسا تھا جن پر ۔۔۔ بلون پر اکڑاتے تھے جنکے سراسر
ادگلتے تھے ہم آگ لوگون پہ اکثر ۔۔۔ وہ بجھ بجھ گئے جھوٹے کولونکے اخگر
نہ دلدار باقی نہ دلخواہ باقی
فقط اب تو ہے نام اللہ باقی

آشوب چہارم (خسر الدنیا)

ادھر تھی یہ گڑبڑ خبر آئی دن دن ۔۔۔ کہ آتے ہین یان نائب شاہ لندن
اوچھل ہی پڑے اسکو سنکر پلوٹن ۔۔۔ کہ اب کام ہوجاینگے سارے ٹنچن

بڑے لاٹ آتے ہین سب کچھ کہونگا
کہونگا مین ایلچی تو اونکی سنونگا
بروز معین سوا چار بجتے ۔۔۔ جو ہز اکسلنسی سٹیشن پہ پہونچے
تو ہز ہائنیس پیشوائی کو آئے ۔۔۔ تپاک اور محبت سے احسان لائے
رزیڈنسی تک جاکے پہونچایا اونکو
پلٹ آئے جبدم اوترو ایا اونکو
مقرر دوسرے دن دیا اونکو زیشان ۔۔۔ ضیافت کا تھا ٹھاٹھ اور شاہانہ ذیشان
تکلف سے چنوایا میز پر الوان ۔۔۔ جو شہ میزبان تھے گورنر تھے مہمان
امیر و وزیر و رزیڈنٹ و ارکان
سبھی کالے گورے تھے اس بزم مہمان
غرض بعد دعوت کے خلوت کی ٹھہری ۔۔۔ ہمارے حضور اور گورنر تھے دو ہی
بہت دیر دونون مین گاڑھی چھنا کی ۔۔۔ نہاں ملکی کی سرگتھی سلجھی
امورات نازک سمجھائے سنائے
نشیب و فرازِ زمانہ دکھائے
پھر اسپیچ بار ی ہوئی شد و مد سے ۔۔۔ جہان اور چین تھی ندارد کی مد سے
کہا لاٹ صاحب نے یہ جد و کد سے ۔۔۔ حفاظت ضروری ہے سرحد پہ حد سے
کچھ امداد فوجی حضور آپ کیجئے
توجہ ادھر بھی ضرور آپ کیجئے
کہا سو دو سو مرد اسوار جنگی ۔۔۔ جو سیکھے ہوئے ہین قواعد فرنگی
کہ بجلی سی جنکی ہین تلوارین ننگی ۔۔۔ سے بہتر کیلی وردی بھی رنگی برنگی
یہ حاضر ہین لے لیجئے یہ یہ مختصر
کہا "تھینک یو" لاٹ صاحب نے بڑھ کر

آشوب پنجم (مجمع السفہا)

ذرا اور سنئے تماشے کی باتین ۔۔۔ کہ رو با تکرتی ہے شیرون پہ گھاتین
حمایت کے دن ہین تو جنبہ کی راتین ۔۔۔ لگاتے گدھے ہین عراقی کو لاتین
جو کل تک پھرا کرتے لونڈے تھے در در
بنے لکچرار اور پڑھتے ہین لکچر
یہ مشہور و معروف سب مین ہے قصہ ۔۔۔ جڑے جاتے تھے گھوڑے کے نعل اکجا
گئی مینڈکی دان پھدکتی قصا ر ا ۔۔۔ اوٹھا ٹانگ کہنے لگی میرے بھیا
مرے پاؤن مین نعل جڑ دینا جلدی
لگی بیخ جبدم تو دنیا سے چلدی
اسیطرح ہر یونگ جب یان مچا تھا ۔۔۔ وکیلون نے دیکھا نہ آگا نہ پیچھا

---

[1] یہ مصرعہ صرف برا سے بیت ہے ۱۲ [2] گورنر جنرل ۱۲

[3] لفٹ پنجاب ۱۲ [4] دکن مین رہتا ہون ۱۲

معاملات مصری مین شکر رنجی

انگلینڈ — ہم اپنا مرضی مانک (موافق) کام مانگتا —

خدیو — تم کون —

انگلینڈ — دل کم آن —

پنچ — واہ پٹھے — شاباش! —

گے ہاتھون نکڈ الااوڈریس لمبا | اگر ملجائے سب ہندیون کو نکالا

ہم اپنا ہی کام آپ کر لینگے سب کچھ
نہین غیر لوگون کی پروا ہے اب کچھ

یہ لکھ کے تقدیر کا اپنے رونا | ڈپوٹیشن اک بنگلے ڈیوڑھی پہ پہونچا
مگر پنچ ہی نے وہان بار پایا | ہوئین نذرین جب دم تو کہا سنایا

حضور معلےٰ کا ارشاد سنیئے
وہ استادو کیسی یہ افتاد سنیئے

ہوا حکم پہلے کہ اے قوم پر شر | وزارت کے بیواسطہ آئے کیونکر
مناسب نہ تھا تمکو پرواز بے پر | اور اسکو رکھو یاد تم سب مقرر

مین خود ما صفا اور ع ما کدر رکا
ہون ملکی مصالح مین پابند رہتا

نہین غیر ملکی کا مین کچھ ہون شیدا | نہ ملکی کی کچھ قید مجھکو ہے اصلا
چلے کام اچھا یہ مطلب ہے میرا | غرض اسطرح سے سفیہون کو ٹالا

جو پہلے سے منہ سے یہ مجمع چلا ہے
تو پھبتی اوڑی یہ کہ لولو وہتا ہے

آشوب ششم (افواہہم الا کذبا)

یہ آشوب آئے یہ سب فتنے اوٹھے | یہ انگارے دیکھے شرارے یہ برسے
یہ آندھی چلی اور اوڑے یہ غبارے | یہ شوشے چھٹے اور ہوئے یہ تماشے

مگر کوہ تمکین حضور فلک فر
نہ جنبش مین آئے ذرا خس برابر

تہمت آسمان نے بھی جگر لگائے | زمین نے ہزارون ہی بھونچال اوٹھائے
بہت یار لوگون نے شوشے اوڑائے | اگر آپ دم مین نہ آئے نہ آئے

فقط آخری جوڑ محسن نے مارا
جو جینے کا باقی رہا کچھ سہارا

یہ آشوب جتنے اوٹھے سب تھے مدہم | پر آشوب الآشوب کا اب ہے عالم
بچاتے ہین کھچڑی زٹل باز ہر دم | نئے گھن کی خبرین اوڑاتے ہین پیہم

شکوت ادھر اور وہ کہ مبہم ہے حالت
ہے مضطر ادھر نبض نظم ریاست

نکلوا تا ہے ہندوالون کو کوئی | چلاتا ہے انگریزی چالون کو کوئی
بڑھاتا ہے سیندھی کی پالونکو کوئی | کمینون کو کوئی رذالون کو کوئی

غرض جتنے منہ اوتنے بکتے ہین ہذیان
نہین کھلتا مصرف باکیست جانان

کبھی تو وزارت کی ہے پائمالی | جاتے ہین کونسل کا نقشہ خیالی
ادہر اس سے بھی بڑھکر یہ کہ سرکار عالی | حضور اب کرینگے ریاست ہی خالی

پڑے خاک ایسونکے منہ مین خدایا
جو کرتے ہین چھید جسمین ہے کھایا

مگر جیل منڈلائی بیڈھب ہے یہان پر | کدھر بیٹھے یہ اونٹ دیکھین ٹھہر کر
نگاہین لگی ہین حضوری نظر پر | جنوبی کو بھولے تو پھر کھایا چکر

ارسطو مین اسے پنچ حب تمکو جانون
کھلا خط لکھو کوئی سربستہ مضمون

راقم

منطقہ جاترہ

بھتلم ع
بلبل سے چمن مین نغمہ خوانی چھوڑی

شکایت نامہ
بنام
اودھ پنچ

اجی واہ مولانا اودھ پنچ واہ - نسیان بھی کیا بری بلا ہے ایسے حافظہ کا ستیاناس جاسے جسمین کل کی بات آج یاد نہ رہی - واللہ اس دن سے واسطے تو مین تم لوگون سے سلوک کرتے ہچکچاتا تھا - جھوٹے منہ سے شکریہ تو کیا خالی واہ واہی کردی ہوتی تو دل بڑہ جاتا - بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ ایک میرے خاص جانے ہی کی بحث مین مضامین پر مضامین لکھے گئے اور ایک تمنے نہ سہی تمھارے اور ابنائے روزگار نے شکایتون کے طومار باندھ دیئے مگر مطلب کی بات نہ لکھی پر نہ لکھی - ارے کیا انھین باتون پر تمہین ارمان ہے کہ میرا قائم مقام تم جیسے احسان فراموش ناخدا ترسون کے ساتھ کوئی بھلائی کریگا - بھلا کیون صاحب آپ کو ہی آگیا. خدا کو منہ دکھانا ہے سچ کہیئے گا کہ ہمنے آپ کے ساتھ برائی کون کی موت زیست کا ذکر نہ کیجیے. مجھسے اسکو کوئی تعلق نہ سرو کار یہ بازار سدا گرم ہی رہتا ہے پھر بھی تم غور کرد تو مینے ہمیشہ اس بات کا لحاظ رکھا کہ ایسے ویسے باکار اور دلچسپ آدمی جو ذرا دنیا کے اسٹیج پر دم خم کے ساتھ پالٹکس کے گھوڑے پر کاوے لگا اور دلچسپ پارٹ کر رہے تھے اور جسکے سبب عامۂ خلائق مین ایک شگفتگی اور دلبستگی پھیلی ہوئی ہے اونھین ملک الموت سے خود مینے سفارش کرکے اپنے زمانۂ قیام تک بچائے رکھا ورنہ مین تمسے سچ کہتا ہون ابکی ایک آدھ معمر و دیرینہ سال پالٹیشن ٹہل ہی گیا ہوتا کیا سبب کہ بھائی عزرائیل صاحب بطرح تاک رہے تھے اور تم یون سمجھ لو کہ باوجود میری ممانعت قطعی اور سعی کمائینبغی کے ایک آدہ کی تھوڑی بہت خبر لے بھی لی اور مختلف صورتون سے کمین لشکر صحت پر غنیم عوارض کا مرتب شبخون مارا کہین گلا سے بنا کسی کے سینگ بھونک دیا کہین بوڑھے بابے کا

بھیس بدلکر کسی پر سنگساری شروع کی مگر ایک مین ہی تھا کہ سب کے آڑے وقتون مین کام آیا کیا اور جانون کو بچاتا اور اونھین بلطائف الحیل ٹالتا رہا- یہ بھی جانتے ہو تو لا ای سے مجھے سدا سے نفرت رہی اسمین کبھی بھولکر اوس راہ بھی نہ چلا نہ کسی کو چلنے دیا جسمین شر پیدا ہو تا تم ہندوستانیونکی اولٹی سمجھ اور نسیان سے خدا پناہ مین رکھے میرے کیسے کیسے احسانات بھول گئے بھلا بتاؤ تو کہ تم میلہ ہردوار کی برہمی یا اجراے واٹر ورکس کی شکایت جو کرتے ہو تو اوسکے ساتھ اس بات کو بھی غور کرو اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دو کہ اسمین میرا کیا قصور تھا- کالون صاحب کو مین اپنے ساتھ لایا تھا بلکہ اتنا احسان میرا مانو کہ اپنے ساتھ اونکو بھی تمھارے سرون سے اوٹھا دیا- آیندہ کا خرخشہ تو مٹ گیا- گرانی غلہ کی بابتہ ہان مجھے بھی افسوس ہے کہ مین تمھارے ساتھ کچھ نہ کر سکا مگر تم سمجھو کہ مین ہر طرح سے مجبور تھا کیونکہ قضا و قدر کے دفتر سے مجھے ہر چیز کا نرخ ملجایا کرتا تھا اوسی کے بموجب غلہ تم سبکو ملتا ہے- اسلئے مجھے بذات خاص اس سے کچھ علاقہ نہ تھا- جو رتی تم کے اجیٹیشن سے اگر تم سمجھدار ہوگئے تو نا راض ہوگے اور سمجھ جاؤگے کہ سوا دلچسپی کے اور کچھ مقصود نہ تھا- اور میری نیت ہر طرح سے نیک تھی اسکا تو تمکو غم نہ کرنا چاہیئے یہ تو تمھارے حسب دلخواہ طے ہوگا مگر سر دست کچھ مشغلہ ضرور ہے آخر براے دل- مینے صرف تم لوگون کی مہر سکوت توڑنے کے واسطے اور اخبارون - کمیٹیون مین چہل پہل پیدا کرنے کے واسطے یہ سامان فراہم کر دیا تھا- اجی اور تو خیر- ایک دادا بھائی نوروجی کے ممبری پارلیمنٹ کا واقعہ اور میرا کارنمایان ایسا تھا کہ اگر تم احسان فراموش نہوتے تو میری تمام خطاؤن اور مسامحات سے چشم پوشی کر جاتے تو بجا تھا- پھر سمجھ لو کہ تمھین لبرل منسٹری کا ارمان تھا وہ پورا ہوگیا- تمھارے بہت سے بہیخواہ اوسمین منتخب ہوگئے- تمھارا ایک ہموطن اون لوگون کی جماعت مین جاملا - جو تمپر حکومت کر رہے ہین- توسیع کونسل پر تم مدت سے غل مچا رہے تھے دیکھو مینے اوسکا بھی ڈھیر ڈالدیا ہے- آخر تم مجھسے کیا چاہتے ہو کچھ معلوم تو ہو- تم لوگون کی حماقت اور ناشکر گزاری پر مجھے بہت افسوس آتا ہے کہ تم بالکل بات نہین سمجھتے- خیر اب تو چھوٹے گا تون سے ناطہ کیا مجھے اس سے بحث نہین- ہان تمھاری خیر اندیشی کے سبب یہ لکھدیا ہے کہ آیندہ سے اسکا خیال رکھا کرو ورنہ پچھتاؤگے اور ہو سکے تو ایک سپاسنامہ پیچھے سے بھیجدو-

راقم

بندۂ ناچیز سنہ ۹۲ء مرحوم از عالم بالا

بی ہیگی صاحبہ

یہ شب ہجر اک آفت ہیگی | کالی کمبخت کی صورت ہیگی

جسقدر آپ کی شہرت ہیگی | میم صاحب کی بدولت ہیگی

مفت بدنام کیا عالم مین | سب یہ مترا کی شرارت ہیگی

منہ بھری لے کے گواہی دیدی | آپ کی مجھپہ عنایت ہیگی

چل گیا جوڑ دکن مین دیکھو | واہ کیا اپنی لیاقت ہیگی

کام بن بن کے بگڑ جاتا ہے | سب طالع کی نحوست ہیگی

جگلائی رسّی ہے اینٹھن باقی | دل مین کچھ لذت نخوت ہیگی

نہ دیا آپ نے مغرور کا ساتھ | آپ سے ہمکو شکایت ہیگی

ملکے رہتے ہی نہین آپس مین | ہندوالون کی یہ شامت ہیگی

جہان تک ہمکو ہوا لے کر دو | کیا تمھین اسکی ضرورت ہیگی

تیری صورت پہ نہ تشخیص ہو کیس | ہے نمک اوسپہ ملاحت ہیگی

غلہ بکنے نہین پاتا افسوس | کہئے کیا جینے کی صورت ہیگی

روز کم بخت بڑھا آتا ہے | اب کہان ہند مین دولت ہیگی

مصر خالی نہ کیا جائے گا | ایسی ہی اوس سے محبت ہیگی

خشک دیتے ہین مہاجن کو جواب | سب یہ چاند کی نحوست ہیگی

آجکل صاف نہین ہے گردون | کچھ نہ کچھ اسکو کدورت ہیگی

مرد بے بیشک تو یہ ہیگا صاحب

یہ جو ہیگی ہے یہ عورت ہیگی

الراقم

ا ۔ ۔ -

بعلم

جو ہیگا از لکھنؤ

قطعہ تاریخ خطاب عالیجناب امیر الدولہ سعید الملک آنریبل سر راجہ محمد امیر حسنخان بہادر ممتاز جنگ کے سی-آئی-ای والی محمود آباد- تصنیف منشی محمد عبد البصیر صاحب حضور-

ہمارے دلکی خوشی کی کچھ انتہا ہی نہین
ملا خطاب علی ہے راجہ صاحب کو
کہا جو انکو بہادر رفیق دولت ہند
خطاب ہو یہ مبارک امیر دولت کو
رہین جہان مین سدا یہ بعز و جاہ و جلال
ہر ایک سکہ خطبہ مین نام ہو اون کا
مع خطاب لکھی ہے خطاب کی تاریخ

شروع سال مین شن پائی یہ خبر ایسی
جہان بھر کی ہین آج سلطنت ہرملی
تو عظمت انکی رئیسان ہند مین ہو بڑی
یہی دعا ہے تہ دل سے خیر خواہونکی
رہے عدو نہ کوئی انکا نام کو باقی
یہی دعا ہے یہی تو اب آرزو دل کی
جری امیر حسن خان ہوکے سی-آئی-ای

سنہ ۱۳۱۰ ہجری

اشتہار عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ

بمقدمۂ اجرائے ڈگری دبی سنگھ ڈگریدار بنام نول سنگھ مدیون ڈگری بمطالبہ [illegible] جائداد مفصلۂ ذیل بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی۔

جائداد مفصلۂ ذیل آٹھ لاٹ مین نیلام ہوگی —

اول حصہ موضع بھولی نیلام ہوگا۔ اگر ایفاء ڈگری نہو تو پھر موضع نربت پور پرگنہ مہونہ نیلام ہوگا۔ پھر موضع شیوکرا پرگنہ مہونہ اور پھر حصہ فرخ آباد پرگنہ لکھنؤ پھر دھنگرا پرگنہ لکھنؤ۔ پھر شیرپور پرگنہ لکھنؤ۔ پھر دہو بیلا پرگنہ لکھنؤ۔ اور پھر مکان واقع بھولی پرگنہ مہونہ بھی نیلام ہوگا —

تفصیل جائداد — ۱ پائی ۱۳ ڈسمل تعداد اراضی [illegible] بسوہ موضع بھولی پرگنہ مہونہ۔ تعداد نکاسی [illegible] تعداد مالگذاری [illegible] تعداد خرچہ دیہ [illegible] پائی ۱۸ کرانت تعداد اراضی [illegible] ۱۸ بسوہ موضع نربت پور پرگنہ مہونہ۔ تعداد نکاسی [illegible] — تعداد مالگذاری [illegible] ۹ پائی۔ خرچہ دیہ [illegible] پائی ۳۔ کرانت ۱۸ ڈسمل تعداد اراضی [illegible] بیگھہ ۱۲ بسوہ۔ تعداد نکاسی [illegible] تعداد مالگذاری [illegible] پائی — خرچہ دیہ ۲ پائی۔ واقع موضع شیوکرا پرگنہ مہونہ [illegible] پائی ۹۔ کرانت منجملہ ۲ پائی ۱۱ کرانت ۵ ڈسمل — تعداد اراضی بقدر حصہ موضع فرخ آباد پرگنہ لکھنؤ۔ تعداد نکاسی بقدر حصہ ۲۔ پائی ۹۔ کرانت تعداد مالگذاری بقدر حصہ ۳۔ پائی ۹۔ کرانت۔ تعداد خرچہ دیہ بقدر حصہ ۳ پائی ۹ کرانت۔ ۲ پائی۔ ۸ کرانت ۱۵ ڈسمل موضع دھنگرا پرگنہ لکھنؤ تعداد اراضی [illegible] تعداد نکاسی [illegible] — تعداد مالگذاری [illegible] تعداد خرچہ دیہ ۲۔ ۲۔ کرانت ۹ ڈسمل موضع شیرپور پرگنہ لکھنؤ۔ تعداد اراضی ۶ بسوہ — تعداد نکاسی [illegible] — تعداد مالگذاری [illegible] تعداد خرچہ دیہ [illegible] ۶ پائی۔ ۷ کرانت ۰۰ ڈسمل — تعداد اراضی [illegible] ۱ بسوہ موضع دھوبیلا پرگنہ لکھنؤ۔ تعداد نکاسی [illegible] تعداد مالگذاری [illegible] خرچ دیہ ۲ اور مبلغ [illegible] حصہ جات موضع بھولی پرگنہ مہونہ۔ نربت پور پرگنہ مہونہ۔ فرخ آباد و دھنگرا پرگنہ لکھنؤ پر بالدت مصرکا بروقت نیلام کے اعلان ہوگا — و مبلغ [illegible] علاوہ سود زر رہن کے رگھونندن مرتہن کا وقت نیلام کے اعلان ہوگا۔ اور مدیون ڈگری کا حق قبضہ داری بموجب دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ۱۸۔ ۱۸۸۱ء اراضی نمبری ذیل تعدادی [illegible] بیگھہ ۱ بسوہ واقع بھولی پرگنہ مہونہ پر ہے۔ تعداد لگان [illegible] ۱۰ ۶ پائی —

۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۳ و ۶۰۹ و ۵۰۳ و ۸۲۳ و ۹۰۲ و ۱۱۶۱ و ۱۲۰۰ و ۱۳۳۱ و ۱۴۴۳ و منجملہ ۶۱۹ و ۱۲۹۰ —

دستخط

منشی جوالا پرشاد صاحب بہادر منصف حلقہ شمالی ضلع لکھنؤ

۲۔ جنوری ۱۸۹۳ء

سفر چکاگو

(۲ مرتبہ)

یعنی دنیا کے بڑے میلے تک جانے اور آنے کا مخصوص ہندو کیواسطے انتظام

زمن ابتداے ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۳ء لغایۃ جولائی ۱۸۹۳ء

درجۂ اول۔ [illegible] تین ہزار روپیہ۔

درجۂ دوئم — [illegible] ڈھائی ہزار روپیہ —

ہمراہی — [illegible] ایک ہزار پانچ سو روپیہ —

اسمین محصول سفر۔ کھانا (جسکو برہمن لوگ پکائینگے اور کھلائین گے) کرایہ ریل چکاگو ایک مہینے تک اور لندن مین ایک ہفتے تک رہنے کا کرایہ مکان اور صرف طعام۔ شامل ہے — جنکو مفصل حالات دریافت کرنا ہون پراسپکٹس (مسودۂ تجویز) جو راقم سے طلب کرنے پر ملسکتی ہے اور جسمین ہر طرح کی اطلاع مندرج ہے ملاحظہ فرمائین —

المشتہران

کرسٹ جی سہراب جی کمپنی ۱۵

اپالو اسٹریٹ بمبئی —

Study of English.

ایک روپیہ مین انگریزی کا علم

مخفی نرہے کہ بلا اوستاد بآسانی انگریزی زبان سیکھنے کے واسطے اسٹیڈی آف انگلش جوکہ حال مین شائع ہوئی ہے نہایت مفید ہے۔ اسمین تمام ضروری روزمرہ کے الفاظ فقرے۔ محاورے۔ و نصیحت آمیز امثال جیسے طلبا کو کامل درجہ کا فائدہ پہنچ سکتا ہے مع معنی درج مین۔ اس کتاب کا پڑھنے والا نہایت ہی قلیل عرصہ مین انگریزی مین گفتگو کرسکیگا۔ طلبا مڈل کلاس کے واسطے اس سے بہتر کوئی کتاب آجتک نظر سے نہین گذری۔ اور یہ کتاب اون اشخاص کے واسطے بھی نہایت ہی مفید ہوگی جنھون نے عمدہ تعلیم نہین پائی اور نوکری پیشہ مین مصروف ہوکر کچھ علم کی ترقی کیا چاہتے ہین قیمت فی جلد [illegible]۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت ملیگی —

المشتہر

بابو امرناتھ بالوگنج آگرہ

Babu Amar Nath

Balooganj

AGRA.

مجموعہ الشعبدہ (یعنی طلسمات کا ڈھیر)

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑانا - تین لڑکون کا صندوق کے
صندوق سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا
صندوق کا قیر ہوتے ہی ثابت ہوکر چھاتے پر لٹک جانا - کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی
اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہوکر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا
گھڑی منتر کے زور سے چلانا - اور بند کرنا - منتر کا سر ہر زبان مین گفتگو کرے
وغیرہ وغیرہ - ہر قسم کے عجیب شعبدے جنکو انگریز لوگ کرکے ہزارون روپیہ کماتے
ہین مع تصویرون کے درج ہین - اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین - اگر
غلط ہون قیمت واپس کردون - قیمت مع محصول ۸/ - یہ کتاب ہندی
دیوناگری مین بھی ہے - قیمت وہی ۸/ -

المشتہر

تھوپرسٹا دیرپرو پرائیٹر ٹیکنیکل کمپنی جھانسی

گوڈال کا خضاب

یہ خضاب رقیق ہے ۲ و ۳ مہینے تک اسکا رنگ رہتا ہے لمحہ بھر مین
بال سیاہ ہوجاتے ہین اور جلد کو بھی نقصان نہین پہونچتا ترکیب استعمال
ہمراہ بکس - ۱۲/ -

(گریٹ انڈین کنڈیشن پاؤڈر)

ضعف اعضا کسی وجہ سے کیون نہو ہمیشہ کے واسطے رفع ہوجاتا ہے قیمت
فی بوتل ۱۲/ -

(گوڈال کا مرہم بلفائٹ)

آتشک یا اوسی قسم کی تمام دیگر شکایات کے واسطے یہ مرہم اکسیر ہے قیمت ۸/

(گوڈال کا منجن)

دانتون کو صاف کرتا ہے اور ان اسباب کو دفع کرتا ہے جن سے
دانت خراب ہوجاتے ہین ہاضمے کو بھی قوت پہونچاتا ہے - قیمت ۴/

المشتہر

گوڈال کمپنی شام بازار کلکتہ

خود معلم کتابون کا سلسلہ

(۱) **یونیورسل لیٹر رائٹر** - حصہ اول یعنی انگریزی چٹھیون کی کتاب کلان
صفحے ۴۰۰ قیمت ۱۲/ یہ کتاب مدت سے زیر طبع تھی اب تیار ہوگئی - اسمین نہایت
مفید چٹھی لکھنے کی ہدایتین - صدہا نمونے القاب و آداب کے - صدہا
چٹھیان مختلف قسم کے مضمون کی ہر قسم کے لوگون کے نام - تجارتی خطوط -
صدہا ڈرافٹ - دعوتی کارڈ - رسیدین - نوٹس - اسناد - اڈریس - موبل
وغیرہ وغیرہ سب مع ترجمہ اردو کے ہین - گویا سمندر کو کوزہ مین گھیرا ہے -

(۲) **ایضاً** حصہ دوم صفحے ۱۶۰ قیمت ۸/ اسمین عشقیہ خطوط - آداب و معاشرت
کے قاعدے - مسودہ کرنا - ڈرافٹ لکھنا - مسل بندی کرنا - وغیرہ - چیتان -
نغمے - پہیلیان وغیرہ -

(۳) **پاپولر لیٹر رائٹر** - (آٹھ آنہ مین انگریزی کا منشی) مثل نمبر اول کے
یہ کتاب بھی ہے لیکن اوس سے چھوٹی ہے صفحے ۲۵۲ قیمت ۸/

(۴) **انگریزی اردو** - پرائمر حصہ اول بندی اور عام شائقین کے
واسطے بہتر خود معلم کتاب نہوگی صفحے ۵۲ قیمت ۳/

(۵) **ایضاً** حصہ دوم اسمین شروع مین نہایت مفید اور کارآمد فائدے
مع ترجمہ اردو - ہزارون محاورے کے جملے - چٹھیان - انگریزی گفتگو -
صدہا ضرب الامثال جملے مع ترجمہ اردو صفحے ۳۲۳ قیمت ۸/

(۶) **مینول آف گریمر** مع ترجمہ اردو صرف و نحو کامل دو حصون مین
صفحے ۱۶۰ قیمت ۸/

(۷) **دس ہزار انگریزی ایڈیم** مع شرح انگریزی و ترجمہ اردو
حصون مین صفحے ۵۰۰ - قیمت ۱۲/ -

(۸) **اکہزار انگریزی ضرب الامثال** مع ترجمہ اردو قیمت ۴/

(۹) **انگریزی ہندی ریڈر**

(۱۰) **جنرل انگلش** صدہا گریمر کا عطر اور خلاصہ - ہر قسم کے
طلبہ کو نہایت ہی مفید قیمت ۱۲/

المشتہر

مولوی نذیر احمد بی اے - نزد ٹون ہال بانس بریلی

مہابھارت

اردو پرمذاق - پرب اول صفحہ ۳۳۸ خوشخط بلا اختصار مع محصولڈاک
صرف مبلغ ۴/ (دوم زیر طبع)

پند سودمند

ازان مسٹر کوبٹ - در علم معاش - مع چند ہدایت بنابر سوداگران
خوردہ فروش مخاطب مؤلف پاک ایڈیشن اردو صفحہ ۴۶ معہ محصولڈاک
صرف ۱/ ۲ پائی ۱۰

المشتہر

امیر سنگھ ٹھیکیدار صدر بازار کیمپ انبالہ

بنگال گورنمنٹ وا اعلان شکست جوری
کردنی خویش - آمدنی پیش

Sir C. E-l-t, who made a dirt-pie & is going to eat it.

بارہ ماسی - مروارید عربیت سفتہ و بسیطہ سطر بالشس خوب پر ونیدیم -

خطبة الخداع لشهر الجنوری

آلاف الشاہین شاہین - والقاہین خاہین - انماہین اہین - وکلھا ہین بہاہین و اشہد ان الایڈیٹر صادق فی قولہ - و اشہد ان الخریدارین متردّدون فی نعاہ - اما بعد فاکبشتہ و ایا اہل الہندوستان - من الیاران واندوستان - بنجم سعد قد طلع - وکوکب خیر قد لمع - علی راس السال النود الجدید - الذی امات البرس الماضی الشدید - وکان ذلک المشوم فی نحتیہ وبیداہ پرکاین والحدید - فالسپاس للہ الالک - علے ذلک خطوب لطفلانتا - وتبری لمرادنا و زنانتنا - حیث تھگت الشتۃ الباجیہ - وتشرفنا بالسنۃ المسعود المبارکۃ المنجیہ - التی قلوبنا فیہا لامکیات راجیہ - الا ان اصحابنا النادہندگان - اقویا الهاضمات المسکان - الا رنشرومہا - ولا خرامیدا ہمراہہا - ہم الذین الیبالون من الموث والزیان - ولا یستحیون من الآن والطان - بل یاخذون الاخبارات من شوق - ولیس لہم فی نیہ باقیۃ البقایا زوق - ولا فی قلوبہم صلاح ورشاد - بل فی نیتہم دغل وعناد - شر وفساد - وہم ینظرون فی النوادی - والمحافل والشادی - کالیس فی کھوپڑاہم مغز - ولا فی بیعاہم قوت فہم النغز - وہم بنداشتون انہم من الادمیین - المہذبین - والحال انہم من الٹنگ بین الزٹوئین - فانتصروا یا خریدار الاخبار - واتبعوا ایا قاری الاشتہار - ویا ساکن الکھنؤ والنگار - ویا قاطن الجھونڑا والاڈا باللہ توجھوا - وبالرسول تلطفوا - علے خیرخواہکم - وہواچاہکم - واسفی علینا - وواحسرتی علے من لدنیا - اقبنعون انکم در دنیا موجود - ووجودی من مجالسکم مفقود - فلو کان کذلک فلا منزالکم فی حیاتکم - ولا اخندہ لنا علے ماتکم - فقد ورد فی حدیث الخرفشو لا رضی اللہ عنہ عن الہمپول بن الدمپول انہ قال فی وعید البھلکڑ دن المستحق نوا یا قوم الباگلڑ و من الکھیل کٹ - والبکاٹر والبھٹ پھٹ - اما سمعتم یا قومنا حال الکا وگھپ والکھادیرون کالزاغلول - یا سید البقلندوش والبیندڈل - ہم یرضون بالشال بشال والاول والجلول - کالبقلول الجعلول - واللہ ما علموا قوۃ الککھفشو والکھاٹر - الذی بار تحریرہ علے کھوپڑاہم - هذا فان السال قد انسلخ - ویا اسے بالباقیات غیر متلطخ - فمن کان الترشرو من ہذا الکتاب - فعبوسہ علیہ رد و جواب - فاقول قولی ہذا استغفر اللہ لی وللنا دہندگان - وتغمدہم بالباران - من بھیتیان الیاران - فالستایش للہ رب العالمین - اعوذ باللہ الخ حتے تفیض من الدمع عین عدوہم المبین - ویل یومئذ للمکذبین - انہ تعالے جواد کریم - ملک بر رؤف رحیم -

الراقم

پچوڑالعلمار

بقلم ع - ل - جادونگار جونپوری

انتظام دکن

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی مہربان آتے آتے

لو نبارک - جسکا انتظار تھا وہ ظہور مین آیا کالی اور لمبی رات نے صبح ہوتے ہوتے بڑا سا بچہ دیا - اگر چہ وہ چہرہ حسین مہ جبین نہین ہے تو ایسا بھی نہین کہ نام رکھے جائین آنکھ ناک سب کچھ اللہ نے دیا ہے -

یعنی اسپشل گورنمنٹ گزٹ (جریدہ اعلامیہ غیر معمولی) شائع ہوا جسمین تفصیل ذیل کے انتظام ناتمام درج ہین -

اس فرمان شاہی کے ذریعہ سے بدولت و اقبال ارشاد کرتے ہین - آجتک جو انتظامات اور تقررات تھے تین برس کے انکو غیر مفید تھے اور گویا اونکی کچھ رونق تھی آیندہ دوسرا ہی حصہ ہوگا -

نواب مدار المہام کے اختیارات محدود و مدون کر دیئے جائین تاکہ گرانباری ذمہ داری سے ورکسیقدر سبکدوش ہوجائین -

راجہ کشن پرشاد پیشکاری پر سرفراز ہونگے اور وزیر جنگ مقرر کیئے لیے اور ایک سکرٹری پرنٹ ہوگا اور اسسٹنٹ سکرٹری سید امراللہ شاہ صاحب اول تعلقدار کئے گئے - تعلقداری کا انتظام قلم انداز -

نواب وقار الامرا بہادر وزیر مالگذاری رہینگے -

نواب فخر الملک بہادر وزیر عدالت -

نواب افتخار الملک بہادر وزیر پبلک ورکس وکوتوالی -

نواب محسن الملک بہادر سکرٹری فنانس علے حالہ رہینگے -

نواب مقتدر جنگ بہادر صوبہ دار اورنگ آباد معتمد مالگذاری کے کئے بجاے مولوی مشتاق حسین کے - (صوبہ داری کا انتظام قلم انداز ہے کچھ ارشاد نہین ہوا) شاید ہمکو دین -

نواب عماد جنگ چیف جسٹس - ہوم سکرٹری مستقل ہوئے بجاے نواب مہدی حسن کے مولوی افضل حسین صاحب چیف جسٹس لیے گئے -

اراکین ہائیکورٹ سب مستقل ہوگئے مگر بالفعل (حالانکہ سب مستقل ہی تھے -) مولوی نظام الدین صاحب ایم اے جو ہندوستان سے طلب ہوآئے تھے اور کینیت پر اونکا تقرر تھا خدا جانے کیا ہوئے کیونکہ اونکا ذکر تک نہین ہے -

مولوی سید علی بلگرامی ڈائرکٹر معدنیات - سکرٹری پبلک ورکس ہوئے ڈائرکٹری معلوم نہین کیا ہوئی -

دفتر مالی پرائیوٹ سکرٹری مین ختم ہو گیا جسکے اعلے افسر صدیق یار جنگ ہوئے

انسپکٹر جنرل مال مسٹر اسے جی ڈ نلپ بدستور رہینگے - العام - بندوبست زراعت بھی انکے ماتحت ہو گئے -

ایک سیکرٹری جنرل آف اکونٹس - یورپین - سرکار برٹش سے تین سال کے لیے مستعار لیا جاوے اور راجہ مرلی منوہر کی شرکت سے باتحتی فنانشل سکرٹری کام کرے -

ایک کینبٹ مقرر ہو جسکے پریزیڈنٹ نواب مدار المہام - وائس پریزیڈنٹ نواب وقار الامرا وزیر مال - آ اکین وزیر جنگ - وزیر عدالت وزیر پبلک ورکس - ہونگے - اس کابینٹ کا سکرٹری کوئی خاص شخص نہوگا جس صیغہ کا کام پیش ہو اوس صیغہ کا سکرٹری - سکرٹری کینبٹ سمجھا جائیگا -

تمام اہم معاملات اس کینبٹ مین سطے ہوکر بالآخر مابدولت کی منظوری کے لیئے پیش ہونگے -

ایک کیلی واضع آئین و قوانین مقرر ہو جسکے ارکان اعلی درجہ کے عہدہ دار ہون (مجہول الاسماء والحال) یہ لوگ قوانین مابدولت و اقبال کی منظوری کے لیئے پیش کرینگے -

یہ جتنے انتظامات ہوئے ہین انکے لیئے جدا جدا قوانین بموجب اصول مندرجہ قانونچہ مبارک - جو عنقریب شائع ہوگا مرتب کیئے جاینگے جسمین سبکے اختیارات و فرائض درج ہونگے تاکہ ملک اور اوس عہدہ دار کو معلوم ہو جاوے - ملک حدود فلان والفلان (قانونچہ مبارک کا اشتیاق تو پچھلے اشتیاقون سے بھی موٹا تازہ ہے دیکھین یہ توجیاب ابدال کس ڈھنگ کے ہوتے ہین اور کیا کیا اصول موضوعہ ارشاد فرماتے ہین مگر ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

جیسے یہ انتظامات عالیہ ہین ویسے ہی اصول عالیہ بھی ہونگے -

ہمکو جو الجھن تھی شکر ہے وہ رفع ہوگئی نفس انتظام کی اچھائی برائی پر ہمکو ذرا بھی توجہ نہین اور نہ ہم اسکو ضروری سمجھتے ہین ہم تو اسپر شیدا ایک بدلی تین کام ہوتے ہو جیٹ پٹ ہو طبیعت مین سیابیت زیادہ ہے تہاون و تعطل سے چڑھ ہے - چاہے آپ اسکو میری ذہانت کا نتیجہ سمجھ لیجیئے یا ع

کہ تعجیل کار سلاطین بود ٭

پر محمول کیجیئے -

مگر اس انتظام مین بعض جگہ ایسا ہو ایسا ہو پھر کھٹکتا ہے - دیکھیئے ہوکے کب رہے مگر اب ہوا ہی سمجھیئے - در زرہ مقدمہ ہے کھیلتے کودتے نتیجہ کا - اور سحاب مژدہ ہے باران وقت و بیوقت کا ؎

گھبرائے ہوئے بام پہ اب پھرتے ہین وہ بھی

اتنا تو ہوا ہے مرے نالون کے اثر سے ٭

خدا کرے سب قانون بھی جلد حسب اصول قانونچہ مبارک مرتب ہوجائین یہ آپادھاپی جاتی رہے اپنے اپنے حدود اختیار کے اندر عہدہ دار پھولتا پھلتا اکڑتا نظر آئے - اور جتنی ناتمام باتین ہین الی الیاسین وہ بھی پوری ہوجائین یہ کاغذ کاغذ کی ناؤ ہونہ کاغذی - ل سمجھا جاوے - اسمین کچھ شبہ نہین یہ فرمان خاص شاہی اختیارات سے بلا جھجک و کھٹک نافذ ہوا ہے یہ تو حرف حرف کی تعمیل کرا کے چھوڑیگا - یہ نہ سمجھنا کہ سرمائی مہینہ ہے یا برسات کی دھوپ اچھی یہ یا تو کڑاکے کے جاڑے ہین یا خورداد کی گرمیان ہماری تو دعا ہے جسطرح معتدل موسم مین شائع ہوا ہے اسیطرح اعتدال کے ساتھ تعمیل بھی ہو -

چھینک کی سند نہین - آ چھین -

نواب مہدی حسن کو تا تصفیہ نصف تنخواہ ملنے کا حکم ہوگیا واہ - سے محسن الملک -

اگر مردے احسن اسن امسا

نواب آغا میرزا کمان کہتے ہین لو ہے سے جائز بانس کی رنگین

وتلک الایام نداولہا بین الناس

تبیئے انتظام ہوگیا - لائیے مٹھائی کھلوائیے - مگر جناب آپ کی بارگاہی ست بند مستعفی ہوتا ہے اور وظیفہ پنشن بھی نہین چاہتا - اسکی سیاہ بختی کی بدولت رات کی نیند اور دن کا چین سب انتظامی مصالح مین غائب باشد - ناصاحب اب مجھسے یہ کھٹکھٹ برداشت نہوگی مین باز آیا مارے الجھنون کے تو فشار ہوگیا اور ہمین کسی نے پوچھا تک نہین کہ لو ایک عہدہ لیتے جاؤ بس القط -

راقم

تم کو آشفتہ مزاجون کی خبر سے کیا کام

تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنا

بقلم - منطقہ حائرہ ٭

لوکل

چھوٹے لارڈ صاحب آئے - اور بلرام پور جشن اوڑا کر تشریف لائے - ہندوستانی ریاستون کے قیام کی علت غائی اب تو یہی جشن معلوم ہوتے ہین یون تو یہان بالاذت سے پڑ چکا ہے مگر اس دفعہ سردی یادگار پڑ رہی ہے - انسان ہے کہ رات دن بگولا بنا ہوا ہے - سردی کے ساتھ انکا بھی دم نکلا جاتا ہے - اس فصل مین ملائی کی برف کھانے والے سب سے بڑھکر بہادر ہین اگر ہماری سرکار ان برف بیچنے والون کے سر پرستون کو والنٹیر بنا دے تو بوقت ضرورت کام آئین

اچھا کام دین—

لارڈ ہاک جو ولایت سے کرکیٹ کھیلنے ہندوستان تشریف لائے ہین آج تین دن سے ہمارے شہر مین کھیل رہے ہین اکثر جگہہ تو جیتے ہین یہان بھی پالا انکے ہاتھ رہتا ہے۔

مضامین غیر

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہین

سنیئے صاحب - خوشی شادمانی چھوڑ دیجیے ہنسی دل لگی ترک کیجیے تمسخر سے پرہیز کیجیے - مضحکے قہقہے سے دور بھاگیے - لطائف ظرائف کے پاس نہ پھٹکیے - زندہ دلی کا نام نہ لیجیے - یہ سب بہت بُری چیز نہایت خراب شئے - مذموم باتین ہین - کیا سبب کہ اِنسے رُعب داب - شان شوکت وقار - عزت عظمت - وقعت سب ایکدم سے گدہے کے سینگ کیطرح چھو ہو جاتے ہین - آگ سبک ہلکا پھلکا واہی تباہی سمجھنے لگتے ہین - کسی کی بات پر اعتبار رہتا ہے نہ قول پر اعتماد - کہین جا نکلیے تو [illegible] کیا سلام کلام - تعظیم تکریم ندارد - دل لگی باز کی وقعت ہی کیا - کچھ خبر سنایے تو یقین پڑنا دشوار - [illegible] کی بات کا اعتبار ہی کیا - کسی طرح [illegible] ذرا ہنسیے تو [illegible] مشکوک قسم قسم کی بدگمانیان - کچھ دال مین کالا - دال مین چھالا ضرور ہے - ورنہ قہقہہ بازی چہ معنی دارد - بڑی بُرائی - کمال خرابی تو یہ ہنسی [illegible] - دل لگی مذاق - بیچارے سادہ لوحون کا [illegible] کے بنانے - سرکشون - ظالمون - دشمنون کے نیچا دکھانے - خوشامدیون - تملق سازون کی گردن ناپنے - [illegible] کو [illegible] بناکر تا بہ خانہ رسانیدن کا خوب ہی ذریعہ - اچھا خاصہ وسیلہ ہو گیا ہے - بیچ پر برائیون کی مان - لاکھ خرابیون کا باپ - یہ ایک خرابی کہ ہنسی مذاق - طبیعت مین کاہلی - کمزوری - دماغ مین نقاہت سستی - روح مین تضعیف تقلیل پیدا کر دیتی ہے یعنی کہ چونکہ [illegible] چنانچہ کہ خلاصہ یہ کہ زندہ دلی انسان کو قبل از وقت مُردہ بنا دیتی ہے - علاوہ ازین مشہور بات ہے کہ جو ہنستا ہے وہ روتا بھی ہے - اہاہا - بہت ٹھیک بہت درست - ست بچن - ہر کہ شک آرد - علم قسم فی الفور بنیا اختیار کردہ - ہان صاحب ہان - زندہ دلی بُری چیز - ہنسی خوشی - خراب شئے - تمسخر مذموم بات - مذاق گناہ عظیم - آدمی کو چاہیے - مُردہ دلی اختیار کرے - روئے دھوئے - تُھوتھے بنائے - تننہ پھلائے - ہونٹھ لٹکائے - مکری صورت - ماتمی شکل بنائے - کفنی پہنے - زندہ درگور ہونے کے مزے اُڑائے - بلا سے لطف زندگانی نہ حاصل ہوگا نہ سہی - روح مین قوت - حیات مین طوالت تو ہو جائے گی - اور پھر سچ تو یہ ہے کہ ہنسی خوشی سے انسان کو واسطہ ہی کیا - وہی بات کیون نہ اختیار کیجائے جسکے لیے [illegible] جب مخلوق ہوئے ہین سے

رنج و غم کے واسطے پیدا کیا انسان کو +

مگر حضرت - یہ ہنسی مذاق سے طبیعت مین کمزوری - دماغ مین سستی - روح مین تقلیل چہ معنی دارد عجب اوندھی بات ہے - چہ خوش - اسمین تعجب ہی کا ہے کا ظاہر ہے کہ ہنسنے قہقہے لگانے مین پھیپھڑے اور نفس پر زیادہ زور پڑتا ہے اور جس چیز پر زیادہ زور پڑتا ہے وہ خواہ مخواہ کمزور ہو کر خراب ہو ہی جاتی ہے - [illegible] کیون جانیے - دماغ ہی کو نہ دیکھ لیجیے - زیادہ کام پڑا اور کُند - معقول - ا جناب - یہ جو دنیا جہان مین لطف زندگانی - حصول آفرینش کے خیال سے ہنسی خوشی - مسرت شادمانی مذاق تفریح - دل بہلاؤ - خوش طبعی کے لیے دن رات نئے نئے کھیل - شبانہ روز تازہ تازہ تماشے - رقص و سرود مجرے جلسے - نقالی قوالی - سرکس تھیٹر - گھوڑ دوڑین - بال - پارٹیز ہوتے - ارگن - پیانو - ہارمونیم - ڈھول - تاشے دھلے نقارے بجا کرتے ہین تو بقول حضور کے کہ زندہ دلی انسان کو مُردہ بنا دیتی ہے - یہ سب گویا اسواسطے ہوتے ہین کہ اہل دنیا کل کے مرتے آج ہی چل بسین عالم بالا کو سدھا جائین - لاحول ولا - آپ بھی عجیب آدمی ہین - کہدیا کہ وہی بشر [illegible] باتون سے کیا تعلق - [illegible] بات یہ ہے کہ یہ سب انسان کے واسطے نہین بلکہ فرشتون کے لیے ہین تاکہ پردہ نشینی کے اندر بیٹھے بیٹھے جب گھبرا جائین تو گھڑی آدھ گھڑی کے لیے نیچے اتر کر جی بھلائین تفریح حاصل کرین - کسواسطے کہ دنیا کے مزے تماشے وہان کہان سے

حورون مین کہان ناز و ادا صورت انسان
جنت مین بھی دنیا کے مزے یاد کرینگے

بجا ہے - درست ہے - درین چہ شک - مگر حضرت ذرا سُنیئے تو - کہان تو یہ قول - یہ ارشاد - یہ پند - یہ نصیحت کہ ہنسی تمسخر بُری شئے - مضحکہ مذاق خراب بات - کبھی بھولے سے بھی اسکے پاس نہ پھٹکو - اور کہان فرط ذہانت سے آپ خود ہی اوسی بلا مین گرفتار - اوسی نشے مین سرشار - کبھی مذاق ہے تو کبھی مضحکہ آمیز مکالمہ - اسپر طرہ یہ کہ اسی خوشامد لا جالوجی - تعریفا تعریفی پر دہوتی مزائی وبال - جامے مین سمانا محال - نت یہی مشغلہ - آئے دن یہی معاملہ - ضروری کامون کی شدہ مدہ نہ منصبی امور کا دھیان - آج کیا ہے ایک [illegible] کی تضحیک - کابل کے ساتھ چھیڑ - کل کیا تھا - مذہب کی نکوہش - مے پرستی کی در پردہ ستائش - تیر اسنے مضامین بوسیدہ خیالات ہنسی پر ہنسی - مضحکے پر مضحکہ - توبہ توبہ - معاذ اللہ - لاحول ولا - جیسی جیسی سے

وہ بھی ہوگا کوئی اُمید بر آئی جسکی
کام اپنا تو نہ اس چرخ کہن سے نکلا

واقعی جناب - بڑی بڑی نعمتیگیان - اعلیٰ اعلیٰ خوبیان - نئے نئے انتظام تازے تازے اہتمام - انوکھی انوکھی حکمتین - نرالی نرالی مصلحتین - بے نظیر بندشین - لاثانی تدبیرین - کرم گستری کی فکرین - بندہ نوازی کی کوششین - عروج و ترقی کے ذرایع - تہذیب و شایستگی کے وسائل - آبادی مین وسعت - مردم شماری مین کثرت - اسکولون کالجون مین افزونی - تعلیم تربیت مین زیادتی - چین راحت کے اسباب - بیفکری - طمانیت کے سامان - جان مال کی حفاظت - انتظام پولیس مین صلاحیت - غارتگرون کی شامت - جرائم پیشون پر آفت - ڈاکوؤن پر قیامت - مسافرون پر عنایت - ریلون کی نگرانی - جنگلون کی پاسبانی - مصارف مین کمی - آمدنی مین فراوانی - صحت تندرستی کی ترکیب - درازی حیات کی تدبیر - عمر خضری کا لٹکا - طالع سکندری کا ذریعہ - تشنہ دہنون پر رحمت - فاقہ مستون پر شفقت - دریاے فیض کا اجرا - بحر جود کا سلسلہ - آب مصفا کی روانی - چشمہ حیات کی طغیانی - نمکخوارون پر ترحم - نمک حلالون کی تکریم - قلت کی شورا شوری مبدل بہ بےنمکی - گلی گلی دکان - کوچے کوچے نمک کی کان - لاگت مین خفت - دستیابی مین سہولت - گاؤن مواضع خوشحال - قریے دیہات مالامال - چند دولت خواہون پر الطاف - ترقی خواہون پر توجہ - محنت مشقت کی قدردانی - مشاہرے تنخواہ مین افزونی - یہ وہ - چنین وچنان - اَفیرہ - وغیرہ - بڑا بھاری ذخیرہ - یادگار باتین - تاریخی خیاتین - قابل مدحت امور - لائق صفت کارروائیان - مستحق حرمت عملدرآمد - باعث افتخار کارگذاریان - ہرم ہا پدم شکریدن - سنکھ ہا سنکھ سپاسون پر بھی گلو خلاصی محال - شکر و ستی ناممکن ؎

گر سو ہون زبانین مری مثل گل صد برگ
ہو شکر نہ تیرے گل احسان کے برابر

لیکن پھر کیا - ناشکرے کہے جاتے ہین چراغ کے نیچے اندھیرا - سلامتی سے اصلیت حقیقت پر توجہ نہ حاجت ضرورت پر لحاظ - بنیاد حیات زندگانی اسباب صحت و تندرستی کا خیال - نہ سامان عروج و ترقی - امور طمانیت و بیفکری کا دھیان - اندھا کیا چاہے دو آنکھین - بلی کی نظر چھیچھڑے پر - قحط و گرانی کا انسداد نہ روانگی غلہ کا استیصال - مفلسی تہیدستی - فاقہ کشی کا دفعیہ نہ بیکاری - بے قدری - کس مپرسی کا ستیاناس - گھر مین ہم ہون کی ڈنڈبیل برقرار - مکان مین بھیرون کا ناچ بدستور - اُسپر طرہ - حوائج کا انبار - اضافے کی بھرمار - مرے کو مارین شاہ مدار ؎

کبھی کی گر چلی بجلی کبھی کی چل چکی آندھی
دھرا ہے خاک اب صیاد میرے آشیانے مین

پھر ٹیپ کا مصرع - چوٹی کا بند - پٹواریون پر توجہ - دہقانیون پر تلطف - نصف ماہوار بر سر زمیندار - بدمہ کاشتکار - اے معبود ما یا میرے پروردگار - غرض - ساری نعمتگیان - تمام خوبیان - کل دلچسپیان - سب دلفریبیان ایک طرف - ادبار کی شدت - بیکاری کی کلفت - گرانی کی مصیبت - فاقہ کشی اذیت ایک طرف - تعلیم تربیت - عروج ترقی - طمانیت بے فکری - خوشی شادمانی وغیرہ - بی دولت کے کرشمے - شکم سیری - پیٹ بھرے کی بات - ورنہ عشرت کدے غمکدے کے ہمسر - سامان عیش - اسباب ماتم کے برابر - تعلیم - ترقی - صحت - شایستگی کا خیال تو درکنار - دنیا سے واقفیت نہ مافیہا سے آگاہی - سارے حواس منتشر - اپنے آپ سے بیخبر - طبیعت پست - جی نڈھال - زندگی وبال جینا جنجال - بس حضرت - زیادہ بکواس فضول - بہت ٹھاین ٹھاین بیکار - سیدھی سی بات - سہل سا جواب - سب قدرتی معاملہ - خدائی کارخانہ - تقدیر کی نحوست - اعمال کی شامت - دوا نہ دارو - علاج نہ تدبیر - ہم آپ بیبس - یہ وہ بے اختیار - جن وپری مجبور - حور و ملک تک معذور ؎

تدبیر سے قسمت کی بُرائی نہین جاتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہین جاتی

چلیئے چمپت - بیخبر شتابہ قسمت - افسوس افسوس -

نہ پھرے پر نہ پھرے دن کسی عنوان اپنے
مین بھی حیران ہون مری گردش قسمت کیا ہے

(شوخ ظریف)

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

لکھنؤ - پنجشنبہ - ۹ - فروری ۱۸۹۳ء

بلرام پور مین نیا استحالہ

چھٹی کایستھ کانفرنس اجمیر مین

صاحبمن- چھٹی کایستھ کانفرنس کا اجلاس ۲۷ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک
چار روز اجمیر مین بڑی دھوم دھام سے ہوا ہندوستان کے ہر خطہ سے معززین
قوم کایستھ تشریف لائے تھے عالیجناب راجہ مرلی منوہر صاحب بہادر
آصف جاہی امیر کبیر حیدرآباد صدر نشین تھے راجہ صاحب کی اعلے
لیاقت سے کانفرنس نے بہت فائدہ اٹھایا آپ نے منجانب کایستھ سبھا
حیدرآباد پانسو روپیہ نیشنل فنڈ مین دیا اور چندہ وصول بھی ہوا اور بہی جمع ہوا
قریب ایک ہزار کایستھ کا مجمع ہو گیا تھا جناب چیف کمشنر اور
ایجنٹ گورنر جنرل صاحب راجپوتانہ کرنیل ٹریور صاحب اور کمانڈنگ افسر
صاحبان نے ہر قسم سامان کی مدد دی تھی اور رؤسائے راجپوتانہ نے
بھی مناسب امداد و ہمدردی سے دریغ نہیں فرمایا جیسے کہ مہاراجہ صاحب
شاہپورہ نے ایک ڈھال کانفرنس کو عنایت فرمائی اس خیال
سے کہ یہ چھتریون کا جلسہ ہے چنانچہ قوم نے مستحق ومنتظر اور سمجھکر
سپرد مذکور عالیجناب آنریبل رائے بہادر جے پرکاش لال صاحب
سی آئی ای دیوان ریاست ڈمراؤن کی خدمت مین پیشکی جو قبول فرمائی گئی
درحقیقت باعتبار ذاتی وصفاتی رائے صاحب اس چھتری زیور کے
ضرور مستحق تھے کیونکہ قوم پر آپ کے بہت بڑے بڑے احسانات ہین
سوشل پارلیمنٹ اسکیم پر جو خیال بعض لوگون کا رجوع تھا وہ سبجکٹ
کمیٹی مین بعد تین گھنٹہ کامل مباحثہ کے عالم رائے سے ڈراپ ہو گیا
مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئین۔

اول - ہر کانفرنس کی بچت کا روپیہ نیشنل فنڈ مین جمع کیا جاوے۔

دوم - کانفرنس ہائے گزشتہ کی بچت کا روپیہ جن صاحبان
کے پاس امانت ہے اُنسے وصول ہو کر نیشنل فنڈ مین
جمع ہو -

سوم - ایجنٹ کایستھ صدر سبھا ہند تعدادی الیاسی ۱۰ سالانہ
منظور ہے -

چہارم - تجویز ہوا کہ کایستھ پراونشل سبھا سنٹرل انڈیا مقام
لشکر گوالیار باضابطہ پراونشل سبھا سمجھی جاوے -

پنجم - تجویز ہوا کہ بنا بر رفاہ بیوگان و یتیمان قوم کایستھ بیوہ و یتیم
فیملی پنشن فنڈ قائم ہو -

ششم - تجویز ہوا کہ قواعد لوکل سبھا ہائے ہند بعد اتفاق برائے
پراونشل سبھا ہائے ہند کایستھ صدر سبھا ہند جاری کرے -

ہفتم - تجویز ہوا کہ کایستھ مترقومی اخبار نہین ہے اور قوم کایستھ کا
مفرت رسان ہے لہٰذا اوُس کے خلاف ریزولیوشن پاس ہو -

ہشتم - تجویز ہوا کہ آئندہ سالون مین کانفرنس بمقام متھرا منعقد ہو -
نمایشگاہ کے متعلق بہت کامیابی ہوئی قومی پردہ نشینون
اور طلبار کی دستکاریان پیش ہوئین انکو کمیٹی نے انعام دیا
نوجوانان قوم نے ورزش کے کرتب دکھلائے -
مہمانداری کا انتظام معقول تھا -

راقم
ایک کایستھ

مجموعۂ الشعبدہ (یعنی طلسمات کا ڈھیر)

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑانا - تین لڑکون کا صندوق کے حصے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا - تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا بندوق کا فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر جانے پر لٹک جانا - کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہو کر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا گھڑی مشتر کنندہ سے چلانا - اور بند کرنا - بیٹر کا سر ہر زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ - ہر قسم کے عجیب شعبدے جنکو انگریز لوگ کر کے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین - اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین - اگر غلط ہون قیمت واپس کر دون - قیمت مع محصول ۱۰ - یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے - قیمت وہی ۱۰

المشتہر

تھورپرشاد پروپرائٹر میجیکل کمپنی جھانسی

گوڈال کا خضاب

یہ خضاب رقیق ہے دو تین مہینے تک اسکا رنگ رہتا ہے لمحہ بھر مین بال سیاہ ہو جاتے ہین اور جلد کو بھی نقصان نہین پہونچتا ترکیب استعمال ہمراہ بکس - عہ

(گریٹ انڈین کنسٹی ٹیوشن)

ضعف اعضا کسی وجہ سے کیون نہو ہمیشہ کے واسطے رفع ہو جاتا ہے قیمت فی بوتل ع

(گوڈال کا مرہم بلفائٹ)

آتشک یا اوسی قسم کی تمام دیگر شکایات کے واسطے یہ مرہم اکسیر ہے قیمت ۸

(گوڈال کا منجن)

دانتون کو صاف کرتا ہے اور ان اسباب کو دفع کرتا ہے جس سے دانت خراب ہو جاتے ہین ہاضمے کو بھی قوت پہونچاتا ہے - قیمت ۴

المشتہر

گوڈال کمپنی شام بازار کلکتہ

خود معلم کتابون کا سلسلہ

(۱) یونیورسل لیٹر رائٹر - حصۂ اول یعنی انگریزی چٹھیون کی کتاب کلان صفحے ۰۰ ۰ قیمت عہ یہ کتاب مدت سے زیر طبع تھی اب تیار ہو گئی - اسمین نہایت مفید چٹھی لکھنے کی ہدایتین - صدہا نمونے القاب و آداب کے - صدہا چٹھیان مختلف قسم کے مضمون کی ہر قسم کے لوگون کے نام - تجارتی خطوط - صدہا ڈاکٹ - دعوتی کارڈ - رسیدین - نوٹس - اسناد - اڈریس - عرضی وغیرہ وغیرہ سب مع ترجمہ اردو کے ہین - گویا سمندر کو کوزہ مین بھر دیا ہے

(۲) ایضاً حصۂ دوم صفحے ۳۰ قیمت ۸ اسمین تجارتی خطوط - آداب معاشرت کے قاعدے - مسودہ کرنا - ڈاکٹ لکھنا - مسل بندی کرنا - وغیرہ - چیستان - چٹکے - پہیلیان وغیرہ

(۳) پاپولر لیٹر رائٹر - (آٹھ آنہ) مین انگریزی کا منشی (مثل نمبر اول کے یہ کتاب بھی ہے لیکن اوس سے چھوٹی ہے صفحے ۲۵۲ قیمت ۸

(۴) انگریزی اردو - پرائمر حصۂ اول ہندی اور عام شائقین کے واسطے بہتر خود معلم کتاب نہوگی صفحے ۲۵ قیمت ۳

(۵) ایضاً حصۂ دوم اسمین شروع مین نہایت مفید اور کارآمد فائدے مع ترجمہ اردو - ہزارون محاورے کے جملے - چٹھیان - انگریزی گفتگو - صدہا ضرب الامثال جملے مع ترجمہ اردو - صفحے ۲۴۳ قیمت ۸

(۶) مینول آف گریمر مع ترجمہ اردو ... کامل دو حصون مین صفحے ۱۶۰ قیمت ۸

(۷) دس ہزار انگریزی ایڈیم مع شرح انگریزی و ترجمہ اردو دو حصون مین صفحے ۵۰۰ قیمت عہ

(۸) ایکہزار انگریزی ضرب الامثال مع ترجمہ اردو قیمت ۴

(۹) انگریزی ہندی ریڈر

(۱۰) جنرل انگلش صدہا گریمر کا عطر اور خلاصہ - ہر قسم کے طلبہ کو نہایت ہی مفید قیمت عہ

المشتہر

مولوی وزیر احمد بی اے - نزد ٹون ہال بانس بریلی

مہابھارت

اردو پر مذاق - پرب اول صفحہ ۳۴۰ خوشخط بلا اختصار مع محصولڈاک صرف مبلغ ۴ (دوم زیر طبع)

پند سودمند

ازان مسٹر کوبٹ - در علم معاش - مع چند ہدایت بنا بر سوداگران خوردہ فروش جناب مؤلف پاک ... اردو صفحہ ۶۴ مع محصولڈاک صرف ۱ و ۲ پائی ۱۰

المشتہر

امیر سنگھ ٹھیکہ دار صدر بازار کیمپ انبالہ

[illegible] انکو بھی اوہ پکڑ کر کھا گئے۔

بہوپنشے ہین اگر یہی سگ خوری کی کیفیت رہی تو انکی زبان مین بوہ و مسلم کے سب الفاظ ہو جائینگے - اور سن رسیدہ تو ہر وقت ہی بھونکا کرینگے جہان وفاداری زیادہ آجائیگی وہان اور صفات بھی کتون کے آجائینگے - پھر یہ ہیچ آدم پراسس کے مقدمات کا اوربہی کچھ نام قرار پاے گا ✦

آنے والا معاملہ لنگورستان

حکماے نیچری و عالمان نیچرل ہسٹری جو علت و معلول نعاد و منفعل کے کرشمے دیکھتے اور امہات سفلی پر آبا ے علوی کے تصرف و تحکم کے تماشے ملاحظہ کرتے رہتے ہین لنگور کی نسبت کہتے ہین کہ ہزارون لاکھون لنگورنیون مین صرف ایک نر حکمرانی کرتا اور فرط غیرت و رشک سے دوسرے نر کو اپنی ٹولی مین زندہ نہین رہنے دیتا۔

ایک زمانہ دراز گزرنے پر جب یہ ضعیف ہوجاتا اور دوسرا پٹھا بچ بچا کر قوی و توانا ہوتا ہے تو اک روز وہ اس معمر لنگور سے معرکۂ جنگ و جدل گرم کرتا اور اوسکو مار کر خود حاکم بنتا ہے - پس یہی کیفیت مناجری ہندوستان مین ایک مشہور لنگورستان کی مدت سے تہی کہ ایک بڑا جغادری لنگور اپنے گروہ پر حکمرانی کرتا تھا - اور تمام پیرو اوسکے مثل لنگورنیون کے اوسکے جا و بیجا تحکم کو بلا چون و چرا برداشت کرتے تھے - جو کچھ وہ کرتا واجبی اور جو کچھ کہتا بجا سمجھتے - مگر آپ جانیئے ہر حادث فانی اور اس عالم اسباب کے سلسلے کی ہر زنجیر زنگ خوردہ ہو کر پرانی ہونے والی ہے - اس لنگور پر بھی زمانے کا اثر ہوا - کہنگی نے رنگ دکھایا - تحکم و تصرف کی قوت ضعیف ہوئی - پیرو ون ماتحتون مین خیرہ چشمی - بے تابی - شوریدہ مزاجی نے راہ پائی - افعال و حرکات پر اپنے ہی ماتحتون مین نکتہ چینی ہونے لگی اگرچہ نیچر کے تقاضے سے ہمیشہ ملحوظ رہا کہ کوئی پٹھا ابھرنے نہ پائے کہ غصب حکومت کی نوبت آئے مگر نیچر کے قانون کو کون توڑ سکتا تھا - پھر بھی ایک آدہ حوصلہ مند کبھی سرکشی پر آمادہ ہو جاتا - اور لنگورستان مین اپنی جست خیز - اوچک پھاند سے ثابت کردیتا ہے کہ ہان سر جغادری خان بہادر سے گوے سبقت لیجانے والا اور اک زمانے مین اس مبارک و میمون ٹولی پر حکومت کرنے والا یہی ہے مگر صرف "دم کی کسر" اتنی باقی ہے کہ ابھی کسی مین اتنی جرأت نہین کہ برسر مقابلہ آئے اور جھگڑا ایسی پکڑ لے کہ فریقین کا تصفیہ و فیصلہ ہو جاے -

مادر گیتی نے ایسے پٹھے تو کئی درجن پیدا کر دیئے ہین جو دعواے آزادی کر سکین مگر ہنوز وہ سب چرائی - اور کھیل کود مین مشغول تن پروری مین مصروف ہین - کوئی کسی ثمرستان مین تر و تازہ میوے کھاتا - کوئی کسی کوہ رفعت کی چوٹی تک پہونچنے کی دھن مین دم اوٹھائے اوچکتا جاتا ہے - کوئی لاپروائی و کم توجہی سے درخت عیش کی شاخ پر جھولتا قلابازیان کھاتا قلقاریان مارتا مزے اوڑاتا ہے - اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بقول کہ چھوٹی ذہین [illegible] سرون پر ہوتی ہین لنگورون کی طرح بلا جھگڑا ابھی اپنے مقام پر نہین پہونچین -

میان جغادری مین تو اب و توان باقی نہین - صرف دہاک ہے - لنگوریون کو بھی بوڑھے میان اب اجیرن سے ہو چلے ہین - اب نہ اگلی سی چستی باقی ہے نہ چالاکی - عزائم مین سستی ہاتھ پاؤن مین ضعف - آواز مین خستگی ڈانٹ ڈپٹ مین کمزوری آگئی - سلامیت اعزاز بھی پیٹ بھر کھا چکے - اب اوسکے انتہا تک قبول کرنے کی قوت طبیعت مین نہ رہی اب صرف دیر ہے تو کسی چلبلت پھرت والے پٹھے مین جسارت مقابلہ آجانے کی -

جسدن کوئی اوٹھ کھڑا ہوا اوسیدن وارا نیارا ہے - ادہر اوسنے پالا مارا اودہر سب لنگورنیان اوسکی ہو گئین - لنگورستان عالم مین یہ تماشا بھی یادگار رہیگا تماشائیان پر شوق ہر روز منتظر ہین - دیکھیئے کب یہ ساعت سعید آتی اور کب یہ لنگورستان دوسری کروٹ بدلتا ہے -

واقفکار اور مزاج شناس کئی پٹھون کی طرف سے امید رکھتے ہین - ایک جو حال مین کٹھرے سے آزاد ہوا ہے اوسکی نسبت خیال ہے کہ پہلے بھی یہ جب کبھی پٹا توڑا کر بھاگ سکا تو اسنے اس ٹولی کی طرف رخ کیا تھا کیا عجب اب پھر بہیہ اسی طرف توجہ کرے اور گو ابتدا مین چندے سر جھکائے دم دبائے بارتحکم اوٹھاتا رہے - مگر موقع پر حکومت غصب کرلے تو کر لیجیئے - حکمرانی اور پیشوائی کے واسطے جو صفات ہونا چاہیئے وہ اسمین کہان - یہ تو صرف اس لائق ہے کہ کسی مداری کے ہاتھ پڑے اور وہ اسکو اپنے اشارون پر نچاتا پھرے - ایک پٹھا اور ہے اور وہ شرارت چالاکی - حرکات بیہودہ مین چست و چالاک بھی ہے مگر اوسکو تر و تازہ میوون کی ایسی چاٹ ہے کہ جو لگا کبھی ان جھگڑون مین نہ در آئیگا - ہان جب کبھی کسی باغ اور ثمرستان سے بھگا دیا جاتا ہے تو کہا ہے ما ہے بوجہ بیکاری و بے شغلی ادہر بھی ہو نکلتا ہے - اوسکو آسائش ذاتی اور پرخوری سے ان معاملات کی کی نسبت توجہ کرنے کی مہلت ہی نہین ملتی -

الغرض یہی حال سبکا ہے میان جغادری کی حکومت اب کسی بل پر نہین بلکہ حریف کے نہونے کی وجہ سے چل رہی ہے جب تک کوئی آتا نہین چلتی ہے - آگے اللہ اللہ خیر صلاح ۔

طہارت خانہ دکن میں شست و شو

حیدر آباد مین ملکی اور غیر ملکی کا جھگڑا

ملکی — کہیے مزاج شریف — آج تو دشمنون کے چہرہ سے فکر و تردد کے آثار پیدا ہین یہ کیون؟ خیر تو ہے —

غیر ملکی — خدا جانے ہمیے — کوس کوس کے کہاں تک نکلے جاتے ہو — دیانت ہوشمندیا خاک مین ملگئی — آرام و راحت مفقود — شملہ سے جھگڑے مچا بیٹھے دن نہ دو گھڑی ہی مین سے بیٹھنے نہ دیا — اتنا نہیں سمجھے کہ یک بیک جھگڑا اُٹھا لیا یہ انتظام کا فقرہ ہے — ہمارا یوں بھی بے کمان چلا کریگا — اور اسمین ہمارا کیا نقصان —

ملکی — جی ہان — بس بہت باتین نہ بنایئے — آپ کی صورت مجھے زہر لگتی ہے — واللہ جس دن سے آئے — وہین دولت مین جیسے گھن لگ گیا اور پھر تشتت کیا — اور ذرا الاجھگڑا — مین کہتا ہون — یہ مانا کہ تم بہت چالاک کارگزار ہو — مگر ہماری جان کو تو یہ "روشنی طبع بلا" ہوگئی — ہمین تو تمھاری ذات سے کبھی سکھ نہ نصیب ہوا — وہ کون منحوس وقت تھا کہ تمھارا پیرا یہان آیا تھا —

غیر ملکی — ناشکری محسن کشی کی سند نہیں — سچ پوچھو — تو اس بگڑے ہوئے نل کا ماٹ بنانا ہمارا ہی کام تھا — تم احسان نہ مانو تو بات دوسری ہے — سرسالار جنگ اوّل کی مجوزہ اصلاحون کا اجرا تمسے ممکن تھا — یہ دفترون کی ترتیب — یہ مدرسے — یہ شفاخانے — یہ صفائی — یہ سڑکین وغیرہ وغیرہ کبھی نصیب ہوئی تھین — اتنی بڑی سلطنت کی مشین کا اس خوش اسلوبی سے چلانا اور انتظامی کل پرزون کا بہم پہونچانا اور اس بگڑے ہوئے قوام کو بنانا بیچ کہو تمھارے دل و دماغ سے ہو سکتا تھا — تم اتنے کب تھے — ارے یہ جو کچھ خرابا برپا کیا ہوا ہے وہ صرف تم لوگون کی نااہلی — اور خواہ مخواہ کے دخل در معقولات سے ہوا ہے اور فتنہ پردازی کی نذکو تمھارے ملک کی سرزمین ہی ایسی ہے — اسکو ہم کیا کرین تم ٹھہرے ناقدرے — پھر آدمی یہ نہ کرے تو کیا کرے اور تم اکیلے ہو کیون جاؤ کہ کیسا جوڑ چلنے دو —

ملکی — ارے یہ کیا کوئی اپنی اختیاری بات ہے — اپنی ہمراہ وہ قسمت یہ سب تمھین لوگون کے قدمون کی برکت ہے — ہم تو سیدھے سادے — پیچ پاچ سے غافل تھے — ہمین یہ کاٹ پھانس کی باتین — جوڑ توڑ کیا معلوم تھے — جبسے تمھارے قدم نامبارک و مسعود آئے یہ جھگڑے ملکی غیر ملکی کے پیدا ہوئے ورنہ ہم تو ہمیشہ کے عادی تھے کہ باہر والون کی پرورش کرین — اب انتظام کی کل ہے کہ بنٹہ والا — کبھی اس طرف جھونکا چلا اور کبھی اوسطرف — ابھی جو اوپر تھے نیچے آگئے اور جو نیچے تھے اوپر پہونچگئے اور دو گھڑی بعد دیکھا تو پھر وہی کا یا پلٹ — اسمین بھی تمھاری ہی پارٹی کا کسی نہ کسی طرح فائدہ ہوا ہمسکو کیا ملا —

غیر ملکی — جی ہان آپ تو ایسے ہی بچھیا کے باوا ہین نا اور اچھا جو ہمین بھولا ہے تو رو رہے پیٹتے کیون ہو ہمارا کھانا پینا دیکھکے جلے کیون جاتے ہو — ہم تو کام کرتے ہین جو کچھ لیتے ہین اپنا حق المحنت لیتے ہین اور تم جتنا ہمین دیتے ہو اوس سے زیادہ کام لے لیتے ہو پھر اگر تم سمجھو تو دنرات کے چوبیس گھنٹے تمھاری نکری مین صرف کر دیتے ہین — تمھاری اونکریس طبیعتون سے ہم اپنے کو ہمیشہ معرض خطر مین سمجھتے ہین اسلیئے ہمیشہ اپنے استقلال کی نکرون مین ہمین ڈوبے رہنا پڑتا ہے —

ملکی — واہ ری نکر — یہ نکر بھی بہت معقول ہوئی — اچھا دیکھا جائیگا — ابکی انشاءاللہ وہ اڑنگا لگایا ہو کہ یاد کرو — وہ منت مین دھم چت

غیر ملکی — یہ ہمارے احسانون کے نتائج ہین — کہ سر پر چڑھے آتے ہو — کیا کہین کوئی قدردان ہوتا تو اپنی کارگزاریون کی داد لیتے ہمین آپ کی طرف سے اطمینان ہے — اڑنگا تو آپ نے لگایا تھا اور چل جاتا تو تسمہ نہ لگا رہتا مگر حضور نے تو منہ ہی نہ لگایا — ارے یہی کہتے ہین ابھی تم لوگ بالکل کچے ہو دنیا کے نشیب فراز تمھین کیا معلوم تم اندھے کے ملوک ہو — اے واللہ مجھکو تو ہنسی آتی ہے کہ ہماری بلی اور ہمین سے میاؤن — سچ ہے ؎

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

ملکی — واہ قدردانی کیجاتی تو آپ مین سے بہت سے ان مدارج کو نہ پہونچتے اور حضور کی نہ کہیئے اونپر تو تم لوگون کا جادو چلا ہوا تھا مگر تم تمھین ہو ہم ہمین ہین — یہ اوسوقت کی پالسی تھی کہ تمھارا دل رکھ لیا جریدہ مین آخر کسر نکال ہی لی — اور اچھی طرح دیکھ بھال لیا کہو اب کیا کہتے ہو — ابتو پورٹ فلیو وغیرہ سنبھالنے اور گھر کا رستا ناپنے مین کیا دیر ہے —

غیر ملکی — جی بخیر ہے — کہین آپ اس دھوکے مین نہ رہیئے گا — ہمارا انکا لنا ذری کارے دارد — جریدہ کی نہ کہو — سُنتے تو سُنا ہے کہ اوسکا اجرا ملتوی رہا — لوگ کہتے ہین کہ خلاف مرضی حضور بہت سے احکام چھپ گئے ہین — اسلیئے سررشتہ ملتوی — دو چار نمبر مین دوسرا جنم لیکر نکلیگا — دیکھین اب کیا رنگ دکھاتا ہے — اور بھلا کیون صاحب یہ جریدہ لکھا کن بزرگوار کا سنے — اب ہی

لوگون مین سے جبھی ملکی ہمدردی بہت صرف کی گئی ہے - اور آسمان جاہ بہادر کو تو خوب بارے سبکدوش کیا ہے - دیکھو ہوگا وہی جو مین کہتا ہون - اس انتظام کو پانی کا بلبلا سمجھو - ہان ایک بات تو بھول ہی گیا تخفیف کا بھوت بھی تو جریدہ کے سر پر سوار ہوکے اُڑا رہا ہے - تختۂ انتظامی کی کایا پلٹ کی یادگار ہے - اب کام خوب بنےگا - مگر تمھین اس سے مطلب کیا - زبانی جمع خرچ تم چاہتے ہو - تمھارے ساتھ تو جبتک تمھین ایسا کوئی نہو جاسے اور کل ایوم آخر کام نہ کرے تب تک تم تعریف کرنے سے رہے - اچھا آئندہ سے ایسا ہی ہوگا -

ملکی - دیکھئے پھر وہی - ہان درازی - تمھاری باتین میرے دل پر تیر و سنان کا کام کر رہے ہین - میرے بس مین ہوتا تو مین تم سب کو ایک دم سے نکال باہر کر دیتا - ا ر تمھین لوگون نے کچھ کان مین پھونک دیا ہوگا کہ جریدہ کا انتظام ہاتھ ہی ہوگیا - چلو اچھا ہے حضور تمھارے قابو مین - آسمان جاہ بہادر تمھارے قابو مین - وقار الامرا تمھارے قابو مین - ہمین پوچھتا کون ہے - بنی بات کو بگاڑ دیا -

غیر ملکی - آپ ہی دیکھئے اب کیا کیا نہوگا - جسے اکڑ اڑانے کی قابلیت تو پیدا کرو - تم اور ہمسے مقابلہ کرو - خدا کی قدرت - ارے بھیا دو چار سو برس زانوے شاگردی تہ کرو - ادب قاعدہ سیکھو تب جاکے یہ باتین نصیب ہونگی - کیا کہون یہ ”از دست خویشتن فریاد“ ہے - نہ ہمارے بھائی بند بے عنوانیان کرتے نہ یہ دن دیکھنا نصیب ہوتا - اور تم لوگون کا یہ جوش و خروش پانی کا بلبلا ہے - ذرا ہمکو سمندر پالٹکس پر ران جمالینے دو پھر دیکھو کسطرح اٹیرن لگاتے اور کاوے دیتے ہین کہ تم بھی تماشہ دیکھا کرو - اب تمھارے واسطے خیریت اسی مین ہے - اپنے گوشۂ عافیت مین بیٹھے تماشہ دیکھتے رہو - ہمارے کام مین ہرج نہ کرو -

ملکی - واہ واللہ یہ کبھی نہوگا - آپ کو پرائے ملک سے واسطہ کیا آپ کون ایسی حکومت جتانے والے - جائیے اپنا راستہ نایئے - جبتک مین بولتا نہین تب ہی تک -

غیر ملکی - اللہ رے تیرے جلال - اچھا جاؤ حضور سے فریاد کرو - جو ہمارا یہان رہنا تمھین ناگوار ہے ایک دفعہ اور قسمت آزمائی کرو - مگر دیکھو ایکی وار خالی نہ جاسے نہین تو بڑی سبکی ہوگی - . . . . . اچھا اب پھر کبھی ملینگے - لے جاتے ہین -

علی گڑہ کالج

ہمکو سرسید کی رایون سے کیسی ہی اختلافات کیون نہ رہا ہو مگر اونکے کالج کو ہم اتنا ضرور خیال کرتے رہے ہین کہ جس قوم کے واسطے وہ قائم کیا گیا ہے کچھ نہ کچھ فائدہ اوسکو پہونچا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم اوسکی ترقیون کو سنکر محظوظ اور عیوب کو دیکھکر ملول ہوتے ہین - ہمارے نزدیک پبلک کو حق حاصل ہے کہ کالج کی عام و خاص حالت کی سخت نگرانی رکھے اور منتظمان کالج پبلک کی رایون پر مثل خادمون کے متوجہ رہین اور اونکی شکایات کو رفع کرنا اپنی ڈیوٹی سمجھین - مگر کالج کی اس قلیل عمر مین ہمکو کئی نظیرین ہم ایسی پاتے ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ اوسکی منتظم اپنی ڈیوٹی باحسن وجوہ انجام نہین دیتے -

اور تعلیم گاہون پر اس کالج کے مرجح اور افضل ہونے کے اسباب مین بورڈنگ ہوس کو وہ جگہ حاصل ہے جو جوب ہود مین آہوے ختن مین مشک حیوان مین نفس ذہن انسانی کو - مگر کمال افسوس ہے کہ اس روح و روان کالج ہی کی خرابیان اکثر دیکھی سنی جاتی ہین اور کوئی اصلاح معقول نہین ہوتی - پچھلے واقعات یاد دلانا فضول ہین کالج کے حالات سے واقفکار اور بورڈر زبخوبی جانتے ہین - رونا تو یہ ہے کہ اب تک وہان اصلاح نہین ہوئی - بلکہ خرابیان ترقی پر نظر آتی ہین - واقعات کی منطق نہ وجود خارجی شیطانی ہے نہ تفسیر قرآنی وہ ڈنکے کی چوٹ ثابت کر رہی ہے کہ سرسید اون یتیم العقل اولیا کی اوٹھتی کونپل کو محض ناانجام بینی نادانی اور حماقت سے اپنے بچون کو وہان بھیجنا گوارا کرتے ہین - اس نجس اور برباد کن بورڈنگ ہوس مین رکھکر عند اللہ و عند الناس و عند الغیر اول درجے کے خاطی ہین ہمارے ناظرین بخوبی جانتے ہین کہ نفس کالج کی مخالفت مین ہمنے کبھی بھی خوشی سبقت نہین کی - ہم سرسید کے اس مشغلۂ شیخوخیت کے سب سے اخیر مخالف ہوتے - اگر آج کی ڈاک مین ایک خط ایسی شکایات نجس و ناپاک سے آلودہ نہ پاتے کہ جسکا ایک ہی صفحہ پڑھکر ہم اسقدر مکدر ہوئے کہ پہلے تو ہمنے اوسکو حوالۂ نقل کرنا چاہا جب اخیر صفحے پر اوس معزز محترم اور معتبر دوست کے دستخط پائے جو سرسید کے پکے حواریون اور کالج کے سرگرم معاونون مین شمار ہونے کا اعزاز رکھتا ہے تو توجہ لازم ہوئی -

ہم خط کو قانون حیا اور ضوابط تہذیب کے باعث حرف بحرف یہان نقل کرنے سے معذور ہین مگر جابجا کا اقتباس کرتے ہین - اگر در خانہ کس است یک حرف بس است سرسید کمیٹی اپنی ضد اور ہٹ دہرمی کو دم بھر رخصت دیدے اور کان کھولکر سنے ؎

سُن سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

اور سرسید سنین نہ سنین - قوم عموماً اور لڑکون کے اولیا خصوصاً تو دیکھین

کہ اس بورڈنگ ہوس مین کیا ہو رہا ہے اور اونکے بچے کیا سیکھ رہے ہین۔

خط کا خلاصہ یہ ہے

علیگڈہ کالج کی بیماری کی تشخیص

یہ امر تو یقینی ہے کہ آجکل کی نئی امت کو علیگڈہ کے نام سے جسقدر دلچسپی اور لگاؤ ہے دوسرے نام سے یہ تعلق نہیں کیونکہ کل روشنی و ماغون کا یہی خطہ مرکز ہے اور ہندمین ریفارمر ونکا یہی بقعہ مخزن مگر اسے افسوس ہے کہ اصل ہی بیمار ہے اور مرض ہی لاعلاج نہین۔ گو سر سید نے اسکی حفظ صحت و بقائے قوۃ کی بہت سی فکرین کین ہین کہ اپنے بعد کی صحت و بقا کیے لیئے اپنے فرزند ارجمند جسٹس سید محمود جسٹس الہ آباد ہائیکورٹ کو خلیفہ و جانشین اپنا بنایا تا مرض تفرق و انفصال سے محفوظ رہے تا اینکہ اکثر روسا و امراء و والیان سلطنت اسکے سایہ عاطفت مین جاگزین ہون۔ اب ہی دن پانچ صورتین ایسی نظر پڑینگی جنھون نے بجز ناز و نعم کی صحبت اور تکلیف کی صورت نہین دیکھی لیکن یہان اگر اس مدرسہ کے مرض مہلک نے اونکو بھی بیمار بنادیا اگرچہ بارہا اخبارون مین دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ یہ مدرسہ بیمار ہے اور مدرسہ کے بورڈنگ ہوس اسکا خراب ہو رہا ہے۔ وہ وہ امورات ناشائستہ ہوتے ہین کہ قابل تحریر نہین۔ مگر تشخیص کامل اسکے مرض اور اسباب مرض کی نہوئی . . . . بعض بعض اطفال نے بورڈنگ ہوس سے کنارہ کشی کرکے علیحدہ مکان کرایہ لیا اور کھانے کا انتظام بطور خود کیا یہ سب کچھ ہوا لیکن بانیان فساد اور ناکارہ مواد کی تشخیص و تحقیق نہوئی اگر قرار واقعی اسکی اصلاح اور بعد تنقیہ کامل ان مواد کا اخراج کیا جائے۔ تو روبصحت ہونا اس مریض کا آسان ہے۔ مواد فاسد اسکے وہی لوگ ہین جنھون نے بی اسے پاس کرنے کے بعد نوکری کی آرزوؤن سے ہاتھ دھوکر افلاس و علالت مین مبتلا ہوکر سکونت اختیار کی . . . . امور جزئیات کی نہ تو پرنسپل صاحب کو خبر ہے نہ سرسید کو۔ اگر کہین سے اطلاع ہوتی ہے۔ تو اوسکی اصلاح کی کوئی صورت نہین کیجاتی۔ بورڈنگ ہوس باورچیخانہ کی عجیب کیفیت ہے . . . . بیچارے مجبور لڑکے منتظم باورچیخانہ کے نام قل ہو اللہ احد دم کرتے ہین مگر مغفرت یا نجات کی کوئی امید نہین۔ افسوس یہ ہے کہ جو لڑکے شریف زادے ہین اور اپنے والدین کے احکام کے مطیع وہ کسی طرح اس قفس سے نجات نہین پاسکتے ہرچند ع

یا بکش یا دانہ دہ یا از قفس آزاد کن

سناتے ہین مگر کوئی اونکی فریاد نہین سنتا اگر سرسید نے اسطرف توجہ نکی اور اون اخلاط فاسدہ کا تنقیہ نہوا تو اصلاح اسکی نہایت مشکل ہوگی پرنسپل صاحب پر چھوڑنا محض خلاف عقل ہے خصوصاً درصورتیکہ نئی شادی کی وجہ سے اونکو اپنی عیش و آرام سے فرصت نہو اور باوجود اطلاع عرضیون کی طرف مطلقاً توجہ نہ کرتے ہون امور جزئیات کی تو اونکو خبر نہین کہ بورڈنگ ہوس مین کیا ہو رہا ہے گھی کو چربی سے کیونکر بدلتے ہین ہلدی نمک رائی پانی کو کیونکر شوربہ بناتے ہین۔ جب پرنسپل افسر کی ایسی کیفیت ہے کہ بادۂ عیش و عشرت سے فرصت نہین تو دوسرا کون ایسا ہے جو اس امر عظیم کو انصرام دے سکے . . . . .

قرآن کی تفسیر مین احادیث کے غلط بتانے مین تو یون سرسید کی متابعت کیجاتی ہے اور اصلاح و تہذیب اخلاق مین اسطرح کی غفلت . . . . . .

یہ و با صرف چند مین محدود نہین بلکہ مانند خارشت شتر دیگر تندرست طلبا مین اونھین کی بدولت پھیلتی جاتی ہے۔ اسطرف تو مرض کا یہ زور اور اسطرف طبیبون یعنے افسران کالج کی یہ کوتاہی کہ جب کوئی مقدمہ کسی شاگرد یا اتالیق کا پیش ہوتا ہے تو اوسمین فساد کے اصلی سبب کو پوشیدہ رکھتے ہین اور فیصلہ مین صرف یہ کہہ دیتے ہین کہ ایک ہیچ بات پر خلاف طلبہ جھگڑا پڑے بہتر ہے کہ وہ آپس مین صلح کرلین۔ اب خیال کرنے کی جگہ ہے کہ ایسی اصلاح سے یہ فساد کیونکر رفع ہوسکتا ہے۔ جبکہ . . . . دونون طرف سے معافی طلب کیجاوے۔ علاوہ برین جو طلبا بعلت دزدی وغیرہ خارج از اسکول یا کالج کیئے جاتے ہین پھر وہ بذریعہ سفارش داخل کرلیے جاتے ہین۔ افسوس صد ہزار افسوس ہے کہ بانیان مدرسہ اسطرف کچھ بھی توجہ نہین فرماتے مین مدرسہ کا مخالف نہین ہون بلکہ موافق ہون اور جہانتک ہوسکیگا اسکی اصلاح و ترتیب مین بطور خود کوشش کرونگا۔ واقعی یہ امر صحیح ہے کہ سرسید نے ایسا کام کیا ہے کہ اسلاف و اخلاف سے آجتک نہین ہوا۔ مگر تاہم اس بورڈنگ ہوس کے امور جزئیات کی طرف توجہ فرمانی ضرور ہے ورنہ اس شعر کے مصداق ہونگے سہ گر ہمین مکتب است و این ملا . کار طفلان خراب خواہد شد

راقم

واقف اسرار سرسید کا دوستدار

لوکل علیہ الرحمۃ

اس اختلاط فصل مین ہمارے سرد دل بارد مزاج شہر کے ساتھ ہر دلعزیز کی گرمجوشیان بڑھے عزے جنازے کے ساتھ ہین۔ بی سردی ہین دگھر پڑے تھین جانیکا نام ہی نہین لیتین کانون مین چلے پڑے۔ رنڈیون کی معزی اوڑھنی سے زمانہ بہر آتش پرست ہوگیا۔ ہولی سر پر آئی جاتی ہے گانیوالے سر سے درگلو ہین کہ ہولیان گاتین یا ابر بادر دیکھتے ساون کی ملار اوڑاتین۔ اسہفتہ مین شہر کے چہرے پر کسیقدر رونق آگیا تھا وہ کیا کہ گھوڑدوڑ کے جلسے۔ پہر کمانڈر انچیف اور لفٹنٹ گورنر کی موجودگی تمام کوٹھیان ہوٹل مسافرون سے کھچاکھچ بھر گئے تھے مہاراجہ صاحب پٹیالا اسد نو بھی رونق جلسہ بڑہا نیکو شریک اسیر زیر تھے۔ رنڈیونکے معصوم گروہ مین اسطرح ہم ورجا سے سناٹا تھا جیسے بندرونکے گروہ مین بھیڑیے کے آنے سے ہوجاتا ہے۔ ہر رنڈی ہاتھ پاؤن سمیٹے بکلی دبکائی اپنی اپنی جگہ سہمی چلی آو جالال توائی بلا کو ٹال تو پڑھتی رہی گھوڑدوڑ مین بھی کسی رنڈی کی صورت آنکھ مین گھس لگانے کو نظر آئی۔

ہمارے شہر کی ایک بڑی سرکار حنیف اجل کا تلم چل گیا یعنے نواب امیر محل صاحبہ بعارضہ فالج انتقال کیا

مہابھارت

اُردو ترجمہ پرب اول

صفحہ ۱۸۲ نو نقشہ از انتہا

قیمت سے محصول ڈاک ہ عمر

صرف پرب دوم زیر طبع

پند سود مند

ازان مسٹر میکلٹ صاحب

در علم معاش مع چند

ہدایت بنابر سوداگران

و دوفروش ہنجابندہ

ایک ایڈیشن اردو مقدمہ

صفحہ ۶۳ مع محصول ڈاک

نقط ایک آنہ چھپہ پالی

اس سنکے ٹھیکہ دار صدر بازار

کیمپ انبالہ۔

مضامین مجیر

مٹھائی کھائی تو شکر لب شیرین کیا بھرون
پیا پانی تو دی ہنسنے دعا چاہِ زنخدان کو

سنیئے حضرت - کوئی واٹر ورکس کے اجراء پر ہزار چیخے چلّائے - روئے دھوئے ہائے وائے کرے - شور و غل مچائے - زمین سر پر اوٹھائے - لاکھ تو ے سا شکم چھاتی سا پیٹ بجائے - اول فول - خبط بے ربط - اہی تباہی باتین بکے - مگر جناب - ہم تو سچے خان ہین - خدا لگتی بات کہنے پر ادہار کھائے بیٹھے ہوئے ہین - کسیکو برا معلوم ہو - ہوا کرے - ماسا ہو - سچ کہیت کیا معنے - ہم تو حسین آباد کے گھنٹہ گھر کی چوٹی پر چڑھکے کہدینگے کہ اسکا بہت اچھا بہت عمدہ - نہایت مفید - کمال نافع - غایت فائدہ بخش - حد درجہ راحت رسان - بھلا اتنی بڑی نعمت - غیر مترقبہ رحمت دنیا جہان مین کسی ملک کو نصیب ہی کہان ہوتی ہے - غور کیجیئے - زندگانی حیات کے لیئے پانی کی کتنی بڑی - بھاری بھرکم ضرورت ہے - نہانا دھونا - وضو کرنا - کلی کرنا - دوا بنانا - زراعت کاشتکاری کرنا - سب سے بڑی بات کھانا پکانا - رسوئین - باورچیخانے کھنا چینا اغیرہ وغیرہ سب اسیکے ذریعے اسیکے وسیلے سے - پانی نہین تو پاکی صفائی - عبادت اطاعت - پوجا پاٹ تو در کنار زراعت ہی ندارد - پیداوار ہی غائب - اور ہو بھی تو غلّہ بیکار - دانہ فضول - کھانا پک سکتا ہے نہ غذا اتیار ہو سکتی - شکم بڑی دشوار - زندگی اجیرن - دور کیون جائیے - ہنود کے برت مسلمانون کے روزے - رمضان ہی مین نہ دیکھ لیجیے - افطار کے وقت سب سے پہلے پانی ہی کی غٹاغٹ - شربت ہی کی کھینچا کھینچ - طرح طرح کی غذائین الگ - قسم قسم کے کھانے دور - سفر کیجیئے - ریلوے اسٹیشنون پر جگہ جگہ پانی ہی پانی کی پکار - ارے میان بہشتا ہوت - اے پانی مہاراج بھرطبی عینک لگا کر دیکھیئے تو صحت و تندرستی کے لیئے پانی خصوصاً آب مصفا کی کیسی شدید حاجت ہے - کیا معنے کہ اکثر مہلک بیماریان - جان جوکھون روگ صرف پانی خانصاحب ہی کی گندگی - شکم شریف مین خرابی، خلط ملط خام مین خلل ڈالکر آئے دن پیدا کرتی ہے - برعکس اسکے مسٹر آب مصفا صاحب شفاف ہونے کیوجہ سے حلق سے سیدھے معدے مین نزول اجلال فرماتے ہی غذا کو ہضم کرتے - معدے جگر کو جا طریو پنچتے - عروق کی گلیونکو رشک میونسپلٹی بناتے - ہنگامہ دل کے ہیڈ کوارٹر مین رونق افروز ہو کر اکدم سے سب کے سب خون بنجاتے اور دم بھر مین شرائین کی راہ سے سارے جسم مین اسطرح دوڑ جاتے ہین جیسے تارمین برقی قوت - کیا ممکن کہ آپ فضلہ بنکر گرُ ہوے نہ مٹائے - مسامات پسینے کے ذریعہ سے خارج تو ہو جائین - ان باتون کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جناب بشر علیہ الرحمۃ صدہا امراض سے محفوظ - ہزار ہا بیماریون سے دور رہکر عمر طبعی بلکہ دو چار دس بیس برس سترا دتک اچھے خاصے ہوسٹے تازے - ہٹے کٹے بنے رہتے - اوچھلتے کودتے - ہرلتے کھیلتے - ہنستے بولتے رہا کرتے ہین - غرضکہ اسمین ذرا بطلق اندک شبہہ نہین کہ واٹر ورکس کا وجود نہایت مناسب - کمال موزون غائت سود مند بلکہ بلا مبالغہ آب حیوان کے مماثل - چشمۂ حیات کے برابر - ہر کہ رشک آرد سکندر ثانی گردد - ہمکو تو تعجب اور ہزار تعجب یہ ہے کہ آج تک ہندوستان کے لوگ گندہ پانی پی پی کر کیسے زندہ رہے - جو لوگ خواہ مخواہ اپنی جبلّی عادت - نیچرل خصلت سے مجبور ہو کر دھرا ستا پیٹ پیٹ پیٹ کے محض بیفائدہ مٹائین مچاتے - مخالفت کرتے ہین - وہ جھک مارتے اپنی بے عقلی کا ثبوت دیتے ہین - بھلا جاہلون نیم وحشیون کی بات کی حقیقت ہی کیا - جو اسے گنواری "واہ یانی" جیسے مقولے پر دانے کو مقدم تبا کر دلیلین کرتے حجتین نکالتے ہین - نہین اسکی خبر ہی نہین کہ ہمارے آپکے مسافرت والے قول - "آب و دانے" والے مقولے مین کسطرح صاف صاف کھلم کھلا آب کو دانے پر فوقیت اور سبقت دی گئی ہے - حضرت - ہمین کوئی بڑ کہے - کہا کرے - خوشامدی بنائے بنایا کرے - اپنے گھر خوش رہے - مگر ہم تو اپنے حضور پُر نور - کرم گستر رعایا پرور سابق لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کی ضرور بالضرور - ضرور چیخ چیخ کر تعریفین - گلا پھاڑ پھاڑ کر توصیفین - اور تہ دل سے کیا معنے - ہر موئے تن کی جڑ سے اونکی اس غنیمت ہزار غنیمت گنگا دلی جمناطبی کا شکریہ ادا کرینگے اور اوسوقت تک مکرر سہ کرر - بار بار - بلکہ ہر دم و ہر آن ادا کرتے رہینگے جب تک روح مین روانی - واٹر ورکس مین پانی ہے - کیواسطے کہ اتنی بڑی نعمت اس آسانی کے ساتھ آٹھون پہر بے کھٹکے بھلا کسی کو نصیب ہوتی ہے - توبہ توبہ - کبھی نہین ہرگز نہین - ہان اور بات ہے کہ ہمارے مسٹر کالون صاحب کسی ذاتی وجہ سے کالون کے مسٹرے کال و گرانی کی بلا دور نہ کر سکے - مگر سچ تو یہ ہے کہ اسکا ذکر ہی کیا خدائی معاملے - اللہ میان کے کارخانے مین چھوٹے لاٹ صاحب کا کچھ بس نہ بڑے لاٹو کا کچھ اختیار - اور پھر کون کہتا ہے کہ ہندوستان مین قحط و گرانی پھیلی ہوئی ہے - ذرا ہمارے سامنے تو آئیے - یہ ہر سال غیر ملکون کو کرورون من غلّے کی روانگی چہ معنے دارد - غلّہ نہین ہے تو جاتا کہان سے ہے - اجی یہ سب ناشکری کی باتین ہین ہمارے حضور ممدوح الشان سے ایک کسر البتہ باقی رہ گئی کہ نمک پر تو آپنے توجہ کی مگر مٹھائی پر نظر حلاوت مبذول نہ فرمائی - شاید آپ نے یہ خیال کیا ہوگا کہ آب شیرین کے ہوتے لکھنؤ والون کو مٹھائی کی کیا حاجت - یا حضور والا کی شیرین کلامی کے سامنے نمک حلالون کے نزدیک قند و نبات کی ہستی کیا ہستی - مگر آپ نے

برطانیہ و کابل

برطانیہ ”کب آؤگی کب آؤگی کب آؤگی بہنیا“

کابل ”آتی ہوں جی آتی ہوں ابھی جلدی ہی کیا ہے“

۔ دہلی سے ادھر پنجابی لوگ ہین جنکی زبان گو ملکی ہے سیہج کا جھگڑا البتہ اس جھگڑے مین مبتلا ہے اسکو تانیث و تذکیر محاورہ وغیرہ محاورہ وغیرہ وغیرہ کا خیال رہتا ہے۔ لہذا آپ میرے دوست رپورٹر صاحب سے نہ الجھیے۔ میرزا آزکب کے اِس نکتہ سے جسین ظرافت بھی تھی اور جس سے ایک ہلکی سی چوٹ اہل بنگالہ پر بھی پڑی۔ میرے غصّہ کو پانی کر دیا۔ اور مین پھر بولا کہ اخبار سے مین چاہتا تھا کہ اودہ کا حال دریافت کرون۔ میرزا بولے اب تو وہ قصہ بھی پُرانا ہو چلا ہے ہان اگر یورپ کا حال تازہ کوئی کہین سے آجائے تو البتہ سُننے کے لائق ہوگا۔ مین بولا کہ آج کل شکاگو کی نمائش۔ روس و جرمن کا بیڑہ۔ انگلستان کی پارلیمنٹ گردہی پر مسٹر میر ماٹی۔ اٹو میرہ کی شکنی۔ ان باتون کی طرف اہل یورپ کی توجہ زیادہ منعطف ہے۔ ہم ان باتون مین مشغول تھے اور میری پیاری بیٹیا میرے پاس کھیل رہی تھی وہ دفعتہً بول اوٹھی کہ ابّا جانی احمد بھائی نے کل والا خط جسپر وہ لال ٹکٹ لگا تھا آپ کو دیا ہوتا۔ مین بولا کون خط کہان ہے۔ لے تو آؤ۔ وہ دوڑتی ہوئی اندر گئی اور ایک خط اوٹھا لائے مین دیکھتے ہی پہچان گیا۔ کہ عاصم کا ہے۔ غرض اب تو سب مشتاق ہوئے کہ سُناؤ۔ اِس سے اچھا اخبار کہان ہے مینے فوراً لفافہ کو کھولا اور پڑھنے لگا۔

میری جان۔ اِس مرتبہ خط کے لکھنے مین اسلیے دیری ہوئی کہ۔ اوّل تو مین دوروہ مین تھا ثانیاً علیل رہا ثالثاً تمھارے خط کا انتظار تھا کیونکہ اس سفر مین خلاف عادت مینے اکثر احباب کو خطوط بھیجے مگر سب نے ایک جواب دیا یعنے خموشی۔ مین اپنے کو ملامت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ فعل خلاف عادت کی سزا یہی ہے۔ اور تُم سے بھی مایوس ہو چلا تھا اور نیت تھی کہ سخت قسم کھالون کہ آیندہ کسی کو خط نہ لکھون ہر چہ بادا باد۔ مگر شکر ہے نوبت نہ آئی اور تمھارا خط آگیا اس ملک کے حالات مینے تمکو اسقدر لکھے ہین کہ اب تم ایک اندازہ اس وحشت کدہ کا بخوبی کر سکتے ہو۔ اور مین عدیم الفرصت ہون اسلیے مفصل قصّہ سُنا نہین سکتا۔ واللہ تمھاری بہت سی راتین اور بہت سی بیٹھی نیندین خراب ہونگی جب تم کل داستان میری سُن چکوگے۔ اور اوسکے سُنانے کا زمانہ بھی خدا جانے کب آئیگا۔ ابھی مین اول دوران ترانوے مین ہون علاوہ اسکے۔ یرقان۔ تپ صفراوی۔ تپ سوداوی تپ کہی اسہال۔ طحال وغیرہ وغیرہ امراض افریقہ سے نجات ہوے۔ بعد اوسکے جنڈی سے بمبئی تک پہنچنے مین جو تلاطم دریا اور خرابی طوفان پیش ہین اونسے بچ نکلون پھر بمبئی سے گھر تک ریل کے صدمات ناگہان سے اگر محفوظ گھر پہنچ نکلا تو البتہ تمکو قصّے سُناؤنگا۔ صبر کرو۔ یہان کی مصیبتون کو کیا بیان کرون۔ مین پہلے اِس سے تمکو لکھ چکا ہون کہ صرف سواحل افریقہ کا تعلق مہذب لوگون کے ساتھ رہا اور یورپ کے کنارے اور راہ تربیت یورپ کا گوشہ مدتون سے اہل ایشیا کے تصرف مین رہا ہے اور ادھر ادہر پچھم اور دکھن اہل یورپ کے تصرف مین ہے وسط افریقہ مین سواے بردہ فروشون کی جماعت کے اوہ بھی صرف اوّل درجہ تک) کیونکہ افریقہ جیسا گمان تھا کہ بالکل مسطح ہے ویسا نہین ہے بلکہ پیرامڈ یعنے آہرام مصر کی طرح درجہ بدرجہ واقع ہوا ہے اس طرح پر

اور کسی جماعت کا گذر نہین ہوا۔ انگریزون نے قدم بقدم بردہ فروشون کے اندر گھسنا شروع کیا ہے اور چندروزون مین مختلف دوستین افریقہ کے ہر رگ و ریشے مین تصرف کر جائینگی۔ سواحل مین جہان انسان بستے ہین وہان سڑکین بھی ہین اور اقسام قسم کی سواریان بھی ملتی ہین مثلاً گاڑیان بلکہ دکھن مین تو ریل و ترامو سے کی سواری بھی ہے۔ مگر جہان مین ہون وہان غایت درجہ کی مہذب سواری مچیرہ ہے کیونکہ گھوڑا یہان بالخلقت ہی نہین اور اگر کہین سے بشامت اسپ یا بھی گیا تو فوراً مر جاتا ہے ایک قسم کی مکھی جسکو ستسی کہتے ہین اور بالکل چھوٹی ہوتی ہے اوسے کاٹتی ہے اور وہ فوراً مسموم ہو کر مر جاتا ہے۔ مچیرہ دراصل مہذب ملک کی پالکی ہے مگر چونکہ یہان پالکی بنانے کے اوزار ابھی تک آئے نہ تھے اب آچلے ہین اسلیے بجاے ایک جہازی بستر یعنے ہیمک کو بانس مین باندھ کر دو آدمی کاندھے پر اوٹھاتے ہین۔ مگر یہ بھی یہان ہمیشہ نہین ملتی اسلیے کہ اوٹھانیوالے بدشواری میسر آتے ہین مچیرہ کی صورت یہ ہے:۔

سواے اسکے اور کوئی سواری نہین ہے الحمد للہ شکر خدا ہے کہ حمال بکثرت ملتے ہین زن و مرد و بچہ اور واقعی بہت بوجھ اوٹھاتے ہین۔ ورنہ علاوہ پیادہ روی کے بوجھ بھی اوٹھانا پڑتا۔ اب پیادہ روی کا حال سُنو جہان سے جہان تک جی چاہے وہ بدہ چلے جاؤ۔ ایک گانون سے دوسرے گانون تک پگڈنڈیان بنی ہوئی ہین مگر ہاتھ بھر سے زیادہ چوڑی نہین ہوتین اور اونکی شکلین موریون کی سی ہین کیونکہ یہی واقعی پانی کی نکاسی کی راہین بھی ہین اسوجہ سے بیچ مین گڑھا اور دونون جانب اونچا ہوتا ہے ہم سطح زمین کے رہنے والے صاف سڑکون پر چلنے والے جب تو سے اِس پگڈنڈی پر چلتے ہین ہمارا جگر ہی جانتا ہے۔ سواے اسکے یہ پگڈنڈی جنگلون اور علف زارونکے اندر سے گذرتی ہے جنگل تو خیر پھر کچھ دلچسپ بھی ہوتا ہے مگر لعنت بر علف زار اسمین ہر موسم و ہر فصل مین اسقدر بلند علف کھڑا ہوتا ہے کہ اگر ہاتھی سونڈ کو سیدھا علم کرے جب بھی چھپا رہے۔ اسمین چلتے وقت خدا ہی یاد آجاتا ہے دم گھوٹنے جی گھبرانے لگتا ہے ہر سو قدم پر علف کو ہٹا کر دم لینے کے لیے دو منٹ ضرور ٹھہرنا پڑتا ہے کیونکہ ہوا اسکے اندر گھسنے نہین پاتی۔ اس سے اگر نکلے تو دلدل در پیش ہے اب کوسون دلدل پر چلیے سو قدرت نے دلدل پر چلنے کا سامان یہ کیا ہے کہ جہان دلدل ہوتا ہے وہان ایک قسم کا درخت جسکو
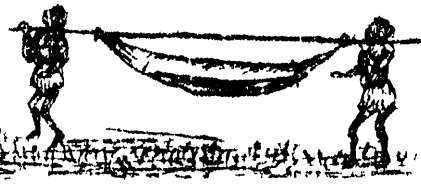
مینکریو وکہتے ہین ضرور ہوتا ہے یہ عجیب وغریب کثیر المنفعت درخت شکلا برگد سے مشابہ ہے مگر پتے اسکے چھوٹے مثل جامن کے پتے کے ہوتے ہین اسکی جڑین باہم مجمع ہوکر پل بنا دیتی ہین جسپر سے چلنا پڑتا ہے مگر اس پل مشابہ پر سے چلنا دشوار ہے اسکو تم اپنے خیال مجموع سے دریافت کرو اس مقام پر ایک اسکی تصویر بھیجتا ہون اس سے تم تھوڑا سا سمجھ جاؤ گے۔

اس خاکہ سے تمکو معلوم ہوجائیگا کہ ایک وہ سے دوسرے وہ تک پہنچنے مین کیسی کیسی راہین پیش آتی ہین خلاصہ قسم تو جادہ سفر ہے جسکو مین سیاہی سے نمایان کرتا ہون۔ باقی رہا یہ کہ نصف تو علف زار سے ہوکر گذرتا ہے اور نصف دلدل پر سے جہان اوس بڑے درخت کی جڑین شروع ہوتی ہین۔ اگر یہ درخت نہون تو چلنا محال ہے علف کی بلندی کا قیاس بمقابلہ درخت کر لو وہ پر نہایت بلند پہاڑون کی چوٹیان نظر آتی ہین۔ ایسی سبزی اکثر افریقہ مین دیکھی جاتی ہے مگر بعض بعض مناظر ایسا بھی ہین جو مین تمکو پھر کبھی دکھاؤنگا۔ اب یہ نہ سمجھو کہ اس علف زار اور دلدل سے چھوٹے اور وہ مین پہنچ کر چارپائی جا بچھائی اور دوسری صبح تک ماندہ مسافرون کی نیند سو رہے۔ نہین بھائی جان نہین!!! اگر ایسا ہی ہوتا تو نعمت تھی۔ مصیبت تو یہ ہے کہ جب وہ کوئی سو گز کے فاصلہ پر رہتا ہے تو وہان کا کدخدا یعنی یا نمبردار سمجھو اور اگر وہ وہ راجہ نشین ہے تو خود راجہ صاحب بہادر اگر بحالت انسانی ہین یعنے اگر اونکے دماغ پیبے (ایک قسم کی شراب ہے کہ جسکو حبشی بکثرت پیتے ہین) سے خالی ہین تو خیر ورنہ دور سے کاروان کو آتے ہوئے دیکھکر کھونڈو کھونڈو یعنے الحرب الحرب کی صدا بلند کرتا ہے اور فوراً اوسکے رفقائے شغل و صحبت ایک لٹھ لیکر ایک بڑے دمامہ ناہموار کو ٹپنا شروع کرتے ہین یہ دمامہ کسی درخت کے تنہ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے جسکے بیچ مین تھوڑا سا خالی کر لیتے ہین جسکو مینے تصویر مین سیاہ حلقہ سے دکھایا

اور اوسپر بکرے بھیڑ یا گاے کی کھال منڈھ دیتے ہین۔ یہی ہر تقریب عیش مین طبلہ و ڈھولک کا کام بھی دیتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ حبشی اسکو خوب بجاتے ہین اسکی تفصیل بجاے دیگر و بوقت دیگر۔ ہان تو۔ اس دمامہ پر چوب پڑتے ہی جابند سے اہل وہ بندوق۔ یا لپانگہ (یعنے بھالا) یا تیر و کمان لیکر آ جمع ہوتے ہین۔
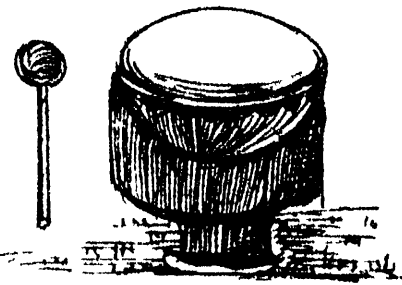
دمامہ کی آواز سنتے ہی ہین جہان ہین وہین کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ اب ہم ایک آدمی کو روانہ کرتے ہین وہ جاکر راجہ یا نمبردار جو ہو اوسکو سمجھاتا ہے کہ ہم بقصد محاربہ نہین آئے ہین بلکہ فلانی جگہ جائینگے۔ رات یہان رہکر چلے جائینگے۔ اگر اوسکا سر سمجھنے کے قابل ہوا تو خیر لوگ متفرق ہو چلے اور ہم داخل دہ ہوکر آرام تمام خیمے لگائے چارپائی بچھائے (سفری چارپائی) اور تھکے مسافرون کی نیند سوئے اور صبح کو پھر طیار سفر۔ اور اگر اوسکا سر بالکل ناہموار ہوا اور وہ بجاے متفرق ہونے کے لگے ناچنے اور تیر دکھانے تو ہم بھی آمادہ ہوگئے ایک پستول پہلے چلایا جس سے ہمارا قاصد سمجھ گیا اور وہین جہان ہے زمین پر بقدر قامت لیٹ گیا اور بیس تیس بالیس پچاس (جسقدر آدمی اور بندوقین ہمارے پاس ہین) بندوقون کی ایک والی ہماری طرف سے نذر کی گئی اور گویا ان اونکی جھونپڑیون پر جا پڑین اور گمان نے آگ لی اور وہ لگے امانی امانی پکارنے۔ اونکے سر کا نشہ دھوئین کی طرح دور ہوا لوگ متفرق ہوئے اور ہم گانون مین داخل۔ خیمہ زدیم بارگاہ ساختیم۔ راجہ صاحب یا نمبردار صاحب حاضر لائے گئے اونسے بھیڑ بکری۔ مرغیان انڈے شکر قند۔ مکی جوار مکی کا آٹا۔ بقدر اونکی استطاعت کے جرمانہ لیا اور چھوڑ دیا۔ مگر اب چند ضروری باتین سنو۔ خدا کا فضل ہے کہ اینکے دلون مین ہماری بندوقون کی جادو کا بڑا خوف ہے اس قسم کی تنبیہ بھلا مین ہمین ایک والی سے زیادہ کی ضرورت نہین ہوتی کبھی شاذ و نادر ہیان نہین۔ اور ہم اونکے آدمیون کو ہمیشہ بچا دیتے ہین ورنہ بہت جلد افریقہ انسان سے خالی ہوجاے۔ ہماری نیت صرف اونکو ڈرانے کے لیئے اونکی جھونپڑیان جلانے کی ہوتی ہے مگر جس مقام پر وہ اڑ جاتے ہین اور بھالے رسید کرتے ہین تو دوسری والی مردافگن بھی داغنی پڑتی ہے اونکے بھالے سے الحمد للہ اس تمام مدت مین ہمارا ایک آدمی بھی نہین ضائع ہوا مگر جب کبھی ہماری مردافگن والی چلی ہے اونکے کم از کم بیس تیس مقتول اور زخمی ہوئے ہین۔ مختصر یہ ہے کہ بعد جرمانہ لینے کے ہم کھانے پکانے مین مشغول ہوئے اور کھا پی کر سوئے مگر آج کی نیند تھکے مسافرون کی نہین ہے۔ آج چوکسی اور سنتری بازی درپیش ہے جب مرغ کی آوازین اوٹھکر بن کسی گئین۔ اور رالرحیل کی صدا بلند ہوئی۔ اور پھر وہی علف زار دلدل اور وہی جادہ ناراست اور وہی ہم۔ چلے جاتے ہین۔ ابھی راہ مین ہین والسلام۔

تمہارا احسن ادم

عین الف زبر عا صاد میم زبر صم

عاصم

اسکو صاحبو کو سناکر۔ بغرض طبع اردو کے لکھیا۔ بھائی یہ کیے! ...

راقم

صاحب اٹھارو الڈ کانٹر

آیکا۔ اسٹیشل ریڈیو

دکنی ہولی

متھرا - برا نہ مانو ہولی ہے! ہولی ہے!! ہولی ہے۔

پیڑ کی لنگوٹی کھلی ہوئی ہے ۔ آگے پیچھے رکھنے کو بھی تیا پاس نہین ۔ شاخ گل زبان ہلی ہوئی ہین ۔ کانٹے سوئیان چبھونے کو تیار ہین ۔ پہلو کی کشمک دست گلچین سے زیادہ دم لیئے لیتی ہے ۔ تھالون مین کچہ سوکھی ہوئی کلیان اور کچہ بکھرے ہوئے گلاب کی پتیان ڈھیر ہو رہی ہین ۔ سبزہ نے بھی رنگت لی ہے ندی مین عشاق کے چہرون کا عکس نظر آتا ہے ۔ آشیانون کے تنکے سلگی ہوئی گھاس مین اسطرح ملے ہوئے ہین کہ دل مین چھپنا ایسا آنکھون مین بھی نہین کھٹکتے ۔ بلبل قمری کی لاش رنگ گل سے اسطرح جل ہو رہی ہے کہ تارنظر کو دھوکے کا گمان ہو رہا ہے گرتی ہوئی بجلی نے جابجا خاکستر کے ڈھیر لگا دیئے ہین ۔ آشیانون سے ابھی تک دھوان اوٹھ رہا ہے ۔ "ہولی" کی آگ کے ساتھ خزان نے بھی چاروں طرف آگ لگا دی ۔ سراب جو بھی [illegible] ان مین [illegible] پانی نے مچھلیون تک کو گنگا جمنی بنا دیا گنگنک کے شیشی کی طرح پانی مین بھی آگ لگ گئی آتش [illegible] ن رنگ ماہی بیکر [illegible] ہین تڑپنے لگین ۔ گلون کے کان نرگس کی آنکھین جاتی رہین [illegible] سنبل کی زلفین جلگئین ۔ باغ کیا جلی ہوئی ہولی کا ایک ڈھیر نظر آتا ہے —

پہاڑون نے بھی خوب ہولی مچائی ہے درختون مین لگی ہوئی یا بیلون کو ندو کی لگائی ہوئی آگ دور دور تک پھیلی ہوئی ہے ۔ ہوا کے جھونکے ایک سے لیکر دوسرے کے منہ مین لوکا لگا دیتے ہین زمین دونریا لمبی گھاس دور تک جل رہی ہے زمین کا چہرہ بھی جھولا گیا ہے ۔ جانور اوڑ اوڑ کر دور کے بچے ہوئے درختون پر جا بیٹھے ہین ۔ آشیانے اور اونکے ساتھ انڈے بچے بھی جلکر خاک ہو گئے ہین ۔ "ہولی" [illegible] آگ کا طوفان ہو گیا ہے —

شہرون ۔ قصبون ۔ اور گاؤن مین جابجا "ہلکا" جلائی جاتی ہے ۔ [illegible] پیری نائین اوڑ رہی ہین ۔ ٹھرے کی بوتلین بغلون مین اور چہرون پر توے کی سیاہی لگی ہے ۔ عبیر گلال ۔ سے سر سے پیر تک رنگے سیاہ بنے ہین اور پھر ٹھری ہوئی کیچڑ بالکل غلیظ مین لوٹے ہوئے سور کی پھبتی ہوتی ہے ۔ کوئی گدھے پر اولٹا سوار ہے دم کی طرف منہ اور منہ کی طرف چوتڑ ہین ۔ لگام دونون ہاتھون سے مضبوط تھام لی ہے باجا گاجا ساتھ کے جلی ہوئی "ہلکا" کو پیا ہنے جاتے ہین ۔ گالیان منہ سے مہوتے سے پھول بنکر جھڑ رہی ہین ۔ رنڈیون نے دروازہ بند کر لیے ہین عورتون کا نکلنا دشوار ہے کسی کی دور سے بھی جھلکی نظر پڑی اور پچکاری نے بھونچکر شرابور کر دیا ۔ نشہ شراب کے ساتھ ملا ہوا جوش [illegible] سے پہلے ہی پہونچگیا ۔ ساری کی ساری ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالی ۔ ہزار دوہائی تہائی مچی کون سنتا ہے تین دن تو اپنا ہی راج ہے ۔ خاص رندون کی ٹکڑیان کوسے یار مین پھیلی ہوئی ہین ۔ اگر کہین دربان غافل ہو گیا یا بھنگ کے نشے نے الو کر دیا تو خوب ہی بن پڑی خاص کمرہ مین پہونچگئے ۔ ہلکی زعفرانی رنگ بھری ہوئی پچکاری نے مہین بنارسی ساری یا پیازی ڈوپٹہ کو خوب ہی رنگ دیا

گوری گوری رنگت اسطرح پھوٹ نکلی کہ دست شوق بے اختیار بڑھ گئے ۔ ڈوپٹہ یا ساری کے آنچل کی شکن ہزار چھپانا چاہی لیکن یہ سرکش جوبن تن عاشق تو نہین ہین جو تا نظر نہ نظر آتے ہین ۔ بلکہ اس اوٹھنے والی چیز کو کوئی چیز بھی نہین چھپا سکتی ہین ۔

کوئی ہزار اف اف کیا مگر دست رس ہو جانے پر تو رہا نہین جاتا ۔ گالیان کوسنے پڑھتے ہی رہے اور یہان بوسہ بازی پر رکھ لیا ۔ کہتے ہوئے کندنی رنگ کے گالون پر عبیر کا ہونے مین گیر و لگا دیا ۔

گالون پر نیل پڑ گئے ۔ ہونٹھ نیلے ہو گئے ۔ سنے کی دھڑی رتی [illegible]

[illegible]
مگر دل کی حسرت نہ نکلی ۔ یہی کہنے کو رہا ہم
"بھاگ [illegible] مین بھی نہ اپنے بھاگ کھلے"

کہین پری وشون [illegible] سر سے پیر تک رنگ مین ڈوبے ہوئے جوانی کے نشہ مین ڈبہت پا بنے و [illegible] ۔ ہولی کھیلے ہوئے تانین اوڑا رہے ہین ۔ مہین سریلی آوازین برچھی بنی ہوئی دل مین اوتری جاتی ہین ۔ اور پھر پھڑکتی ہوئی اور بھی رہتے سہتے حواس غائب کیئے دیتی ہے —

ہولی

ہولی کھیلن کو کیسے ہون ٹھاری | [illegible] مارت پچکا ری
ہولی کھیلن کو کیسے ہون ٹھاری

سارے برج مان دھوم مچی ہے | کھیلت سب ناری
ہولی کھیلن کو کیسے ہون ٹھاری

سارے برج مان دھوم مچی ہے | [illegible] کھیلت سب ناری
ہولی کھیلن کو کیسے ہون ٹھاری

قہر پیا مورا جوبن لوٹے | اوچا تر ہم انا ری
ہولی کھیلن کو کیسے ہون ٹھاری

یہ سننا تھا کہ مستی کی آگ اور بھی بھڑک اوٹھی ۔ گویا کسینے بارود مین آگ لگا دی ۔ ویسے شعلے نکلنے لگے سینہ مین بھٹی روشن ہو گئی ۔ گر آتشین چیز کا حلق سے نیچے اوترنا تھا کہ بھینی صورت سے بدلگئی پھر تو اسطرح کھل کھیلے کہ دیکھنے والون نے دانتون تلے اونگلیان دبا لین —

کلیسم
حضرت قہر نگار
[illegible]

اک اور بھی ساتھ اپنے لگا لائی قیامت

"بی قبرات"

"تہکا" کے ساتھ آپ نے بھی بزم رندان مین قدم رکھا. گراس ٹھٹے سے کہ دیکھنے والے دنعتہً کا ستوالا بین بھی بھول گئے - جام کی گردش صراحی کے قہقہے سے کا دور - بادہ کشون کی غزلخوانیان بند ہوگئین - جسے دیکھو مہتابی چہرہ پر چکو سپنا ہوا ہے -

بی تہکا نے میخانہ مین آگ لگا دی تو انھون نے آہ عاشقون کی پھلجھڑیان چھوڑ دائین - ادھر ہوائی سے بھی آسمان تک پہونچ گئے مہتاب کیا روشن ہوا دنیا بھر مین انھین کا ... [illegible] تماشا دیکھا -

بی تہکا نے تو خود ہی ستی ہو کر سبکو جلا دیا - مگر یہ تو بالکل حاوا سے بے دوپ سمجہ لی گئین - طرح کھسوٹ مین جو جسکے ہاتھ لگا لے بھاگا - لیکن جب چیز مینا محرم ہاتھون کا پہونچنا دشوار تھا وہ دو انار دست برد مین ہمارے ہی ہاتھ آئے ٭

کلام
حضرت قہر نگار ٭

برا مانو ہولی ہے

خوب چلے ... ساغر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
کرائین کچا لو اور شور ہولی ہے بھئی ہولی ہے
خوب سجا میخانہ ہے گردش مین پیالہ ہے
ادر بھرے ہین سب کنٹر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
میٹھی میٹھی تندی ہے کڑوی کڑوی بونفی ہے
متوے کی ہے سب سے بڑھکر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
پیٹ مین جو ہے ... ملین بھیا لنگوٹے مین کھابین
... ہے ہند مین زر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
کہتے ہین تجھسے پائون کو بھیا پھیلا اوتنا ہی
جتنی لمبی ہو چادر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
ہون کھیلین لالہ لوگ فول ہے بیشک کالا رنگ
وحشی بالکل اور بیگر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
آنا کبتا ہے دس سیر نہ دیکھنا ہے اندھیر
مشکل سے ہوتی ہے گزر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
بھاؤ چڑھا ہے بٹنے کا ہے دل سرسون سے گھٹنا
بیدل ہین گو ہے کر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
جتنا کھینچا جائے کھینچو جتنا اینچا جائے اینچ
خوب بھرا ہے ہند مین زر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
کرلین گے سب ہندی کام خرچ نہ ہونگے اتنے دام
آئین نہ باہر سے سٹر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
مانگین اُنسے اپنا حق منہ اونکا ہوتا ہے فق
کہتے ہین کرتے ہو شر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
دیکھو گورون کی تہذیب ہے ہوا دنکی ... دیب
سیکھا ونسے ... ہولی ہے بھئی ہولی ہے
تا وستر کے سے ہٹکر تم مین ہے عادت ...
چلتے ہین اوسپر سٹر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
آگے والون سے کہدو آئین بائین کو دیکھو
ورنہ جائینگے ہنٹر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
مانینگے ہرگز نہ امیر کہتے ہین سب سے یہ فقیر
فوج چڑھیگی کابل پر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
محسن کش احسان نہ مانین یا رونکو وہ دشمن جانین
ایسے ہی ہوتے ہین بشر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
آنے دیگا وہ نہ مشن ہین یہ برے اوسکے لچھن
اچھا خاصا ہے وہ خر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
مال مردم ہپ کر جائے کبھی دولت کے وہ ادر آئے
رشین ہولا ہے جنور ہولی ہے بھئی ہولی ہے
مسلین کی سلین ہون چٹ غالب کا غدر ہون جھٹ
رشوت ہے شیر مادر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
گون مین بنیئے کے دھوکا لاکھون من کا ہے بھیا
دیکھو چنون مین بھی ہین مٹر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
بال بچے ہین سر گنجا - کوئی نہین ثابت کپڑا
شاید آئے ہو پیٹ کر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
بیگم صاحب ہین خارج دیکر بھنگن کو چارج
چلتی پھرتی آئین نظر ہولی ہے بھئی ہولی ہے
منے صاحب بڑے صاحب چھوٹے صاحب ... بھا
صدر مین اونکے شوہر ہولی ہے بھئی ہولی ہے

ملہ بھک ... ۱۲

ملہ سفارت ... ۱۲

مضامین غیر

بیضۂ فیل پہ شاخ سر قالین وا دہد

تاڈونچہ مبارک نے سواد و لاکہ کی تخفیف کے پیرایہ فاخرہ مین جلوہ فرمایا ملازمان کی تنخواہ پندرہ ہزار سے بارہ ہزار پیشکار کی تنخواہ دس ہزار سے چھ ہزار زمستقد رمن سے چھ باقی رہے اور پندرہ پندرہ سو تنخواہ ہوگی پنسین کی جو کی دو ہزار سے تین ہزار تک ہی تھی۔

معتمد ہائیکورٹ کے آٹھ سو سے چار سو مددگار کے چار سو سے ڈہائی سو۔ کل منتظمان سررشتہ جات تخفیف۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ اصلاع کے لیئے بعد تجویز کیجائیگی۔

اسپر وہ چل پون مچی کہ الہی توبہ آخر کیبنٹ کمیٹی مین نواب محسن الملک نے ابلی التوامین پر زور گفتگو کی اور حضور اقدس واسطے مین عرضداشت پیش ہوئی جسپر تخفیف کا التوا ہوگیا۔ مگر انتظامی حالت کا اختلاج قلب ایسا بڑہا ہوا ہے کہ دن بھر بیسیون رنگ پر طبیعت آجاتی ہے کیفیتان ہورہی ہین نتیجہ غیر معلوم۔

شطرنج

پارٹی فیلنگ شطرنج کا نقشہ قابل دید ہے پرزور شاطر کھلاڑی کچھ ایسے گھنڈیا گئے تھے کہ تڑاتڑ دونون رخ پہلے ہی پٹوا دیئے فرزین کو بھی چند پیادون نے آگھیرا یہ رنگ دیکھکے مخالف نے فرزین اوٹھا کے کھیلنا شروع کردیا ایک پیادہ بڑھتے بڑھتے اونٹ بنگیا بلحوظ خاطر رہے کہ یہان فیل کو اونٹ کہتے ہین اور رخ کو ہاتھی اگر شتر بے مہار تین دو پیادے پہلے ہی سے بڑھے چلے آتے تھے کتنے مرتے آخر گھوڑے تو نہ بنے مگر مشکی ٹانگھن بنگئے اور بڑے ہی قدم باز موقع بے موقع دولتیان بھی جھاڑ دیتے ہین۔

ادہر کے رخ کٹتے ہی رخ چھوٹے تھے ہی کہ سامنے کے پیادے ٹہننے لگے قلعہ لوٹ گیا بادشاہ سلامت قلعہ بند نہونے پائے تھے کہ حریف نے اپنے قبضہ مین کرلیا ایک پرانا کھلاڑی دونون سے الگ یہ بے تکی چالین دیکھ کے دونون پر افسوس کررہا ہے مگر سکوت مین اپنی آپ عافیت سے جب بہت ہی بے چین ہوتا ہے موجودہ بڑھے ہوئے فریق کو ذرا ٹوک دیتا ہے اودہر گھوڑے اونٹ بن ہی گئے تھے یہ اور طرہ ہوا کہ رخ بھی بنا لیا گیا دلی والے مشہور شطرنج باز ہین چالین اچھی ڈالی ہین مگر فرزین اوٹھا کے کھیلنا صرف کھیل نہیں ہے فرزین جیسا مہرہ ہو تو دو ڈیڑھ ایک اونٹ دو رخ کیا کرسکتے ہین بعضے شاطر گھوڑے اچھے کھیلتے ہین مگر یہ بنے ہوئے گھوڑے منہ زور بھی ہین ڈہائی گھر کے بدلے کبھی ڈیڑھ گھر اوڑے تو کبھی ساڑھے تین۔

ادہر کا فرزین اگرچہ گھرا ہوا بیٹھا ہے مگر پھر بھی فرزین ہے معلوم نہین کب اوکس کلتا ہے۔

پرانے شاطر پہ اکثرون کی آنکھ پڑجاتی ہے اگرچہ گھمنڈ مین بھرے ہوئے چاہیئے اوسکو خیال مین نہین لاتے مگر جاننے والے کہتے ہین کہ معلوم نہین کونسا نقشہ ایجاد کرے اور بساط کی گت کدہر پلٹ دے۔

مات کی نوبت ادہر آہی چکی ہے دو چالون مین وارا نیارا ہے مگر کھلاڑیون کو دور کی چالین سوجھنا اور پھر فرزین ہونا بڑی مشکل بات ہے۔

ہمارے نزدیک دیوانی بادشاہ کا کھیل اگر کھیلا جاتا تو زیادہ تر لطف تھا بادشاہ کو ہر چال پر تاب اور آزادی تھی حریف کا انتظام اور قلعہ بندی گو سلیقہ اور احتیاط ہی سہی مگر ایسے مطلق العنان کا گھیر لینا کارے دارد۔

موجودہ بساط مین اول جلول چالین ہی حریف اپنے منصوبون کو ذرا مشکل سے ظاہر ہونے دیتے ہین اسلیئے بازی رک سی گئی ہے دن بھر مین سوچتے سوچتے ایک آدہ چال ہوئی پھر خود ہی اوسکو فضول سمجھکے بدلنا پڑتا ہے کم زور حریف ہنس دیتا ہے۔

قیامت تو یہ ہے چار چالین بھی اگلی نہین سوچ لی جاتین۔

ادہر کا قلعہ حریف کے حملون سے ٹوٹ گیا اودہر مارے زعم کے قلعہ کی ضرورت ہی نہین سمجھی گئی کھلے میدان مین نکل پڑے مگر ع

شہ چو در بیار خانہ مے آید

سے بے خبر ہین۔ پیادون کی قوت اور چالت بہرت نے بازی کو اسوقت تک قائم رکھا ہے فرزین تو اوٹھا ہی ڈالا تھا اگر کوئی پیدل فرزین کے گھر تک پہونچ جاتا ہے بادشاہ ایک ٹھوکر مار دیتا ہے۔ نیا فرزین بنانے کی فکر بیفائدہ ہے۔ بنے ہوئے مشکی ٹانگھن۔ اونٹ رخ حوصلہ مین بڑھے ہوئے ہین مگر لڑانے والا تجربہ کار ہونا چاہیئے تھا بازی لے لینے مین کسر ہی نہی بری چالین بھی پڑجاتی ہین اور بدل لیتا ہے ایسی بازی کو صرف دو گھوڑون سے بھی لے سکتے تھے مگر فرزین بیکار پڑا ہے اور پیادے سب تتر بتر ہوگئے ہین عجب نہین کہ وہی پرانا کھلاڑی کچھ ایسی چالین دونون کو بتائے کہ چوفہری قائم اوٹھے اور پھر اپنی بساط بچھائے وارسے نیارے کی بازی جیتے۔ انجام کار یہ اسوقت تو کسیکو نظر نہین ہے مگر سمجھنے والے سمجھتے ہین کہ ایک اور زبردست کھلاڑی دور کی سوچ رہا ہے اور ہی منصوبے باندھے ہوئے ہو وہ فرنگ کھیلنا چاہتا ہے جسکا سلیقہ یہان کسی کو نہین بازی ہو بھی تو

کونسل گورنر جنرل پر وزیر ہند کی ناخوشی

انگلو انڈین - بڑی مشکل سے یار و میکدے میں محتسب آیا + کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ بھی جھومتا نکلے -

بھی داخل دفتر کیا - اب عاصم کا خط کھولا - اسکے سننے کے سب مشتاق ہوئے اسلئے
باواز بلند سب کو پڑھکر سناتا ہون -

خط عاصم

میری جان - خدا ے روان و بدن آفرین کی قسم ہے کہ اسوقت تک زندہ
ہون - اگرچہ گذشتہ تین روز تک زندگی کو غنیمت سمجھتا تھا - کیونکہ تپ صفراوی
نے دبوچ رکھا تھا - اور بسبب تواتر تپ تمام اعضا میں صداع کے زندگی
دوبھر ہوگئی تھی - مگر دو روز سے اچھا ہوگیا ہون - اس ملک کا یہ بھی عجیب خاصہ
ہے کہ مرض آتا بہت شدت کے ساتھ ہے - اور دوران مرض مین مریض کی
حالت بہت ردی ہوجاتی ہے یہان تک کہ سفر نا کردہ آدمی ہولناک ہوکر
قالب تہی بھی کرتا ہے کہ مرض فوراً چلا بھی جاتا ہے اور بعد چلے جانے کے
بالکل اثر یا ضعف باقی نہین رہتا موافق اس اصول کے آج بھلا چنگا بیٹھا ہوا
تمکو خط لکھ رہا ہون - اور چونکہ ان دنون یہان برسات ہے اور ابھی برس کے
کھل گیا ہے ہوا بھی نہایت لطیف ہے اسلئے جی بے اختیار چاہتا ہے کہ تمسے
باتین کرون - مگر یہ بتاؤ کہ کیا باتین کرون - یہان کے مفصل و مفید حالات تو
جب ہندوستان مین واپس آؤنگا تب انشاء اللہ تعالی سناؤنگا باقی رہین
روزمرہ کی خبرین یہ البتہ تمھین سناتا ہون تو سنو - اگر پسند نہ آئے تو گالیان
دے لیجو - ہندوستان مین ہو برا کہنے سے تو اب بھی باز نہ آتے ہوگے -
گزشتہ اگست کے مہینے سے گویا مین کمشنر صاحب کے ساتھ برابر دورہ مین
ہون دس یا پانچ روز کے لیئے زمبہ یعنی ہیڈکوارٹر مین آتا ہون پھر دورہ پیش آتا
ہے غرض آج سے دو ہفتہ پہلے دورہ مین تھا اور ایک بڑا عبرت واقعہ ذیل
پیش آیا دریاے شیری کے کنارہ ایک مقام نیا آباد کیا گیا ہے جسکو پیپے
کہتے ہین - یہ یاد رکھو کہ اس ملک مین صرف گانون کے نام نہین ہوتے ہر قصبہ
ہر دیہہ راجہ یا کہ خدا کے نام سے نامزد ہوتا ہے مثلاً - لولو - کزبے - لیونڈے
پنگا بجیرو وغیرہ یہ سب راجہ کے نام ہین مگر انکے دہ بھی انھین نام سے مشہور
ہین پیپے بھی راجہ کا نام ہے اور چونکہ اوسکا دہ اس مقام سے قریب ہے
اسلیئے ہملوگون نے اپنے نوآباد اسٹیشن کا نام بھی پیپے رکھا ہے - یہ مقام
دریاے شیری کے کنارے دامن کوہ مین واقع ہوا ہے -
اور ابھی یہان پر صرف ایک اسٹور اور تھوڑے سے مکان بقدر ضرورت
بنے ہین - ایک انگریز سارجن اور دس بارہ پلیس کے سواحلی پلیس مین یہان
رہتے ہین - عنقریب یہ مقام بہت بارونق ہوجانے والا ہے - کیونکہ اسکو لیک
گن بوٹ کا ڈاک یارڈ بنانے والے ہین - اور یہی مقام شمالی حصہ افریقہ وسطی کا
پورٹ ٹاؤن اور کسٹم آفس بھی قرار دیا جائیگا - ابھی یہین اس بڑا دیر خیمہ لگاتا پڑتا
ہے - فلہذا خیمہ زدم - پشت خیمہ کی طرف چارپائی بچھائی اور جب وقت آیا
چارپائی پر جا سویا - ایک بجے رات کو (رات شل مرغول فلفل نمونہ زنگیان سیاہ

تھی) دفعتہً چارپائی پر ایک دولتی پڑی اور میری آنکھ کھل گئی - مین فوراً اوٹھ بیٹھا
اور پلنگ کے نیچے سے ونچسٹر رائفل سنبھالکر باہر آیا تاریکی مین کچھ دکھائی نہ پڑا
مگر ایک کھڑکھڑاہٹ پشت خیمہ کی طرف علف زار مین سنائی دی - مینے اندھادھند
ایک گولی اوس آواز کیطرف داغ دی - وہ آواز موقوف ہوئی - اور مین آکر
پھر سو رہا یہ بات یہان کوئی عجیب شئے نہین ہے - ع

ہر شب ہمین حکایت و ہر دم ہمین خبر

لیٹتے ہی نیند آگئی اور صبح کے چھ بجے تک بیخبر - اتنے مین سارجن نے آکر
آواز دی - مسٹر عاصم - اٹھو اٹھو دیکھو رات تم لقمہ شیر ہونے سے بچے -
شیر کے نام پر نیند اوڑگئی فوراً بستر پر سے سیدھا کھڑا ہوگیا اور باہر نکلا -
دیکھا تو واقعی خیمہ کے چار و طرف نشان پاے شیر اور امپالا نمایان ہے -
اب مین رات کا واقعہ سمجھ گیا اور نشان کا کھوج لگاتا ہوا علف زار کیطرف
چلا - البتہ وہ سارجن بھی ساتھ تھا اور دونوں کے پاس رائفلین بھری ہوئی
تھین - اب کوئی تین سو گز کے فاصلہ پر علف زار کے اندر دیدہ بجگر -
دیدم آنچہ دیدم اب تم بھی بقدر میری نقاشی کے دیکھو -

اِندونون کا خاتمہ ہوگیا تھا شیر نے اسکو دریا کے کنارے نیستان مین شکار
کیا تھا اور میرے خیمہ کے قریب سے لیئے جاتا تھا خیمہ کو دیکھکر امپالا نے زور کیا
اور شیر کی گرفت سے کسیطرح نکل گیا مگر شیر نے پھر اوسکو سامنے کی جانب سے
لیا اسمین اوسکے دونون سینگ شیر کے پہلو مین بقدر نیم فٹ کے گھس گئے
اسی حالت مین شیر کا پنجہ اور جبڑہ اوسکے پشت نازک و حرب منبت ہوگیا
اور دونون غلطان غلطان علف زار کے اندر کوئی بقدر تین سو گز کے
فاصلہ پر پہونچکر جان بحق سیار - الا لعنۃ اللہ علے القوم الظالمین وسیعلم
اللذین ظلموا اے منقلب ینقلبون - شیر اور امپالا کی تو موت آئی اور ہمین
غذا ملی - مینے اور سارجن نے تمام زور امپالا کے اسٹیک پر - اور تھوڑا
سارم اوسکے پاس تھا - گذارا - یہ اس وحشی کدہ مین کوئی تعجب نالہ
فعل نہ تھا جو کیا -

امپالا - مالمین ورلڈ مین ایک قسم کا انٹیلوپ سمجھا گیا ہے - اور

اسی ملک میں قائم مقام نیل گاؤ کے ہے - قد و شکل میں ایک بڑے نیل گاؤ کے برابر ہوتا ہے جسکے اگلے کھر سے کوہان تک چار فیٹ اونچا بلند دیکھا ہے رنگ اسکا سرخ بھورا پیٹ ہلکا بادامی - گوشت اسکا خشک اور بہت بدمزہ ہوتا ہے - تین تین چار چار سے زیادہ ایک جگہ نہین پائے جاتے نہایت بے آزار جانور ہے اسکی تصویر بھی دیکھ لو -

اس بیان سے تم یہان کے شکار کا حال دریافت کر سکتے ہو کہ کسقدر زیادہ اور نزود یاب اور مختلف الاقسام ہین - ابھی ایک واقعہ میری کمبختی ختم نہین ہوئی ہے - ابھی ایک اور مقام پر جو اسی دریا کے کنارہ واقع ہے اور اوسکا نام شوبی ہے وہان جانا ہے - اور سرکاری کشتی یہان موجود نہین ہے اسلیئے نیٹو کنو پر سفر کرنا ہے -

کنو ایک بڑے درخت کا ٹکڑہ بیچ سے خالی کیا ہوا ہوتا ہے بیچ سے خالی کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ جلا جلا کر خالی کرتے ہین - اسلیئے کہ اسباب نجاری نادارد ہے - کنو کی صورت اس تصویر مین دیکھ لو - الغرض دوسری صبح کو صرف ایک کمل ساتھ لیکر اور بسم اللہ کنو پر بیٹھا پھر بہاؤ مرسا بلکے روانہ ہوا - کوارٹر میل سے شاید کچھ زیادہ گیا تھا کہ دفعۃً کنو پشت ہوا ہوئی - اور مین کمل مین لپٹا لپٹایا دریا برد - الٰہی توبہ! ہاتھ پاؤن بیٹے - کوٹ بوٹ پتلون پہنے تین فٹ پانی کے اندر افریقہ کی ندی مین جسمین یہان کے حبشی کبھی اوتر کر نہین نہاتے اسلیئے کہ مگر کی کثرت ہے - اب بتاؤ کہ اسجانب کا کیا حال ہوگا - بارے کسیطرح ہاتھ پاؤن مار کر کمل سے باہر نکلا مگر اوسکا ایک گوشہ ہاتھ مین لپیٹ لیا کیونکہ کمل کھونا بھی عذاب تھا - جو کھو جاتا تو دوسرا کمل میسر نہ آتا - غرض کسی صورت سے تیر کر کنارہ ولگا - خیریت یہ تھی کہ کنارہ بہت قریب تھا اور خودرو سنگھاڑے کا سہارا مجھے ملگیا - گو اوسمین اولجھا بہت گو ڈوبنے اور مگر کے ساتھ کشتی کرنے سے بچ رہا - اب یہ سنو کہ کنو پشت ہوا کیون ہوئی تھی ایک ہپو یعنے دریائی نیل پانی کے اندر چھپا بیٹھا تھا کشتی اوسکے اوپر بیخبر چڑھ گئی اور وہ تہ آب کر دوسری جانب ہوا - پھر اس کشتی کی کیا حقیقت تھی یہ تو بڑے بڑے بجرون کو اُلٹ دیتا ہے الحمد اللہ کہ سلامت بچا - پھر اوسی کنو پر جسکو فوراً سیدھا کرالئے - سوار ہو کر گیارہ گھنٹون مین شوبی پہونچا - آج یہین قیام ہے والسلام تھوڑی سی بات رہی جاتی ہے اوسکو بھی سن لو - جسدن اسپالا کا کباب اور اسکا ردیف تھا اوسدن میرا مرفوع شاعری جوش پر آیا اور بے انتہا غزل آسمان و مالغ سے بارید گو غزل ستہ انزہ - اسکو بھی سن لو -

غزل ولنیری ایجاد بندہ - اگرچہ گندہ - بوضع انگریزی

گرفت اسپالا را شیر نیستان | کنار رود شیر سے درشب تار
سحر گہ چون شدم از خواب بیدار | شدم زین واقعہ البتہ حیران

گرفت اسپالا را شیر نیستان

رفیقے داشتم سرباز انکلیس | من واو در پیش رفتیم بارے
چہ سے بینم اندر خارزار سے | کہ شیر و صید و ہر دو بود خون ریس

گرفت اسپالا را شیر نیستان

شکم اسپالا شب برد بیرون | شکم شیر ترپا زاد اشت بردے
اجل آن ہر دو را افتاد در پے | شکم ہر دو پس انگہ کرد افسون

گرفت اسپالا را شیر نیستان

کباب گوشت اسپالا خوردیم | رفیقم داشت در شیشہ شرابے
بروے کار ما آورد سے | کہ اندک اندک از وے کار بردیم

گرفت اسپالا را شیر نیستان

بستی یاد آمد خاک موطن | گلوے ہمدگر بگرفتہ بیتاب
روان کردیم راہ دیدہ خون آب | من و دا ہند دا دے و دا ے لندن

گرفت اسپالا را شیر نیستان

ٹری رم رم - ٹری رم رم - ٹری رم رم

تمہارا دوست عالم

ڈیر پنچ تحفہ موجود مقبول باد -

راقم

اسپشل رپورٹر

لوکل

آج کل ہمارے صوبے کے لاٹ صاحب بہادر تشریف لائے ہوئے ہیں — دربار ہوا — معزز عہدہ داروں تعلقداروں رئیسوں سبھی کو ئی طلب ہوئے اسمرتبہ دربار میں پوشاک کا لحاظ بہت رکھا گیا سب میں چوڑی کی بات ٹوپی کا معاملہ تھا کہ کوئی شخص سیر تماشے میں پہنکر جانے والی ٹوپی نہ پہنے۔ یہ جملہ بہتون کے دماغ میں اچھی طرح نہ آیا — لوگ سرگردان و پریشان کہ صندلی و بیپن پگڑی باندھیں — ترکی ٹوپی پہنیں یا اس دردسر سے کنارہ کش ہو کر بچکے سر چلے جائیں — سب سے سہل انکا ترکی ٹوپی کا سوجھا — پھر تو نہ پوچھیے کسقدر بکری اس مہذب ٹوپی کی ہوئی ہے دو کانیں خالی ہو گئیں افسوس ہے پہلے سے نہ معلوم تھا ورنہ جتنی ٹوپیاں ترکی کی لڑائی میں بے سرپرست ہو گئیں تھیں سب کا انتظام کیا جاتا — غرض بحد ساز و سامان دربار ہوا — ندرین گذرین حضور پرنور نے اپنی زبانی نرم اور میٹھی میٹھی باتوں میں خوب مطلب ادا کیا — ہم تم بہت خوش ہوئے — تم بہت خوش ہوئے — تم اچھے آدمی اور صاحب بھی بہت اچھا آدمی — سلام صاحب —

آخر کار منگا جان اور نظیر حسن کا پر لطف مقدمہ خاتمے کو پہونچا — سارنگی کی زون ٹون اور طبلے کی تھاپ پر تساہج کی کھٹا کھٹ اور دعاؤں کا خضوع و خشوع غالب رہا — چودھرائن کے خاندان نے اجتہاد کی خاندان سے نیچا دیکھا — نظیر حسن بری ہو گئے — مدعیون کے چہرے اوتر سے چکارے مولویون کی گھٹے دار پیشانیان چمکتے ہوئے ستارے بنیں —

دو ایک دلگی بازون نے اشعار بھی کہہ ڈالے تفریح ناظرین کے واسطے درج ذیل ہیں —

پہلا نوحہ زبانی صافی ماد منگا جان

سرپیٹ کے صافی کہتی تھی منگا ترے وارے واویلا
پیسہ بھی مٹا عزت بھی گئی نالش بھی ہاری واویلا
مغموم ہیں سب کنبے والے نانا ماموں سسرے سالے
بکریدی بھیا پیٹتے ہیں روتے ہیں سالاری واویلا
سب پیر دی کار جھکائے ہیں سر اوڑتی ہیں ہوائیاں چہرہ پہ
صدمہ کیسا ذلت کے سبب آنسو ہوئے جاری واویلا
کیونکر نہ کرون ہے ہے کالا نالش میں لٹا پھلا پھلا
عزت حرمت دھن دولت کی ڈگری ہوئی ساری واویلا
پشواز جری پاجامہ پھٹا ڈولی کا پردہ پرزے اوڑا
مسٹنڈون کی دھینگا مشتی سے سب بچ گئی ساری واویلا
کیسے تھے وکیل ہمارے سب جیتیں ہی گے کہتے تھے ہائے سب
صاحب کے سامنے بوکھلائے کس منہ سے یہ ہاری واویلا
ہر روز کچہری میں آنا ہر شب کو کسی کے گھر جانا
ڈالوان ڈولی سے پھری منگا کیا ماری ماری واویلا

دوسرا نوحہ

سرپیٹ کے صافی نے کہا یا دل نالان — ہے ہے مری منگا
نوبرگئی میں لٹ گئی گھر بھی ہوا ویران — ہے ہے مری منگا
میں دیکھتی تھی کھول کے ڈولی کا جو پردا — تب تن نے دبو چا
تو چیخ اوٹھی خوف سے ”دوڑو مری اماں“ — ہے ہے مری منگا
جسوقت ملی نکو تھی اجلاس میں گرتی — کہلائی تھی لیڈی
یہ جانا تھا میں نے کہ ہوئی مشکل تری آسان — ہے ہے مری منگا
اون لوگون نے اسید علی کو بھی تھا مارا — نوکر مرا پیارا
یہ جرم کہاروں پہ پڑیں ہائے الٰہی ہتھکڑیان — ہے ہے مری منگا
گرجا میں ترے ظلم پہ عیسٰے سے تھی فریاد — اے غیرت شمشاد
مسجد میں دعا مانگتے تھے تیری مسلمان — ہے ہے مری منگا
بوٹا سا ترا قد وہ تری چاند سی صورت — کندن کی سی رنگت
صاحب پہ اثر کیون نہوا عقل ہے حیران — ہے ہے مری منگا

غزل

گھنگرو چوٹ پڑی کیسی ہے کاری منگا — ہار کر بھی نہ کبھی بولنا ہاری منگا
پھر گئی حلق پہ اپنے ہے وہ اب دلتی چھری — مار کر پیٹ میں مر جاؤ کٹاری منگا
ٹھنڈا اوٹی کوئی لیتا ہے کوئی سینہ سپاٹ — زرد رو ہلدی کا گاگا بیدا ہے بچاری منگا
ہونٹھ لٹکائے ہوئے بیٹھے ہیں اد یرواے — کرکری ہو گئی شیخی ہے وہ ساری منگا
وہ ہوئی خرچہ نالش کے بدولت ہوئی خراب — پاسجانے کی جگہ رہ گئی ساری منگا
بانس کے بانس ٹرے دینی پڑی طلاحی — لعنت دنیا میں ہوئی ذلت و خواری منگا
خوب کروائی تھی نالش پہ کسی احمق نے — اولٹی ٹانگیں پڑیں گردن میں تمہاری منگا
تھنون سے ریٹھ بہا آنکھوں سے آنسو نکلے — دونوں سر آج تو صافی کے ہیں جاری منگا
تاربے تار ہوا خوب ہی گدا کھایا — چھیڑو سارنگی کی اب بیٹھی بچاری منگا
پیاری صورت پہ پسیجے نہ یہ جوڑی والے — چلی پنڈت کی نہ کچھ کارگزاری منگا
وقت جب آکے لگا ایک ٹکا بھی نہ دیا — دیکھ لی تو نے مہاجن کی بھی یاری منگا
ناکہوں نے نہ سنی ایک جو کرنا تھا کیا — کام آئی نہ تری نالہ و زاری منگا
شہر میں رنگ نہیں اب ترا جمنے والا — لکھنؤ چھوڑ کے ہر دولی کو جا ری منگا

بھر دیا کہ خواہد بردغبار مرا
ہنوز شعبدہ بازی آسمان باقیست

گذشتہ منزل مین ایک خط عاصم کا آیا تھا - مین ابھی اسی فکر مین تھا کہ اوسکو پہنچ کے چار ہی دن گذرے تھے کہ اتنے مین سپاہی آیا کہ میان ایک صاحب آپکو پوچھتے ہین - مین فوراً باہر نکلا تو دیکھا مدرسے کے مولوی جی ہین - کبھی کبھی یہ بیچارے آجاتے ہین اور مجھ عزلت گزیدہ کو اپنی صحبت سے بہلا جاتے ہین - غرض وہ تشریف لائے - بیٹھے ستائے - یہ لوگ بھی پرانے زمانہ کے دقیانوسی خیال والونکی طرح اگلا قافیہ پیمائی کرتے - وہ زمانہ لد گیا - اب لوگ میرے یار عاصم کیطرح انگریزی نثر کی غزلیں لکھنے لگے ہین - ورنہ کیا تعجب ہے کہ دل لگی دل لگی مین ہی یہ خوش مطبوع طبع زمانہ ہوجاتے - بہر حال مولوی صاحب نے سب سے پہلے اسکول کا حال بیان کیا کہ انسپکٹر - ڈپٹی انسپکٹر تو ماسٹر سب انگریزی کی ترقی کی طرف مائل ہین - فارسی اُردو کو ایک فضول شے سمجھتے - خیال مین نہین لاتے - اونکی سستی کی وجہ سے لڑکے بھی چندان دل نہین لگاتے - ہیڈ ماسٹر صاحب کہتے ہین کہ اردو فارسی ادبی کتابین اخلاق کو بگاڑتی ہین اور ... کہانیان ہین - مین کیا جواب دیتا چہار درویش - بکاولی - فسانہ عجائب - طوطا کہانی - یہ تو ہماری اُردو کی کتابین ہین - فارسی مین سب سے متبرک اور چیدہ کتاب بیتے نکالنا اوسکے آب عشق کو ملاحظہ کیجیے سارا دانش کا تو ذکر ہی فضول ہے - خیر لاچار چپ ہو رہا - مینے کہا بیشک آپ بجا فرماتے ہین مگر - جناب مولانا وہ کونسی نئی کتاب ہے جس مین اس قسم کی کتابین نہین ہین - حمزہ یا تیغ عشق و محبت عورت ومرد کا قصہ جہان مذکور ہوا ہے اسی قسم کی باتین پائی جاتی ہین - انگریزی ناولونکو دیکھیے تو شاید باہمہ تقدس آپ بھی بجائے وظیفہ صبحگاہی - ہیرو ہیروین کی دُھن مین ... کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا ... - مگر ان یہ فرمائیے کہ ہمارے ملک کے کور مغز نا تراشیدہ چند جو ... کے لیے مقرر کیے جاتے ہین - ونکی حماقت ہے کہ وہ ایسی کتابونکو درس مین داخل کرتے ہین - ڈائرکٹر انگریز - انسپکٹر انگریز - ڈپٹی انسپکٹر یا راجہ صاحب یا شاہزادہ صاحب - یا لالہ کالکا مل - یا منشی بنیاداس - عمدہ کتاب کی خبر کسکو ہے اور سلیقہ کہان کہ انتخاب مردانہ کرین - انگریزی نصاب کی کتابونمین کبھی کبھی ناول کا انتخاب بھی ہوتا ہے مگر وہ حصہ منتخب ہوتا ہے - جس سے کوئی کام کی بات معلوم ہوتی ہے - اور گندگی سے پاک ہوتا ہے - اول تو اس زمانہ مین بسبب آسانی و ارزانی طبع کے ہم عمدہ اور بکار آمد کتابین تالیف یا تصنیف یا ترجمہ کرکے شایع کرسکتے ہین اور ثانیاً اگر صرف انتخاب معقول کرین تو - انوار سہیلی - اخلاق ناصری - اخلاق جلالی - اخلاق محسنی - ودیگر کتب اخلاقیہ کیا کم ہین - البتہ اُردو مین بہ ضرورت ترجمہ و تالیف و تصنیف کی باقی ہے - مولوی صاحب بگڑ بیان سے آبدیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ سچ ہے ہنوز ہندوستان دور است - یہ ذکر فرما کر کہنے لگے کہ حضرت کوئی تازہ خبر سنائیے - مینے کہا کہ وہ خبر جو یہان اخبارات اردو شایع نہین ہوتی ہے - ایجوکیشنل منتخبان نصاب کے ہمارے اُردو اخبار والے منتخب نہین کرتے ہین - آپکو سناتا ہون - اور وہ افریقہ مشرقی کی خبر ہے - ہمارے دیسی اخبار نویس - اخبار کو صرف بمنزل و نالی کے وقت کے آلہ تکلم پُری تصور کرتے ہین ہندوستانی تہذیب و تمدن وزراعت و فلاحت وغیرہ اصلاحی سوائے نزلے چند کے اردو اخبار مین ہوتا کیا ہے - یہ بحث اس محل کے لیے نہین ہے - طول دارد - فلہذا آمدم برسر مطلب - افریقہ مشرقی دس پانچ برس سے ایک جماعت تجار انگریزی کے تصرف مین ہے - اور یہ لوگ امپیریل ایسٹ افریقہ کمپنی کے نام سے اس علاقہ مین جو وسعت مین کل برہما و بنگال کے برابر ہے حکومت کرتے ہین - اور وضع حکومت بالکل ویسی ہی ہے جیسی پچاس برس قبل ہندوستان کی تھی - اس کمپنی نے ایک علاقہ جو وسعت مین پنیالہ کے برابر ہے اور اوسکو اگانڈہ کہتے ہین فتح کیا تھا اب وہان بسبب شیعہ دوانی پادریان - رومن کیتھولک و پراٹسٹنٹ کے فتنہ برپا ہوا ہے - اور اگرچہ فوج کمپنی نے ملک کو پھر سر کرلیا ہے مگر لندن مین وزراے دولت کی رائے ہے کہ خزن فساد کو چھوڑ دین - مگر آپ یاد رکھیے کہ ایسا ہی چوتنے کا جیسا اودھ -

مولوی صاحب بولے کہ وہ آپ کے دوست بھی تو وہین ہین - مینے کہا جی نہین وہ افریقہ وسطی مین ہین - اس علاقہ سے پانچ روز کی راہ انگوٹھ پرچلکر اور وہ علاقہ کردن یعنے دوات کا دست گرفتہ ہے کمپنی کا نہین البتہ ایک تھوڑا سا حصہ اوسکا دکھن کی طرف سوتھ افریقہ کمپنی کا بھی ہے مگر اوس سے اور مکرا اون پر دکٹوریہ سے کچھ واسطہ نہین ہے - مینے یہ بھی کہا کہ آج ڈاک کا دن ولایتی ڈاک آنے والی ہے شاید میرے دوست عاصم کا خط بھی آئے ہنوز یہ فقرہ تمام نہوا تھا کہ دور سے ڈاک کے چپراسی کی صورت نظر آئی - اور اوسنے آکر صرف ایک ہی خط عاصم کا دیا - مینے فوراً کھولکر مولوی جی کو سنانا شروع کیا -

میری جان !! تمہاری قسم ابھی تک جی رہا ہون - اور صرف اپنے وعدہ کو وفا کیے جاتا ہون کہ ہر میل مین ایک خط تمہین لکھتا ہون ورنہ کوئی بات تازہ ہی نہین - بجز اسکے کہ اگلے خطوں کی طرح شیر و اسپالا کا قصہ لکھون سو ایسی باتون کو سنکر تم اور تمہارے حواشی نشین جنکو تم سناتے ہوگے کیا خاک فایدہ حاصل کرتے ہون گے - ہان مجھے البتہ - بیہودہ - مفسد - یاوہ گو سمجھتے ہون گے - حالانکہ تم جانتے ہو کہ مین کسقدر محجوب الحواس شرم آلود - باحیا - ڈرپوک آدمی ہون - اور یہ جو کبھی کبھی چیتے کو مار لیتا ہون

ہوم رول بل اور وزیروں کی دوڑ

یا اجگر سے شدہ بہتر ہوتی ہے یہ بھی غلط نہین ہے چنانچہ ابھی چند روز ہوے ایک واقعہ پیش آیا تھا اگر بیان کرون تو تم ہنسوگے مگر ہے سچا واقعہ ۔ مجھے میری جان میری حالت مجبور بہادر بناتی ہے ۔ اب تمہین انصاف کرو کہ یہان کہان سنکین ہون تو مین جنگل کی راہ کیون جاؤن ۔ اور چیتے اور اژدر کی صورت کیون دیکھون اور وقت پر تو سے ندانی کہ چون گربہ آید گیر + بر آرد بچنگال چشمان شیر ۔ لامحالہ جان بچاتا ہون ۔ جیسے یہان آیا ہون دو مرتبہ اژدرسے مقابلہ ہو چکا ہے ۔ ایک دفعہ کا نام مہینے کے قبل اسکا حال صرف اپنے سالے کو لکہا تہا ۔ مدعا یہ تہا کہ کسی طرح بیوی کے کانون تک میری بہادری پہنچ جائے ۔ اگر تم لوگ سنتے تو مفت جھوٹا بنا لیتے ۔ مگر اس مرتبہ جو سکو نہین دیا ہے اسکو تو ہی سنلو ۔

ابھی ابھی بہ رسم دورہ ہم دریاے نیمری کے کل علاقہ جات کو دیکھتے بھالتے چلے جاتے تھے کہ ایک مقام پر خبر ملی کہ آج تیسرے روز ٹوجیلا ندی کے کنارہ ایک ہوتا مار جو رہتا ہے وہ بیمار ہوگیا ہے اسلئے حکیم جادوگر کو پکڑیگا اور جلائیگا ۔ یہ خبر کالے حمال آپس مین مشہور کر رہے تھے ۔ کمشنر صاحب کے سواحلی سائیس نے اسکو سنکر کمشنر صاحب کو اطلاع دی ۔ فوراً ایک جماعت کی طیاری ہوئی ۔ اور قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ۔ حکم ہوا کہ تو تین سکھ اور بارہ زنگباریونکو لیکر جا ۔ اور اوس گاؤن کے قریب منتظر رہ جس روز وہ لوگ جمع ہون اور جب وہ حکیم جادوگر کو پکڑ لے فوراً جاکر حکیم کو گرفتار کرلا اور اوس آدمی کو چھوڑ وادے ۔

اب اپنی بات اور سن لو کہ پورا واقعہ تمہارے سمجھ مین آجائے اور میرا بیان ترجیستان نہ ہوجائے ۔ ان حبشیونکا علی العموم اعتقاد ہے کہ دنیا مین کوئی شخص موت سے نہین مرتا مراد یہ کہ موت کوئی چیز نہین ہے ۔ جو شخص مرتا ہے بسبب جادو کے مرتا ہے ۔ اور راجہ سب سے زیادہ معرض مشق جادوگری ہوتا ہے ۔ پس اگر کوئی راجہ بیمار ہوتا ہے تو فوراً تمام علاقہ کے مرد و زن جمع کئے جاتے ہین اور ایک شخص جسکو سواحلی مگانگا اور اس اطراف مین مانگوارا کہتے ہین اور وہ عامل و طبیب ہر دو ہوتا ہے بلایا جاتا ہے ۔ یہ ایک عجیب ہیأت سے نہایت دہوم کے ساتھ آتا ہے ۔ بہت سے آدمی اوسکے پیچھے ناچتے گاتے تالیان بجاتے آتے ہین ۔ اور وہ پہلے کچھ شرارت مکر آمیز کرتا ہے اور اوسکے بعد سوراخ پیراہن سے ۔ (جسکو تاڑ کے پتون سے زنبیل کی طرح بناتے ہین) ایک نیزہ نکالتا ہے اور ناچتا ہوا ہر ہر شخص کے قریب جاتا ہے اور جسکو وہ جادوگر سمجھتا ہے اوسکے بدن مین نیزہ چبھو دیتا ہے بس وہ بیچارہ ۔ (یا بیچاری) پکڑ لیا جاتا ہے اور اوسکو موافق مرضی راجہ یا تو کسی درخت مین باندھ دیتے ہین اور وہ بندھا بندھا بھوکھ اور پیاس کی شدت سے مرجاتا ہے اور وہین اوسکی ہڈیان وقت معہود پر گل گل کر پائے درخت مین بکھر جاتی ہین ۔ یا مار ڈالا جاتا ہے ۔ یا جلا دیا جاتا ہے ۔ اکثر سزائے آخر تجویز کی جاتی ہے ۔ اگر کوئی متہم ذی مقدرت ہوتا ہے اور وہ گناہ سے قطعی انکار کرتا ہے تو اوسکو قسم کہلواتے ہین ۔ اس رسم قسم خورانی کو ۔ موآوی ۔ کہتے ہین اسکی ترکیب یہ ہے کہ پہر بقاعدہ اول کل اہل علاقہ چہ زن و چہ مرد جمع کئے جاتے ہین ۔ اور یہی ڈاکٹر یعنے مانگوارا بقاعدہ مقررہ آتا ہے اور ایک کاسۂ چوبین یا کچھوے کی ہڈی مین زہر گھول کر اوسکو دیتا ہے اگر وہ بعد زہر پینے کے فوراً خود بخود نہ بتریت قے کر ڈالتا ہے اور زندہ رہتا ہے تو بیگناہ ٹھہرتا ہے ۔ اور جو گیا تو جہنم کُن ہوگا تو تھا ہی ۔ مگر شاذ کبھی کوئی جی بچاتا ہے ورنہ فوراً زہر کھاتے ہی خاتمہ ہوجاتا ہے اور جب کوئی جی جاتا ہے تو عامل صاحب کے عمل مین فرق آیا تھا ۔ (اصلی گناہ بد وقت قسم خوانی کوئی تاثیر نہ پڑی تھی ۔ اس گناہ پر بہی بہت سے بیگناہ عورتین برخ بازار چڑہی ہین) عمل پہر دوہرایا جاتا ہے اور کسی دوسرے بیگناہ کا خون ہوتا ہے ۔ اس مانگوارا یعنے حکیم و عامل کی تصویر یہ ہے ۔
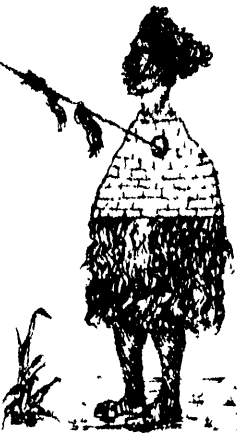
غرض موافق حکم اوسی وقت تین سکھ اور بارہ سواحلی سپاہی ساتھ لیکر جلد دوڑے دو روز قریب دوپہر کے ایک جنگل مین خیمہ خواب ہوا جس مقام مین خیمہ لگایا وہان ایک چھوٹی سی ندی یا صرف نالہ کہہ واقع ہے جو بڑی ندی سے شامل ہوتا ہے نالہ کے اس پار اگر ہم لوگ مقیم ہوئے ۔ مین اپنے ساتھ ایک ہیڑ کا بچہ کہانے کے لئے لے آیا تہا ۔ وہ ہمارے کیمپ سے کچھ دور درخت کے نیچے چر رہا تہا کہ دفعتہ اوسکی آواز نہایت زور سے آئی اور فوراً سناٹا ہوگیا ۔ ہم دوڑے تو دیکھا کہ وہ درخت کے تنہ سے چپکا ہوا ہے ۔ اور اوسکے گرد ایک سیاہ حلقہ جسپر سفید چتیان تہین بندھے ہوے ہے ۔ جب قریب گیا تو حضرت اجگر نے آداب عرض کیا اور مصافحہ

مضامین غیر

نامہ بنام نظام دکن

بندگان عالی کتنے دن ہوئے ارسطو نے ایک کھلا خط آپکے نام لکھا تھا جو غالباً نظر گذر نہین ہوا کیونکہ جریدہ اعلامیہ اور قانونچہ مبارک کے دیکھنے سے یہ بات بخوبی ہویدا ہے کہ بہنگام تحریر آپ نے اوس تحریر کا مطالعہ کیا نہ اون نصائح مشفقانہ پر نظر ڈالی - ایک حکیم کیا خوب کہہ گیا ہے "انسان کے کام اوسوقت ضائع سمجھے جاتے ہین جبکہ وہ مدبر کی تدبیر پر عمل نہ کرے - اور اوس شخص کے صلاح و مشورہ پر عمل کرے جسپر عمل نہو سکے" سر دست مین تمھارے اس جدید اسکیم آف آرگنائزیشن پر ایک سرسری نظر ڈالتا ہون اور تمکو دکھانا چاہتا ہون کہ جو توقعات و تمتعات کا سبز باغ تمکو دکھایا گیا ہے وہ اپنے عملی لباس مین بھی جلوہ گر ہیگا یا صرف کاغذ کی ناو بنکر "آج نہ ڈوبی کل ڈوبی" کا مصداق بنیگا -

تمھاری تمام تجویزون - اصلاحون - ترمیمون کی بنیاد اور اصل اصول صرف اوس بڑے مدبر اور بہی خواہ ریاست کی عاقلانہ پالسی کا ایک عکس معلوم ہوتی ہے جسکے فیض لیاقت و بہی خواہی سے ریاست کی کشتی خوش انتظامی کے ساحل پر آلگی تھی اور "امن و امان و تندرستی" نے خدا خدا کرکے صورت دکھائی تھی - اب تم خود (اگر تمنے کچھ بھی تجربہ گذشتہ حالات سے حاصل کیا ہے اور ذرا بھی قوت فیصلہ کو کام مین لاسکتے ہو) اس بات کا تصفیہ و فیصلہ کر سکتے ہو کہ وہ کس حد تک ریاست کے واسطے منفعت بخش و نتیجہ خیز تھی اور یہ کہ اس کایا پلٹ سے کس قسم کے نتیجہ مترتب ہونے کی امید تمکو ہے اور نیز یہ کہ جن امیدون کو تم اپنے دل مین رکھتے ہو وہ عملاً اس تجویز کے عملدرآمد پر پوری بھی ہونگی کہ نہین اور اگر ہونگی تو کن دقتون کے ساتھ -

قانونچہ مبارک نے اگر کیمیکل آپریشن سے انتظام سلطنت کے اجزائے کیمیائی کو پراگندہ اور نظام مبنی کو درہم برہم کرکے جسم ریاست کو بے جان کر رکھا ہے تو اوسمین روح تازہ پھونکنے اور اون اجزائے ترکیبی کو معقول و مناسب عنوان سے ترکیب دینے کے واسطے کسی اچھے مسیحا نفس حکیم کی ضرورت ہے جو ضرورت و موقع کے لحاظ سے ایک ایسا ہیولے قائم کرے جو نہ صرف رنگ روپ اور ظاہری حیثیتون کے لحاظ سے نظر فریب ہو بلکہ ہونہار بھی ہو اور ہو بہو فل پراسپکٹس کے آثار بھی ظاہر ہون پس ان اجزائے پریشان کے لیے ایک شیرازہ جمعیت بنانا اور اوراق کرم خوردہ کی چیٹ بندی کرنا اور ایسی طرح کہ کسی مقام سے بے جوڑ اور بے میل نہو بلاشبہہ ایک ہوشیار دستکار کا کام ہے -

جلسہ وزرا کی تجویز دکنی آب و ہوا کے دیکھتے مختلف و متضاد اغراض و مباحث کے طے کرنے والی جماعت جسکا کوئی ممبر بے لگاو نہین اور ہر شخص بقول پایونیر اپنے قدحے کی خیر منانے والا ہوگا بھلا انتظام ریاست کو کیا بنا سکتی اور متوالی بگڑی کو کیا سدھا سکتی ہے ظاہر ہے کہ سازشون - خودغرضیون کا وہ آتشین عنصر جسنے دکن مین خرمن ملکداری کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا ایک بار اور اس بادہوائی قلعہ مین آگ لگا کر چھوڑیگا

"تخفیف مصارف و اخراجات فضول" جو تجویز جدید کے ابتدائی دو عنصر ہین بلاشبہہ بہت کچھ قابل لحاظ ہین مگر دو لاکھ روپیہ کی تخفیف بھلا کیا خزانہ کو بھر سکتی کیا ریاست کو مالدار بنا سکتی ہے - یہ سمجھ لو کہ صرف عہدہ دارون کی تنخواہین اور عہدے نہ مصارف کی مدین ہین نہ فضول اخراجات کے شمار مین - علاج کی پہلے مرض کی تشخیص نصف صحت ہے - پہلے یہ تو تنقیح ہو لے کہ کن اسباب نے ریاست کو مفلس بنا رکھا ہے پھر اونکے رفع کی تدابیر شروع ہون -

قرضہ ریاست کے متعلق میری مشتاق نگاہین صفحات جریدہ و قانونچہ پر کئی بار اس سرے سے اس سرے تک دوڑ لگا چکین اور حرمان نصیب عاشق کیطرح تھک کے بیٹھ رہین سچ تو یہ ہے کہ یہ بات ہی ایسی ہے جسکا مذکور نہونا ہی بہتر ہے -

اس تجویز جدید مین تمنے جو بے انتہا شفقت و عنایت کی نرم اور میٹھی نگاہین اپنے ملک والون پر ڈالی ہین اوسے بلاشبہہ تمھارے مراحم و الطاف خسروانہ کی ایک قابل قدر مثال ملتی ہے نہ مردم شناسی کی - یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قیود مذہب و قومیت کو نہایت لاپروائی سے ٹھوکر مار کر توڑ ڈالا ہے جس سے گورے چمڑے والون پر بھی جو ایک زمانہ سے ممتاز اور نظر لطف و محبت کے خواہان اور حجاب ڈپلاسی کی آڑ مین تاک جھانک لگا رہے تھے بالآخر کچھ تمھارے بھولی انجان طبیعت کچھ کسی کی دراندازی سے نگاہ پڑ گئی - اور بے تامل تمنے مار خزانہ بنا ہی دیا - لیکن اس تقرر سے اصلی فائدہ پہونچنا معلوم ہان صرف یہ ہوگا کہ خرابی خزانہ کا شور و غوغا بلند نہونے پائیگا -

پولٹیکل باریکیان جو اس تختہ انتظامی کے عملدرآمد کے بعد پیدا ہونگی جو ایک ایسے اندھے کنوئین کیطرف رہبری کرتی نظر آتی ہین جنمین سے نکلنا اسیران چاہ بابل کے نکلنے سے کم دشوار و محال نہین معلوم ہوتا شاید تمھاری سمجھ مین نہ آئی ہونگی ورنہ اگر تم ذرا بھی غور کرتے تو اس ٹٹی کی آڑ شکار کھیلنے والے کی نشانہ بازی اسطرح مطمئن اور بیخبر ہو کے نہ دیکھتے - تم سپریم گورنمنٹ کے مشورہ کو ضرور مانو مگر اوس ڈپلامٹ پولٹیشن کی چتون کو بھی دیکھتے ہو جسکی انگلیون کے اشارون پر ریاست ایک کاٹھ کی پتلی کیطرح ناچ رہی ہے -

بیان ہی وہی لمعہ صورت کش صبر ترا شتے دلربایانہ انداز اور بازاری معشوقون کے نخرے پیش کرکے اپنے نقدہوش وخرد پر دست درازی کر رہا ہے۔ انشاءپردازون کو نہایت نرم اور احتیاط ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ یہ صحیح ہے کہ ملکیون کی تنزل سے تم ایک عجیب صورت معاملات کی پیش کر رہے ہو جو بظاہر حال نہایت خوشگوار نظر آرہی ہے مگر سب سے پہلے اس بات کو دیکھنا چاہیئے کہ یہ صورت ریاست کے بنانے کی ہے یا بگاڑنے کی۔

کام ایسے آدمیون کے واسطے ع

متاع نیک ہر دکان کہ باشد

پر عمل کرنا واجبات سے ہے پولیٹکل مباحث کے واسطے اسوقت بحث کرنا زیادہ مناسب نہین معلوم ہوتا ہمارے جوہر قابلیت وقبولیت کے ادراک کے بعد اور بھی توجہ کیجائیگی۔ سردست اسمار اشارات مین گفتگو کی گئی ہے اگر یون نہ سمجھوگے آگے چلکر صاف صاف بیان کیا جائیگا دیکھنا یہ ہے کہ تھوڑے دن کے تجربہ سے کچھ ہوش وگوش سے کام لیتے ہو یا ویسے تغافل وکاہلی سے لقاء بیلو بنے بیٹھے ہو اگر تمھارے دل مین واقعی کچھ لگن لگی ہے تو انشاءاللہ تمھارا یہ ناصح مشفق ہرگز کوتاہی نہ کریگا۔ اور اگر ع

دو گھڑی کی تجلی ہے سحر کچھ بھی نہین

کا مضمون نظر آیا تو سکوت ہی اختیار کیا جائیگا۔

راقم

حکیم پولیٹشانوس

بقلم اختر۔ لکھنوی

ریویو

حل المغلقات للسبع المعلقات

مولوی ابوالحسن صاحب سے ہم بذات خاص صرف اسقدر واقف ہین کہ وہ سادات کشمیر سے ہین اور قبل اسکے کہ یہ مشہور کرنے والی تصنیف شائع ہو بجز صورت آشنا ہونے کے اونکے وہ فضائل علمی جو زیادہ تر اس کتاب کی تقریظون اور بعد اسکے اس تصنیف سے ظاہر ہوئے عموماً پبلک کی نظر سے پوشیدہ تھے۔ اسمین شک نہین کہ اس تمام تصنیف اور تالیف مین جو محنت اور مشقت شاقہ اسکے مصنف نے حل لغات اور اظہار حالات اور انکشاف رسمیات عرب مین صرف کی ہے وہ ایک حد تک ضرور مستحق تعریف کرتی ہے اور اسکو وہی شخص جان سکتا ہے جسنے اس کا چسکا چوڑہ لگانے والی چیز پر نظر عمیق ڈالی ہو پہلا حصہ حل لغات کا ہے جسمین صراح قاموس اور منتہی الارب وغیرہ سے مدد لیکر معانی الفاظ لکھے گئے ہین اسمین مصنف نے بہت کچھ کامیابی حاصل کی ہے اور اگر شاذ و نادر کہین کوئی لغزش ہے تو انصاف پسندون کے نزدیک چندان قابل گرفت نہین۔

دوسرا حصہ تصنیف کا شرح مین ہے اسمین جسقدر کمی اور نقص ہے اوسکی بابت ہم مولویصاحب پر اسوجہ سے الزام نہین عائد کرسکتے کہ جہان تک اس کتاب کے دیکھنے سے پایا جاتا ہے ہمارے مولویصاحب شاعرانہ مذاق اور ہنجار سخنوری سے معذور معلوم ہوتے ہین اگر ہمارے اس قول کی تردید کے لیئے وہ تقریظین پیش ہون جو دستار کتاب کے ساتھ طرہ زرتار اور جبینہ کی خدمت انجام ہوتی ہین تب بھی ہمیں اپنی راے پر قائم رہینگے اسلیئے کہ اون جملہ حضرات گرامی مین سے کوئی بزرگ اس منزل کی راہ مین جسکا ہم نشان دیتے ہین سالک اور رہبر نہ تھے۔ اگر میرا قیاس غلطی پر نہوا اور میرا دعویٰ صحیح ہو تو مین کہونگا کہ تصنیف کتاب کے وقت مشہور عالم علامۂ عصر مفتی میر عباس زندہ تھے اور یہ اظہر من الشمس ہے کہ اس فن کے لیئے وہ کیسے اور کیا تھے ؎

صاحب جاہ و دستگاہ بود

مرد رازین نمد کلاہ بود

مگر اس کتاب بلاغت نصاب مین جناب ممدوح کے تقریظ موجود نہین اب ہم چند اشعار پر کلام کرتے ہین جو تمام اقوال مذکورہ کی صحت و غلط کے لیئے دلیل قاطع اور برہان ساطع ہے اور اون صاحبان انصاف اور اہل فن کے پیش نظر کرتے ہین جو درد سخن سے بھی آگاہ ہین۔

تَصُدُّ وَتُبْدِی عَنْ اَسِیلٍ وَتَتَّقِی
بِنَاظِرَۃٍ مِنْ وَحْشِ وَجْرَۃَ مُطْفِلٍ

قال اللغۃ صد وصدود منہ پھیرنا روگردانی کرنا ابدا اظہار کرنا اسیل بمعنی طویل کے صفت ہے خد محذوف کی یعنی عن خد اسیل اتقا حائل کرنا کسی کا درمیان دو چیزون کے۔ ناظرۃ سے مراد چشم ہے۔ وحش جمع وحشی کی یعنی ہرن وحشی مضاف الیہ عیون محذوف کا ہے یعنے من عیون وحش پس حذف کیا مضاف اور قائم کیا مضاف الیہ کو اوسکے مقام پر۔ وجرہ نام صحرا مطفل بصیغہ اسم فاعل بمعنے بچے والی ہرن یا ناقہ یا گرہ۔

الحاصل یعنے منہ موڑتی ہے محبوبہ مذکورہ اور ظاہر کرتی ہے بروقت روگردانی کے رخسارۂ طویل کو اور حایل کردیتی ہے درمیان ہمارے اور اپنے وہ آنکھ جو مثل آنکھون بچے والی ہرنون کے ہے جو مقام وجرہ مین رہتے ہین چشم محبوبہ کو تشبیہ دی ہے ساتھ چشم آہوے بچہ دار کے اسواسطے کہ بچے والی ہرن اپنے بچون کی طرف نہایت شفقت اور مہربانی سے دیکھتی ہے اور اسوقت اوسکی آنکھ اچھی معلوم ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ محبوبہ بروقت روگردانی کے بھی مجھکو نہایت شفقت اور مہربانی سے دیکھتی ہے۔

اقول ناظرت کے مرادی معنے چشم ضعیف ہین اسلیئے کہ چشم داخل قدح ہے

نوروزِ گیتی فروز مین گرانی عالم سوز

دلربایانہ دگر بر سرِ ناز آمدہ

از دلِ ما چہ بجا ماندہ کہ باز آمدہ

ادسکے حائل ہونے کیلئے دوسری چیز ہونا چاہئیے درمیان دو چیزون کے

پس بعنی نگاہ اتوی ہے سطفل بچے والی ہرن یا ناقہ با کرہ ع
بہین آنما دست رہ از کجا ست تا کجا

ہم کہتے ہین طفل عام ہے ہر بچہ انسان اور حیوان کے لیئے جو جوان نہوا ہو
اسی لیئے وحشی کیساتھ استعمال کیا گیا اور مفعول کے معنی مین لایا گیا
تب مراد ہرن کے بچے سے ہوئی - عرب الاعراب کے چہرے کتابی ہوا کرتے
ہین یہ اونکے ہان داخل حسن ہے اوسکے خلاف گول قبیح اور مذموم ہکذا
فی التواریخ علامہ الرشید فی باب الجغرافیہ العرب صاحب علم کم استعداد
رخسارہ طویل سے لمبا منہ سمجھینگے جو عیب مین داخل ہے اسلئے
معشوقہ مذکورہ کا چہرہ کتابی ہے وہ منہ پھیر لینے کی حالت مین بھی مجھے
گوشہ چشم سے دیکھتی رہتی ہے جسطرح وحرہ کے ہرن تشبیہ چشم آہو کے
بچہ وار ساتھ چشم محبوبہ خلاف قرینہ اور معیوب ہے بچہ ہر ذی روح
کی آنکھین بیٹھی ہوئی اور خراب ہوتی ہین اگر نظر محبت دیکھنا مراد ہو
اور شفقت مادری اولیسے ہی مقصود ہو تو ہرگز ایسا نہین ہے یہ کیا کہ
عاشق کیساتھ معشوقہ کو اتنی محبت ہے جتنی ماں کو بچے کیساتھ اور
وہ اوسکو اسطرح دیکھتی ہے جیسے اپنے بچے کو نہایت شرمناک اور بھی
داخل بحث عیوب فصاحت و بلاغت ہے -

اس شعر مین قائل نے تشبیہ دی ہے چشم محبوبہ کو ساتھ چشم آہو کے کن انکھیون
سے دیکھنے مین کیونکہ ہرن چرنے مین مشغول رہتے ہین پر بخیال صیاد گوشہ
چشم سے نگران رہتے ہین اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا دیکھنا عشاق کے
لیئے عجب لطف دہ ہوتا ہے -

وتضحی فتیت المسک فوق فراشہا
نوم الضحی لم تنتطق عن تفضل

قال اللغتہ اضحاء دن چڑھانا تضحی تعلیہ سابق پر - فتیت ریزہ - نوم بروزن
فعول بمعنے فاعل یعنی بہت سونے والے استعمال نوم کا مذکر مونث مین برابر
ہے اسوجہ سے بغیر تا کے استعمال کیا - ضحی بالضم وقت چاشت نوم الضحی
وہ جو دن چڑھے تک سوے - انتطاق کمر بند باندھنا عن یہان بمعنی بعد
کے ہے تفضل جامہ مفضل کا پہننا مفضل جامہ بے آستین جو سوتے وقت
یا بغرض سبکی پہنتے ہین - الحاصل یعنے محبوبہ سوتے مین دن چڑھا دیتی
ہے اور ریزے مسک کے اوسکے فرش خواب پر پڑے ہوئے ہین بوجہ کثرت
استعمال عطریات بستر معطر رہتا ہے اور وہ معشوقہ دن چڑھے تک اکثر سوتی
اور کمر بند نہین باندھتی ہے بعد جامہ مفضل پہننے کے یہ اشارہ ہے
اس امر کا کہ وہ محبوبہ ناز و نعمت سے بسر کرتی ہے کسی کی خدمت نہین
کرتی تاکہ اوسکو خیال ہو اول صبح اوٹھنے کا بلکہ وہ مخدومہ ہے سب
اوسکی خدمت کرتے ہین - اقول تضحی پہلے مصرعے مین اور ضحی دوسرے
مین اگر پڑھین تو معنی وہی مکرر ہونگے جو مولف نے فرمائے ہین - یعنے محبوبہ
سونے مین دن چڑھا دیتی ہے معشوقہ دن چڑھے اوٹھتی ہے سوا محبوبہ اور معشوقہ
اور چڑھا چڑھی کے اور کچھ نہین پس احدہا حشو اور مخل فصاحت لفظی و
معنوی اسلیئے اضحی پڑھنا چاہیئے جو افعال ناقصہ سے ہے جو بغیر کسی معنون
کے اتمام جملہ کے لیئے ہوتا ہے اور اونہین کے اخوات مین سے کان
قولہ تعالے وکان اللہ غفورا رحیما + انتطاق کے معنی کمر بند باندھنے کے تو تحریر
ہوئے پر یہ زیب رقم نہوا کہ کمر بند فارسی یا ہندی جسے ازار بند کہتے مین ہر کی
طالب العلم تو ازار بند ہی خیال کرینگے اور سوق عبارت شرح سے
بھی یہی ظاہر ہوتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر کیا سبحان اللہ مفضل جامہ
بے ازار بند اصل یہ ہے کہ مفضل ایک قسم کا لانبا کرتا ہوتا ہے جسمین ستین
صرف گرہ دو گرہ کی ہوتی ہے اور ہندوستان مین بھی اہل فرنگ شبخوابی
کے لیئے استعمال کرتے ہین اور مین نے خود عربون کو دیکھا ہے اوسکے
نیچے شلوار نہین پہنا جاتا ہے صرف اوپر ہی چھوٹا سا گلوبند کے مانند
ٹیکہ کمر مین باندھ لیتے ہین حفاظت ہوا کے لیئے جسکو فارسی مین کمر بند
اور عربی مین نطاق اور منطقہ اور ہندی مین ٹیکہ کہتے ہین اوسی کے باندھنے
کو انتطاق کہا ہے - اوسکے فرش خواب پر ریزے مسک کے ہوتے ہین
اور وہ چاشت کے وقت تک سویا کرتی ہے اور جامہ شبخوابی کا ٹیکہ
کھلا رہتا ہے - یہ حالت اور کیفیت اسکی دلیل ہے کہ وہ زیادہ حصہ
شب کو عیش و عشرت اور وصال عاشق مین گزراتی ہے اسوجہ سے
دن چڑھے تک غافل سویا کرتی ہے اور نطاق کھلے رہنے سے مراد یہ
کہ ایسی بے تکلف و بیحجاب سوتی ہے کہ تن بدن اور پوشاک کا ہوش نہین رہتا -

فی الحی احوی ینفض المرد شادن
مظاہر سمطی لولوا و زبرجد

قال حی قبیلہ - احوی جسکے لبون کی سرخی مین کو سیاہی ہو صفت ہے ظبی مقدر کی نفض ہلانا
درخت کا واسطے گرانے میوہ کے - مرد میوہ درخت اراک کا مفعول ہے ینفض کا -
شادن قوت دار ہرن جو اپنی ماں سے علیحدہ ہو کر خود چرتا ہو - مظاہر دو کہ اوپر تلے پہنے
سمط موتیون کی لڑی الحاصل یعنے قبیلہ مین ایک ہرن ہے جسکے لبون کی سرخی
مائل بہ سیاہی ہے توڑتی ہے میوہ درخت اراک کا اور قوت دار اور خود چرتا ہے
اور دو ہار موتی اور زبرجد کے تلے اوپر پہنے ہے - اولا تشبیہ دی ہے معشوقہ کو ساتھ
ہرن کے تین چیزون مین اول چشم سرمگین دوسری سرخی لب مائل بہ سیاہی
تیسری خوبصورتی گردن مین اسواسطے کہ جسوقت ہرن میوہ درخت کا گردن اٹھا کے
توڑتا ہے تو گردن اوسکی خوشنما معلوم ہوتی ہے ثانیا بیان کیا کہ وہ دو ہار موتی
اور زبرجد کے پہنے ہے تاکہ معلوم ہو کہ شاعر کی مراد ہرن سے معشوقہ ہے -

اقول اسی لغت مین سبزی مائل بسیاہی ہے اور گیاہ سبز تر جو سیاہی مائل ہو جیسے بیبنگی ہو۔ دیکھو کہتے ہین جو صفت عرض مقصد سے مولوی صاحب نے سبزی مائل بسیاہی ارقام فرمایا اور صفت ظبی مقصد قرار دیا غلطی اور شاید دو لفظ ایک معنی اور مطلب کے لیئے اصدار حشو سمجھا کے معنے رکھتے کے ہین عام ہے سے کہ ادس مین موتی پرونے جادین یا بوت سمط اللولو لودمو تیون کی لڑی ہوئی۔ المعنی قبیلہ حی کی زمین سبزہ زار مین ہلاتی ہے درخت اراک کو پہلون کے لیئے ایک ہرن گویا پہنے ہوئے ہے موتی اور زبرجد کے ہار۔ تکات شعری مین مولوی صاحب نے جو لکھا ہے وہ اس قبیل سے ہے جیسے شجاع کو شیر کہین معشوق کو ہرن کے ساتھ تینون متذکرہ امور مین مناسبت عام بات ہے۔ ہم کہتے ہین کہ اس شعر مین ایسی اعلے تشبیہ واقع ہوئی کہ اعجاز نہین تو سحر ضرور ہے اور تمام عرب سے مین یہ شعر فرد ہے اور سونت سے اور اسوقت تک بہت طبع آزمائیان ہوئین پر اس بحر اور اس قافیہ کے ساتھ اس شعر کا جواب نہو سکا۔ پہلا مصرعہ مشبہ ہے اور مصرعہ ثانی مشبہ بہ اور وجہ شبہ وہ مضمون خیالی ہے جو ہرن کا درخت اراک کے پھل توڑنے مین اس کیفیت سے نظر آتا ہے کہ گویا موتی اور زبرجد کے ہار پہنے ہوئے ہے۔ پھل موتی اور برگ درخت زبرجد

نقم ۱۲

ثریا مشل حق العاج رخصاً
حصاناً من اکف اللامسینا

قال اللغتہ رخص نازک۔ حصان بالفتح عورت پارسا جو کہ اپنے تئین محفوظ رکھے۔ الحاصل یعنے اور دکھلائیگی تجکو پستان اپنے جو کہ مثل ڈبیا ہاتھی دانت کے ہین اور نازک۔ اور نرم محفوظ ہین ہاتھون سے چھونے والون کے یعنی معشوقہ مذکورہ عفیفہ ہے۔ اقول رخص نازک رخص الجسد نازک اندام حصان زن پارسا صحیح لیکن صرف غیر سے محفوظ ہونا ثابت کرتا ہے کہ لا غیر سے محفوظ نہین ہے اور جب ایسا ہے تو شعر ماسبق کے صفات معشوقہ مین نہ رہے کما قیل ذرعی عطل ادماء بکسر ہجان اللون لم تقرء جنیناً + اور ثدی کو نرم کہنا جو ہے صفت ثدی رخص چھوٹی اور موزون چھاتیان اور ظاہر ہے یہ کم سنی مین اور اول بلوغ مین ہوتا ہے۔ المعنی اور چھاتیان مانند ڈبیا ہاتھی دانت کے نازک جسکو کسی نے چھوا تک نہین۔ یعنے معشوقہ بہت ہی نوعمر اور کم سن ہے۔ پہلے شعر مین اوسکو بکر کہا اور اس شعر مین کم سن کیونکہ بکر کا اور نیز جسکے لڑکا ہو وہ کم عمری لازم نہین اور نہ کم عمری کے لیے بکر و عدم زائید گی لازم کما لا یخفی علے طبع المستقیم۔

آخر مین ہم یہ بھی کہین گے کہ مولویصاحب نے جو نکتہ چینیان اور جرح شارح زوزنی اور فاضل صفی پوری پر کین وہ اون بزرگون کے کمال پر کچھ اثر پذیر نہین حالانکہ وہ سو نا۔ ترکیب نحوی اور ضمائر کے ارجاع کے اور کچھ بھی نہین ہے مولویصاحب اگر اس زمانہ کی شاعری عرب ملاحظہ فرماتین تو علاوہ استعمال تازہ محاورون کے اعراب کی وہ حالت اور ترکیب نحوی کی وہ کیفیت اون کو نظر آویگی کہ سارے مسلم نحو کی ترکی تمام دیکھین گے خود آپ ہی تمام اشعار کو ناموزون اور غلط فرما دینگے اور یہ نہ تصور فرما وینگے کہ قواعد جو استخراج ہوتے ہین وہ انھین اہل زبان کی خیالین ہین۔ افسوس صد افسوس اس نئی زبان عرب کی ترکیب و تحویل کے لیئے کوئی کتاب موجود نہین ہین۔

بندہ ناچیز خلائق
سید الفت علی اتی۔ لکھنؤ

قل اعوذیون کی باتین

منظور یہ تھا کہ عشم مستہلط ہو
باتین چھیڑین ادہر اودھر کی

جناب مولانا۔ السلام علیکم حضرت وعلیکم السلام۔ آئیے مصافحہ تو کر لیجیے بسم اللہ اللھم صل علی محمد۔ مزاج شریف۔ الحمد للہ مولانا صاحب آج انتیس تاریخ ہے دیکھیے چاند ہوتا ہے یا نہین سنتے ہین جنتری والے نے آج چاند لکھا ہے مگر اوسکا کیا اعتبار۔ لاحول ولا قوۃ خدا کے کارخانون مین کون دخل دیسکتا ہے۔ جی ہان اور کیا۔ اچھا مین بھی آج مغرب کی نماز یہین پڑھونگا یہان کی مسجد بھی اونچی ہے چاند اچھی طرح دکھائی دیگا۔ مناسب ہے۔ اب وقت بھی نزدیک ہے۔

(نماز پڑھی اور کوٹھے پر سے چاند دیکھا)

سب سے پہلے نوجوانون اور رندون کی نظر پڑی۔ وہ ہے وہ ہے۔ آنکھین بند کرکے دعائین مانگنے لگے۔

بڑھے قل اعوذیئے۔ کہان ہے کدہر ہے۔

نوجوانون نے پھر آنکھین کھولین۔ وہ وہ وہ اونگلی کی سیدھ پر ملی کے ٹھینے کے اوپر۔ بہت ہی مہین ہے ۲۹ کا ہے نا۔ ہان ہان دیکھا لو بھائیو کل سے روزہ رکھو۔ اور تراویحون کے لیئے جلدی سے آنا۔

مچ گئی دھوم شہر بھر مین یہی + ہو گیا آج چاند رمضان کا

کلثم
حضرت قہر نگار

شیخ "رمضانی" صاحب

قاضی القضاۃ مولانا اودہ شیخ صاحب! آپ کے پرانے یار غار "حافظ شیخ رمضانی" تشریف لائے ہین نا بھائی نہین ایسی دوستی ملاقات سے درگذرا کہدو وہ گھر مین نہین ہین۔ اجی قبلہ وہ ایسے ویسے آدمی نہین ہین جو آپ سے بے ملے چلے جائین۔ آپ چاہے کیسی ہی بے اعتنائی کیجیے خاطر مدارات بالائے طاق رکھیے مگر وہ بے بلائے مہمان ہین۔ واللہ بری ستانی۔ ارے بھائی یہ ابھی سے کیون نازل ہوگئے۔

مضامین غیر

بقیہ اگلا زمانہ اچھا کہ پچھلا

دلائل عقل کے اعتبار سے یہ امر لائق تسلیم ہے کہ پچھلی نسلین اپنے آبا و اجداد کے اخلاق و عادات کی تقلید کرتی ہین اور پھر اوسپر وہ غیر قومون کے اختلاط اور خود اپنی خواہش طبع اور ہواے نفس کی پیروی اور بعض وقت قوانین سلطنت یا رواج امور جدیدہ کی ترغیب یا دباو کے لحاظ سے اور ترقیان کرتی ہین نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دادا امیت تھے تو پوتے اونکے گنہگار ہوجاتے ہین شعر

پدر عطر اشت پسر تون بود

از ان پر ہنر بے ہنر چون بود

تاریخ اور روزمرہ کا تجربہ اس مقولہ پر دو گواہ عادل ہین جو ہواے نفسانی عقل کے خیرہ کردینے پر اکثر کامیابی حاصل کرتی ہے اسلیئے ترقی بھی بیشتر برے اخلاق و عادات کے حصول یا دنیاوی امور مین ہوا کرتی ہے اور برعکس اسکے قلیل الوقوع ہے - اودھ مین جب بادشاہی تھی دوسرے کا مال لے لینے کے لیئے نہ مقدمہ کھڑا کرنے کی ضرورت تھی نہ جھوٹھے گواہ بنانے اور جھوٹھا حلف اوٹھانے کی احتیاج نہ جعلی دستاویزات طیار کرنے کی مجبوری اوسوقت دست خود دہان خود کا معاملہ تھا ایک تعلقدار صاحب نے اپنی خانگی پلٹنین اوٹھادین اور گرد نواح کے چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے گانون پر قبضہ کرلیا یا عمال کو رشوت دیکر جھٹ سے قبولیت لکھدی چھوٹے زمیندارون مین ایک نے سو پچاس بندوقچی جمع کیئے اور دوسرے کے گھر پر دہاوا بول دیا یا راہ گلی بھیڑ ہوگئی اور ایک زناٹا بتایا اکڑا رڑا دھڑ پم - روپیہ کی ضرورت ہوئی تو ایک مالدار کو تاکا اور کسیوقت موقع پاکر گھر مین گھس گئے اور سب مال و اسباب اپنی دہری ہوئی امانت کی طرح اوٹھا لائے باوجود اِن سب باتون کے قسم کھانے - حلف اوٹھانے جھوٹھی شہادت دینے - سچے واقعہ سے انکار کرنے سے ایسا بھاگتے تھے جیسے بچہ ہوّا سے -

کیا یہ خیالات دینداری اور تقوی پر مبنی تھے ہرگز نہین - چونکہ اوسوقت بوجہ عدم ضرورت کے قوم مین اِن افعال کا رواج اور شیوع نہ تھا اسوجہ سے ہر شخص اونسے آبرو ریزی ذلت بے ایمانی سمجھتا تھا انگریزی ہونے کے ساتھ ہی چھین جھپٹ کے واقعے جاتے رہے کیونکہ تعزیرات ہند نے اون افعال کے نتیجہ مین سٹرک پر ڈرمٹ کوٹنے کی خوشخبری سنائی اب وہی مادہ دوسری طرف رجوع ہوا طبع رسا نے اپنے جوادی اور دقیقہ رسی سے نئے نئے طریقے ایجاد کرلیئے جو قانون سرکاری کے قواعد و ضوابط کے پردہ مین وہی کام دیتے ہین جو اوسوقت کی ڈاکہ زنی دیتی تھی اب جعلسازی - دروغ حلفی - مقدمہ بازی خاص و عام کے نزدیک حقے پان کی طرح جائز و حلال ہے ہنسے کون اور شرم و حیا کس سے کرین غدر کے دوسرے یا تیسرے سال مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ شہادت مین حلف اوٹھانے سے اوسنے انکار کیا اور ایک ہفتہ حوالات مین رکھا گیا پہر بروقت پیشی مقدمہ کے جب اوس سے حلف لینے کو کہا گیا تو پھر وہی انکار اسیطرح وہ چھہ ہفتہ حوالات مین رہا مگر حلف نہ اوٹھانا تھا نہ اوٹھایا - اوسی شخص کو ۱۷ - ۱۸ سال کے بعد مین نے دیکھا کہ حال کے معمولی گواہون کے طور پر جھوٹھا حلف کر رہا ہے اصل یہ ہے کہ ابتدا مین ایسے فعل کے کرنے سے بوجہ لحاظ رواج قوم کے انوکھا ہو پرہیز ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ بھڑک جاتی رہتی ہے اکثر افعال کی جو کسی زمانہ مین نہ تھے اور اب ہین یہی کیفیت ہے اب یہ کہنا کہ شاہی کا زمانہ اچھا تھا اور انگریزی کا برا ہے بڑی ہٹ دہرمی ہے شاہی مین روح القدس کی اولاد یہان نہین بستی تھی جسکی جگہہ اب شیطانی نسلین مرگھٹ سے لاکر یہان آباد کی گئی ہین - اونھین لوگون کے پوتے پروتے براج رہے ہین جو شجاع الدولہ کے عہد مین زمین پر رینگتے پھرتے تھے اور اب آسمانون پر چہل قدمی کر رہے ہین - دادا اچھے تھے تو پوتے برے کیون ہوگئے - ہان اس حیثیت سے اگر اونکو برا کہا جاے تو مین مان لونگا کہ اپنے باپ دادا کی ریس چھوڑدی وہ گلا دبا کر لیتے تھے یہ جھوٹ بول کر یا جعل کرکے -

اب اگر کوئی صاحب اعتراض فرماوین کہ دلیل شرعی کے رو سے تمنے یہ تسلیم کیا کہ جیون جیون قیامت قریب آتی جایگی فسق و فجور زمانہ مین شائع ہوتا جایگا اور دلیل عقلی سے یہ ثابت کیا کہ پچھلے اگلون کے برے اخلاق لیئے ہوئے پیدا ہوتے ہین اور پھر اونپر اپنے طرف سے ترقی کرتے ہین اِن دونون دلیلون کا حاصل یہ ہے کہ اگلا زمانہ اچھا پھر اوس سے انکار چہ معنے جواب اوسکا یہ ہے کہ سخن فہمی عالم بالا معلوم شد یہ قول کہ یہ چیز اوس چیز سے اچھی ہے اور ہے اور یہ قول کہ اوس سے زیادہ بُرا ہے اور ہے دونون مین زمین و آسمان کا تفاوت - ایک قطرہ [illegible] سے بھی ایک گھڑا پانی نجس ہوجاتا ہے اور چھٹانک بھر سے بھی نجاست کی زیادتی کے مقابلہ کے وقت تو یہ ضرور کہنا پڑیگا کہ اسمین زیادہ نجاست ہے مگر حکم دونون کا واحد ہے یہی صورت اپنے آبا و اجداد کے زمانہ مین غور کرلیجیئے یہ بھی واضح ہو کہ مین نے جو کچھ لکھا وہ اعمال و اخلاق اطوار عادات سے عام طور پر متعلق نہین ہے - بلکہ اس حیثیت سے کہ شرعی اور مذہبی کسوٹی پر کسے جائین تو کھوٹے اور [illegible] - اس سے قطع نظر کرنے کے بعد پھر آگے ترقی پیچھے ترقی نیچے ترقی اوپر ترقی ہر طرف

ترقی ہی ترقی ہے علوم عالیہ طبی ریاضی صنعت ایجاد حرفت تجارت وغیرہ وغیرہ کی ترقی تو ایسی ظاہر ہے کہ اندھے بھی ٹٹول کر معلوم کر سکتے ہین اور اخلاق گو ادبین ترقی پہ نہین تاہم کتنے ہی پنے طے کر گئے ہین - عبادت گزار وضے رکھنا ذکر تو دنیا کیسی شاق اور مشقت خیز باتین ہین نہین ایک غلامی کیا منت تہ غلامیان اون بھری ہوئی ہین جیسے انار کے دانون عرق بوتل مین بند اب مہذب سب کو اختلاط کر کے عرف برائے نام کاہ گوبرہ گئے ضرور ترقی کی اور وہ بھی کیسی آدمی کے مقابلہ مین نہین خدا کے مقابلہ مین گھیردار پائجامہ غلطول انگرکھے کی جگہ چست اور تنگ کوٹ پتلون ڈانٹا کیسی کچھ ترقی کی اول تو کسے کسائے جیسے شکنجہ مین کتاب کا ٹھو مین کپڑا ہر ہر عضو کام قاعدہ تسمہ سے جکڑ بند اصلی نیچری کیفیت باوجود پردہ داری کے پیدا - بیٹھ کر پیشاب کرنا خواہ مخواہ بلا ضرورت زمین دوز ہو جاتا ہے اسکو چھوڑ کر کھڑے دھار لگائی تو وہی نیچرل سرفرازی موجود پائخانہ کے انتقال مین ایسی ترقی ہے جیسے شاہ محمد صاحب کے ٹیلے پر سے اوچک کر مسجد کے مینار پر ہو رہے یا جھلنگے پر سے اوچکر کرسی پر جا ڈٹے کہان وہ گندگی اور کہان صاف شفاف چینی کا کونڈا چھری سے نان پاؤ بیف کا ٹکڑا کاٹا اور کانٹے مین چبھو کر غٹ سے حلق کے اندر نہ ہاتھ بھرا نہ منہ ایسی ایسی ترقیان ہزارون ہین جنکو گنانے بیٹھون تو مضمون پٹواری کا روزنامچہ ہو جاے - ان ایک بات رہی جاتی ہے مظلومون کی آہ مین اثر نہین رہا اور منتقم حقیقی نے انتقام کیون موقوف کر دیا قبل اسکے کہ روح القدس سے مشورہ دریافت کر کے جواب دیا جاے سردست ایک ہنسی ملتی جواب سمجھ مین آتا ہے کہ جنکو آپ مظلوم سمجھے ہین وہ اپنے سے زیردستون اور خود خدا کے مقابلہ مین ظالم ہین اور اس سلسلہ مین سارا زمانہ جکڑا ہوا ہے اگر اللہ میان انتقام کی ٹھان لین تو دم مین سارا کارخانہ دنیا کا گاؤخورد کر کے قیامت نازل کر دینا پڑے اسوجہ سے جزا سزا ملتوی کر کے یہ حکم دیدیا گیا ہے — مجرمان را واگذارند بروز قیامت دیدہ خواہد شد

را ف ـــــــــــــــــــــ م

ج ب ز د غ

چٹکلے

ایک حضرت ٹرکی ٹوپی دیئے کوٹ پتلون پہنے عینک لگائے پولو کی زمین پر جہان ہری ہری دوب لگی ہوئی تھی چہل قدمی کر رہے تھے کہ سائس نے رپورٹ کر دی پالان ہوا - عدالت مین آئے

جج - مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ سا تعلیم یافتہ اور ہوشیار شخص باوجود اشتہار دیکھنے کے جو پولو کی زمین پر ایک درخت مین آویزان ہے کہ یہان پھرنے یا چہل قدمی کی مخالفت ہے ایسے جرم کا مرتکب ہو بجا ہے مگر عینک پر بھی نظر فرمانا چاہیے - نوٹس ہی پڑھتے مین تو بندہ زیر حراست کیا گیا -

---

ایک روز اکبر شکار مین شیر کے پیچھے اپنے ہمراہیون سے علیحدہ ہو گیا پلٹتیون کو ادھے اک نوعمر دہقانی کو دیکھا کہ درخت کے نیچے کسی کے انتظار مین کھڑا ہے -

اکبر - کسکے انتظار مین -

نوجوان - تمنے رہون - اکبر بادشاہ - شکار کا کلیسے ہین - تو ان درسن کا ٹھاٹ رہون -

اکبر - بس یہی بات ہے - اچھا تو آ میرے ساتھ چل مین تجھے ایسی جگہ لیجلو نگا کہ جہان سے تو بادشاہ کو اچھی طرح سے دیکھ لے -

یہ سنکر وہ جوان اوٹھا اور بادشاہ کے گھوڑے کا شکار بند تھام کے اوسکے ہمراہ رکاب ہو لیا - مگر تھوڑی دور گیا تھا کہ بولا -

نوجوان - کاہے ہو کیسے جان پڑی بادشاہ کون آہین -

بادشاہ - بہت ہی آسانی سے سوا اوسکے اور سب کی نگاہین اوسکی دین جھکی ہونگی -

اتنا کہ کر بادشاہ تھوڑی دور جنگل میں چلا ہوگا کہ سامنے کے ایک جھنڈ سے اوسکے ہمراہی خوشی خوشی گھوڑا دوڑاتے حاضر ہوئی اور سر جھکا کرا دسکو واپسی اور سلامتی کی مبارکباد دینے لگے -

اکبر (یہ سنکر اکبر نرم آواز سے) کیون تو نے اب پہچانا کون اکبر ہے

نوجوان - اب کہکا بتائی ہم ہن یا تم ہو -

اس جواب کو سنکر اکبر بہت خوش ہوا اور اوسکو اپنے رفیقون مین جگہ دیکر سرفراز فرمایا -

---

لڑکون سے ہی خدا اپنا دین رکھے شیطان صاحب سے ہی اگر پناہ مانگی ہے تو انھین سے - اور کچھ نہین تو ہمارے دوست بیچارے میر صاحب کی مونچھین ہی کتر لین -

کیفیت اس اجمال کی ٹرے غم کی داستان ہے

میر صاحب کی مختصر (کیونکہ وہ لڑکون کی حکمت عملی کی قینچی سے اب کتر لی گئین) مونچھین بعنایت الٰہی بنا ورمے پولون سے بالشت سوا بالشت بڑھی ہوئی تھین - لڑکون کو بڑا رشک تھا - وہ تاک ہی مین رہتے تھے کہ موقع ملے اور مونچھین گدھے کے سینگ کیطرح غائب کرین ہمارے میر صاحب بیچارے الیپن کے عادی اور پلنگ صاحب کے ہمراہ مینے

مراسلۂ امیر کابل بخدمت گورنمنٹ ہند

عاشقون مین ایک شب کو جھپکی کے بعد بی چنیک صاحب کی آنکھ
مین جو مچلے لڑکون نے موقع پاکر دبے پاؤن آ دبایا۔ نشہ پانی کے
آدمی۔ خواب شیرین کا چسکا حقیقۃ مین دبالئے عالم خیال مین بتاشے
کی کشتی پر شہد کے سمندر مین تفریح کنان گلگشت کر رہے تھے۔
بڑی بڑی مونچھین گردش مین ادہر ادہر پڑی ہوئی تھین کہ
ایک آفت کے پرکالے نوجوان نے آرسی کے شوراخ سے مونچھ کو
نکال دونون سرون کو خوب مضبوطی سے گرہ بند کر چراغ بجھا
اپنا راستہ لیا۔ میر صاحب کو جو ہنوز عالم خواب مین بتاشے کی کشتی پر
جا رہے تھے ایک ہوا کا سخت جھونکا معلوم ہوا۔ بڑی کے بادبان ٹوٹنے
بڑھیا کے کاتے کی رسیون کا تڑاقا ہوا۔ کشتی ڈگمگائی یہ گھبرا کے جو سنبھلے
ہین تو کشتی سے اوچھل کے رہ گئے۔ اور غڑاپ سے شہد کے دریا مین۔
کچھ نیند کچھ نشہ کا خمار۔ ادہر ادہر ہاتھ پاؤن مارے تو چارپائی
کے سہارے سے معلوم ہوا زمین پر ہین "الحمد للہ" کر کر ایک زقند جو
بھرتے ہین چارپائی کے نیچے۔ الحمد للہ کہ کمرے مین ہین مگر چہرے پر
بالون کے لوٹنے سے ایک جھنجھناہٹ پائی جاتی ہے۔ اب ہاتھ جو
پھیرتے ہین مونچھون کا صفایا ٭

راقم

قیصر

پنچ لِ خند اخند ال پنچ

لکھنؤ۔ پنجشنبہ ۲۳۔ مارچ ۱۸۹۳ء

مان نہ مان مین تیرا مہمان

صاحب بہادر۔ ول تنا۔ کہان صاحب۔ ہم تمہرا مہمان ہونا مانگتا ہے
افغانی۔ بسر و چشم۔ الاچیزے تامل فرمائید۔
صاحب۔ ول کسو اسطے۔ صاحب برا جروری بات کرنا مانگتا ہے۔
افغان۔ مناسب حال ما وشما نیست کہ بدین عجلت و باین بے سامانی
ملاقی شویم۔
صاحب۔ نہین۔ نہین۔ صاحب جرور مہمان ہوگا (پاؤن زمین پر مارکر)
افغان۔ باش باش۔ برادر۔ در چنین امور بزرگ دکار ہائے سترگ
تعجیل مصلحت نمے باشد مگر نشنیدہ ع
کہ تعجیل کارِ شیاطین بود
صاحب۔ ول تم کس مافق بولتا ہے۔ تم سیتان تمہرا ملک سیتان
تمہرا کوم سیتان۔ کھبردار ایسا بات مت بولو۔
افغان۔ وہ وہ وہ این چہ اخلاق و تہذیب است۔ کہ بلا وجہ بچنین
عنوان ناملائم بر زبان وخیالات فاسد در دماغ آنمہربان
مے آیند۔
صاحب۔ نو نو۔ صاحب جانتا ہے تم بڑا امتگار لومری ہے لومری۔
ہم ڈرتا ہے تم ڈبل فیس (دو رخہ) کا ردوائی کرنا مانگتا ہے۔
افغان (تبسم کے ساتھ) شمارا لازم کہ بمقابلہ روباہان شیر شوید
نہ مثل خرگوش بزدل۔
صاحب۔ صاحب فقیر ہے۔ کچھ پروا کرنا نہین مانگتا۔ بٹ تم ہمارا
ناٹی ہے۔ تم گربر کرکے ٹائم (وقت) لینا مانگتا ہے۔ ہم
آٹا ہے جرور آتا ہے البت آٹا ہے۔
افغان۔ بسم اللہ۔ خانہ ماخانہ شما است۔ مگر باید کہ در صورت دیگر
ہیچ الزامے بر دوش این نیاز مندنہ نہند۔ و خمیازہ کہ نتیجہ
لازمی این خود رائی و خود سری خواہد بود بکشند و حرفے
از گلہ و شکایت بر زبان نہ آرند۔
صاحب۔ او آئی سی۔ ایسا نہین ہونے سکتا۔ کہان صاحب۔
ول تم سنے۔ آپ جوابدہ ہوگا۔ اگر کوئی بات ہوگا۔
افغان۔ گوش کنید۔ برادر من یعقوب خان نیستم۔ بندہ ع
سفر کردہ ہامون و دریا بسے ٭
نشیب و فراز زمانہ دیدہ۔ و سرد گرم چشیدہ ام۔ ہر دو دستہ
و ہمسایہ را نیک مے دانم۔ و حکمت عملی ہر یکے را مے فہم۔
صاحب۔ صاحب لمبا بات نہین مانگتا۔ بس آتا ہے۔
افغان۔ بخ بخ۔ شما مرد عجیب ہستید۔ این نہین مانگتا۔ آن نہین
مانگتا۔ چنین نہین مانگتا۔ چنان نہین مانگتا۔ پس خان
ہم شما را مہمان کردن نہین مانگتا۔
صاحب۔ (مونچھ چبا کر) ول تم کو مہمان کرنا ہوگا
خان۔ (ڈپٹ کر) ول ما را مہمان نہ کردن خواہد شد۔
صاحب۔ اچھا صاحب دیکھے گا۔

ایک تاریک خیال ہندوستانی کی زٹل

یہ تو غالباً آپ جانتے ہونگے اگر جانتے ہون تو اب سہی کہ ہندوستان
ایک تاریک خیال غیر مہذب ہندوستانی اور ساتھ ہی اوسکے دنیا بھر
اپنے ملک کو بازیچۂ اطفال۔ اور اس سے متعلق تمام مسائل و مباحث کو
جی کا جنجال سمجھنے والا ہے۔ شیر شاہ کی ڈاڑھی بڑی تو سمجھے کیا اور
سلیم شاہ کی داڑھی بڑی تو سمجھے کیا۔ ہان اگر سوء اتفاق سے کوئی
مسئلہ خواہ مخواہ کاشانہ دماغ مین قرقی کے پیادے کیطرح خلاف مرضی

گھس آیا اور بمصداق خانہ خالی را دیو میگیرد لگا کھروا اور پکانے ور کا ہے
تو البتہ خواہ مخواہ جبراً قہراً مجھے کچھ غور کرنا اور آنچہ در دیگ ست در کفچہ
مے آید زبین سے ظاہر ہوتا ہے - چنانچہ اسوقت بھی میرے دل و دماغ
پر یہی ستم برپا ہے - آپ لوگون کا ہزار دفعہ جی چاہے تشفیے ورنہ رفع
دفع کیجیے - واللہ ہے مجھے جو غرض برابر کوئی شکایت ہو نہ اعتبار ہو
بے لاگ سات قرآن تلے اور رکھکر اوٹھوا لیجیے مین انگریزون کے
طرز حکومت و ملکداری کا چندان معترف نہین اب اسے چاہے آپ
میری کمفہمی سمجھے چاہے اوس طرز بلیغ العلائیت کیا سبب کہ جو
کچھ خوبیان انمین ہین - وہ میری رائے مین بہت کچھ وقیع نہین -
اگر اونکا مشین کی کل نہایت تکمیل اور استقلال سے چل رہا ہے
تو چلا کرے - ابھی وہ تو کل ہے چلنے ہی کے واسطے نہ ہے یہ پرزے
آخر کرین ہی کیا - جب تک مشیت ایزدی کے انجن سے اسکے تسمے
توت پا رہے ہین - چرخے کی مال کیطرح گھوما ہی کرینگے - انگریز کلون
کے بغیر نوالہ نہین توڑتے ہر یہ بیچارے کل نہ چلائین تو انکی ہندوستان
مین ایک دن تو چلے نہین انکو اور آتا ہی کیا ہے - یہ ہمیں اسیطرح
اور صرف اسیطرح حکومت کر سکتے ہین - وادرسی اور احقاق حق کا انکو
خبط ہے انکو ایشیائی طریقے سے جبر و ظلم آتا ہی نہین عصمت بی بی از
بیچاری جھک مار کر ہماری حفاظت کرتے رفاہ و فلاح مین لطفا ہر
متوجہ اور منہمک رہتے ہین - ریل تار - ڈاک - سڑکین - حفظان صحت
تعلیم وغیرہ وغیرہ کا انکو ایسا ہی شوق ہے جیسا کسی کو باغ لگانے اور
مکان بنانے کا - انکی بدولت کلین آئین اور ہمارے ملک مین انکی
دائمی جبروت اور صولت نے چھاؤنی چھائی یہ بھی محض اس سبب سے
کہ انھین کلون ہی سے کام کرنا آتا ہے - خدا نیوٹن اور بیکن کو بطور
استثنا جنت نصیب کرے انھون نے ان بیلون کے کاندھے پر طبیعیات
اور فلسفہ جدیدہ کا ایسا جوا رکھا ہے کہ گردن سے اوترتا ہی نہین اوپر
طرہ یہ ہے کہ مسلسل عادت سنگدل چودھری کی طرح ہر وقت دم
اینٹھتی اور سادی رسید کرتی ہے - اسی مارے یہ قوم اس چھکڑے کو
گردن جھکائے کھینچے جاتی ہے - تجارت کو ترقی ہوئی وہ بھی صرف
اس سبب سے کہ تجارت ہی انکی قوم کا سرمایہ فخر و دولت و سلطنت ہے
انگریزون سے تجارت نکال لو موری کی قوم - بارہ سنگے کے سینگ آنچھے
ختن کا نافہ - گل کی بو - ابر کا پانی - آگ کی حرارت ہوا ہر ایک
کا رنگ ڈھنگ - انجن کی اسٹیم - کہربا و مقناطیس کی کشش غرض آ
بسا مین ان تمام طریقوں کو نہ کچھ سمجھتا نہ قابل ستایش جانتا ہون
مین تو ایک غیر مہذب ... ہندوستانی ہون میری پسند اور تجویز
بھی ایسی ہی ہوا چاہیے - اور اگر انصاف کیجیے تو حق بجانب بھی ہے

مین انکی جس بات پر شیدا ہوا ہون وہ اک اور ہی ترقی - اور ہی تہذیب
نرالی ہی نیکی ہے جسکو آپ مانین نہ مانین مین پیغمبرون کے معجزون -
اولیا کی کرامات - جوگیون کے استدراج - اور عام طور سے خرق
عادات سے کہین بڑھا چڑھا سمجھتا ہون - اور وہ ہے کیا -
وہ یہ ہے کہ تعلقات زن کچھ اس ڈھب کے ہین کہ بے اختیار میرا
بار بار جی چاہتا ہے کہ کسی معبد مین جا ہاتھ باندھ - دانت نکال کمال
خشوع و خضوع سے دعا مانگ بیٹھون کہ یہ نعمت جلد بہت جلد
بذریعہ کیبل گرام اسیوقت ہندوستان مین ڈھکیل دیجائے - اور
مجھے تو رہ رہ کے ہندوستان کی بدقسمتی پر تعجب ہوتا ہے کہ
اوس قوم کی اور برکتین تو حیلون کیطرح ... ندلائین اور اتنی بڑی چیز
ابھی تک یون سینتی رکھی رہے - ابھی انکم ٹکس - تجارت غلہ -
قانون رضامندی سب سے پہلے ابھی کو یہان آ جانا چاہیے تھا - کیا ہے
کہ معاملات زناشوئی نہایت مہمل اور خرافات ہین - منگنی مین انکو پہلا
اندھیرے مین گدھے بازیان لاٹری کیطرح قسمت آزمائی لگا تو تیر
نہین تکا تو ہی - نہ پہلے سے ٹھونک بجا کر انتخاب نہ عشق و محبت کا
لٹو اور معیار اعزا نے جسکو ٹھہرا دیا وہ جانبین کو منظور یہ مانا کہ اعزا
کی تجویز تجربہ کاری اور مصلحت اندیشی کی بدولت نوعمری کی خام
انتخاب پر لاکھ درجہ ترجیح کے قابل ہوتی ہے مگر جوانی کی امنگون اور
"ہوس کے نشاط کار" کا مزا تو خاک مین ملجاتا ہے - خیر نعمت بیچ شادی
رخصتی کے وقت چاول اور پرانی جوتیان ماری گئین نہ ہنی مون مین
مہینون رات دن غٹرغون دانہ بدلول کا معاملہ پیش ہوا میوی دا جون
میان خانہ داری مین پھنسے رات کو چور کیطرح گئے اور صبح کو چوڑی پٹی
کی طرح باہر پھینک دیے گئے - اگر آگے چلکر میران نہ پٹی تو طلاق کا
اختیار - ایمین دال اوس مین بھات کھٹے - اور اوس مہذب
قوم مین کیا مجال یون چپ چپاتے نوبت آئے - اول تو عمر بھر دونو
ایک دوسرے کے پیچھے بھوت اور چڑیل کیطرح لگے ہوتے ہین -
لڑین مرین جوتی بیزار ہو - موقع بزم معرکہ رزم بنا رہے مگر دونون
ایک دوسرے کا کان پکڑے "کوئی اللہ کا بندہ چھڑا دے" پکار رہے
ہین - اگر چیتم چھٹا کی نوبت آئی تو پہلے برسر عدالت خوب چھیچھا لیدر
ہوئی - جب تک کسی کا کما حقہ فضیحتا نہو لیا کہ زانی بدکار ہے - اس
حرام کاری کی اوس سے آشنائی کی - یہان پکڑے گئے وہان
دھرے گئے - اپنی آنکھ سے دیکھا اوس نے عین موقع واردات پر
جا گھیرا تب تک مطلب براری معلوم خیال کیجیے کہ اسقدر اہم معاملہ
ہمارے ان چپ چپاتے ختم ہو جاتا ہے - نکاح ٹوٹنے کا تردد اقانہ طلاق
کا ڈھنڈورا - دو چار کے جان لیا تو کیا - بات تو یہ ہے عدالت

مین تھا کا فضیحتی ہو۔ گواہون کے غبن بیان ہون۔ عدالت کو قرا لے تماشائیون کی دلچسپی ہو۔ ہر مجمع مین چرچے اخبارون کے صدقے مین ملکون شہیر سے ہون۔ سقب جاگے تہذیب اور حسن اخلاق سکے سکے بیٹھین۔ ہندوستان لاکھ ترقی کرے مگر جب تک یہان یہ اخلاص ہوگی ہرگز ہرگز یورپ مین نگاہون مین وقعت نہوگی۔ پس اون لوگون کو جو یورپین طریقون پر جان دیتے اور ہندوستان کو بام ترقی پر ادچکانا چاہتے ہین لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کے اس جانب توجہ کرین ورنہ آج کی بات یاد رکھین کہ بے اسکے اس ملک کو اگر ترقی بھی فائدہ پہونچے تو مین ہندوستانی نہین وما علینا الا البلاغ

ایک باریک خیال ہندوستانی

ناول

اگرچہ علوم و فنون مفیدہ کی ترویج چاہنے والون کے واسطے یہ امر مسرت خیز اور باطمینان بخش نہین کہ اس زمانے مین اردو خوان پبلک کے فائدے کے لیے مضامین مذکورہ کے متعلق اوسقدر رسالے اور کتابین نہین شائع ہوتین جسقدر مجاز و شاعری کے گلدستے اور دماغ کو گندہ کرنے والے قصے اور افسانے۔ تاہم ملک کی تعلیم عام حالت۔ جمہور کے فہم اور رجحان دیکھتے غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خیالی لذت و زبانی چٹخارے پسند کرنے والے ہین اونکو اور کچھ نہین تو بدتر مشغلون سے باز رکھنے کے لئے ناول بنا جاتین۔ علاوہ ان کے بجز کھانے پینے اور حرکات فضول مین عمر عزیز ضائع کرنے کے دوسرا کام نہین۔ چند طبیعتین ایسی ہوا کرتی ہین جو محنت و مشقت کے بعد فرصت کے گھنٹون مین دلچسپ گپ شپ اور دماغ پر کلہاڑا ڈالنے والی کتابون کے مطالعے کی خواہشمند ہوتی ہین ایسے لوگون کے واسطے افسانے اور ناول ایک حد تک قابل درگذر مدارات ہو سکتے ہین۔ ہمارے اردو خوان پبلک مین نہ ابھی ایسی لیاقت کہ ناولون سے وہ بڑے بڑے مقاصد پورے کرین جو یورپ مین حاصل کیے جاتے ہین نہ اتنی فہم کہ مطلب خیز ناولون کو سمجھکر اسیقدر مشاق ہون کہ انکے اعمال سے ناولسٹ کے اغراض نکلین۔ ہان امید انشاپردازی کی سفارش پر اتنا ترصد ہم کر سکتے ہین کہ اگر یہ فن اعلے کی جانب ترقی کرتا گیا اردو شاعری کی طرح پوچ دلچسپ نہونے پایا تو اس ڈہرے پر چلنے والے اک زمانے مین کیا عجب منزل مقصود تک پہونچ سکین۔ اسیکی امید ہم اپنے دوست منشی سجے نراین صاحب کے رسالہ ناول کی تجویز اور کوشش کو فضول اور بیکار نہین کہہ سکتے۔ رسالہ مذکور یکم جنوری سنہ ۱۸۹۳ء سے شائع ہوتا ہے اور کوشش کیجاتی ہے کہ انگریزی ڈھنگ کے اوریجنل ناول دس ماہوار رسالے کی صورت مین شائع کیے جائین۔ جنوری فروری مارچ کے پرچے ہم نے جستہ جستہ دیکھے اسکے قصے بھی اکتانیوالے نہین۔ زبان اور طرز بیان قصے کو اچیرن کرنے والا اگر اسیطرح کوشش رہی کہ ہر نمبر اپنے گزشتہ نمبر سے بڑھا چڑھا رہا تو ہم کہہ سکتے ہین کہ پبلک کی دلچسپی اور دلچسپی سے قدردانی اور قدردانی سے ترقی کا مستحق ہوگا۔ اگر کوئی شائق ان نمبرون کو غور اور شوق کی نگاہ سے دیکھے تو ہمارا خیال ہے کہ وہ اپنے روپے اور وقت عزیز کے ضائع جانے کا شاکی نہوگا قیمت عہ سالانہ۔ نشان ولپنید پریس امین آباد لکھنؤ۔

مضامین غیر

بہر دیار کہ خواہد برد غبار مرا
ہنوز شعبدہ بازی آسمان باقیست

کل صبح کو مین نہایت بد خط گھر کے اندر غسل خانہ کے ایک گوشہ مین بیٹھا مگر دماغ بشغول کار تھا۔ سوچ رہا تھا کہ کابل کے کمیشن کی طیاری ہے اور یقین ہے کمیشن جائیگا ہی مگر نتیجہ کیا ہوگا۔ امیر عبد الرحمن خان کے خزانہ مین چند لاکھ روپے کی توفیر اور سلاح خانہ مین تھوڑے سے تفنگ و تبر کی زیادتی ہو جائیگی۔ اور مصارف آمد و رفت علاوہ۔۔ اگر امیر کی خانہ جنگی مین مدد کرتے جاتے ہو یعنے اوسکو مقابل دشمنون کے مدد دینا چاہتے ہو تو یہ مدد فضول ہے بڑے مدبر انگلش اسٹیٹس مین کا تراؤ تھا اور اوسکی نصیحت ہے کہ کابل کا ٹرابل فیوڈ مین رہنا خیر ہندوستان و افغانستان ہر دو ہے۔ پھر کیون روپے برباد کرو اور بہت سے ہتھیار ضائع کرو۔ اور اگر یہ مُراد ہے کہ روس کی پیشقدمی کو روکو تو یہ بھی بقول ایک اسٹیٹس مین یعنے لارڈ جان لارنس کے افغانستان مین جاکر روس کا مدافعہ کرنا ایسا ہے کہ پشت نہنگ پر سوار ہو کر شیر کو مارنا چاہو۔ ٹھہرو جب وہ ہندوستان کے دروازہ پر آوین تب وہ ہاتھ دکھاؤ کہ وہ مجبوراً اولٹے پاؤن لوٹین۔ اگر یہ کہتے ہو کہ اوسوقت سے اسوقت مین بڑا فرق ہوگیا ہے۔ مین کہتا ہون فرق بہتر ہوا ہے بدتر نہین۔ اوسوقت تمہارے ہندوستان کا محکم اور پختہ دروازہ لاہور تھا۔ اب ہندوکش کے اوس جانب کا خط مستقیم دامنہ ہے۔ پہلے تم صرف کشمیر کی سرحد یعنے گلگت سے واقف تھے۔ اب دیوار اعظم چین سے لیکر سرحد خراسان ایران تک تمہارا دخل کیا ہوا ہے۔ جس مقام سے روس کو میدان ملتا ہے یعنے بلندی پامیر و دروازہ سے لیکر ال قریب اندخو کنار کنارہ رود آمو وہ کل علاقہ تمہارا اگز کیا ہوا ہے اور اب ایک راستہ ہنوز ہ کیسکل سر معقول تمہارے ہاتھ مین آیا ہوا ہے۔ پھر یار و تکلیف اوٹھاؤ ہو آرام سے بیٹھو جب وقت آئیگا دیکھ لیا جائیگا۔ روپیہ جو اسمین صرف کرنے ہو نہین تو ہم اس سے سامان حربی مول لینگے۔ اور اگر مدعا یہ ہے کہ ملک امیر کو اسپر راضی کرو کہ ہمارا ایک منصب دار خواہ کالا یا گورا اوسکے علاقہ ترکستان یعنے خان آباد یا تقان سے لیکر حد میمنہ کے اندر رہا کرے تو اسکے لیئے اسقدر دھوم کی ضرورت کیا ہے بذریعہ خط کے بھی یہ معاملہ طے ہو سکتا ہے۔ اور خاص افسر کی ضرورت کیا ہے ایک غریب میری طرح جیسے زبان فلک زدہ کو مزار شریف کے صحن مین ڈال رکھو۔ اور جو ٹکڑے یہ جمع کرے اوسکو باری کے موافق

ریزیڈنٹ ہنوترہ اور ریزیڈنٹ سیستان دقتاً فوقتاً جاکر لے آیا کرنیٰ آیندہ تم جانو سادے آدمی کا مؤداف تھوٹ کالے کی وضع تخیل سے بالکل علحدہ ہے۔ مین یہ خیال اپنے دل مین مجنون کی طرح گانٹھ رہا تھا اور اپنے سایہ سے باتین کر رہا تھا کہ کسی نے آواز دی۔ فوراً غسلخانہ سے باہر نکلا جلدی جلدی کوٹ پتلون پہنکر باہر آیا کہ شاید سرکاری چپراسی ہو اور کہنے آیا ہو کہ کلکٹر صاحب تمھین بلاتے ہین لاٹ صاحب شملہ سے تمکو بلائین ہین۔ گر باہر آکر دیکھا تو آن مہ جنون من بود۔ میان ٹوپس منہ مین چرٹ دبائے کھڑے ہین۔ خیر بیٹھ گیا یہ میان ٹوپس ایک اوپھٹر شاعر ہین مگر فی الحال انھون نے طریقہ جدید شاعری مین عاصم کی بیعت کی ہے۔ آج اپنا پہلا نظم یورپئین وضع کا سنانے لائے ہین۔ فرماتے ہین کہ۔ نظم

بسر و سیر جہان نظر کن۔ خزان ز ہر سو نمودہ رو بیش
تمام آب روان چو شیشہ۔ ہر چہ کوہ و دشت یخ بست
درخت گلہا چو شاخ سیمین ز برف۔ وہر بدر نگ و بوئیش
نظر بکو ہے کہ چون زمرو ز سبزہ بنمود۔ ہر قدم خست
نسیم سودا فزا ز ہر سو صبا ز ہر سمت وحشت آور
سحر۔ ز ابر و ز برف باران گہے منور گہے مکدر
ٹرار۔ ٹم ٹم۔ ٹرار ٹم ٹم۔ ٹم ٹم ٹم۔ ٹم ٹم ٹم۔
جمیع مرغان نغمہ پرور۔ فسردہ۔ سر در بغل نہادہ
برائے مالیکہ راندہ خانہ۔ بجمع کاہ علف کشادر
کمال خود را۔ بخوف مردن ز برف۔ در بسر بہر نداده
ھیال دہقان۔ بہر کریچہ۔ بگرد آتش نشستہ یکسر
کسے بپختن۔ کسے بسوزن۔ کسے بریسیدن و ببازی
جہان بدل شد۔ ولیک کیتب۔ ہمان سیاہی ہمان درازی
ٹرار ٹم ٹم۔ ٹرار ٹم ٹم۔ ٹم ٹم ٹم۔ ٹم ٹم ٹم۔
من و بغربت درین زمانہ بیاد آن دلبر یگانہ
گہے بکوہ و گہے بصحرا۔ گہے فتادہ بموج دریا
ندر میان بلائے غربت نہ بند عیش و نشاط خانہ
بجملہ حالت مریض لیکن مرض بظاہر نبود پیدا
مپرس اے ہمنشین ز ٹوپس ز صبح و شام سے چگونہ باشد
بغیر معشوق برق جلوہ۔ غریب۔ افگر نمودہ باشد
ٹرار ٹم ٹم۔ ٹرار ٹم ٹم۔ ٹم ٹم ٹم۔ ٹم ٹم ٹم

اب کہیے مین اس جنون کا کیا جواب دیتا۔ ہنس کے چپ ہو گیا۔ بعد نظم فشانی کے میان ٹوپس صاحب بولے۔ اوستاد کا کوئی خط بھی آیا ہے یا نہین؟۔ مین اونکی خاطر گزشتہ ہفتہ کا خط

اوٹھالایا اور سنانے لگا۔

خط عاصم

میری جان۔ دو برس سے مین اس ظلمتکدہ مین ہون۔ ابتو آنکھ تک تھک گئی نظر میلی ہوگئی۔ کہان تک کوئی سنڈ فسنڈ کالے جنگلون کو دیکھا کیے مگر کیا کیجئے ضرورت لیئے پھرتی ہے اور مجبور ناپسند مقامات مین مقید کرتی ہے۔ خیر جب تک آب و دانہ ہے رہنا پڑیگا۔ ایذئون ایک اور عذاب ہے کتیان اس کثرت سے ہوگئی ہین کہ واللہ بعض وقت بے اختیار خیرہ اعتراض کرتا ہون کہ بڑی غلطی ہے کہ انسان کو فوائد ذم سے محروم رکھا۔ تقریباً ہر جنگلی میوہ کے بیج سے تیل نکالا جا سکتا ہے مگر یہان کسی کو تیل نکالنا آوے بہی۔ کئی جوار ہی جو بطور فصل کے بیچتے اور پیدا کرتے ہین اسکے آٹے کے لیئے چکی تک تو ہے نہین سل پر آٹا پیستے ہین موم کی بتی بعد خرچ ٹرانسپورٹ وغیرہ کے فی بتی چھ آنہ کو پڑتی ہے اب غور فرمایئے اگر نہایت کفایت کے ساتھ ایک

بتی ہر روز جلائی جاتی ہے قبلۂ عالم تیرہ روپیہ مہینے کے قریب صرف ہوتے ہین۔ کروسین کا نرخ علیٰ ہذا القیاس ایسا ہی ہے۔ گھی جو سپاہیون کے لیئے منگایا جاتا ہے یہان اکڑہائی روپیہ پونڈ بکتا ہے۔ اب چراغ کیونکر جلاؤن اور تمھین خط کیونکر لکھون۔ دن کو اپنے کام سے فرصت نہین رات کو وہ وقت۔ جب کبھی ایک روپیہ کا خون کرتا ہون جب تکو خط لکھتا ہون۔ ہان میری جان اگر تمھارے دوستون مین مالدار عقلمند ہون اور واقعی عقل رکھتے ہون یعنے عقل معاش تو اونسے کہو کہ اپنے ہمجنس چند احباب کو جمع کرین اور ایک کمپنی قرار دیکر روزمرہ کی ضرورت کی چیزین مثل لدھیانہ کا کپڑا چائے شاہجہان پور کی شکر۔ گھی۔ تیل۔ مربّہ اچار۔ مصالحہ سالن مین ڈالنے کا گرم و سرد ہو۔ سوئی دھاگہ المختصر انسانی ضرورتون کل چیزین ہندوستان سے خرید کر یہان روانہ کرین مین اطمینان کے ساتھ بعد وضع اخراجات اونکو سال بھر کے اندر ڈیوڑھا نفع دے دونگا اسکو دل لگی نہ سمجھو۔ بلکہ معاملہ کی طرح سوچو۔ اور اس بارہ مین میرے ساتھ کتابت کرو۔ مین اس دو برس مین مین یورپین کو دیکھ چکا کہ وہ صرف پچاس پونڈ نقد کا مال زنگبار سے لاکر اسوقت ہزار ہزار پونڈ کے مالک ہین اور دوکان کھاتے مین ہے۔ کہ ایسا ہوتا کہ زمین مول لیکر قہوہ کی کھیتی بہی کی ہے۔ اگر یہ نہین کرتے تو بہی اس دو برس مین پچاس پونڈ کے ۵۰۰ پونڈ بے تکلف کر لیتے۔ مگر یہ باتین صرف اور دس برس تک ممکن ہین بعد اسکے پھر ہندوستان کا سا حال ہو جائیگا۔ دمڑی کی چمڑی نکالنا پڑے گی۔ اور سنو اگر اہل حرفہ ہر قسم کی ہمت کرین اور یہان آنا چاہین تو مین اطمینان دلا سکتا ہون کہ انکو علاوہ خرچ آمد و رفت کے خوراک سرکاری دلوا دونگا اور ہندوستان کے معمولی معقول مشاہرہ کی نسبت بیس روپیہ سیکڑہ زیادہ دلوا دونگا۔ ہندوستان کی حالت مجھے معلوم ہے اسوقت یہ ملک ہندوستانیون کے لیئے واللہ سونا ہے سونا۔ پیچھے سخت پچھتا ینگے جب وقت نکل جائیگا اور یہ علاقہ بہی مثل ہندوستان کے زیر بار ٹیکس و رگیولیشن ہو جائیگا اسوقت ہر قسم کے آدمی کے لیئے یہان دولت موجود ہے اشرفی ہو نا چاہیئے ہر روز۔ درخواستین پولنڈ کے یہود اسٹریلیا کے یا انٹر ایشیا لیا کے اہل حرفہ لوگون کی آتی ہین مگر سرکار کو پہلے انگریزی رعایا کو موقعہ دینا منظور ہے مگر ہندیون کو زیادہ چاہتی ہے۔ اور یہی ہوگا۔ ہندیون کی آئے بلا ہندوستان مین کیڑون کی طرح سڑ جاینگے مگر باہر قدم نہ نکالینگے۔ دیکھو شاید اب کچھ چیتین تم تذکرہ کرو تو سہی پبلک ورکس بہت جاری ہے اگر ہندوستانی نجار۔ گھر بنانے والے راج۔ باغبان۔ موچی۔ یہ لگ آنا چاہین تو جنکو ہندوستان مین آٹھ آنے روز ملتے ہین انکو سرکار یہان بارہ آنہ روز اور خوراک دیتی ہے۔ درخواستین بھیج چلین منظور کرانا میرا ذمہ ہے۔ کمیشن ایک نہ لونگا۔ اور آیندہ کے لیئے ہزار ہا کی روٹی کا سہارا ہو جائیگا۔ اور یہ لوگ وطن سے بہی علحدہ نہونگے ہر دو تین برس سرکار کرایہ دیکر ادنکو لوا لائیگی۔ اور اگر دو برس سے پہلے جانا چاہینگے تو کرایہ خود دینا پڑیگا۔ ۳۵ روپے یہان سے بمبئی تک صرف ہوتے ہین۔ میری جان اب اور کوئی نئی بات نہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ جو کچھ معلوم ہوگا تو لکھونگا والسلام۔

تمھارا دوست عاصم

شام
اور
لکھنؤ

ہوئی شام ہوتا ہے دن بھی رخصت	ا ہے یا ذن آتی ہے اب شب کی ظلمت
ہوئی ختم مہر فلک کی تمازت	حرارت بدلتی ہوگئی وہ برودت

ہوا زرد روِ آفتاب درخشان
چلا جانب غرب افتان و خیزان

آئرلینڈ کا ہوم رول بل اور مخالفت کی بوچھار

ہین وہ پھول جنمین نہین کچھ بھی خوشبو
فقط دیکھنے ہی کے ہین سب یہ گلرو
نہ آنکھین ہین قاتل نہ سفاک ابرو
بلائین نہ زلفین نہ کالے ہین گیسو

چلو بھی یہان سے وہرا ہے بیان کیا
کرین چوک کی سیر دیکھین تماشا

عجب چیز ہے چوک یہ لکھنؤ کا
نہین چوک ہے شہر بھر کا خلاصا
یہ مانا بہت تنگ ہے اور چھوٹا
اگر چاندنی چوک کا ہے یہ بچا

جو کچھ یان ہے اب بھی تباہ کہین ہے
نہین ہے - نہین ہے - نہین ہے نہین ہے!

مہاجن یہان اور کنگال ہی ہین
گرہ کٹ بھی ہین اور دلال بھی ہین
بد اعمال بھی نیک افعال بھی ہین
نجومی بھی ہین اور رمال بھی ہین

خبردار: آلون سے - ہاتھ مانگ لین گے
یہ کنگال ہی - جان تک مانگ لین گے!

بلا کے قیامت کے ہین یہ گرہ کٹ
کترلیتے ہین جیب کو صاف جھٹ پٹ
نہوتی خبر ہے نہ ملتی ہے آہٹ
نہین بچنے پاتی ہے صاحب کی پاکٹ

ہین دو انگلیان اونکی قینچی سے بڑھکر
نہین ہے کہین اونکے کاٹے کا منتر

نہ دلال کی معرفت کچھ خرید و
دوکاندار لیتے ہین اک اک کو دو دو
جو لو سونا چاندی تو اوسکو پرکھ لو
مناسب تو یہ ہے فقط سیر دیکھو

میان بلبلے سے ذرا بچ کے چلنا!
نہ باتون پر اونکی کبھی تم بہلنا!

دوکانین ہین عمدہ دوکانون پہ کمرے
یہ کمرے ہین یا گھونسلے قمریون کے
پرانے ہین دو چار دس بیس بچے
یہی ہین کوئی تیرہ چودہ برس کے

ذرا انکی "حق سرہ" آپ سنئے
وہ پڑتی ہے ملیے یہی تھاپ سنئے!

مگر اک سرے سے ہین دیہاتین سب
کمانے کے آتے ہین انکو نہ ڈھب
نہ تھا اونکو تہذیب سے پہلے مطلب
مگر لکھنؤ مین ہوئین وہ مہذب

رحیمن کریمن آمیرن لفاتن
فہیمن نصیبن ہین بی امتیازن

لقب "جان" کا لکھنؤ مین جو پایا
تو وہ ہوگئین پھول کے گھی کا کپا
ملا پائیجامہ بڑے پائینچون کا
اوسے لیکے پہنا اوتار انگھٹنا

مگر کہتی ہین "قاف" کو کاف اب بھی
نہین خیر سے ہے زبان صاف اب بھی

نہ کچھ روپ انپر نہ اب ہے جوانی
چڑہ لیتی ہین منہ پہ وہ تیل پانی
ہے چیڑی کوئی اور ہے کوئی کانی
مگر ایسی ہی لوگ کہتے ہین "جانی"

ے کوئی اونکا علاج نہین کرسکتا ۱۲ ے بلبل ہند آفت روزگار تیسرین گفتار علیہ اپنکا

سمجھتی ہین اپنے کو وہ خوبصورت
نہین اونکے آگے کسی کی حقیقت

یہان خاندانی بھی دو چار گھر ہین
عدو جان کے دشمن مال و زر ہین
ہین وہ شہر کے شہر ہین با اثر ہین
بہت کچھ ہین مشہور اور نامور ہین

گورنمنٹ سرونٹ شاعر مہاجن
کیا کرتے ہین روز آآکے درشن

غضب ہے کہ ملک کے نامی ہین گرگر
جنھین حفظ ہے لفظ "مال" کا ازبر
وہی اونکے ہان چھپکے جاتے ہین اکثر
چلے آتے ہین صرف باتین بناکر

نہین صرف باتین محبت جتا کے
نہین پان ہی بلکہ وہ منہ کی کھا کے

مگر جو پھنسا آکے وہ مرکے نکلا
مرا لیکے "برھبس" بدایون کا ڈبھا
ہوا غرق تاروں لیکر خزانا
جو ڈوبا یہان وہ کبھی پھر نہ اُبھرا

درین ورطہ کشتی فروشد ہزارہ
کہ پیدا نشد تختہ بر کنارہ

ابھی مین کہان سے کہان جاکے پہونچا
فقط چوک کا حال مین لکھ رہا تھا
دکھاتا تھا اور دیکھتا تھا تماشا
تماشائیون کا اوڑا تا تھا خاکا

بگویم - بیان داستان گوش کن
بگر ہر چہ گفتم فراموش کن

تماشائیون مین ہین دو چار "گھٹے"
پھراتے ہین تسبیح کے خوب دانے
مشرع ہین پاجامے نیچے ہین کرتے
گھٹا سر ہے اور پانون مین کفش پہنے

وہ گردن کے نیچے لگاتے ہین چکر
نگاہ خدا بین ہین گردن کے اوپر

ہین "وہ سبحہ برکف" ہین وہ "توبہ بر لب"
اگر دلکو سمجھو تو توبہ سے مطلب
مے شوق سے جام خاطر لبالب
وہ کھل کھیلین گے خوب آنے تو دو شب

فقط دیکھنے کی یہ ہے پارسائی
کہ ہوتی ہے کم رونہ اونکی رسائی!

نئی وضع ہے دس پانچ ہین بانکے چھیلے
وہ چلتے ہین تن تن کے بن بن کے اکڑکے
ہین باریک اودھی کے رنگین کرتے
بہت چست اور تنگ ہین پائجامے

ذرا سی ہے فرق مقدس پہ ٹوپی
بڑی سی بڑی ہے فقط دو گرہ کی

عجب ٹھاٹھ اونکے غضب حسن طلعت
کنھیا نہین تو کنھیا کی مورت
وہ تھین لاکھ دو لاکھ مین خوبصورت
مگر ہے تغیر سے اب زار حالت

نظر آتے ہین زعفران زار چہرے
ہین اوترے ہوئے اور بیمار چہرے

کوئی غش ہے چاند وہ اقیرن نشہ پیا
اندھیا ہے کوئی کوئی ہے چہ سیا"

ہے قد یا کوئی خشک تیلا سا ٹیڑھا | کبھی دس برس پہلے تازہ ہوا تھا
وہ سر سبز پودے تھے مرجھا گئے ہین
کھلے ہی نہ تھے پھول کمھلا گئے ہین

جوانی مین بڈھے ہوئے اور اکثر | کلان نکیا تیر تاست کا جھک کر
لڑا کرتے تھے جو فیل مندی نے ٹکر | وہ اب مکھیان مارا کرتے ہین دن بھر
اوڑائی ہے افیون پینک مین ہین
یہ معلوم ہوتا ہے اسوقت مین ہین

انھین نازانی بڑی عادتون پر | دیا کرتے ہین تاؤ مونچھون پہ اکثر
ہیا دار قلاش بفکر بے زر | مگر دل یہ کہتا ہے تم ہو تو انگر
بلا سے جو ہوتا ہے فاقے پہ فاقہ
وہ گھر پھونک کر دیکھتے ہین تماشہ

امیرون کی حالت نہایت ردی ہے | امارت نہین یہ تو مفلسی ہے
جو تھی کچھ ملاک اونکو ملی ہے | یہی پرمہاجن کے دیکھو چڑھی ہے
چلا کرتا ہے قرض پر کام اونکا
کچہری مین مشہور ہے نام اونکا

مرے اونکے مورث تو پایا وثیقا | جو رہا تھ آیا چلن اونکا بگڑا
گئے چوک اور جاکے کرنے کو تاکا | جو ورثہ ملا خوب اوسکو لٹایا
نہ اب جاندانی نہ ہے شال باقی
فقط جسم لاغر پہ ہے کھال باقی

فضیحت کہ پیشے سے ہے عار اونکو | نہین علم سے کچھ سروکار اونکو
بنایا امارت نے بیکار اونکو | تعیش نے ڈالا ہے بیمار اونکو
وثیقہ نے اونکو بنایا ہے کاہل
رہے جاتے ہین ہاے افسوس جاہل

بہت لکھنؤ کی تھی دنیا مین شہرت | نگاہون مین ہی سارے عالم کی وقعت
ذہانت نہ ایسی کہین تھی نہ جدت | نہ صورت نہ سیرت نہ ایسی وجاہت
اوتارا تھا گو اسنے دلی کا چربا
مگر بعض باتون مین یہ بڑھ گیا تھا

تھا مشہور جیسا ہے بدنام ویسا | اوڑانے لگے غیر بھی اسکا خاکا
مگر کچھ نہین ہمکو غیرونسے شکوا | ہماری ہی غفلت نے ہمکو ڈبویا
کہین لوگ جو کچھ ہمین سب بجا ہے
بہت ٹھیک ہے یہ ہماری سزا ہے

ہوا نذر اسراف سب مال و دولت | جو کرتے ہین پیشہ نہین اونکی وقعت
سبب یہ کہ بدخرچ ہین ہم نہایت | غرض اب ہے غربت جو پہلے تھی عشرت
رہا عیش باقی نہ آرام باقی
فقط جسم لاغر پہ ہے کھال باقی

وسط ایشیا مین دو ہندبون کا مقابلہ

رائٹ آنریبل مسٹر گلیڈاسٹن

وزیر اعظم کا حال

انکی جیسی صورت ہے ویسی ہی سیرت ہے جسطرح اونکا چہرہ ملائم او۔ اثر پذیر ہے اوسیطرح اونکی روش بھی۔ یہ کبھی ایکسی نہین رہتی۔ آج کچھ ہے تو کل کچھ اور۔ اسکے متعدد پہلو ہین اور جب مبصر کی نظر اوسپر پڑتی ہے تو ایک نیا ہی رخ نظر آتا ہے۔ انکی روش کچھ ایسی مرکب ہے کہ انہین اس عہد کے مدبران ملکی کا خلاصہ کہنا کچھ بیجا نہین۔ ایک صاحب کی راے ہے کہ انہین فاکس کی فصیح البیانی۔ چیٹہم کا تجربہ۔ پیٹ کی مردانگی اور پیل کی مالی اور انتظامی قابلیت موجود ہے۔ آپکی مختلف صورتون کی آزادمزاجی اور کئی طرح کی ذہانت نے ہر کام مین یکسوئی او۔ کوششون مین ایسا استقلال پیدا کر دیا ہے کہ اب انکا نظیر ڈھونڈھے نہین ملتا۔ انھونے گذشتہ چھیہ برس تک ایسی ایسی دقتون کا سامنا اور رفاہ عام کے کامون مین اپنی پوری پوری ہمت کو ایسا مصروف کیا کہ اہل الراے کے نزدیک ہنگامہ بلکہ یہ مین بھی نہ تو ایسی مشکلین اور دقتین اوٹھانا پڑین اور نہ اپنی حیرت انگیز قابلیت سے ایسا کام لینا پڑا تھا اور پھر اس سن مین۔ ہان البتہ ایک معاملہ مین تقاضاے سن نے کچھ خرابی پیدا کر دی تھی۔ جب انھین کوئی نیا بحث طلب مضمون ملتا ہے تو آپ کی حالت بالکل اوس طالب العلم کی سی ہوجاتی ہے جسے غیر زبان مین کوئی کام دیا جاتا ہے۔ لیکن جہان یہ نقص ہے وہان اس نقص کے رفع کرنے کے لیئے ایک کمال بھی ہے یعنے جب یہ کسی کام کو شروع کرتے ہین تو پھر اوسمین بدل وجان مصروف ہوجاتے ہین۔ آپ ائرلینڈ کے بہت بڑے حامی وطرفدار ہین اس بار انتخاب مین اپنے مخالفین پر غالب آئے اور جب یہ مڈلوتھیین کی جانب سے منتخب ہوئے تو انھون نے اپنے انتخاب کرنے والون سے کہا "مین اپنا کام مردانگی اور ہوشیاری سے انجام دونگا" یہ ایسا وعدہ ہے جسکی سچائی مین آپ کے متعصب سے متعصب مخالف کو بھی کبھی شک نہوگا۔ اب انکا سن ۸۴ برس کا ہے۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ ایٹن اور کرائسٹ چرچ مین تعلیم پائی یہ نیوارک کی جانب سے ۱۸۳۲ء سے ۱۸۴۵ء تک۔ اکسفورڈ یونیورسٹی کی طرف سے ۱۸۴۷ء سے ۶۵ تک اور جنوبی لنکاشائر کی جانب سے ۱۸۶۵ء سے ۶۸ تک اور گرینچ کی طرف سے ۱۸۸۰ء تک پارلیمنٹ کے ممبر رہے اور اوسوقت سے اب تک برابر مڈلوتھیین کی جانب سے منتخب ہوتے ہین۔

دادابھائی

نوروجی

لارڈ سالسبری کا "بلیک مین" یعنے کالا آدمی براہ راست ہندوستان کا قائم مقام پارلیمنٹ کا ممبر ہے! ہند کو ایسا لائق اور ممتاز وکیل یا نائب کبھی نصیب نہوا ہوگا حسن اتفاق دیکھئے کہ جب یہ منتخب ہوئے تھے اوس زمانہ مین اونکے پرانے آقا یعنے گیکوار بڑودہ بھی انگلستان مین تشریف رکھتے تھے یہ ابتدا ہی سے ہونہار تھے۔ انھون نے الفنسٹن کالج بمبئی مین تعلیم پائی۔ علاوہ اسکے کہ بیشمار موقعون پر انعام پایا آپ نے کرکٹ مین ایسی شائقی پیدا کی تھی کہ کئی بار بازی جیتے۔ طالب العلمی سے ترقی کر کے ریاضی اور طبیعیات کے پروفیسر ہوئے۔ اور رفاہ عام کے کامون مین ہمیشہ بہت مستعدی اور سرگرمی ظاہر کی۔ اخبارات نکالے اور ملک کے فلاح کے لیئے نمایان کوششین کین۔ ۱۸۵۵ء مین ریاضی سے دست بردار ہوئے اور تجارت کو اختیار کیا۔ کاما اینڈ کو کے کارخانہ مین شریک ہو کر لندن آئے اور یہان قیام کیا یہ پہلا ہندوستانی کارخانہ تھا جو انگلستان مین قائم ہونے والا تھا۔ لندن مین "انڈین اسوسی ایشن" اور "ایسٹ انڈیا اسوسی ایشن" کے نام سے دو انجمنین قائم کین۔ اور ہندوستان کے مالی معاملات پر بہت غور کیا کرتے اور بہت سے مدبران ملکی خصوصاً مسٹر فیوسٹ کو ہندوستان کے پیچیدہ مسائل کے سمجھنے مین بہت مدد دیتے تھے۔ ۱۸۷۴ء مین ریاست بڑودہ کے وزیر اعظم مقرر ہو کر ہندوستان مین واپس آئے۔ اوس زمانہ مین ریاست مذکور کی مالی اور تمدنی حالت نہایت خراب تھی۔ آپ کے انتظام سے تمام خرابیان رفع ہوئین آپ کے حسن انتظام کی تصدیق آپ کے جانشین سر لیوس پلی اور نیز اون مشہور انگلو انڈین حضرات نے کی جو آپکے بعد وزارت بڑودہ پر مامور ہوئے۔ وزارت سے جدا ہونے کے تھوڑے عرصہ کے بعد بمبئی "لیجس لیٹو کونسل" یا مجلس واضعان قوانین کے رکن مقرر کیئے گئے اور لارڈ رے گورنر بمبئی نے مقرر کرتے وقت آپکی قابلیت وتجربہ کی بہت کچھ صفت وثنا کی۔ آپ قوم کے پارسی اور ایک پارسی پروہت کے فرزند خلف ہین ۱۸۲۵ء مین بمقام بمبئی پیدا ہوئے۔ یہ تو کالے ہین اور نہ کچھ اور۔ اور اگر بہ موجودہ ہوس آف کامنس کے ممبرون سے ملاکر کالے ہین تو ہوس کی معزز کرسی پر

آئرلینڈ کا ہوم رول بل اور مخالف بھیڑیے

سر جان گورسٹ

آپ کی نسبت مختلف رائین ہین بعض تو یہ کہتے ہین کہ تمام "ہوس آف کامنس" مین سب سے بڑھکر تارک الدنیا ہین۔ دنیا کی دولت و عزت کو ہیچ سمجھتے اور نظر حقارت سے دیکھتے ہین اور بعض کی رائے مین آپ اسقدر سب کے ہمدرد انسان اور نیک اترس مین۔ لیکن جو اسپیچ آپ نے واقعہ منی پور کے متعلق دی تھی اوسمین آپنے باغیان منی پور کے لوگون کے سر قلم کرنے کی ضرورت اسطرح بیان کی تھی کہ وہ زمانہ موجودہ مین غیر مناسب شوخی تصور کیجاتی ہے اور غالباً بہت دنون تک یاد رہیگی۔ آپ نے ۱۸۹۱ء مین اوس مباحثہ مین شرکت کی تھی جو کم سن لڑکون کی مزدوری کرنے کی نسبت ہوتا تھا اور بیان کیا تھا کہ لارڈ سالسبری نے برلن کانفرنس مین شریک ہونیوالے ڈیلیگیٹس کو ہدایت کی تھی کہ وہ ۱۲ برس کا سن تسلیم کرلین۔ اور وہ سن ہوگا جسپر پہنچکر کم سن لڑکے مزدوری شروع کرنے کے مجاز ہونگے اور گورنمنٹ "ہوس آف کامنس" سے یہ اصرار یہ چاہتی تھی کہ وہ ۱۰ برس کا سن قبول کرلے۔ آپ کے اس بیچ بچاو یا شرکت سے خاص دوستون دشمنون سب کو بہت تشویش ہوئی تھی جو لوگ آپ سے اچھی طرح واقف ہین کہتے ہین کہ سر جان بظاہر "سی نک" یا تارک الدنیا ہین مگر دراصل آپ ٹوری ماکریٹ (حامی سلطنت جمہوریہ) اور لیبر لیڈر (مزدورون کے طرفدار) ہین۔ آپ نے برلن لیبر کانگرس مین گورنمنٹ کی طرف سے بہت قابلیت کے ساتھ نیابت کی اور لیبر کمیشن جو آجکل اجلاس کر رہا ہے اوسکے بانی آپ ہی ہین۔ مسٹر جیکسن سکرٹری صیغہ خزانہ کے جانشین ہونے کے قبل آپ "انڈر سکرٹری ہندوستان" تھے۔ اور ۱۸۸۵ء مین سالسٹیر جنرل۔ درمیان ۱۸۸۰ء و ۱۸۸۵ء کے جماعت "فورتھ پارٹی" کے ممبر رہے۔ اور لارڈ رینڈالف چرچل کی سرپرستی مین بہت با اثر اور صاحب اقتدار تھے ابتداء عمر مین "کانسل" کے عہدہ پر ہندوستان مین تعلق رکھتے تھے۔ اور دو برس تک جزیرہ "نیوزیلنڈ" مین بمقام "دکیٹو" سول کمشنر رہے۔ آپ کی تعلیم "سینٹ جان کالج" کیمرج مین ہوئی اور ۳۰ برس کا عرصہ گذرا جب آپ نے بیرسٹری کی ڈگری پائی تھی۔ اب آپ کا سن ستاون برس کا ہے۔

راقم

ا ۔ ع ۔ ش

دعا اور خدا پر حملہ

ایک مسلمان کا لڑکا امتحان دینے چلا۔ خوب محنت سے طیار ہوا تھا تاہم امتحان کا نام تھا امید و بیم کی حالت تھی۔

باپ نے کہا بیٹا گھبراؤ نہ خدا سے دعا کرو کہ وہ تمھاری مدد کرے اور وہ ضرور مدد کریگا۔ بیٹے نے دعا مانگی اور اسکول کو گیا۔

باپ کی کمبختی جو آئی تو ایک دوست سے ذکر کیا وہ دوست کس دل و دماغ کے تھے اونکی باتون سے ظاہر ہوگا۔

دوست دعا کے زور سے پاس ہوا کیا معنے اصلی قابلیت چاہئے۔

باپ — مین تو کچھ مطلب ہی نہ سمجھا۔

دوست — اور یہ تو خیال کیجئے کہ پاس ہو نہ ہوا تو خدا کو اس معاملہ مین آپ کا بیٹا ایک جزو معطل سمجھیگا۔

باپ یہ اعتراض تو ہر دعا کرنے والے پر عائد ہوتا ہے۔ بہرکیف معاف کیجئے۔ مجھسے غلطی ہوئی کہ آپ سے مین نے یہ تذکرہ کیا۔ باپ کے پاس دندان شکن جواب تھے لیکن اونھون نے عقلمندی کی کہ معافی مانگ لی۔

ایک ظریف شخص نے دوست سے کہا کہ آپ کا اعتراض بجا ہے مین خدا اور باپ دونون سے ہمدردی کرتا ہون۔

بعد اسکے باپ مسجد گئے بیٹا امتحان مین پاس ہوکر دوستون سے ملنے گیا۔ دوست۔

دوست صاحب مسٹر بریڈلا کی طرف کسی ضرورت سے چلے گئے
ظریف صاحب مسٹر پنچ کے آفس مین رپورٹ لکھانے سدھارے

راقم

الف

رمضان شریف کی الوداع

یہ اسوقت مسجد مین کیا ماجرا ہے | کہ ہر گوشے مین ایک محشر بپا ہے
حزین کوئی بیٹھا کوئی رو رہا ہے | کوئی دم بخود سر جھکائے کھڑا ہے

بہی جاتی ہین ندیان چشم تر سے
ابلتے ہین فوارہ خون جگر سے

سنو یارو رخصت ہوئے ہین جنھسے | ہوا خواہون مشتاق ہر اک کی دید
یہان اسلئے جمع ہے آج خلقت | کہ رو رو کے اب کیجئے دل کی کلفت

پڑھا جائیگا آج ملوا کا خطبہ

ہوم رول بل کی حالت موجودہ

[illegible] ساتھ بولتے ہین - علاوہ اسکے ہندوستان کی مالی حالت سے بخوبی
واقف ہین اور آپ کو معاملات مصر کا خاص طور پر علم ہے - وجہ یہ ہے
کہ آپ نے اکثر مصر کی سیر کی ہے - اور "[illegible] انگلنڈ ان ایجپٹ" کے نام
سے ایک کتاب شائع کرائی ہے
اوڈیٹر - آپ کے واسطے حیدرآباد دکن کی ریاست ایک سبزہ چراگاہ
[illegible] کوئی ایسا معاملہ پیش آتا ہے جسکا [illegible] مین پیش ہونا
[illegible] خیال کیا جاتا ہے تو آپ اس [illegible] مین طلب کیے جاتے
تھے [illegible] ولایت مین
ہو جاتا ہے - حال مین جو کچھ انقلاب دکن مین ہوا اوس نے بہی
آپ کو [illegible] دیا اور آپ [illegible] اخلاق دوست کیطرح وہان
تشریف لے گئے [illegible] انگلستان
واپس گئے [illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible] حیدرآباد دکن [illegible]
واللہ ورسن قال

چو [illegible] وقت [illegible]

آنریبل سر اسٹیفرڈ نارتھ کوٹ

آپ کی تعلیم ایٹن اور مرٹن کالج آکسفورڈ مین ہوئی - آپ ایک وجیہ
اور جوان آدمی ہین اور ہر شخص کو بہت جلد اپنی طرف مخاطب کر لیتے
ہین - محکمہ خارجہ کے معاملات مین بہت [illegible] طرح کا تجربہ
حاصل ہے - جب مارکوئیس آف رپن [illegible] کی ترتیب کے
واسطے ۱۸۷۱ء مین تاج برطانیہ کی طرف سے بھیجے گئے تو آپ بہی ہمراہ
تھے اور برٹش کلیم کمشنر کے سکریٹری مقرر ہوئے تھے اور جس زمانہ
مین ۱۸۷۶ء لارڈ سالسبری بحیثیت سفیر زاید قسطنطنیہ بھیجے گئے تھے
تو آپ اونکے پرائوٹ سکریٹری تھے و نیز ۱۸۷۸ء مین اپنے والد مرحوم
لارڈ ایڈیسلی کے پرائوٹ سکریٹری مقرر ہوئے اور ۱۸۸۰ء محکمہ سفارت
کے تیسرے سکریٹری مقرر ہوئے تھے - اور ۱۸۸۰ء "کمینڈر آف باتھ" کا
خطاب عطا ہوا - اور جب ۱۸۸۵ء مین فرقہ کنسرویٹو بھر برسر حکومت
ہوا تو آپ محکمہ جنگ کے مالی سکریٹری مقرر کیے گئے - اور یہ وہ عہدہ ہے
جو موجودہ گورنمنٹ کی ترکیب کے موقع پر دیا گیا تھا مگر آپ نے استعفا پیش
کیا وجہ یہ تہی کہ آپ کے والد اپنی وفات سے کچھ دنون پہلے بغرض اپنے
عہدہ سے ہٹا دیئے گئے تھے - لیکن آخرکار کہنے سننے اور سمجھانے بجھانے
سے آخر ۱۸۸۶ء تک جدا نہین ہوئے - اور بعد علیحدگی کے پہر یہ عہدہ قبول
نہین کیا گیا - اور ملکہ معظمہ نے باظہار خوشنودی مزاج آپ کو بیرونٹ
مقرر فرمایا - اور آپ کا لقب " سر اسٹفرڈ نارتھ کوٹ " برابر قائم رہا -
آپ کی شادی ۱۸۷۳ء مین " لارڈ ماونٹ اسٹفن مانٹ ریل " کی لے پالک لڑکی
سے ہوئی - اب آپ کا سن ۴۶ برس کا ہے -

[illegible]

پنچ مل خدا اضدا مل پنچ

[illegible] ۲۷ اپریل ۱۸۹۳ء

تبادلہ کیجیے تو نیو فرزند خفا ہوا جاتا ہے

ہمارے بعض ہمعصر بہی عجب چھلے مزاج کے ہوا کرتے ہین جہان تبادلہ
مین دیر ہوئی خفا ہو گئے - [illegible] کم بختی کے مارے سے منظور کیا
[illegible] آپ [illegible] اپنڈی کی بنیاد [illegible]
تسانے مین تامل نہین - آج کل ایک نیا پرچہ گورکھپور سے نکلا ہے اوسکے
شہری ہمعصر الوقت نے کسی وجہ سے تبادلہ نہین کیا اب آپ بہت
بگڑے ہوئے ہین - کہ کیون " رسم قدیم کے خیال سے مبادلہ " نہ کیا گیا - اور
اچھا تمکو پروا نہین تو ہمکو بہی " آرزو نہین " -
اجی حضرت غصے کو تہوک ڈالیئے اور ہمارے خود سوچیئے تو سہی کہ ہم
کسی کو ہمارے اخبار سے مستفید و مستفیض ہونے کی پروا نہین - یا وہ اور طرح
کلب یا دوست کے ہان دیکھ لیتا ہے تو وہ تبادلہ کرکے کیون فضول اسکا
پرچہ لے اور ہمارا دے - اگر کوئی اسراد سکے دیکھنے کے قابل ہوگا اور اوسکو
ہزار دفعہ غرض ہوگی خود تلاش کرے - کہین نہ کہین سے دیکھ ہی لیگا
اور نہ دیکھے گا تو اوسی کا نقصان ہوگا - ہمکو کیا ضرور ہے کہ خواہ مخواہ
" مان نہ مان تیرا مہمان نہین " -

لوکل علیہ الرحمۃ

نیو الفرڈ تھیٹریکل کمپنی جو شہر کو مہینہ بھر سے لوٹ رہی تہی الحمد للہ کل پرسون
یہان سے دفع ہونے والی ہے -

ملہ " بیرونٹ " بیرن کا اسم تصغیر ہے یعنے بیرن سے کم درجہ کا امیر

مضامین غیر

سوانح عمری ممبران پارلیمنٹ

مسٹر ہربرٹ گلیڈ اسٹن

انھون نے ایٹن اور یونیورسٹی کالج آکسفورڈ مین تعلیم پائی - آنکی تصویر اسطرح کھینچی گئی ہے کہ اسکول کے لڑکون کی طرح انکا کالر یا گلو بند کھلا ہوا ہے چہرہ سے تبسم ظاہر ہوتا ہے - پتھرون سے کھیل رہے ہین یا آنکھ بچاکر تر پہ کھا رہے ہین - مگر یہ ٹھیک نہین ہے - آنکی جماعت کو انسے بہت کچھ فائدہ پہونچتا ہے - انکی وجاہت اور شان ایسی ہے کہ مدبران سلطنت کے بڑے بڑے جلسون مین اس کا اثر پڑتا ہے - آپ دیہات یا تفصل کی کمیٹیون مین بہت خوشی سے شرکت کرتے ہین -
گزشتہ پارلیمنٹ مین "کرائمز ایکٹ" پر ایسی اعلے اور عمدگی کے ساتھ تقریر کی کہ تمام ہوس مان مان گیا اور ممبرون نے بالاتفاق یہی کہاکہ "اس تقریر مین بڑھے کی آواز بازگشت ہے - اور یہ بھی اپنے والد کے زمانہ وزارت مین ایک پرائوٹ سکریٹری تھے اور اس عہدہ پر ۱۸۸۰ء سے ۸۵ تک رہے اور بعد ازان صیغۂ خزانہ کے ہینیرالڈ کی خدمت پر مقرر ہوئے مگر بلا تنخواہ - اور ۱۸۸۶ء مین انھین صیغۂ جنگ کی مالی سکریٹری شپ ملی - یہ خدمت وزرا کے بیٹون کے لیئے مخصوص ہوئی ہے - انسے پہلے نوجوان مسٹر اسٹفرڈ نا تھ کوٹ اسی خدمت پر تھے ۱۸۸۰ء کے قبل کیبل کالج مین لکچرار [illegible] انھون نے علی پالیٹکس مین جس تیزی کے ساتھ دنیا کے سامنے امتیاز حاصل کیا وہ بیشک قابل تعریف ہے - انکی اسپیچون کی نسبت بعض لوگ یہ خیال کرتے [illegible] انکے والد [illegible] شریک ہوتی ہین - مگر نہین یہ اونکی [illegible] وہ ان ہی [illegible] ایون کا لب [illegible]

رائیٹ آنریبل

جان

مورلی

آپ نے حال مین اپنے ایک ملاقاتی سے کہا "مین دو ہی صاحبون کی ذات سے بنا ہون ایک صاحب "جان اسٹوارٹ مل" اور دوسرے مسٹر گلیڈ اسٹن ہین آپ نے دونون کا احسان اپنے سر سے اتار دیا اور عوض کر دیا - فلاسفر مل کے ساتھ تو یہ کیا کہ فلسفیانہ ریڈیکل ازم کی ترقی مین ایک طرح کے ناگوار نہ گزرنے والے اصرار کے ساتھ تائید کی اور مسٹر گلیڈ اسٹن کا ساتھ بڑے بڑے نازک وقتون مین دیا اور وفاداری اور اخلاص کے ساتھ جنبہ داری کی - اب آپ بجاے سر ڈبلیو ہارکورٹ کے مسٹر گلیڈ اسٹن کے مددمعاون یعنے دہنا ہاتھ ہین او بخلاف مسٹر ہارکوٹ کے آپکی راستبازی اور دیانت کو مخالف گروہ بھی مانتا ہے - لوگ آپ کو "آنسٹ جان" یعنی ایماندار جان کے نام سے یاد کرتے ہین گو آپ اسکو پسند نہین کرتے مگر اس فقرہ سے آپہی مراد لیئے جاتے ہین "لبرل کیبی نٹ" یعنے مجلس وزرا جماعت لبرل کے آپ ہی ایک ایسے ممبر ہین جو اپنی نسبت یہ خیال کرتے ہین کہ اگر وہ حدود پارلیمنٹ سے ہمیشہ کے لیئے جدا کر دیئے جائین تو وہ اور جگہہ وہان سے بہتر کام کرین اب انگلستان مین عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ مسٹر مورلی نے پالیٹکس (سیاست مدن) مین وہ بات پیدا کی ہے جو ادب کی دنیا مین پیدا ہونی چاہی تہی - غالباً یہ کہنا بہت صحیح ہوگا کہ آپ نے اپنی پارٹی کے پالیٹکس مین ذہانت اور اخلاقی باتون کا شوق پیدا کر دیا ہے اور یہ دونون باتین آپنے مطالعہ کتب سے حاصل کی ہین اور اسکے عوض مین آپ کو وہ قدرت حاصل ہوئی ہے جو تجربۂ معاملات کی وجہ سے ہوتی ہے - دوسرا اہم خیال جو آپ نے عمدہ اسے یا مضمون مین ظاہر کیا ہے - یہ ہے کہ اونکا پالیٹکس اصول [illegible] پر مبنی ہے - یہ بالکل صحیح ہے کہ آپ ایک ہوشیار وگ ہین - [illegible] بیان کیا گیا [illegible] موقع پر کہا تھا کہ مسٹر

ہریڈ لا اسٹر یا نل اور مین اعلے درجہ کا کنسرویٹو ممبر ہون - اگر انھون نے اپنے ساتھ مسٹر گلیڈ اسٹن کو بھی شریک کرلیا ہوتا تو گو عام جماعت نہین تو خاص خاص ممبر اور توصیف کرنے والے حضرت ضرور آپ کے ہم خیال اور آپ سے اس رائے مین متفق ہوتے - مگر سچ یہ ہے کہ کوئی مشہور شخص ایسا نہین ہے جو آپ سے بڑھکر برائی مین مشہور ہو - مسٹر اسٹیڈ ریویو آف ریویوز مین لکھتے ہین کہ "مسٹر مورلی - درشت مزاج - تند خو - بیرحم - او مجسم پولٹیکل راستبازی ہین - اور فراک کوٹ اور پاجامہ پہنے ہوئے تمام دنیا مین پھرا کرتے ہین - آپ کے قیافہ سے سخت مزاجی ظاہر ہوتی ہے - کسی اخبار کا اڈیٹر جو پہلے پہل آپ سے ملا تھا وہ لکھتا ہے - آپ مثل اوس تلوار کے ہین جسکے دونون طرف باڑھ ہوتی ہو اور جسم کے جوڑ او مغز کو کاٹتی چلی جاتی ہے - اس اڈیٹر نے آپ کی نسبت بھی وہی رائے دی جو مسٹر برک کی نسبت دی تھی وہ را یہ ہے - "آپ نیچر کے ایک خلقی منتظم ملکی ہین - جسکے قریب کوئی نہین آتا - ہمیشہ بچکے چلتا ہے" مگر اس غلطی سے بڑھکر اور کوئی غلطی نہین ہوسکتی کہ روش کی سنجیدہ مستقل مزاجی کو اضطراب اور جوش کی مخالفت سے ملا دیتے ہین - آپ شاعرانہ مزاج کے آدمی ہین اور دل مین جذبات کی آگ روشن ہے جسکے بغیر شاعری بالکل بے مزا ہوتی ہے - اب اونکے سلوک و روش سے قطع نظر کرتے ہین اور اونکے دنیاوی زمانہ پر سرسری نظر ڈالتے ہین - آپ پہلے شخص ہین جنھون نے اڈیٹری کی کرسی سے اوٹھکر مجلس وزرا مین جگہ پائی - آپ بمقام بلیک برن ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوئے - لنکن ان کالج آکسفورڈ مین تعلیم پائی لیکن تعلیم کے زمانہ مین نہین معلوم ہوتا تھا کہ آپ ایسی ترقی کرینگے گو گریجویٹ ہونے کے بعد آپ لندن مین اس غرض سے آئے کہ بزمرۂ اہل قلم قسمت آزمائی کرین - آپ نے لٹریری گزٹ مین کئی ریویو کیے جنکو دیکھکر "سٹرڈے ریویو" کے مشہور اڈیٹر نے آپ کو اس کام پر مقرر کیا اور آپ نے اپنے پرچہ کے لیے ریویو لکھا ہے -

آپ نے قانون اپنے دوست فریڈرک ہیرسن سے پڑھا اور امریکہ اس غرض سے گئے کہ وہان سلطنت خود مختار کے اصول کو پڑھین اور بجائے جی ایس لیوس کے فورٹ نائٹ لی کے اڈیٹر مقرر ہوئے - اور بحیثیت اڈیٹر اپنے دوست کمبر لی - کو بہت مدد دی - ہوم رول وغیرہ کے حامی ہین اور جب آپ کو جوش آتا ہے تو بہت عمدہ تقریر کرتے ہین - بہرحال آپ کے ہوس کامنس کے اعلے ممبرون مین جنکا شمار دو تین سے زیادہ نہین شمار کیئے جاتے ہین - جب آپ پال مال گزٹ کے اڈیٹر تھے تب آپ کی کتاب "لائف آف کوبڈن" شائع ہوئی تھی اور کتابین خانہ نشینی کے زمانہ مین - آپ کا سن ۵۵ برس کا ہے -

راقم

ا - ع - ش

کھلے خطوط

(اول)

بنام ایڈیٹر صاحب رفیق ہند

(دوم)

بنام مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی

چشتی صاحب !

مقدمات ازالۂ حیثیت عرفی کے ذریعہ سے قومی بھلائی چاہنا - اور اختلافات فریقی مٹانے کی کوشش کرنا ایک ایسی رسم ہے جو اسی سال ایجاد ہوئی اور جسکے لیئے پنجاب مین لوگون کو بلا لحاظ قوم و ملت او بلا خوف اختلاف تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے -

گو عام مسلمانون کے ناچیز خیالات کو اس عجیب طرز خیر خواہی قوم سے تمامتر مطابقت نہین ہے لیکن اس ملک مین بمشکل کوئی ایسا شخص دستیاب ہوسکتا ہے جسکو آپکی رسائی طبع کا پورا اقرار نہو یا آپ کے منشا پر علانیہ شک کرنا مناسب سمجھتا ہو -

آپ اعتراف کرتے ہین "تمام کاروبار" کا سرانجام ذات باریتعالے پر چھوڑ رکھا ہے اور میرے ناقص خیال مین بھی ایک ایسی صفت ہے جسکو اس عالم ظاہری کی ہر حالت مین انسان کو فرض عبودیت سمجھنا چاہیئے اور جسکے مناسب استعمال کے لیے اعلے اخلاقی اور پاک مقاصد کی جستجو ضروری ہے - اور تاوقتیکہ ایسے مقاصد نہ دریافت ہون سرے سے استعمال ہی ملتوی رکھنا انسب ہے -

مینے جب آپ کے مقاصد (جنکو آپ "کاروبار" کہتے ہین) غور سے دیکھے تو وہ یہ نکلے :-

(۱) سر سید احمد کے اثر کو پنجاب سے مٹانا -

(۲) خان بہادر برکت علی صاحب کے سرکاری اور عام ہر دلعزیزی کو نیست و نابود کرنا -

ان مقاصد یا "کاروبار" مین فروغ و کامیابی حاصل کرنے کی غرض سے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کیئے گئے -

(۱) آپ نے سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ کی (جسکے اوس زمانہ مین مسٹر امیر علی سکرٹری تھے) لاہور مین ایک شاخ قائم کی -

(۲) دیگر انجمنہا ے اسلامی لاہور کے مقابلہ مین اپنی انجمن

وزارت حیدرآباد دکن پر رزیڈنٹ کی گرمی

سکے وجود کو نمایان طریقہ سے سرکار و عوام کو بتانا چاہا۔

(۳) اپنے اخبار اور دیگر صاحبان اخبار سے جو معاملات کانگریس کی وجہ سے سرسید احمد اور انجمن اسلامیہ کے مخالف تھے

قلمی مدد چاہی جو فوراً ملی۔

جب حکام و عوام کی کج فہمی یا بدقسمتی سے اس طریق عمل مین آپ کو کامیابی نہوسکی اوسوقت محض مجبوری سے آپ بیچارے نے یہ تدابیر اختیار کین۔

(۱) اخبار "رفیق ہند" بند کردیا۔

(۲) کشمیر چلے گئے۔ * * * * * * * ...

(۳) وہان سے واپس آکر دوبارہ اخبار جاری کیا۔

(۴) اس بار بجاے جماعتی - پالیٹکل مضامین کے زیادہ تر ذوق و شوقِ محبت خدائی کا اظہار کیا۔

(۵) "دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ" پر ایمان لائے۔

(۶) خودکو صوفیہ کبار کا معتقد ظاہر کیا۔

(۷) توکل کا شیوہ اختیار فرمایا۔

(۸) سرسید احمد سے پرانے مذہبی اختلاف کی تجدید کی۔

یہ سب امور ملحوظ رکھکر اب ایک خوفناک بذربانی کا محض "توکل بخدا" آغاز ہوا۔ اور مقاصد کی نوعیت صاف الفاظ مین ظاہر کردی گئی یا بقول آپ کے کار و بار شروع ہوگئے۔

مگر اس کاروبار کا معتدبہ حصہ ایسا ہے کہ شاید ہی خدا تنہا آپکی مدد کرے - اسلیئے کہ سرسید احمد - برکت علی خان - اور نذیر احمد صاحب کی نسبت ہمکو نہایت ہی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ خدا کے بندے ہین - اور یہ عظمت و اقتدار دنیاوی جو انکو حاصل ہوا ہے وہ منجانب اللہ ہے - اور اسکا خود وہ لوگ اقرار کرتے ہین اور اپنی ہرقسم کی کوشش مین جب اضطراب دنیاوی کو دخل نہین دیتے اوسوقت کامیابی یا ناکامی کو منجانب اللہ ہی جانتے ہین - یہ سب باتین نہبھی ہون تب بھی اکثر واقعات عالم ہستی ان کسی کے خیالات و عزایم کے مطابق نہین واقع ہوتے - لامحالا آپ کی طرح صفت توکل پیدا کرنا ہوتی ہی ہے۔

میری فہم ناقص مین آپ کے مقاصد و طریق عمل دونون براہ راست مرضی باری تعالے کی مخالفت کر رہے ہین۔

خدا تنہا آپ کا پریس نہین چلاتا - اوسکے احسانات اور رحمتین عالمگیر ہین - وہ لامذہب و بداعمال کے بھی اوسی طرح اڑے وقتون کام آتا ہے جیسا کہ ایک زاہد پرہیزگار کے جسنے راتون کو تہجد مین صرف کیا ہو یا ایک صوفی رند طبیعت کے جسکے سر مین سوداے جستجوے حقیقت کے سوا کوئی ہوا و ہوس نہو۔

زعشقِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنی است
بہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را

سید احمد یا برکت علی کی کیا ہستی تھی کہ صرف اپنی کوشش سے یہ اقتدار دنیاوی حاصل کرلیتے - اگر وہ حاصل کرسکتے تھے تو آپ ازراہ عنایت اپنا توکل واپس لے لیجیئے۔

آپ نے اپنے کسی پرچہ مین اطلاع دی تھی کہ لاہور مین کوئی "انجمن حمایت چشتی" قائم ہوئی ہے - ساتھ ہی یہ بھی تحریر ہوا تھا کہ "نیچری پارٹی" مولوی نذیر احمد کی امداد بڑی سرگرمی سے کررہی ہے اور یہ کہ آپ کو ذرہ برابر بھی پروا نہین ہے اگرکسی کے لیئے کشمیر کا تمام خزانہ صرف کردیا جائے۔

مضمون کے بغور پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کے خیال مین "انجمن حمایت چشتی" تو محض خدائی احکام کی تعمیل ہے مگر "نیچری پارٹی" کی امداد جو مولوی نذیر احمد کے لیئے شروع ہوئی ہے وہ بغیر حکم باری تعالے ہوئی اور ہو بھی سکتی ہے ان خیالات کے قلمبند کرنے سے آپ نے اپنے خدا کو جو صرف آپ ہی کی مدد کرتا ہے اپنی مدد پر بہت کچھ ترغیب و حوصلہ دلایا یا یون کہیے کہ نذیر احمد صاحب وغیرہ کے خلاف خوب بھڑکایا ہے۔

مجھکو آپ کے اس ضعف یقین اور تذبذب عقاید پر بڑا افسوس ہوا کیونکہ آپ "نیچریون" کو کم سے کم خداے عالم اسباب تو ضرور تسلیم کرتے ہین اور جو کچھ اسکے بعد باقی رہتا ہے وہ آپ اپنے خدا کے سپرد کردیتے ہین جو نہ تو ہستی و عدم کا مالک ہے - نہ رحیم ہے - نہ حلیم ہے - نہ ستار العیوب ہے - نہ قاضی الحاجات ہے - نہ دانا ہے علیم ہے اور نہ وحدہ لاشریک ہے - جسکو نہ ابراہیمؑ نے تعلیم کیا اور نہ احمدؐ (صلعم) نے بنایا - بلکہ وہ صرف دنیا مین دو کام کرتا ہے ایک تو آپ کا پریس چلاتا ہے دوسرے تمام عالم کے خلاف مقدمات ازالہ حیثیت عرفی دائر کرتا ہے۔

یہ آپ کے پاک و مقدس عقائد ہین جنکے صلے مین لاہور کی مسجد کے نمازیون نے آپکو دستار فضیلت عنایت کی اور طرہ یہ کہ آپ نے قبول بھی کرلی - اگر آپ کا خدا رحیم ہو تو سب سے پہلے اب اپنی دستار ہی کے واسطے خواستگار رحم ہوجیئے۔

انسان فطرتاً خود غرض ہے - وہ ہر بات مین اپنا نفع اور نقصان بہت جلد دریافت کرلیتا ہے اور عام طور پر محض خدا کی راہ مین کوئی کام نہین کرتا - مین ہون یا آپ - اس کلیہ کی صداقت سے مستثنیٰ نہین ہوسکتے۔

جب آپ اپنے خدا کے ساتھ سمجھے ہین جیسا کہ بیان اوپر تمام ہوچکا تو آئندہ تحریر مین آپ کے مقاصد کی نوعیت کے علاوہ مین یہ امر دریافت کرونگا کہ بندگان خدا کے ساتھ آپ کا کیا حال ہے - بشرطیکہ آپ شریک "کاروبار" کرکے مجھپر بھی ازالہ حیثیت عرفی کی کوئی نالش نہ دائر کر دیجیگا۔

نمبر (۲)

مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی

مولوی صاحب!

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی اسپیچون اور لکچرون کا یہ انتظام کر رکھا ہے کہ تمام تمسخر اور بے تکلفی کی باتین جو آپ اوقات خاص پر احباب خاص سے کرتے ہین جمع کرکے کبھی کانفرنس مین پڑھ دیتے ہین اور کبھی کسی انجمن مین سنا آتے ہین - اور پھر آپ کے حامیون کی دیدہ دلیری یا بدقسمتی سے کبھی وہ مسلمانون کی تعلیم پر اسپیچ کہلاتی ہے اور کبھی "فطرت اللہ" پر لکچر سے نامزد کیا جاتا ہے ۔

اسمین شک نہین کہ آپ کو آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیئے لیکن اخلاق و مذاق عامہ خراب کرنیکے آپ بہت ہی کم مجاز کیے گئے ہین ۔

آپ بی بی تمیز اور اوسکے قصہ کو جو چاہیئے وہ کیجئے لیکن اون لوگون سے تقریب ملاقات کرانے کی آپ کو مطلق آزادی نہین جو صرف ایک سنجیدہ مضمون پر آپ کے خیالات سننے یا بحث کرنے کو مجتمع ہوتے ہین ۔

ہمکو آپ کے عقائد مذہبی سے بحث نہین اگر وہ برے ہین تو اوسکے لیے خدا کے سامنے جوابدہ صرف آپ ہین اور اگر اچھے ہین تو ہماری صدائے تحسین و آفرین سے آپ کو کسی قصر بہشت مین جگہ نہ مل جائیگی ۔ مگر وہابیت کا وعظ ایسے وقت مین کہ آپ ڈپٹی کلکٹر نہین ہین کسی بڑی اخلاقی جرات و مردانگی کا آپ کی ذات والا صفات مین ثبوت نہین دیتا ۔

اسوقت ہمکو آپ کے اون تعلقات سے زیادہ بحث ہے جو آپکو جماعت کے ساتھ ہین اور جنکو وسعت کے ساتھ خود آپ ہی نے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ۔

لوگون نے آپ کی تصانیف بابت تعلیم نسوان کی اشاعت کے بعد آپ کو اردو زبان کا ایک اچھا ادیب اور اسلامی خاندانون کے طرز معاشرت کا ایک ہوشیار واقفکار سمجھا تھا ۔ اور بحیثیت ایک مصنف کے قدر و عزت کی تھی ۔

یہانتک عوام اور آپ دونون اپنے حدود مناسب مین رہے تھے ۔ آپ کی قسمت نے یاوری کی ۔ حیدرآباد بلائے گئے ۔ وہانسے بعد حصول فوائد دنیاوی قسمت ہی کی کارفرمائی سے واپس بھی چلے آئے ۔

اب آپ نے اون تمام غلطیون کو ایکبارگی کرنا چاہا جنکو بہ گنجائش تمام آپ بقیہ حصہ عمر مین اطمینان سے کر سکتے تھے ۔ آپ جیسے ہوشمند کے خیال فرمانے کی بات تھی کہ واضع قدرت نے محنت و کمالات دنیوی کو تقسیم کر رکھا ہے کوئی ایک شخص تمام طرح کے کامون اور مختلف صیغہ جات علوم پر حاوی نہین ہو سکتا ۔ اگر آپ توبۃ النصوح ۔ مرأۃ العروس ۔ اور بنات النعش کے

سوا اچھے پولیٹیکل اور علمی لکچر دینے کی کوشش مین کامیاب ہو جاتے ۔ یا جناب میر انیس صاحب مرحوم کے طرز مین گرم اشعار نکال لیتے ۔ یا صدہا مسائل ہندوستان کے متعلق کوئی سنجیدہ اور قابل عملدرامد رائے قائم کر سکتے تو سلسلۂ انتظام عالم درہم و برہم ہو جاتا ۔

ایجوکیشنل کانگرس یا انجمن حمایت الاسلام کوئی آپ کا پرائیویٹ تیج (کا) کمرہ نہ تھا ۔ اور نہ تمام مسلمان یا حاضرین جلسہ کھلی بازی کے ذریعہ سے انتظام معاملات کرنے کے مشتاق تھے ۔ آپ اکیلے مے تمام دنیا کے ساتھ چھیڑخانی کی اب تمام دنیا آپ کے ساتھ چھیڑخانی کر رہی ہے ۔

ایک دانا شخص کی راے ہے کہ "نقصان جلد بھلا دیا جا سکتا ہے مگر توہین کبھی نہین بھولتی" ۔ اور پھر کہتا ہے کہ اشخاص معافی توہین کر سکتے ہین مگر اقوام و مجامع نہین کر سکتے" ۔

مین خیال کرتا ہون کہ آپ نے اپنی ہر تقریر مین سبکی مذہب کے علاوہ سبکی نرلقی کی ہے ۔ آپ اچھی یا بری راے و خیال رکھنے کے مجاز ہین کیونکہ آپ کے دل کی تشریح کسی پر واضح نہین ہو سکتی ۔ لیکن یقین دلانا کہ یہ لکچر "فطرت اللہ" پر ہے اور جب سنا جائے تو وہ بی بی تمیز کی مفصل و مشرح داستان ہو ۔ آپ وعدہ فرمائین کہ مین علم طب پر اسپیچ دینے والا ہون اور جب جھیکر طیار ہو تو ریل کا ٹائم ٹیبل نکلے ۔ یا آپ کسی مجلس عام مین کھڑے ہو کر لوگونکو مشتاق کرین کہ عنقریب مین تعلیم مسلمانان پر کچھ کہنے والا ہون اور جب سنا جائے تو وہ بعض اشخاص کی ملامت یا توصیف ہو یا نہر عشق و بہار عشق کے فحش قصے نکلین تو برائے خدا آپ ہی انصاف فرمایئے یہ حرکات مناسب ہین؟

لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ آپ کو مشیر اچھے نہین ملے ۔ یا صحبت خراب ملی ۔ کانگریس یا انجمنون کی شرکت اچھی بات ہے لیکن اختلافات مذہبی اور نرلقی کا تصفیہ آپ سے کسنے چاہا تھا اور کسنے آپ سے راہ حقیقت یا صراط المستقیم دریافت کی تھی کہ آپ صرف وہابیت کو ایک ناجی مذہب قرار دینے لگے ۔ اور صوفیان صافی صفت کو ایکبارگی اور بلا استثنا دوجی مین آیا خطاب دینے مین دریغ نہ کیا؟

ہمکو کسی فریق کی صداقت سے اسوقت بحث نہین ہے لیکن آپکے لیے شرط انسانیت یہ تھی کہ ذاتی پسند اور نفرت کو دلیل ۔ اور خطرات فاسدہ کو (جسے انسان خالی نہین) ثبوت شئے نہ سمجھتے اور ان دونون باتون مین جو تفاوت آسمان و زمین ہے اوسمین امتیاز و ادراک کرتے ۔

اگر اب بھی خیال خاطر احباب سے آپ ان باتون کا سلسلہ جاری رکھیے گا تو خود آپ کے احباب کے منافع کو یہ بات مضر ہوگی ۔

آپ نے خود دیکھ لیا ہوگا کہ جسوقت طرز جدید مین آپ نے تعلیم مسلمانان پر علیگڈھ مین تقریر کی تھی تو وہ کسقدر ناکام رہی ۔ اور ایجوکیشنل کانفرنس

کی کتنی توقیر گھٹی — اور یہ امر محض اصرار احباب سے تھا - آپ کی اپنی رائے اوسوقت تک شامل نہ تھی -

مگر اب تقریباً ہر معاملے میں آپکی اپنی رائے شریک ہے جسکا اثر حد درجہ اطمینان احباب ہوا ہے اور جس جس مشورے میں آپ نے اوسکو شریک کیا اوسکی صورت ایسی برقیا نہ طور پر بھدی ہوگئی ہے کہ دیکھی نہین جاتی + (باقی)

آپ کا

نیازمند غائبانہ

محمد اصغر حسین

خدا ہی اس چپ کی داد دیگا جو ترتیبن وندے ڈالتے ہین
اَجل کے مارے ہُوئے بیچارے نہ بُولتے ہین نہ چالتے ہین

کیون یار میں تمسے پوچھتا ہون یہ ہمارے ترقیہ ... ہمارے تمتمان جی بیگم نے ان چند پادریون کا کیا بگاڑا ہے کہ خدا واسطے کو آئے دن ہماری معشوقہ مشک فام کی غیبت اور عیب جوئی - مخالفت اور عداوت مین مصروف رہا کرتے اور ہم معصومون کا دل دُکھایا کرتے ہین - ساری دنیا جانتی ہے ہم لوگ لڑائی بھڑائی دنگے فساد کے آدمی نہین جھگڑون بکھیڑون کی مُہلت نہ میدان داری دیوانی فوجداری کی فرصت ایک عالم سے بیخبر دنیا سے لاپروا - نشے پانی کے آدمی صلح و امن کے مزے لوٹنے والے - آنکھ بند کیئے مُنہ سے حقہ لگائے معشوقہ کے خیال مین محو پینک مین غین پڑے رہتے ہین - دنیا کے کام دھندون مین بجز افیون گھولنے پونڈا چھیلنے - داستان سُننے کے اور کچھ جانتے ہی نہین کسی کے لینے مین نہ دینے مین بھلائی بُرائی سب سے الگ پورے معصوم جب پینک سے مُہلت پاتے ہین اپنی سرکار افیون آثار کے حق مین ترقی کی دعائین مانگا کرتے ہین کہ ہم اپنے نکمون کے واسطے افیون بنانے کے کیا کیا اہتمام ہوتے ہین - اور کیسی نفیس بیچی جاتی ہے - واللہ ہم سے پوچھو کوئی اگر افیون کھائے تو انگریزی عملداری کی - یہ چیز تو ایسی اچھی بنائی ہے کہ روے زمین پر کسی شہنشاہ بادشاہ سے ممکن نہوئی - پھر آخر بعض لوگون کو کیون عداوت ہے کہ اسکی تجارت زراعت کی مخالفت مین آسمان زمین ایک کیئے دیتے ہین کمیٹیان ہوتی ہین - جلسے جمتے ہین مشورے کیئے جاتے ہین - عرضداشتین دی جاتی ہین - پارلیمنٹ مین بحثین ہوتی ہین اخبار رسالے اسکی مخالفت مین شائع کیئے جاتے ہین - ساری دنیا کی برائیان زمانے بھر کے عیوب سب اسی مین ٹھونس کر بھرے جاتے ہین - اور اصرار ہوتا ہے کہ سرکار اس تجارت کو موقوف کردے خزانے مین کمی ہوئے بلا سے - بہت کرے ٹکس باندھ لے -

غرضکہ اسی طرح ان لوگون نے اک طوفان برپا کر رکھا ہے - یہان ایک تو پہلے ہی چوب خشک ہلدی کا گابھا ہو رہے تھے اب فراق یار کے دھڑکون کے مارے اور بھی سوکھ کے نیچا ہوئے جاتے ہین - لہو جو رہتے باقی ہے ان جھگڑون مین خشک ہوا جاتا ہے مگر آپ جانیئے حق کا طرفدار اللہ -

جب ان بیدردون نے بہت زور سا باندھا اور لگے فراعونیت کی لینے تو دو ایک خدا کے بندے کلمۂ حق کہنے والے بھی نکل آئے اعتراضات کر دے اونکا دھڑا باندھا کہ بہت سے فائدے ہین - انکے منہ مین گھی شکر - واللہ میرا تو اختیار جی چاہتا ہے کہ جتنا جوگا میرے گھر مین جمع ہے سب بطور شکریہ و حق محنت انکے نام پارسل کر کے بھیجدون - اور گنڈیرین ریوڑیون پران زندہ پیرونکا فاتحہ کرادون - مین کہتا ہون مخالفین سے کوئی پوچھے اگر ہم دنیا کے کامون سے بیکار سوکھ سوکھ کے نیچا ہوئے جاتے ہین تو تمہارے باپ کا کیا اجارہ اگر تمہاری رائے پر سرکار چلے تو جرائم کی کثرت خزانے کی قلت نزلہ کھانسی اور دیگر عوارض کیواسطے کیا کرے ابھی مین تو یہان تک کہتا ہون اگر کسیکے کیطرح کوئی اکٹ زبردستی افیونی خورنی کا جاری ہو جائے - نہ لیسنس کی ضرورت نہ ضابطۂ فوجداری سِول کوڈ کی حاجت ہے صلح پسندی اطاعت رضاجوئی خود بخود سارے ملک مین پھیل جائے اور افیون کی بکری سے خزانہ جُدا بھر جائے ٹکس کی ہائے واویلا بھی کم ہو اور رعایا مزے سے زندگی کاٹے -

راقم

افیونی

لوکل علیہ الرحمۃ

سردی کا اسدفعہ یہانسے جانے کا جی ہی نہین چاہتا - لُو کے زمانے مین پُروائی (اور وہ بھی پورب مین ژالہ باری کیوجہ سے) بالکل سرد چلتی ہے - بغیر دولی یا دولائی شب کو نیند آنا محال - دن کی حرارت رات کی گرمی خواب و خیال ہے معلوم ہوتا ہے ہندوستان کے اس حصے مین حرارت کم ہو گئی ہر کیفیت سن سے برودت نے غلبہ کیا ہے - خربزے کی خیر نظر نہین آتی شکست جنگ نو عدالت العالیہ اودھ مین اپنی حاضری کی اطلاع کر کے مترصد ہین کہ حیدرآباد کی ہوم سکرٹری و چیف جسٹس ہو چکنے کے بعد بھی بھاگتے بھوت کی لنگوٹی بھلی جانکر اعزاز سب ججی کو غنیمت سمجھین - مگر اسمین بھی بہت کچھ مین میکھ ہے - دیکھا چاہیئے یہ راندہ دربار آصفیہ سرکار انگلشیہ مین بھی درماندہ رہتے ہین یا داخلی و خارجی تدابیر سے وہان کی بگڑی یہان بناتے ہین

بے اعتدالیون سے سبک سب مین ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے اوتنے ہی کم ہوئے

(س)

میرے کا سرمہ

(مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اکزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب)

یہ اصلی جو خالص عمدہ سرمہ اور میرے سے جو ملک لداخ اور گلگت کے پہاڑوں سے بڑی محنت کوشش سے حاصل کر کے بنایا گیا ہے امراض ذیل کے دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا سبل۔ سرخی۔ ابتدا موتیابند ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ بڑے بڑے معزز انگریزوں اور لائق ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے پروفیسروں نے اس سرمہ کا پورا پورا تجربہ کر کے سارٹیفکٹ تحریر فرمائے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مفت ارسال ہونگے۔ حال میں گورنمنٹ پنجاب کے اسسٹنٹ کیمیکل اکزمینر صاحب بہادر کو جنکو ہمنے امتحان کیمیاوی کے لیے یہ سرمہ دیا تھا۔ بعد تحقیقات کیمیاوی اسکی تصدیق لکھتے ہیں کہ میرے کا سرمہ بنیا سنگھ آہلوو الیہ کا تیار کیا ہوا مضر اجزا سے بالکل پاک اور خالص اعلیٰ قسم کے سرمے اور ایک اور بڑی بوٹی یعنے خالص میرے سے مرکب بعد امتحان کیمیاوی ثابت ہوا۔ کیا اس معتبر شہادت سے بڑھکر اور کوئی شہادت ہندوستان [illegible]

[illegible]

ہوتے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں اور انمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ وہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اون اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ بالا نے سرمہ مذکور مہینہ بھر تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ بالا سے کلی صحت پائی +

خانبہادر محمد حسینخان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر۔ آنریری مجسٹریٹ لاہور ۲۰ اپریل ۱۸۹۲ء

میں نے میرے کا سرمہ جو کہ بھائی بنیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کے قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ میں نے آجتک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر نہیں دیکھی

(دستخط) محمد حیات خان خان بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی ڈویزنل و سشن جج قسمت ملتان ۔ ۸۔ جنوری ۱۸۹۳ء

المشتہر

پروفیسر بنیا سنگھ ۔ آہلووالیہ ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور +

(س)

Bijona Balica.

بجویا بالکا

یعنے تعجب انگیز جوب تپ

ایسی بے بہا دوا دنیا میں کبھی معلوم نتھی۔ اسکا فائدہ بیحد و بہا ہے۔ سب طرح کے مخصوص زن و مرد۔ لڑکا۔ لڑکی۔ پیر و جوان بے تکلف استعمال کرسکتے ہیں۔

بجویا بالکا جسم کو قوت۔ نظام کو تازگی۔ اشتہا کو زیادتی۔ خون کو صفائی بخشتی ہے۔ ان جوب کو تین روز استعمال کرنے سے حیرت انگیز فائدہ بخوبی ظاہر ہوتا۔ شب بیداری افراط اکل و شرب۔ کثرت محنت شاقہ۔ نزلہ۔ سرفہ۔ سرد ی۔ و گرمی اطراف و جسم۔ اسہال ضعف مردی۔ ان سب میں ان جوب کا استعمال شل سحر اثر پیدا کرتا ہے۔ تپ کہنہ کے حق میں بجویا بالکا کی تاثیر لاجواب ہے۔ کتنے ہی دنوں کی تپ کیوں نہو۔ اسکا استعمال بے انتہا نفع بخشتا ہے۔ پرانا بخار شدید ہو یا خفیف۔ یا ورم طحال و سبب بھی ہو۔ کھانسی بھی ہو یا دماغی۔ یا چوتھیا تپ ہو۔ الغرض سب طرح کی پرانی تپ میں ضرور استعمال کیجیے جن تپ میں کونین تک بے اثر ہوگئی ہو اوسکا استیصال بجویا بالکا سے ہو جاتا ہے۔ بہت موقعوں پر جہاں بنجار کے آگے اطبا حاذق و تجربہ کار کی کچھ نہ چلتی تھی اس دوا عجیب الاثر نے کام دیا ہے ایک اور خاص صفت ان جوب میں ہے کہ تپ کہنہ کو صرف دفع ہی نہیں کردیتیں بلکہ اوسکا نکس نہیں ہونے دیتیں۔ ایکدفعہ اس بے بہا دوا کو آزمائیے۔ تو نفع دیکھیے۔ بہت سے مرضا جو گرفتار تپ و ورم طحال و کبد میں مبتلا صرف پوست و استخوان ہیں جنکو ڈاکٹروں کبراجوں نے جواب دیدیا ہے جن سے اعزا و احبا مایوس ہو چکے اور لوگ انکی موت کا یقین کر چکے ہیں انمیں سے ایک ہی کو ان جوب کی ایک ڈبیا نمبر ۲ استعمال کرائے۔ بس یہی کافی ہوگی انکی عجیب و غریب قوت کا نفع دیکھکر آپ مسحور و متعجب و متحیر ہو جائینگے۔

تفصیل	قیمت	محصول	باردانہ
بکس نمبر ۱۔ ۱۸ جوب	۱۰	۴	۲
" نمبر ۲ ۳۶	۱	۴	۲
" نمبر ۳ ۵۴	۱	۴	۲

ویلیو پارسل میں ۲ ادا اضافہ ہونگے۔ جو لوگ ایک درجن یا زیادہ ڈبیاں خرید کرینگے انکو کمیشن دیا جائیگا

مقام دستیابی

بی باسو کمپنی ہندوستان کے پورے ایجنٹ

مرزا پور اسٹریٹ نمبر ۱۲۔ کلکتہ

B. Basu & co.

Sole Agents in India

12. Mirzapore street Calcutta.

[illegible]

مضامین غیر

آدمی زادہ چون شود بیکار

یا شود دزد یا شود بیمار

بہت ٹھیک - بالکل صحیح - سب سے پہلے مسلم الثبوت آزمائی ہوئی بات بیکاری کا مسئلہ - بے روزگاری کا معاملہ - کس مپرسی کی کثرت - بے شغلی کی شدت علم و ہنر - کمال و فن کی مہربانی نہ صنعت حرفت - دستکاری کی کی قدردانی - زراعت تجارت مین برکت نہ گرہستی - پیشے کی وقعت - نہ ملازمت مین وسعت - افلاس کی افزونی - ادبار کی فراوانی - فلاکت کا تسلط - تہیدستی کی مصاحبت - اسپ طرہ - گرانی کی بلاے آسمانی - قحط کی آفت ناگہانی سر پہ نازل - جان پر مسلط - تمام معقول نامعقول کوششین بیکار - ساری مناسب نامناسب - تدبیرین بیفائدہ - تقدیری امر - قسمت کی بات - مجبوری - بے بسی - پھر کیا کیا جائے - معاش کی تلاش - رازقے کی فکر - بندہ بشر - اولاد آدم اشرف المخلوقات گھاس کھانے سے رہے - غلے کی ضرورت اجناس کی حاجت - یہ آئے کہان سے اور کیونکر - کوڑی نہ پیسہ - دام نہ قیمت - ریاست نہ ملکیت - اکیلی جان ہو تو بلا سے - دو ایک روز یون ہی سہی - مرے یہ سو ڈرے - اہل و عیال - کنبے رشتے کی کثرت - چینگے پوٹے - یگانے بیگانے کی شدت - پیٹ کو روٹی نہ تن پر کپڑا - ستر پوشی مشکل - بدن چھپانا دشوار - سارے گھر مین بھوک بھوک کا شور - الجوع الجوع کا غل - فاقے پر فاقہ - روزے پر روزہ - وہ بھی ایک دن کے لیے نہین - ہر روز یہی نقشہ - آئے دن - یہی معاملہ - پھر تا کجے مجبور معذور - عقل و خرد پر پردہ - فہم و دانش پہ تاریکی - نیت برگشتہ طبیعت از خود رفتہ - دہرم ڈانوان ڈول ایمان متزلزل - دین کا خوف نہ دنیا کا ڈر - چوری چکاری کا مشغلہ - دزدی - نقب زنی کا سلسلہ - لوٹ مار - ڈاکہ زنی کا پیشہ - جیب تراشی - رہزنی پر معاش - آج یہان توکل وہان - ذلت - بدنامی کا خیال نہ رسوائی - فضیحتی کا دھیان دھر پکڑ گرفتاری - حراست منظور - سزا - قید - جرمانہ تازیانہ قبول - کسی طرح پیٹ پلے - شکم بھرے - آبرو کی ایسی تیسی - عزت کی دم مین نمدا سہ

نت نیا صدمہ جان پر گزرے
ایسی ہم آبرو سے در گزرے

اب مقطع کا آخری فقرہ - بیماری کا مسئلہ - خوش قسمتی نیک نصیبی سے آبا و اجداد کی کمائی - باپ دادا کا سرمایہ - وثیقہ - تعلقہ - ملکیت - ریاست - ذہن و دولت - ہاتھ آگئی تو بس پورا اطمینان - ہر طرح تسلی تجارت - ملازمت کا دھیان نہ کاربار - دھندے - روزگار کا خیال - تغافل - تساہل کی مصاحبت - تعیش تجاہل کی مجالست - دونون وقت کیا معنے - ہر دم ہر آن قسم قسم کی غذائین - کھانے بکم چاہئے تیار - طرح طرح کی نعمتین نوالکھات پیش نظر - قحط کا اندیشہ نہ گرانی کا خطرہ - شکم پری کی فکر نہ ستر پوشی کا پردہ - کھائیے پیجیے - توند سہلائیے - مزے اڑائیے - دل بہلاؤ کے سامان تفریح طبع کے اسباب شطرنج - گنجفہ - چوسر کا شغل - کنکوے بازی بٹیر بازی مرغ بازی کا مشغلہ - صبح سے شام - شام سے صبح تک کمرے کے اندر مکان کے درمیان گدے پر دراز - گاؤ تکیہ زیر بغل پلنگ مسہری پر آفت - تخت - کرسی کی شامت - حقے پیچوان سلفہ - خاصدان پر خاصدان خالی - اللہ کا دیا گھر مین کیا نہین ہر قسم کی سواری موجود - سب طرح کی باربرداری حاضر - پھر پیادہ چلنے کی ضرورت - دو قدم چلنا دوبھر - گھر سے باہر نکلنا مشکل - گھر کے کام دھندے کے لیے متعدد مامائین - اصیلین مہریان - خدمتگار - اردلی - سپاہی پیادے - منشی - محرر - نائب پیشکار خزانچی - تحویلدار اغیرہ وغیرہ موجود - دو حرف لکھنا بہت - دستخط کر دینا ہی کافی - یہ بھی خوشنودی مزاج پر موقوف - مرضی طبیعت پر منحصر - ورنہ حاجتے نیست محنت مشقت - ریاضت سے نفرت - عشرت پسندی آرام طلبی - نزاکت شعاری سے رغبت بلکہ محبت - پوری بیکاری کامل بے شغلی - پھر کیا پوچھنا - قوا سست - اعضا کمزور معدہ ضعیف - ہاضمے مین فتور - نفخ - قراقر تہیج - قبض کی یورش - درد سر - خفقان - مالیخولیا تخبط تخیل کی شورش - یبس - بدخوابی - اختلاج کی شکایت - نزلے - تبخیر - خراش کی شکایت - کبھی بواسیر کا شکوا تو کبھی نکسیر کا گلا - گوناگون عوارض کی چڑھائی بوقلمون امراض کا دھاوا - آئے دن حکیمون کی ادبھگت ڈاکٹرون کی مشورت نبض قارورے کا معائنہ - پسینے - تھرمامیٹر کا مشاہدہ نسخون کا طومار - دواؤن کی بھرمار - سلامتی سے مرض مین خفت نہ شکایت مین قلت تو سبب کیا اسباب مرض کی تشخیص تجویز نہ بنیاد علالت کا انسداد و استیصال پھر نفع چہ معنی دارد - جب سنئیے یہی رونا - جب پوچھیے یہی دکھڑا سہ

روگ نے ہم کو نکما کر دیا +
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

الغرض - بیکاری بری شئے - بے شغلی خراب چیز - ہر کہ نشاک آمد بیکار گردد

الراقم

[illegible]

(شوخ ظریف)

سوانح عمری ممبران پارلیمنٹ

سر جارج چسنی

لفٹنٹ جنرل سر جارج چسنی کے۔ سی۔ بی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آر۔ ای۔ انجنیرے قیام ہندوستان کے متعلق بہت سے مشہور واقعات ہین ۔ آپ ''ہوس آف کامنس'' کے ایک نئے ممبر ہین ۔

غدر کے زمانہ مین کالج رڑکی کے اسسٹنٹ پرنسپل تھے ۔ اور اوسی عرصہ مین فوجی انجنیرون کے بریگیڈ میجر مقرر ہوئے فتح دہلی کے موقع پر بھی آپ موجود تھے ۔ جب غدر فرو ہوگیا تو آپ انجنیرنگ کالج کلکتہ کے پرنسپل کیے گئے ۔ اوسکے بعد اسسٹنٹ جنرل آف اکاونٹس ۔ اور آخرکار اکاونٹنٹ جنرل (محاسب خزانہ) بعدازان دس برس تک آپ انگلستان ہی مین رہے اور وہان ''کوپرس ہل'' کے نئے انجنیرنگ کالج کے پرنسپل یا افسر اعلے رہے مدت مذکورہ کے بعد آپ ہندوستان مین تشریف لائے اور یہان نواب گورنر جنرل کے فوجی سکرٹری اور کونسل کے فوجی ممبر مقرر ہوئے اور اس خدمت کو آپ اپریل ۱۸۸۶ء تک انجام دیتے رہے ۔

لارڈ رابرٹس کمانڈر ان چیف سابق نے آپ کے عہدہ سے سبکدوش ہونے کے موقع پر فرمایا ہے ۔ ''سر جارج چسنی نے پانچ برس کی مدت مین صیغہ فوج کے ساتھ بہت کچھ کیا ۔ غالبًا اور لوگون سے زیادہ'' ۔ مگر پبلک یعنے کافہ انام آپکی نسبت صرف اتنا ہی جانتی ہے کہ آپ کتاب ''ڈوئی بٹیل آف ڈارکنگ'' کے مصنف ہین یہ وہ کتاب ہے جسنے اہل قلم مین خیالی لڑائی کے طرز تحریر کو رائج کر دیا اور خاص خاص منتخب لوگ ''انڈین پالیٹی'' کے سبب سے واقف ہین ۔ اس کتاب مین اصلاحات سلطنت ہند کا خاکہ کھینچا گیا ہے ۔ آپ آکسفورڈ کیطرف سے ممبر ہین ۔

اڈیٹر ۔ آپکے حالات کے ضمن مین ناظرین کو یہ یاد دلانا ضرور ہوگا کہ مسٹر چسنی ''پوائنیر'' کے اڈیٹر یا نویسندہ آپ کے فرزند رشید ہین اور انھین اڈیٹر صاحب [illegible] نے [illegible] سے ٹھیک بنا لیا تھا ۔

سر آر ٹمپل بیرونٹ

آپ پہلے ''ایوشم'' کیطرف سے ممبر پارلیمنٹ ہوا کرتے تھے لیکن ۱۸۹۲ء سے اوسکو چھوڑ کر ''کنگسٹن'' کیطرف سے منتخب ہونے کی کوشش کر کے کامیاب ہوئے ممبران ہوس آف کامنس مین ایسے بہت کم ہین جنکے پاس تمغون کا خزانہ نہین ۔ کیونکہ آپ کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ جی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی ۔ ایل ہین علاوہ انکے اور بھی بہت سے معلوم و غیر معلوم اعزاز ہین آپ سابق مین ۱۸۷۷ء سے ۱۸۸۰ء تک گورنر بمبئی رہے ہین ۱۸۷۶ء اور ۷۷ء کے قحط مین آپنے رفع قحط کے لیئے ایسی ایسی نمایان کوششین کین کہ آپ کو بیرونٹسی عطا ہوئی ۔

(بیرونٹ کا خطاب ۔ یہ ایک ادنے درجہ کا موروثی خطاب ہے)

جب حیدرآباد کے رزیڈنٹ تھے تو آپکو دولاوطبقہ اعلے ستارہ ہند کا خطاب ملا ۔ لارڈ لارنس کے زمانہ مین وزیر صیغہ مال تھے اور اوسکے قبل جب لارڈ موصوف پنجاب کے لفٹنٹ گورنر تھے تو آپ اونکے پرائیویٹ سکرٹری تھے ۔ ہندوستان سے مراجعت کرنے کے بعد آپ نے ملک روس مصر ترکی ۔ یونان ہسپانیہ ناروے ۔ اور ممالک متحدہ امریکہ کا سفر کیا اور وہان دو بار منتخب ہوئے اسکے بعد آپ کو زمانہ نے مہلت اور فرصت دی کہ آپ نے اپنے ہندوستانی تجربات کے متعلق دو کتابین لکھین ۔ ''رائل جیاگرفیکل سوسائٹی'' کے کونسل کی ممبری اور ''برٹش ایسوسی ایشن'' کی خدمت کی اور بحیثیت میر مجلس [illegible] کے سوشل سائنس کانگرس کو اڈریس دیا ۔ لندن اسکول بورڈ کی کمیٹی مین [illegible] کی [illegible] چیرمین رہے ۔ اور [illegible] آپ کو اوسکے ساتھ دلچسپی ہے اور اوسکے کام کو انجام دیا کرتے ہین ۔ ایشیا تمام صفات مین یہ بات بھی شامل کرنے کے قابل ہے کہ آپ مشہور سر ولیم ٹمپل اور لارڈ پامرسٹن کے رشتہ دار ہین ۔ آپ کی تعلیم ''رگبی'' اور ''ہیلی بری'' مین ہوئی ۔ ۶۶ برس کی عمر ہے ۔

اڈیٹر ۔ آپ غدر کی عنایت سے بڑے [illegible] ۔ بحث متعلق ہندوستان مین [illegible] ٹنگڑی اڑانے والے [illegible] مشہور [illegible] ۔ [illegible] عمل کرنے [illegible] ہین ۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

مسٹر جے - اے - برائٹ

مسٹر جان البرٹ برائٹ جان برائٹ کے بڑے صاحبزادے دوسری بی بی سے ہین - اور ایچ دیس کے روئی کے کارخانے کے ڈائرکٹر اس بار کے انتخاب مین لوگون یا کنسرویٹو فرقہ نے آپ کو مدد دی مگر بیس برس ادھر اسی فرقہ نے آپ کو جھڑک دیا تھا - اس ملامت کی اصلی وجہ آپ کی اہانت آمیز تحریر تھی - اوسکے بعد ہی سے آپ نے اس طرز تحریر کو ترک کر دیا - آپ کے اس انتخاب مین خاص بات یہ ہے کہ آپ کو اون ہی لوگون نے منتخب کیا جنھون نے پہلے آپ کی ملامت کی تھی - آپ کا سن ۴۴ برس کا ہے اور آپ کی تعلیم یونیورسٹی کالج لندن مین ہوئی -

سر ام - ایچ - ہیچ

گزشتہ چند سال تک آپ کا ستارہ گردش مین رہا - اس بات سے بہت کم لوگ واقف ہین کہ آپ چھ برس ادھر مسٹر بالفور سے بھی بڑھے ہوئے تھے - آپ نے ائرلینڈ کے عہدۂ سکرٹری کو بخوبی انجام دیا اور اومین کامیاب رہے - اور عام طور سے سب کو آپ کی طرف سے اطمینان رہا -
بیان کیا جاتا ہے کہ ضعف بصارت کی وجہ سے آپ کو کنارہ کشی کرنا پڑی مستعفی ہونے کے بعد بھی ائرلینڈ کے متعلق بہت آزادانہ خیالات ظاہر کرتے رہے - جب لارڈ سالسبری نے یہ کیفیت دیکھی تو آپکو ترغیب دی کہ پھر مجلس وزرا کے رکن ہو جائین اور اس ترکیب سے آپ کی زبان بند کی گئی - آپ کی نرم مزاجی اعلے درجہ کے نقائص مین

شمار کیجاتی ہے -
اور لارڈ رینڈلف چرچل کے ہاتھون مین آپ کا کٹھ پتلی ہو جانا اور غریب سر اسٹفرڈ کو نکال باہر کرنا آپ کے حق مین ایک بدنما الزام ہے - جب لارڈ کارناروان مستعفی ہوئے تو آپ اونکی جگہ پر بماتحتی لارڈ بیکنسفیلڈ نوآبادیون کے محکمہ کے سکرٹری مقرر ہوئے - بعد اوسکے بورڈ آف ٹریڈ (مجلس تجارت شاہی) کے پریسیڈنٹ مقرر کیئے گئے - اور اس صیغہ مین آپ نے بہت عمدہ کام کیا - آپ کی تعلیم ایٹن اور کرائسٹ چرچ مین ہوئی اور آپ قانون اور ماڈرن ہسٹری (تاریخ جدید) مین اول آئے - ۱۸۵۸ء مین لیڈی لیوسی فارٹسکیو کے ساتھ شادی کی - سن ۵۵ برس کا ہے - آپ دونون فرقون مین ہردل عزیز ہین -

ا - ع - ش

کعبے کی ہے ہوس کبھی کوئے بتان کی ہے
مجھکو خبر نہین مری مٹی کہان کی ہے

کل کی بات - داڑھی مونچھین صاف - چندیا صفاچٹ - قالب کا نمونہ - گول کدو کا لفافہ - چوٹی - ٹوپی چھوٹی سی پگیا - گلے مین کفنی - کمر مین تہ بند - پانون مین کھڑاون - چرمی جوتے سے کراہت - ماتھے پر قشقہ - ہاتھ مین مالا - گیروا بستر - حیوانی غذا سے پرہیز - نباتات پر بسر اوقات - گانون - قریئے سے دور - شہر قصبے سے مہجور - دنیاداروں سے اجتناب - جنگل صحرا مین سکونت - شوالے - مندر مین اقامت - روزانہ غسل اشنان - بلاناغہ پوجا پاٹ - راسخ عقیدہ - مضبوط اعتقاد - توکل پر مدار - قسمت پر قرار - ہردم رام رام کا ورد - ہر لحظہ سیتارام کا وظیفہ - پورے پنڈت - پکے شاستری - سچے سنیاسی ؎

ترک دنیا سمجھ جوان مردی
نفرت اس پیرزن سے بہتر ہے

آج دیکھیئے - پاکیزہ شکل - مقطع صورت - لمبی داڑھی - گھٹا ہوا سر - پھلا ہوا گیسو - مسی کا الٹا بھتا - ڈیڑھ گز کی پگڑی - بڑا سا عمامہ - دراز کرتہ - ٹخنون تک کی عبا - شرعی پائجامہ - ہاتھ مین ہزار دانے کی تسبیح - پانون مین گھیتلا - پیشانی پر گھٹا - دوش پر رومال - لب پر توبہ - زبان پر حق - مذہبی تعصب - شرعی جوش - ... صلاۃ کا طومار - زہد و اتقا کی بھرمار - عبادت تلاوت کی کثرت - ... وظائف کی شدت - بڑے پابند اسلام - شیخ دین ... نام - پکے ایماندار کٹر مسلمان - زبردست عالم - پہونچے ہوئے ... ... آدمی -

وعظ پند۔ نصیحت فضیحت۔ اسلام کی ستائش۔ ہنود کی نکوہش۔ حق پرستی کی مدحت۔ بت پرستی کی مذمت سے

بت پرستوں سے کہو ایچ رہے ہو کسکو
کبھی شکل میں بھی آئے صنم آتے ہین

اب لیجیے۔ طویل مونچھین۔ پرپیچ بال۔ سر پر سایہ دار ٹوپی۔ آنکھون پر عینک۔ بدن پر شرٹ۔ واسکٹ۔ جاکٹ۔ کوٹ پتلون۔ گلے مین کالر پاؤن [illegible] نل بوٹ۔ ہاتھ مین ڈیڈ ہاٹ ڈنڈا۔ منہ مین چرٹ۔ جیب [illegible] چھوٹا سا تولیا [illegible] اسلام کی ٹوپیا۔ آندھی کی چال۔ طوفان کی رفتار۔ آبادی سے الگ ہوادار بنگلے مین سکونت۔ میز کرسی پر نشست چھری کانٹے سے خور و نوش۔ نیٹو سے تنفر۔ ابنائے جنس سے تکبر۔ یوروپین تہذیب پر فریفتہ۔ انگلستانی تقلید کے دلدادہ۔ فلسفیانہ تخیل [illegible] کتون سے محبت۔ بلڈاگ سے الفت۔ مسجد کے [illegible] مین حاضری جمعہ کے عوض اتوار کی پرستش۔ پورے عیسائی [illegible] تمام دیگر مذاہب کی توہین۔ سارے [illegible] کی تحقیر۔ اسلام پر [illegible]۔ ہنود پر قہقہہ سے

[illegible] ویسے تھیں
سالک راہ سے چلی جس لیے آنا نہ ہوئے تھیں

یہ بھی دو دن کی بات۔ یکایک طبیعت مین انقلاب۔ خیالات مین تغیر۔ ساری عیسائیت ختم۔ تمام انگریزیت رفوچکر۔ عوض تاوان۔ جرمانہ کفارہ۔ غسل نہان۔ غوطہ اشنان۔ وعدہ وعید۔ قول و قرار۔ توبہ استغفار۔ قسم سوگند۔ پھر دائرہ اسلام مین داخل۔ زمرہ ہنود مین شامل۔ ہر طرف قومی ترقی کی مدحت۔ ہر سمت مذہبی عروج کی ثنا و صفت۔ خوشی شادمانی کے آوازے۔ مبارک سلامت کے غلغلے۔ ادھر بکمال خشوع قلبی مذہبی پابندی کا اظہار۔ بدرجۂ غائت خضوع دل شرعی مضبوطی کا اعلان۔ شبانہ روز عبادت تلاوت۔ صوم صلوٰۃ بلا ناغہ پوجا پاٹ۔ تین برت۔ راسخ الاعتقادی کا زور۔ حسن عقیدت کا شور۔ بعد چندے پھر ایمان مین تزلزل۔ عقیدے مین ہونے لگا خلل۔ آج انگریز۔ عیسائی۔ تو کل یہودی پارسی۔ تو جناب آخر کوئی سبب [illegible] جہت۔ بات یہ کہ قید بری شئے۔ پابندی خراب چیز۔ ہمارا مذہبی خیال یہ بات۔ دینی پیروی محض وحشت۔ بالکل جہالت۔ سراسر خلاف فطرت سے

قید مذہب واقعی اک روگ ہے
آدمی کو چاہیے آزاد ہو

بے شک بے شبہہ لا کلام۔ آزادی عمدہ چیز۔ مطلق العنانی۔ خود مختاری قیمتی شئے۔ بے دینی۔ بے دہرمی بیش بہا نعمت۔ مگر قصور معاف۔ سیر پر برائے چندے۔ قید مذاہب۔ پیروی ادیان چہ معنی وارد۔ سلامتی سے خیریت کی راہین۔ دہریت کی شرکین۔ لامذہبی کے ابواب ابتداہی سے وا۔ شروع ہی سے کشادہ کچھ روک ٹوک نہ کوئی مخل نہ مانع۔ گارڈ نہ سنتری۔ محتسب نہ قاضی۔ دنیا کا ڈر نہ جہان کا خطرہ۔ گورنمنٹ کا دھڑکا نہ سرکار کا کھٹکا۔ دزرات مزے۔ شبانہ روز گلچھرے۔ یہ کیا کہ آج دائرہ اسلام۔ جادۂ ہنود مین داخل۔ تو کل زمرۂ کرسٹان حلقۂ پادریان مین نازل۔ معاذ اللہ۔ بڑی برائی۔ کمال خرابی تو یہ کہ کسی کو بے دہرمی کے باعث۔ لامذہبی کے سبب قول پر بھروسہ نہ قسم پر اعتماد۔ لاکھ کہو [illegible] کرتے والے کی ایسی تیسی۔ لاحول ولا قوۃ را

نہ ہندوم نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بہ حیرتم کہ سر انجام من چہ خواہد بود

(شوخ ظریف)

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

اسوقت مین ہمارے بیان [illegible] اپنے اپنے انتظام [illegible] رعایا کی بہبودی اور فلاح کے واسطے فرماتے ہین کہ جعل فریب والے تو ایک طرف بیچارے تھیٹر اور سرکس والے جو سوائے اپنے پردون کے الٹ پھیر یا گھوڑے ہاتھیون کی اوچھل کود کے کبھی کسی کھیل مین جھو منتر کا ڈھکوسلا نہین رکھتے اور سیر جہان بیچار جبیت شروع ہوئی اور حکم آیا کہ مدت ختم ہو گئی چلتے پھرتے نظر آو تاکہ رعایا زیادہ تباہ نہونے پائے مگر باین ہمہ اعزی کبھی کبھی عرب [illegible] ادلا و لیری فریبی مختلف صورتون مین آ کر [illegible] بعض حضرات بیچارے غریبونکی کیسی گتہری گزرتے ہین اور کس نمیسپ چنانچہ آج کئی روز کا زمانہ گزرا کہ ہمارے دوستے خبر دی کہ ایک بڑے ریشائیل [illegible] شہر کے اوس حصے مین جو [illegible] کے قریب ہے بحیثیت واعظ اپنے ایک ہمدرد مسلمان بھائی یعنے ایک [illegible] کے گھر مین سادہ لوحون کو مونڈنے کی غرض سے نازل ہوئے ہین کہتے ہین کہ حیات و ممات میری زبان معجز بیان کا ایک نکتہ اور [illegible] قلم کی گردش کا ایک شوشہ ہے بڑے بڑے پادریون کو روحی تعلیم سے مسلمان بنا دینا میرا ادنیٰ کرشمہ قیدخانہ سے چھوڑا دینا عشاق کو معشوقون سے ملا دینا میرے بائین ہاتھ کا کھیل تماشا ہے بندہ تو اسکا قائل نہین اگر تمہین حافظ رحمتہ اللہ علیہ کے شعر کی تصدیق منظور ہو تو چل کے دیکھ لیجیے تو بادولت کچھ نہ سمجھے مگر آخر کو اس شعر کا خیال کر کے سے

یک تحیے نیست تا گرد و شہید ما

ورنہ بسیار اند در دنیا یزید

جا ہی پہونچے جیسے دروازہ پر پہونچے کہ کلام مجید کی تلاوت کی صدا کان مین آئی اندر دیکھا تو سبحان اللہ دالان مین کئی فٹ لمبا چوڑا تو ہنا سے چسپان ہے اور آلات کمال مین سے انگنائی مین ایک سیر بنتا باوت سے منڈھا ہوا نصب ہے کیون صاحب یہ کیا چیز ہے معلوم ہوا کہ یہ روحانی تعلیم کا آلہ ہے اثبات کرامات و معجزات کی کل یا شیطانی ٹیلیفون کے خلیہ کی تیاری ہے کیونکہ جیسا وہ لوہے بقیہ اوسکے بیچ کے سوراخ کے دیکھیے بھلے کان لگا یا مییر فوراً آمین کرنے لگا دوسرے ایک کتاب بوسیدہ جسکی جلد ایری کاغذ سے پوشیدہ ہے اوسمین پوسٹ آفس کی کرامات رکھی ہے کیون حضرت یہ پوسٹ آفس کی کرامات کیسی جی یہان بغیر لکھوائے بعینہ نوشتہ کی نقل یا سوال کا جواب ملتا ہے تیسرے ایک ٹوٹی پھوٹی تھالی کسی بھوت کے بھات کھانے والی رکھی تھی کیون جناب اس تھالی مین کیا فال کھلائی کے پیسے جمع ہوتے ہین نہین حضرت میون کے واسطے تو مخصوص جوہ پائجامہ مین رہتا ہے اس تھالی پر تو تعویذ نعوذ باللہ سورہ یٰس کے پڑہنے سے گھوڑ دوڑ کرتا ہے شیون کا ناچ امیدپر دکھاتا ہے کہ پیرکا فقیر بنکر چلنے مین عمل پڑھوانے کے بے صلی جو چلے کرتا ہے شیطانی قوت کا معائنہ کراتا ہے وارسی کا اعتبار بڑھاتا ہے واہ واہ واہ بھئی تھالی کیا روزی کا ٹھیکرا ہے آپ جانیئے بعض حضرات تو ایک ہی بڑھے جن ہین تھالی تو تھالی دلی وال کونڈی سنجا دیتے ہین عامل کو معمول بنا دیتے ہین بھلا وہ ایسے شعبدات اور مداری کے کھیل کو کب دھیان مین لاتے ہین غرضکہ واعظ صاحب کوایسی نصیحت کی اور تھوڑی ہی سی جسمانی تعلیم دی کہ فوراً تھال تعویذ کتاب رمال حاضرین جلسہ سب لے ایک دم سے کودنا شروع کردیا تمام گھر کھرکے کا سیدآن بن گیا مگر مصلحت وقت سمجھکر بغیر گھوڑے کو مارے بیٹھے بازی جیت آئے ۔

(باقی آئیندہ)

راقم

ملک دوست ظریف

لوکل علیہ الرحمتہ

گرمیان خوب پڑتی ہین ۔ لو بھی چلنے لگی ہے اگرچہ یقدر انتظار کرا کے مگر ابتک کوئی ایسی آندھی نہین آئی جس نے بارش کی طرف سے خلق کو بے اطمینانی کا اندیشہ پیدا ہے ۔ اسد فقرہ خیریت مقصودیا

عقیدہ بالکل خراب ہے ۔ افیونی بھائیون کا مزا ادھورا ہوتا نظر آتا ہے جو ہمارے احباب کو یہ تحفہ سالانہ بھیجا کرتے تھے شش و پنج مین ہین کہ چپکے خرخرے بیچکر سر کا بوجھ اتارین یا اسد فقرہ شعرنہ گفتن یک عیب مناسب سمجھین ۔

فی الحال جناب وزارت مآب منشی محمد امتیاز علیخان مدارالمہام ریاست بھوپال تشریف فرما ے وطن مالوفہ ہوئے ہین ۔ سنا ہے یہانسے شملہ جاکر شریک دربار ساگرہ کا معظمہ ہونگے ۔ جناب ممدوح کی نیکنامی اور شہرت خوش انتظامی سے امید ہوتی ہے کہ بہت جلد کوئی اعلے خطاب زیب و زینت نام نامی ہو

ہمارے شہر مین واٹر ورکس کے نل بڑی عجلت کے ساتھ دوڑ رہے ہین ۔ خدا کرے کہین یہ بھینین جلد دفن ہوجاتین کیا وجہ کہ ایک طرف تو سڑک پر کنکڑون کے ڈھیر دوسری جانب یہ ہاتھی کے پاتھے جگہ کو گھیرے پڑے رہتے ہین ۔ پیدلون اور سوارون کو بعض جگہ بڑی دقت ہوتی ہے سنتے ہین مارچ سنہ ۹۲ء تک نلون مین پانی جاری ہوجائیگا ۔ اور ٹلس فی ٹیپ دو روپیہ ماہواری دینا پڑیگا ۔ اگر یہی شرح رہی تو غربا اور متوسط الحال لوگون کو گھر بیٹھے فائدہ آبرسانی حاصل کرنے کیواسطے منہ دھو رکھنا چاہئے ۔

اشتہار (۵۰۳)

فسانۂ حسرت وصل

اس دلچسپ ناول مین ایک امیر گردوان مدار اور ایک بیگم زہرہ پیکر کی اس مہتن بیتی کے عشق و محبت کا بیان ہے جسکی قسمت مین خیاطہ ہونا اور افلاس و مصیبت مین زندگی بسر کرنا لکھا تھا ۔ اسکے ضمن مین مصنف عالی خیال نے امرائے انگلستان کی عیش پسندی ناحق کوشی سلائی کے کارخانون کا جور و ستم اور سفید غلامون کے آلام و مصائب کی تصویر کھینچ دی ہے ۔

لائق مترجم نے ترجمہ کو خاص طور پر زینت دی ہے اور چونکہ ہمارے مشرقی دوستون کو لفظی ترجمون سے چندان دلچسپی نہین ہوتی اسلیئے ترجمہ نہایت سلیس ۔ عام فہم اور بامحاورہ کیا گیا ہے اور حتی الامکان اطناب مخل اور ایجاز مخل کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے ۔

اس کتاب کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ ہر شخص آسانی سے خرید کرسکے اور مغربی فسانون اور ناولون سے لطف اٹھائے ۔

یہ کتاب ۱۵ مئی کے آخر تک چھپکر طیار ہوجائیگی جو صاحب اسوقت تک اپنی فرمائش مع قیمت کے بھیج دینگے انسے قیمت بحساب ۱۲ فی جلد اور محصول ڈاک ارلیا جائیگا ۔ لیکن ۱۵ مئی کے بعد اسکی قیمت بحساب ۶ فی جلد لیجائیگی اور محصول ڈاک ارلیا جائیگا ۔

المشتہر گنیشی لال ۔ نائب ایجنٹ نولکشور پریس لکھنؤ

حل المعلقات پر اعتراضات کا جواب

بالفعل اخبار اودھ پنچ جلد ۸ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۸۹۳ء مین بعض مدعیان لیاقت نے اپنی لیاقت ظاہر کی ہے اور تمام شرح حل المعلقات للسبع المعلقات سے جو بہ جہد تمام و جانفشانی و کوشش مالا کلام کے کل چار شعر دو نمبر ۳۵ و ۴۴ قصیدہ امرء القیس اور ایک نمبر ۶ قصیدہ طرفہ اور ایک نمبر ۱۵ قصیدہ عمرو بن کلثوم سے انتخاب کر کے بخیال خود اونکی شرح کی نسبت بطور اعتراض بعض عبارات بے ربط لکھکر شائع کیئے ہین جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ معترض صاحب نے فقط اپنے ذہن رسا پر اعتماد کیا ہے اور کتب لغات اور استعمال عرب اور کلام شراح سبعہ معلقہ کو ملاحظہ نہین فرمایا ہے ورنہ اس قسم کی لغزش فہم مطالب ... مین نہوتی بعض فقرات و مضامین اونکے ... ملاحظہ کے واسطے پیش کیئے جاتے ہین تاکہ مبلغ علم و لیاقت معترض صاحب کا کما حقہ واضح ہو اور اسی پر اونکے اور اعتراضات دیگر کو قیاس کرلین

از نقطہ توان راہ بمضمون سخن برد

غول رہ ماگشت درازی سخنہا

قولہ پہلا حصہ حل لغات کا ہے جسمین صراح و قاموس اور منتہی العرب وغیرہ سے مدد لیکر معانی الفاظ لکھے گئے ہین انتہے ارباب فہم ملاحظہ فرماوین اگر عربی لغات ان کتابون وغیرہ سے حل نہ کیئے جاوین تو کیا سنسکرت اور بھاکھا کے لغات سے لکھے جائینگے **قولہ** ہمارے مولوی صاحب شاعرانہ مذاق اور ہنجار سخنوری سے معذور معلوم ہوتے ہین۔ انتہے جہان تک معترض صاحب نے طبیعت آرائی کی ہے فقط معنی اشعار و الفاظ مین ہے جو مذاق شاعرانہ سے تعلق نہین رکھتا جسکے دیکھنے سے لاعلمی معترض صاحب کے معانی الفاظ و اشعار و کلام شراح سبعہ معلقہ اور قواعد علم نحو سے پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے جو معانی الفاظ کے شرح مذکور مین لکھے ہین اونسے معترض صاحب نے انکار کیا ہے اور جو معنے شعر کے اپنے ذہن رسا سے کہے ہین وہ مطابق شعر کے نہین ہین جیسا کہ صاحبان فہم کے نزدیک پوشیدہ نہین ہے وہ خوب سمجھین گے کہ مذاق شاعرانہ اور ہنجار سخنوری سے کون مند درہے **قولہ** مطفل بچے والی ہرن یا ناقہ باکرہ ع

ببین تفاوت رہ از کجاست تابکجا

انتہے معترض صاحب بیان معنی لغوی و معنی مراد من اللفظ مین فرق نہین سمجھتے اہل لغت نے لغات اضداد کو بھی لکھا ہے اسکو دیکھکر تو وہ بہت پریشان ہونگے اور مصرعہ مذکور کو اپنا ورد قرار دے لینگے **قولہ** کذا فی التواریخ علامہ شکر فی باب الجغرافیہ العرب انتہے اس عبارت کو ذرا صاحبان فہم ملاحظہ کرین کیا فصیح و بلیغ موافق قواعد عربیہ کے ہے **قولہ** تضحی چلے معنے مین اور ضحی دوسرے مصرع مین اگر پڑہین تو معنے وہی مکرر ہونگے جو مولف نے لکھے ہین یعنے محبوبہ سونے مین دن چڑھا دیتی ہے معشوقہ دن چڑھے اوٹھتی ہے سوا محبوبہ و معشوقہ اور چڑھا چڑھی کے اور کچھ نہین پس اصح و اشعر اور محل فصاحت لفظی و معنوی اسلیئے اضحی پڑھنا چاہیئے جو افعال ناقصہ سے ہے جو بغیر کسی معمول کے اتمام جملہ کے لیئے ہوتا ہے اور اونمین سے ایک تو قرآن مین ہے کان قولہ تعالے کان اللہ غفورا رحیما انتہی اس عبارت کو ذرا غور سے ملاحظہ فرماوین کہ معترض صاحب کو کسقدر اجنبیت ہے علم قواعد سے کاش کہ نحو میر و شرح مائۃ عامل ہی کو دیکھ لیتے تو یہ کبھی نہ لکھتے کہ افعال ناقصہ بغیر کسی معمول کے اتمام جملہ کے لیئے ہین اور یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ جیسا صیغہ اضحی افعال ناقصہ سے ہے صیغہ تضحی بھی اونمین سے ہے ... تضحی کے معنے مین داخل ... اصطلاح اضحی ... مین ... تضحی داخل ہے جب یہ باتین مسلم ... ہو وہ نہین معلوم ہین تو فرق معنا تضحی اور نؤم الضحی مین سمجھنا اور امتیاز درمیان کلام فصیح و غیر فصیح مین کرنا امر دشوار ہے **قولہ** انتطاق کے معنے کمربند باندھنے کے تو تحریر ہوئے پر یہ نہیب رقم نہوا کہ کمربند فارسی یا ہندی جسے ازاربند کہتے ہین طالب علم تو ازاربند ہی سمجھین گے اور سوق عبارت شرح سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے انتہی یہ آپ کی جودت ذہنی اور زبان دانی ہے اردو کے معلے مین جو فصحا لکھنؤ مین مروج ہے کمربند سے پٹکا ہی مراد لیتے ہین ازاربند بجز ایسے سے دیہاتیون کے اور کوئی نہین سمجھے گا اور سوق عبارت شرح سے تو جب ظاہر ہوگا جب کہ آپ متفضل کے معنی بھی پائجامہ کے سمجھین **قولہ** نکات شعری مین مولوی صاحب نے جو لکھا ہے وہ اس قبیل سے ہے جیسے شجاع کو شیر کہین معشوق کو ہرن کے ساتھ تینون متذکرہ امور مین مناسبت تام ثابت ہو انتہی اولاً عموم ممنوع ہے ثانیاً صاحبان فہم ذرا غور کرین کہ بنا بر بیان معترض کے لازم آتا ہے کہ جتنی تشبیہین شعرا ارحال دیتے ہین اور شعرا ماسلف کا تتبع کرتے ہین یہ سب عبث ہو اور اسکا بیان کرنا لغو ہو اور شرح ماسبق نے جو انکار کیا ہے تو نزدیک وہ لغو بیان ہوئی **قولہ** مولوی صاحب اگر اس زمانہ کی شاعری عرب ملاحظہ فرماوین تو علاوہ استعمال تازہ محاورونکے اعراب کی وہ حالت و ترکیب نحوی کی وہ کیفیت اونکو نظر آویگی کہ سارے علم نحو کی ترکی تمام دیکھینگے فوراً ہی تمام اشعار کو نامعدون اور غلط فرما دینگے الخ مفاد اس عبارت کا یہی ہے کہ قواعد مدونہ علم نحو و عروض کوئی چیز نہین اگر کوئی اعرابی حروف جارہ کو ناصبہ یا جازمہ یا اوزان مین استعمال کرے یا خلاف بحور اشعار عرب کے کوئی شعر نئی بحر مین کہے اسکو معترض صاحب غلط اور معیوب نہ سمجھین گے **قولہ** افسوس صد افسوس اس نئی زبان عرب کی ترکیب و تحویل کے لیئے کوئی کتاب موجود نہین ہے انتہے ناظرین غور کرین کہ اگر فرض کیا جائے کہ زبان جدید کے قواعد مدون نہین ولو بالفرض محال تو بیان اس بیان کو کلام سابق

مضامین غیر

ایک خوش مذاق رنڈوے کے حکیمانہ خیالات

بیوی مری جو بیری - لوگوں کو غم نے گھیرا   نانا کو غم نے پھونکا - نانی کو ہم نے گھیرا
احباب آن چپٹے اہل کرم نے گھیرا   بے چین فکر سے ہو آخال غم نے گھیرا
کہنے لگے کہ "جانا آن کس کہ زن ندارد
گفتہ است مرد دانا آرام تن ندارد"

احباب مضطرب ہیں - پہلو ہی اپنا سونا   لحظہ بلحظہ انکا ہے اضطراب دونا
ہیں سوز غم سے پھنکتے مشکل ہے انکا چھونا   دلسوزیوں کا یہ بھی کیا گرم ہے نمونا
اور دن کے غم سے ہونگے بچپن یاں کم ایسے
مشکل سے ہاتھ آتے ہیں یار ہمدم ایسے

اسدر جو مجھکو ویسے احباب چاہتے ہیں   اٹھتا ہے جو دو اگر یان - سامان کرتے ہیں
نقد وفا محن کی آتش پہ ڈوا رہتے ہیں   دیکھوں وفا یہ کبتک مجھسے نباہتے ہیں
حق سے ملی طبیعت ہے کچھ نفیس انکو
ہے دل میں اپنے بھوڑا - اٹھتی ہے ٹیس انکو

گر رات کو اندھیرا ہے اپنا یاں شبستان   احباب کو ہمیشہ داغ اب ہیں پریشان
کیونکر ہو وہ اُجالا - اس فکر میں ہیں حیران   دن رات سوچتے ہیں سوسو طرح کے سامان
سامان وہ کر رہے ہیں اک حسن کے دیے کا
کم یار لیتے ہونگے یوں روشنی کا ٹھیکا

چاہے میں جو کرتا ہون - یا ہو وہ سنہری ٹنکی   جو دیکھتا ہے مجھکو - بھرتا ہے آہ ٹھنڈی
دل میں وہ گاڑتا ہی ہمدرد یونکی جھنڈی   ڈرتے ہی ہر اک کو رکھ لون کہیں نہ رنڈی
بس فکر ہے کسی کے راحت نہیں ہے سر میں
گویا کہ مدتوں سے بیٹی جوان ہے گھر میں

جس گھر میں آجکل ہو بیٹی کہیں کنواری   ہر وقت نام اپنا وان ہو زبان پہ جاری
مشاطہ کو ہیں دیکھ - انعام دینگے بھاری   اکثر ہے وہ بھی چنچل صدقے گئی ہیں واری
اس کام کو کرونگی سو کام چھوڑ کر میں
مانو یقین رہونگی رشتہ یہ جوڑ کر میں"

وہ سے ہے نکاح ثانی پر وعظ جنکا شیوہ   اب لکھنؤ کے ہو وانے ہو - یا ہون رئیس ...
کھایا ہوا اگرچہ ہے دو سہروں کا میوہ   تبدیل ذائقہ کو کرتے ہیں پیش میوہ
دکھلا کے باغ سبز اک حسن و جمال کا وہ
لیتے ہیں زلف شبگون سے کام جال کا وہ

یون آنکر جاتے ہیں رنگ حسب عادت   بیوہ سے کر گوشہ دی ہے رتبہ شہادت
دیتی ہے شرع و سنت آیندہ کی شہادت   اتنا نہیں سمجھتے ہم ازدواج و بلادت
ایسے شبیہ دن میں ہو جو خون کا کی شامل
کیا ... شبیہ دن میں وہ نہیں کچھ اصل

لڑونکے رنڈوون پہ سو میں حق جتاتے   عقل اور نقل سے ہیں سو حکمتیں بتاتے
ہیں تو ہی اور شکلی شو فائدے دکھاتے   دان کے عذاب سے پھر چھوٹون ہیں یون ڈراتے
فرماتے ہیں کہ رنڈوے راںڈونکو گر نہ لوینے
تو جا ہیں گی جلائی دوزخ میں انکی کھوئیں

اتنا نہیں سمجھتے اخلاق اگر برا ہے   عقبی سے پہلے یان ہی دوزخ کا سامنا ہے
آتش مزاجیوں کی یہ آنچ اک بلا ہے   سو چھون کو کون پوچھے جب قلب پھنک رہا ہے
عورت غضب کی اپنے جسوقت اگ لٹھ جائے
دنیا ہو یا کہ عقبی سب خود لگے بھاڑ میں جائے

پاتے ہیں جو کہ مجھ میں انداز فلسفی کا   ہیں وہ کلام کرتے پرواز منطقی کا
شادی مقدسی ہے" فرماتے ہیں خوشی کا   نکلے نہ کیوں نتیجہ آیندہ خرمی کا
ٹھہرا کے دل میں اپنے اک انتظام کی شق
یون چھانٹتے ہیں اکثر وہ ازدواجی منطق

"آئے گی جبکہ جورو - آباد گھر کرے گی   ہر چیز کو ٹھکانے سے گھر میں وہ دھرے گی
پیسے پہ جان دینگی - کوڑی پہ وہ مرے گی   پھر اشرفی ردا سے عندو قچہ بھرے گی
افراط ہوگی گھر میں ہر سمت نقد و زر کی
گھر پر مثال صادق آئے گی نبک گھر کی

شاعر سمجھ کے مجھکو اشعار پڑھکر عالی   کرتے ہیں پیش دلکش تصویر اک خیالی
لہراتی ہیں کسی دم زلفیں وہ کالی کالی   کرتے ہیں نقش دلبر گر لعل لب کی لالی
معمور ہے وہ جن کی تخئیل کا خزانہ
کرتے ہیں یون وہ پیدا مضمون شاعرانہ

دیکھے کا مثل اختر ماتھے پہ جگمگانا   موج صبا کی صورت بالے کا لہر کھانا
مثل نسیم گلشن جھونکوں کا جھوم جانا   چڑیوں کی طرح گھنگرو کا زمزمہ سنانا
گلزار آرزو میں اک طرفہ لطف دیگا
اپنی ہر اک صدا سے دل لوٹ لوٹ لیگا

پوشاک وہ حریری اور ادنگی وہ صدیاں کمین   پہلو بدلنے کی وہ پھر دلربا ادائیں
سو ناز ہر ادا میں سو لطف ہیں سمائیں   ہر ناز میں وہ پہلو دل لوٹ لوٹ جائیں
پھیلائے حسن اپنا جسوقت کارخانہ
ہوجائے خانہ خانہ گھر کا نگار خانہ"

فرزند کا دکھا کر شاداب کوئی دانا   ہے دام ازدواجی میں چاہتا پھنسانا
نادان نے ولیکن اس بھید کو نہ جانا   ہے ہاتھ میں کسی کے نطفے کا کب جانا
بالفرض حسب خواہش گر نطفہ جم ہی جائے
یہ کیا ضرور صورت فرزندی دکھائے

فرزند آجکل کے شائستہ جسقدر ہیں   بیزار ان کی چالوں سے مادر و پدر ہیں
برباد انکے ہاتھوں بیسیوں ہی گھر ہیں   انکی شکایتوں سے سیکڑوں ہی سنتری

دن رات جام مے کا یان دور چل رہا ہے
کیا خوب باپ دادا کا نام اچھل رہا ہے

نطفہ کا ہے جانا تخم فساد ہونا | بہتر ہے اس بلا سے اولاد کا نہ ہونا
تنہائیون کا کچھ خطرہ لازم نہین ہے رونا | تنہائی کا یہ گوشہ آرام کا ہے کونا
آرام و نیک نامی دیتا ہے جو تا قیامت
تنہا گزار دے یان وحدت مین ہے سلامت

صاحب بھی گر ہوا لڑکا اسکول مین پڑھیگا | اور اپنے ساتھیون سے ہر فن مین وہ بڑھیگا
ہر فن یہ علم و فن کے ہر روز وہ چڑھیگا | ویسے ہی وہ مضامین اپنے اگر گڑھیگا
کتنے ہی ہون خیالات دل کے اگرچہ عالی
نصرانیت سے باتین ہونگی نہ اسکی خالی

پتلون کا پہننا امکان کیا جو چھوڑے | کوٹ اور قمیص سے وہ کسطرح منہ کو موڑے
باتین وہ سخت اسکی جیسے کہ شکر کے روڑے | یون کودتے پھرینگے بچھڑے ہون یا ہون گھوڑے
پھرتا ہے گا ہر دم گھر مین برہنہ سر وہ
ممکن نہین کہ لے پیشاب بیٹھ کر وہ

بابا کو جانتا ہے معمولی آشنا وہ | گھر مین ادب کسی کا کرتا نہین ذرا وہ
قید ادب سے آزاد اسدرجہ ہو چلا وہ | گھر مین وہ جسکو چاہے کہدے برا بھلا وہ
ماں کو چڑیل سمجھے۔ نانی کو غول جانے
دادی کو ڈیم سمجھے۔ دادا کو فول جانے

جس گھر مین باپ دادے پرورش تھی پائی | اس گھر کی انکے ہاتھون شامت ہے آج آئی
[illegible] | ہر طرح کی برائی دیتی ہے یان دکھائی
[illegible] واقع مین بدلا ہے حال اب
کیون کر نہ اسکو پھینکین پھر کوڑیون کے مول آب

نعمت کا [illegible] آب کہین نہین ہے | زینے کی اسکے ہر سو نیچی بہت زمین ہے
بارہ دری ہے ناقص بیکار شہ نشین ہے | آمد ہوا کی گھر مین اصلا کہین نہین ہے
گندی ہوا سے ہر دم ہے ناک مین دم انکا
اس شامتی مکان سے ہے غیر عالم انکا

پاخانہ سخت گندہ مٹی سڑی ہوئی ہے | ہر سو نہین نجاست گھر مین گری ہوئی ہے
پلٹن ملیریا کی ہر سو پڑی ہوئی ہے | تپ کی وبا بھی آکر در پر اڑی ہوئی ہے
تہذیب کی بدولت رائے انکی جب سے پلٹی
ہے سخت وجہ نفرت گھر کی میونسپلٹی

بھیجو اگر ولایت حیوان ہو کے آئے | یحیٰی یہان سے جائے وان جا کے بن ہو آئے
ممکن نہین کہ کوئی انسان ہو کے آئے | جائے اگر فرشتہ شیطان ہو کے آئے
گھر بھر مین شیطنت سے ہنگامہ اک مچا ہو
دھسکی کا پیگ چڑھا کے شیطان کا بھی چچا ہو

ہے دو جام مے سے تحریک دست ہوتی | گردن ٹرروٹری مرغی ہر دم ہے پست ہوتی

بیسون کی عاشقی کی چٹھی ہے پوسٹ ہوتی | فسق و فجور پر ہے ہر لمحہ پست ہوتی
فعل اپنا کر رہا ہے شرعی نظام کیسا
بحث حلال کیسی۔ فرق حرام کیسا

سر پر ہے سایہ گستر البرٹ کا فیشن | گردن سے تا بپا ہے موجود وضع لندن
کالر نے عافیت سے جکڑی ہوئی ہے گردن | اوپر سے جسکے کیا کیا کمال کا ہے جوبن
آنکھین خمار سے ہر دم چڑھی ہوئی ہین
داڑھی منڈی ہوئی ہے مونچھین بڑھی ہوئی ہین

کوٹھی بغیر صاحب کی کیسے زندگی ہو | جبتک نہ میم آئے کسطرح دل لگی ہو
سامان ہو ہر طرح کا گھوڑا فٹن بگی ہو | ہر شے مین طرفگی ہو ہر شے مین چھنگی ہو
جبتک نہ خانسامان۔ خادم ہون [illegible]
ممکن نہین کہ جائے صاحب کے دل سے الجھن

صاحب کو تو مصیبت درپیش ہے سفر کی | ہے ہر جگہ ضرورت خاتون خوش سیر کی
جو خوش صفاتیون سے ساتھی ہو عمر بھر کی | ہمدم ہو اور مونس ہر دم سفر حضر کی
شائستگی کی دلکش ہو آب و تاب منہ پر
رکھتی نہ ہو تعصب کی جو نقاب منہ پر

موسیقی مین ہو رکھتی اسدرجہ وہ مہارت | منقار نفسی ہو انگشت پر اشارت
جسدم کہ جوش مارے وہ نغمہ زا عبارت | آلودگی غم سے ہو قلب کی طہارت
جب ہارمونیم سے عشرت کا راگ ابلے
کلفت جلانے والی رگ رگ سے آگ ابلے

رتبہ یہ ہو جہان مین اس طرفہ خوش گلو کے | [illegible]
[illegible] | [illegible]
اعجاز ہون یہ اسکی انگشت [illegible]
یون ہارمونیم کی لکڑی مین [illegible] پھونکے

لب سے وہ اپنے بخشے جان خشک سوکھی لکڑی کو | دم سے کرے وہ زندہ ہر ان مردہ کو
مستی سے راگ کی ہو شرمندگی سے مر کو | ہو آگ سننے سے مستی گھر مین ہر ایک شے کو
پانون پہ پائے جھومین۔ اور سقف سر پہ ناچے
دروازے گھر مین تھرکین۔ دیوار در پہ ناچے

گر عاقبت کی خاطر ملا اسے بناؤ | حکمت اسے سکھاؤ معقول اسے پڑھاؤ
فقہ اور حدیث کا بھی رستہ اسکو دکھاؤ | علم ادب کی لذت اور چاشنی چکھاؤ
تو اسمین ہے یہ مشکل ناقص اساتذہ ہین
نالان ہین پڑھنے والے کارہ تلامذہ ہین

اک عمر صرف پڑھنے مین بھی اگرچہ ہو صرف | جانین نہ کیا ہے آلہ ہوتا ہے کیا بلا ظرف
گر نحو مین کھپائین کچھ عمر چھوڑ کر صرف | سمجھین نہ فعل اصلا۔ جانین نہ اسم اور حرف
پڑھکر ادب ہے لکھنا دستخط کا بھی دوبھر
کس درجے مین طریقہ تعلیم کا ہے ابتر

اصلاح کونسل

پنچ - شاباش - پٹھے - این کار از تو آید و مردان چنین کنند

کتے کی طرح برسوں گو منتظر وہ کھیاں ہین | استاد کا بھی برسون گردہ دماغ کھایان
شاہد انکا مین ہی اوقات کو گنوا ہین | صرف اور نحو کو دہ ہرگز نہ بھید پاین

مکتب سے پڑہ کتابین گو پانچ سات نکلے
جاہل عرب کے آگے منہ سے نہ بات نکلے

اس علم پر پڑھین گے فقہ د اصول کیونکر | منطق سے پھر کرینگے ذہن عقول کیونکر
تقریر کو معانی مین دینگے طول کیونکر | اس مادے سے ہوگا حاصل حصول کیونکر

ہونگے غرض کتابین ہر فن کی دیکھ کے یہ
بدنام کرنے والے کچھ نام نیک کے یہ

جو اسطرح پڑھین گے پھر وہ کمائینگے کیا | مان باپ کی تو چھوڑو وہ آپ کھائینگے کیا
مالی کو یہ بہارین اپنی دکھائینگے کیا | پھل اسطرح کے پودے گلشن مین لائینگے کیا

ان سے تو ہوگی زینت ہرگز نہ گلستان کو
یہ نونہال دینگے حسرت ہی باغبان کو

آپس مین کچھ یہ باہم یاران لڑین گے | [illegible] بازار کے دان کرینگے
جزوی امور پر یون سب ہر جگہ اڑینگے | کچھ بینگے مار [illegible] جوتے بہت پڑینگے

مذکور کیا جو اسکی غیرت [illegible]
بے غیرتی کا (یہ بھی کیا تیر ہے) [illegible]

انکی خشونتون کا جس وقت ہوگا شہرہ | کتنے ہی حسن مین ہین پر شک ماہ و زہرہ
چھپا رہیگا صورت پردہ غضب کا گہرا | ہر شخص کو ڈرائے گا انکا چہرہ مہرہ

[illegible] رہنگی بیٹیاں [illegible] کی ستی یان کی
کانپا کرے گی تھر تھر روح انسے خاندان کی

آزار دل کو دینگی ٹھٹھاران کی باتین | رکھین گی گھر کے گھر کو بیزار انکی باتین
جھگڑے کھڑے کرینگی بیکار ان کی باتین | کھو دینگی ساری الفت و پیار انکی باتین

تکفیر کا ہمیشہ فتویٰ ہوا کرے گا
ہر شخص ایک تازہ فتنہ بپا کرے گا

اسطرح کے ہوئے مین پیدا یہ فخر رازی | ہون گو کئے کئی حج ہو گرچہ وہ حجازی
ہر چند ہو مجاہد ہر چند ہو وہ غازی | اک وقت کی قضا کر مر جائے گر نمازی

کافر نماز اسکی کیونکر بھلا پڑھین گے
ٹانگین پکڑ کے انکو یونہی پھینک دینگے

اولاد اسطرح کی کھاتا ہے دو جہان کا | نہ فائدہ یہان کا نہ فائدہ وہان کا
روشن ہمارے دل پہ سب حال ہو گیا انکا | انشادی کے قصے چھوڑو جھگڑا ہی کیا یہان کا

ہے عالم تجرد آزاد زندگانی
آزاد زندگانی بس شاد زندگانی

راقم

نو آزاد

شیخ سے کہدو مریدان مغ بادہ فروش
آج بگڑے نظر آتے ہین خدا خیر کرے

حضرت پنچ - آجکل ہمارے سید صاحب کا شیر پنجاب بیطرح بگڑا ہوا ہے - سید صاحب مین اب وہ دم خم کہان کہ شیر سے آنکھین ملائین - انکے جیون کا منتر بھی کچھ بے اثر ہو گیا ہے حق یہ ہے کہ شیر کا قابو مین لانا تو کوئی ایسا بڑا کام نہ تھا - تھوڑی سی چکمہ بازی سے بیچارے کو دام محبت مین گرفتار زنجیر عقیدت مین پابند کر لیا مگر رکھ رکھاؤ مشکل نباہ ٹیڑھی کھیر ہے آخر وہی ہوا کہ اکدفعہ سنک جو آتی ہے بگڑ بیٹھا - ایک ہی جلت رسید کی

اب کسی صاحب کے تھامے نہین تھمتا - روکے نہین رکتا - لاکھ لاکھ طرح سے پھسلاتے چمکارتے یار بناتے ہین طمع منیاوی اعزاز پھندے مین پھنسانا چاہتے تیور مذہب سے آزادی کا میدان دکھاتے ہین مگر تیرے پھر تیر ہے ایک نہین سنتا زنجیرین توڑے ڈالتا - کٹہرے سے نکلا بھاگتا ہے - چیلے چاپڑ جتنے ہین سب بیٹھے تو ڑاتے بھاگے جاتے ہین - سارے حواری حلقہ بگوش نمائشیہ اطاعت سے سبکدوش - نسبتہ نیازمندی سے کلہ خلاص ہو [illegible] نظر آتے ہین - بیچارے سید صاحب اس کہولت سن و سال ضعف دماغ کمزوری احساس کے ساتھ حواریون کی یہ گستاخیان یہ زوریان رحم کے قابل ہین کیا کہین اگر جناب حضرت آج کو ذرا بھی عاقبت اندیش ہوتے تو وہ پچھلے زمانہ کی ہر ایک رسم ہر ایک قانون پر اعتراض کر کے قوم سے وہ وضعداری وہ یکرنگی وہ خلوص جو صدیونکی محنت اور مسلسل تعلیم کے سبب مسلمانون کے جوہر ہو گئے تھے دور ہونے کی کوشش نہ کرتے اور وہی آج کام آتا - کچھ لوگ پاس وضع کرتے اور محبت و الفت کو چھپائے رکھتے - کچھ یکرنگ دوست وہ اپنی دوستی پر ثابت قدم رہتے کچھ خالص ہمدرد ہوتے جو سید صاحب کی اس پیرانہ سالی کو اپنی نیازمندی اور خلوص عقیدت سے خوشگوار بناتے مگر کرنی خویش آمدنی پیش اب اپنی تعلیمات کا ثمرہ دیکھین کہ ایک ایک خادم فرنٹ ہو رہا ہے کسی مین وضعداری ثابت قدمی خاک نہین -

یاد ایام ! ایک وہ وقت تھا کہ مولویون ملانون کے اوامر و نواہی کے وعظون حلال حرام کے فتوون سے مسلمان تنگ آگئے تھے اک ان شہ جو پائی دیوانہ برا ہوئے بس است سید صاحب کی الگ آزادی شنکر تجرد ہو گئے اور لگے پیر نیچری کا دم بھرنے اور ایک یہ وقت ہے کہ اب اس ڈربے کو بھی آگ لگائے دیتے ہین - اصل یہ ہے پنجابی خلقت بھولی بھالی انجان نادان تو تھی ہی کسیوقت مین جھوجھکے گنڈے تعویذ والونکا زور رہا خوش اعتقادی کا خدا بھلا کرے ایک ایک گدڑی شاہ کمل شاہ کے آگے سر جھکاتے سر ٹیک کرتے درگاہون مقبرون مین نشستین مرادیں

لٹکے پھرتے تھے سید صاحب نے غیر مقلدیت کے ایسے دو ہاتھ پھونکے کہ ایک نرالی جگجگی سارا ہندوستان کا ناچ ناچنے لگا لحاظ پاس سب بالائے طاق رکھا آزادی کا نعرہ مارنے اور بیباختہ پکارنے لگا سے

ابھی ہمکا دست سے ہے محتسب خبر
دنیا تمام بزم خرابات ہوگئی

اب سید صاحب ہی سید صاحب چار طرف نظر آتے تھے وہی قبلہ وہی کعبہ وہی خضر طریقت وہی ہادی شریعت وطریقت مگر جدت پسند طبیعت کا برا ہو آخر یون بھی چین نہ پڑا اس حال پر بھی نہ رہا گیا اک دفعہ تلون جو زور باندھا ہے اس سے بھی منھ موڑ بیٹھے سید صاحب کو دہلانہ تالی ابتوانا و لاغری کی صدا سے کان پڑی آواز سنائی نہین دیتی —

حقیقت یہ ہے آجکل نیچری پارٹی پر کچھ قہر خدا نازل ہوا ہے - ہم تو پہلے ہی ہانکے پکارے کہتے تھے

چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

سید صاحب اس دن سے آگاہ نہ تھے ورنہ وہ کبھی گھر والون کو نہ بھولجاتے وہ کیا جانتے تھے کہ جس دکن اور پنجاب کے پیچھے اونھون نے شمال و مغرب اور اودھ کو چھوڑا تھا اوسکا یہ حشر ہونا ہے وہ تو سمجھے تھے —

نکل وطن سے ہے غربت مین زور کیفیت
کہ آب بحت سے ہے جبتک ہے تاک مین صہبا

گھر کی مرغی دال برابر بھلا یہان کیا قدر ہوسکتی کیا دل بڑہ سکتا ہے پاس پڑوسی والے میری نہ مانینگے نہ سنینگے وہ تو سارا کچا چٹھا جانتے ہین پر بھلا وہ سننے ہی کیون لگے لاؤ باہر والون پر کچھ سکہ جماؤ ادہر اودہر شکار کرو پنجاب کو تاکا اور وہ نشانہ مارا کہ ٹٹ نہ پڑا یہ آؤ بھگت یہ قدردانی ہوئی کہ سید صاحب جامہ سے باہر ہوگئے — دکن پر توجہ کی وہان کچھ بٹھے پہلے سے پہونچے ہوئے تھے اور جال بچھا چکے تھے خوب ہی مدارات ہوئی -

بس دکن اور پنجاب کے برتے پر اترانے - پنجاب کو قیصر کا خطاب ملا - ابتو یہ سامان ہین کہ پنجاب بگڑ بیٹھا - سارے پنجابی منحرف ہوگئے - دکن مین کچھ ایسی یا دنخالف چلی کہ جتنے ہواخواہ تھے سب ایک ایک کرکے نکالے گئے اب ہندوستان مین نیچری پارٹی کا یہ حال ہے -

پر جھڑ گئے دم گر گئی پھرتے ہین لنڈورے چون چون کرو حضرت او —

نیاز مند قدیم — اختر لکھنوی

توکل علیہ الرحمۃ

گرمی بڑے زور شور سے پڑتی ہے اگر تو جلتی ہوتی تو بھی صبر تھا مصنوعی خاتون والون ہی کو کچھ امن ملتا - مگر خرابی تو یہ ہے کہ پانی پروائی چلتی ہے یا حبس رہتا ہے — دولون صورتون مین پسینے کے تقرانے والے دکس کا لطف پیدا کرتے ہین —

چند روز ہوئے غلام حسین کیچل کے پاس ایک رنڈی کی ناک ایک بگڑے دل نے کاٹ لی - اب ان جنتی قمریون کو لازم ہے منقار کی جگہ ناک پر کسی مضبوط چیز کا غلاف چڑھائے رہا کرین کیا وجہ کہ ناک کاٹنے سے صورت تو بہر صورت بگڑ جاتی ہے اور سر ابقابلہ نقصان کم ہوتی ہے - ایک دفعہ ایک ریشائیل عیاش ایک رنڈی کے ہان گئے - ریش مقدس مین کہین بچھو چھپا ہوا تھا رنڈی کے رخسار مین اوسکا ڈنک لگ گیا ساری رات تڑپا کی اوس دن سے اوس نے ایک لکڑی سرہانے رکھنا شروع کی جب کوئی داڑھی والے صاحب سے سابقہ پڑتا وہ بیچاری دودھ کی جلی چھاچھ پھونک پھونک پیتی یعنے اوس لکڑی سے داڑھی خوب جھاڑ لیا کرتی پس اب اس فرقے کے ہر فرد کو چاہیئے کہ لوہے پیتل یا تانبے کی رنگت کی مناسبت سے ایک خول ناک کا بنوا لیا کرے اور بروقت ضرورت اوسکو چڑھا کر ہاتھ لگانے دیا کرے - اگر اس وضع نے رواج پایا تو آج کل کی ترقی اور آزادی دیکھتے ہم کہ سکتے ہین مصنوعی دانت اور کان اور آنکھ بنانے والون کی بہ نسبت ان ناک بنانے والونکا کارخانہ خوب چلے گا -

ہمارے نواب شکست نواز جنگ تنہا لکھنؤ مین تشریف فرما ہین اور اپنے بھائی شیخ حیدر حسین کے ہان فروکش - ہم سے ہمارے بہت سے دوست مستفسر ہین کہ آپ کی خاتون کہان ہین — مگر افسوس ہے کہ ہمکو اونکے ٹھیک مقام کا کوئی ذاتی علم نہین — حیدرآباد مین ہون کشمیر مین مگر لکھنؤ اونکے قدوم عصمت لزوم سے محروم ہے —

ہمارے نواب صاحب کو غالباً اسکا انتظار ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے کیا حکم ہوتا ہے اودھ کی دیوانی عدالت مین کوئی جگہ پاتے ہین یا سرور جنگ سے اور مقدمہ لڑنے کی مہلت ملتی ہے -

اس دفعہ یہان کا خربزہ بالکل رحلت کر گیا گویا سب کھیتون مین اس میوے کی جگہ تونبر کے لڈو پیدا ہوئے - سفیدے — چیلے - کھرتے — سب پھیکے - جب تک مع مبالغہ ہر قاش کے ساتھ من دو من قند یا شکر نہ ملائے مٹھاس کا پتہ نہین لگتا —

اشتہارات

صلاح نیک
عریضۂ طاہرہ وصحیفۂ نادرہ

بالکل نیا قصہ ـ دلچسپ اور سچا ـ میری پیدائش ـ غریب ماں کا مرنا ـ ابّا جان کا حج کو جانا ـ لونڈی ماما کے ہاتھ سے تکلیفیں اوٹھانا ـ بڑی امان کا اپنے گھر چلے جانا ـ سوتا پا تکلیف پھر حج سے ابّا جان کا آنا مجھے دیکھکر رنج ـ دوستون کی فہمائشیں نانا جان کی بیماری کی خبر ـ میل ملاپ ـ راحت صحت ـ نانی جان کی بیرحمی ـ آدمیون کی حماقت ـ طرح طرح کی ایذا آخر کو حال کھلنا ـ لونڈیون کا سزا پانا ـ نادانی ـ صبر عنایت سے نوکرونکا آنا ـ استانی جی ـ تعلیم تربیت ہنر سلیقہ ـ دولت ہاتھ آنا ـ مولانا حافظ یوسف علی شاہ صاحب کی وفات ـ استانی جی کا انتقال ـ گھر کی لونڈیونکا اپنی حالت چھپانا ـ اور کوٹھے چڑھکر میرا ذکر سننا ـ پھر لڑکی کو لانا اوسکی شرارت ـ لڑائی ـ اوسکا اصرار میرا انکار ـ زہرہ کا چند شریف زادیون کو اوبھارنا ـ لڑکیون کو پڑھنے پڑھانے کی تاکید ـ مکتب جانا جہالت کی مذمت ـ اصغر کی شادی مین فضول خرچی پر تقریر ـ پھر غیبدانا سمجھنا لوگون کی پابندی ـ وجیہ النسا بیگم کی شادی ـ صدہا جو تون کا مجمع لڑکیونکو نصیحت ـ مناجات علم کی ہدایت اور تعریف ـ (حصہ ۲) میری شادی خوشدامن صاحبہ کی ترباق ـ روز کے جھگڑے ـ سچا ور لونڈی کا مار کھانا ـ پلس پر جانا ـ تحقیقات رپورٹ رشوت میری نند کی شادی داماد کا آنا عیب لگانا ـ خدا سے داد پانا ـ وہی آفت اونکے لڑکی پر ـ میرے صبر کی بدولت خوشدامن صاحبہ کی حالت بدلنا ـ خواب وتصدیق ـ نانا جان کی وفات ـ چاند پر خاک نہ پڑنا ـ عفت عصمت کا افسانہ ـ پھر کسی کا خط کسی کا سفر کرنا ـ ہمارا مالک ہونا ـ لڑکیان پیدا ہونے سے تنفر کشمکش عدم توجہی ـ نفرت ـ دوسرا عقد ـ بگاڑ ـ چھیڑ چھاڑ ـ طلاق ـ نفاق ـ میر صاحب کا راہ پر آنا ـ بات چیت ـ جوہر ونکا اظہار ـ نفرت کے بدلے محبت ـ علم کی بدولت راحت ـ امی جی سے گھر کرنا ـ

حضرات! یہ دو نوں حصے مینے بڑی سرگرمی کرکے لکھے ہین ـ چاہتی ہون کہ اپنے بعد انھین چھوڑ جاؤن یہ کتاب فقط میری بہنون ہی کے لیے بکار آمد نہین بلکہ بھائی بندون کے واسطے بھی بیش بہا تحفہ ہے ـ جو بزرگوار اسکو دیکھکر مجھے خلعت تحسین وآفرین مرحمت فرما چکے اونھین حضرات کی مدد صلاح نیک سے " اسطرح پر اسکا چھپنا ٹھہرا ہے کہ قوم کے چند معزز رئیس وشریف چندہ اور حصہ سے حسب تصریح ذیل شرکت کو اعانت فرماوین تاکہ میری محنت ٹھکانے لگے ـ اور کتاب بھی شائع ہوجاوے ـ جلدی جلدی حوصلہ دکھائیے مدد فرمائیے ہمّت مردان مدد خدا ـ پھر ثواب لیجیے اور دعا ـ نہ کم چھپوانے کی مصلحت تھی نہ تین چار ہزار طبع کرانے کی مقدرت لہذا یہ طریقہ اختیار کیا اور توکل بخدا اشتہار دیا ـ

التجا بحضور معاونین
(رجسٹر) (نمبر ۱)

(۱) جو صاحب دس روپیہ سے کم مرحمت فرمائینگے اونکا نام مبارک درج فہرست نہوگا (۲) سب سے زیادہ جن صاحب کا چندۂ امدادی ہوگا کتاب اونھین کے نام نامی پر نذر کیجائیگی (۳) ہر کتاب کے آخر مین فہرست اسمار حضرات معاونین تہذیب سے شائع ہوگی (۴) بلا خیال کمی بیشی چندہ ایک جلد مکمل ہر اعانت فرما کو نذر کیجائیگی (۵) اگر دو صاحبون کی رقم کثیرہ برابر ہوگی تو دونون بزرگون کے نام بلحاظ حروف تہجی نذر ..... کیے جائینگے (۶) ہر قسم کے عطیہ کے ساتھ پورا نام مع لقب ..... وغیرہ کے عنایت فرمانا ہوگا ـ

عرض بخدمت شرکاء
(رجسٹر) (نمبر ۲)

(۱) ہر حصہ دو روپیہ کا ہے (۲) ہر حصہ کے واسطے چار کتابین بغیر جلد نذر کیجائینگی (۳) ہر صاحب مطبع کے واسطے (بشرطیکہ ۵ حصہ سے زیادہ شریک ہون) دو حصّون مین ایک کتاب زیادہ حاضر کیجائیگی (۴) کوئی شریک ۸ سے کم کتاب بیچنے کا مجاز نہوگا (۵) کوئی شریک نہ کیا جائیگا جبتک وقعہ ۴ کی پابندی قسمیہ نہ کریگا (۶) کسی حصہ دار کو قیمت کتب نہ ملیگی (۷) کتاب بمجرد چھپ چکنے کے از روے شمار نمبر رجسٹر روانہ کیجائیگی (۸) بیرونجات کے شرکا کو کتاب کا محصول نہ دینا پڑیگا (۹) کل روپیہ بنام جناب حکیم عبد العزیز صاحب لکھنؤ جھنوائی ٹولہ ـ یا جناب شیخ اصغر علیخان صاحب تاجر عطر چوک یا بنام جناب منشی محمد سجاد حسین صاحب مالک اودھ پنچ لکھنؤ گولہ گنج یا بنام اُستاد جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش یا بنام مشتہرہ یا بنام نبی احمد خانصاحب تاجر میوہ بیچ کی سرا لکھنؤ (بعد اخذ رسید آنا چاہیے ـ

(اضا) آخر عید تک کام شروع ہوجاے اگر حضرات اہل اسلام ولی توجہ فرماوین

عریضۂ طاہرہ سراپا خطا الملقب فخر النسا لکھنؤ جھنوائی ٹولہ مکان نمبر ۳۴۹

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران و مصر وبیروت عربی و فارسی وکتب قلمی زبطبی محلہ اسیر کاری نمبر ۱۳۸ جناب آقا میرزا احمد شیرازی ملک الکتاب براے فروش موجود است وسواے ان کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید وکتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و عجم از صدر الاسلام تا کنون ..... و فارسی ..... عجائباتی کہ از آنشا روایت شدہ وکتاب خلائق المعانی وتاریخ ..... روضۃ الادب فی طبقات شعراے عرب وکتاب جمہرۃ العرب در شرح نصوص الحکم از ملا جامی ودیوان ابن عربی وکشف الاسرار تاریخ انگلینڈ وکتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ وکتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صبا و وقائع جنگ ایران در وس وتاریخ ..... مطبع طبع ..... کہ طالب ..... دارد

ضرور ملاحظہ فرمائیے

یہ* اون حضرات کے اسماء مبارک کی فہرست ہے جو اس کتاب کو اپنی محبت سے دل لگا کر سن چکے ہین الف جناب نواب مولوی سید اصغر حسین صاحب فاخر جناب نواب اصغر علیخانصاحب جناب آمین صاحب ذاخر۔ جناب حاجی داروغہ مرزا آغا حسن صاحب۔ جناب میر اکبر حسین صاحب۔ جناب میر ابو محمد صاحب جلیس۔ جناب شیخ امیر ابو تراب صاحب (ب) جناب سید کاظم صاحب بادیہ۔ جناب سید باقر حسن صاحب شہرت۔ جناب مولوی مرزا محمد رضا صاحب۔ جناب نواب بہادر مرزا صاحب (ت) جناب نواب مرزا تصدق حسین صاحب (ح) جناب نواب حشمت حسین خانصاحب جناب حکیم حیدر مرزا صاحب۔ جناب نواب حسین مرزا صاحب۔ جناب شیخ حسین بخش صاحب (خ) میرے استاد کے استاد جناب سید خورشید علیصاحب نفیس د جناب میر دلبند علیصاحب س جناب میر سید علیصاحب مانوس۔ جناب منشی محمد سجاد حسین صاحب اڈیٹر اودھ پنچ جناب مرزا سجاد حسین صاحب ش جناب نواب شمس الدولہ علی حسین خان بہادر جناب مرزا شبیر علیخانصاحب رسا ص جناب مولوی میر صادق حسین صاحب حقیر ع جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت۔ جناب حکیم عبد الحفیظ صاحب جناب حکیم عبد العزیز صاحب۔ جناب سید علی محمد صاحب عارف۔ جناب مرزا علی محمد صاحب۔ جناب حکیم عبد الوحید صاحب غ جناب مولوی مرزا غلام حیدر صاحب ف جناب میر فدا حسین صاحب۔ جناب سید فضل عباس صاحب فضل علیخانصاحب م جناب مولوی سید محمد مصطفے صاحب خورشید جناب مولوی سید محمد باقر صاحب۔ جناب مولوی سید مہدی حسین صاحب ماہر۔ جناب مرزا محمد حسن صاحب جناب نواب مصطفے حسین خانصاحب۔ جناب میر مرتضے حسین صاحب۔ جناب میر مہدی حسین صاحب واقف۔ جناب مولوی مرزا علیصاحب۔ جناب سید محمد عسکری صاحب حکیم ڈاکٹر جناب مرزا محمد مرتضی بیگ صاحب عاشق عرف مرزا مچھو بیگ صاحب جناب مرزا عباس صاحب تمکس و او جناب وصی علیخانصاحب عرف مظہر آغا صاحب مظہر د جناب نواب ہادی مرزا آغا صاحب۔ ہمراہیان جناب فاخر۔ ہمراہیان دیگر حضرات وغیرہ وغیرہ ÷

دی انڈین فارمیسی

دوا خانہ ادویہ ہومیوپیتھی و الوپیتھی

اس دواخانے مین ہومیوپیتھی (بالمثل) و الوپیتھی (بالضد) طریقہ علاج

* ان نامون کے ہر رکن مین حروف تہجی کا لحاظ کیا گیا ہے۔ طاہرہ سراپا خطا

کی دوائین موجود رہتی ہین۔ اور لائق و تجربہ کار دوا سازون کی سپردگی مین ایک تجربہ کار ڈاکٹر صاحب بھی جنکو فن معالجہ مین اعلے دستگاہ ہے نگرانی کرتے رہتے ہین۔

اعلے قسم کی دوائیان معتبر کارخانون سے منگائی جاتی اور ہمیشہ کنند دوائین نکا تازہ مہیا کیجاتی ہین قیمت بھی اس خیال سے کہ ہر حیثیت کے لوگ خرید سکین ارزان لیجاتی ہے۔

تقریباً یہان کے بڑے بڑے ڈاکٹر اس دواخانے کی سرپرستی اور نگرانی کرتے رہتے ہین۔

ڈاکٹر سی۔ سی۔ گھوش جو ایک پرانے تجربہ کار ڈاکٹر ہین اس دواخانے مین ہمیشہ موجود رہتے ہین علاج کرتے ہین جس کسی کو جسوقت مشورے کی ضرورت ہو تو آپ ہر وقت وہان ملین گے۔

المشتہر۔ سی گھوش و کمپنی نظیر آباد لکھنؤ

مضامین اڈیسن

انگلستان کے مشہور ادیب مسٹر جوسف اڈیسن کے مفید اخلاق کا تمام مضامین کا بامحاورہ سلیس اردو مین ترجمہ خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ لطف مضامین ملاحظہ پر موقوف ہے۔

قیمت فی جلد ۱۲ محصول ار با سال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل نشانات ذیل سے جلد طلب فرمائیے۔

(۱) مولوی محمد ناصر علیصاحب تحصیلدار پنشنر۔ کاکوری ضلع لکھنؤ
(۲) محمد ارتضا علی۔ گولہ گنج۔ لکھنؤ ڈاک خانہ امین آباد ÷

خاکسار محمد ارتضا علی مترجم

عرق بید مشک قسم اعلے

ہماری دکان مین تازہ اور اعلے قسم کا عرق بید مشک موجود ہے اور قیمت بھی ارزان ہے اسکے فوائد سے بہت لوگ ماہر ہین احتیاج بیان نہین عرق اسکا قلب کو فرحت بخشتا ہے۔ خفقان کو دفع کرتا ہے۔ حرارت کو ساکت کرتا ہے مصفی خون ہے اور تشنگی کو دفع کرتا ہے۔

قیمت فی بوتل ۲ روپیہ — المشتہر راجہ رام دوکاندار امین آباد لکھنؤ

اطلاع

طلباء و شائقین علم کو مژدہ ہو کہ مین نے خاص کی آسانی و آرام کے لئے ایک کتب خانہ واقع بازار امین آباد مین از سر نو کھولا ہے جسمین جملہ کتب درسی اسکولی انگریزی اردو اور ہندی اسٹیشنری وغیرہ بھی ہین جن صاحب کو خریدنا منظور ہو تشریف لاوین چونکہ اس قسم کا کارخانہ ابتک امین آباد مین نہین تھا لہذا عوام الناس کے فائدہ کی غرض سے یہ کارخانہ کھولا گیا ہے اس کارخانہ مین کتابین سب سے سستی ...

المشتہر [illegible] امین آباد لکھنؤ

مضامین نمبر

سوانح عمری ممبران پارلیمنٹ

رائٹ آنریبل جان ارتھر بالفور

اس بات کو ابھی پورے پانچ برس بھی نہین گذرے ہین کہ لارڈ رینڈلف چرچل نے ہمت ہار کر ہاتھ پانون ڈالدیئے اور اوج ترقی سے زمین پر آرہے ہین لارڈ موصوف ہاتھ پانون پھیلائے پڑے ہین ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک پولیٹکل شخص کی نعش بے حس وحرکت پڑی ہے اور اسی نعش کو روندتے ہوئے جان آرتھر منزل ترقی کی طرف جارہے ہین ۔ آپ کو یکایک ایسا عروج حاصل ہوا کہ ہوم سکرٹیری اسکاٹلینڈ سے اوج اقبال کے اوس مینارہ پر پہونچے جہان آئرلینڈ کا سکرٹیری بہت ذمہ داری اور خدشہ کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے پہلے تو آپ کالج کے ایک نوجوان لڑکے جھگڑنے بحث وتکرار کرنے والے آدمی تھے لیکن اب بالکل بدل گئے ہین اور ٹریزری بنچ پر (صیغۂ خزانہ) ایک ایسے شخص نظر آتے ہین جو پارلیمنٹ کی لڑائی جھگڑے کے لیے ہر وقت آستینین چڑھائے رہتا ہے اور اعلےٰ درجہ کے لوگون مین شمار ہوتا ہے ۔ آج آپکا سن ۴۴ برس کا ہے اور تمام ہوس کے سر غنا ہین اور بہت آسانی کے ساتھ بعد مسٹر گلیڈ اسٹن اور خاص اپنے چچا کے انگلستان کے اعلےٰ درجہ کے ہونہار ابھرتے ہوئے پالٹیشن (مدبر) کہے جاسکتے ہین آپ کے پولیٹکل زمانہ پر ریویو کرتے وقت صرف ۱۸۸۷ء سے شروع کرنا چاہیئے ۔ وہ اپنے "فورتھ پارٹی ڈیز" جماعت چہارم کے زمانہ مین صرف پالیٹکس سے تفریح ولطف حاصل کرتے تھے ۔ سکرٹیری آئرلینڈ کی خدمت جو صلہ مین دی گئی تھی محض خود پسندی وپریشانی تھی ۔ جان بالفور نے اپنی کتاب "ڈیفنس آف فیلاسفک ڈاوٹ" سے جو بات پیدا کرنی چاہی وہ محض شک وشبہ مین ہے ۔ چاہے کتاب کی نسبت جو بات صحیح ہو اسمین ذرا شک نہین کہ ۱۸۸۶ء کے زمانہ مین مسٹر بالفور جیسے پالیٹیشن تھے ۔ ویسے ہی فلسفی ۔ اگر آپ لبرل فریق کو ناپسند کرتے تھے تو آپ کو کنسرویٹو کی نسبت بھی تشکک تھا ۔ وہ بالکل اپنے فرقہ کو معتبر نہین سمجھتے تھے حتے کہ اپنی ذات کو بھی ۔ صرف آپ کے چچا ہی ایک ایسے شخص تھے جنپر آپ کا پورا پورا بھروسہ تھا اور اس نیک گمان کے صلہ مین چچا صاحب نے ۔ اپنے فریق کی بے اعتباری اور مخالفین کی تضحیک کی حالت مین بہت بڑا موقع دیا ۔ اور اسی زمانہ سے مسٹر بالفور کا زمانہ شروع ہوا نکتہ چین اشخاص نے آپ کا خاکہ یون اڑایا ہے "ایک زن صفت نوجوان جو ٹریزری کے بنچ (صیغۂ خزانہ کی کرسی) پر بیٹھا ہوا اپنا ہاتھ پانون ادھر ادھر آڑا ہا اور اپنے خوشبودار رومال سے کھیلا کرتا ہے ۔ اس نوجوان کا اصطلاح "مس بالفور" "نینسی" اور "لوسی" کے نامون سے ہوا تھا" ممبران آئرلینڈ کا خیال تھا کہ "مصیبت زدہ ملک ایسے نازک اور حسین آدمی کے ہاتھون مین ہے جو کرامول کا سایہ ہے" اور بہت سخت نفرت کی نگاہون سے دیکھتے تھے ۔ مگر آپ نے بہت جلد اس بدگمانی اور خیال نادرست کو بدل دیا ۔ تمسخر اور تضحیک کا کچھ خیال نہین کیا ۔ اور موقع کے منتظر رہے ۔ اہل آئرلینڈ کا جاہے جو خیال ہو مگر ممبران آئرلینڈ اب آپ سے نفرت نہین کرتے ۔ آپ کا خاندان عالمانہ "پالیٹکس" کے لیئے مشہور ہے ۔ آپ کے بھائی "جو ایس" کے بہاڑ پر ضائع ہوگئے قریب تھا کہ وہ سائنس مین مغربی شہرت حاصل کرتے اور یورپ کو اونپر فخر ہوتا ۔ آپ کی بہن کمبرج کے ایک ہوشیار پروفیسر کی بی بی ہین ۔ آپ کی تعلیم ایٹن ۔ ٹرنٹی آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کی یونیورسٹیون مین ہوئی ۔ آپ ایک نوجوان کتخدا ہین ۔ اسکاٹلینڈ ۔ لندن ۔ سرنا ۔ اور اسٹریلیا مین آپ کی زمینداری ہے ۔ اور انگریزی فیوڈل ازیم (اگلے زمانہ مین بعوض خدمات جنگ جاگیرین دینا) کے مناسب نتیجہ تبرکات سے آپ کو تعلق ہے ۔ آپ کی تقریر سے مروت اور خلق مترشح ہوتا ہے ۔

آپ "دی سولس" کے ممبر ہین ۔ لندن کے عمدہ عمدہ وضعدارون کی صحبت مین آپ بیٹھے ہین ۔ اعلےٰ درجہ کی تماشا گاہون اور مجالس رقص وسرود مین آپ ضرور ہوتے ہین ۔ آپ کے دوست آپ کے پیانو بجانے کی بہت شد ومد کے ساتھ تعریف کرتے ہین ۔ آپ کی نشست کا کمرہ آجکل آراستہ کیا جاتا ہے ۔ مسٹر برن جونس مصور اوسے پرانے دیوتاؤن کی تصاویر سے سج رہے ہین ۔ ہوس آف کامنس سے جہان بے انتہا شور ہوا کرتا ہے آپ اوٹھکر اپنے دولت خانہ پر تشریف لاتے ہین ۔ یہ ایک وسیع محل ہے ۔ باہر سے تو یہ بہت اداس نظر آتا ہے لیکن اندر جاکر دیکھیئے تو علوم وفنون کے بیش بہا جواہرات سے آراستہ وپیراستہ دکھائی دیگا ۔ اور ان خزانون کی کنجی وہ شخص نظر پڑیگا جو معزز ۔ محترم ۔ خوددار ۔

خوش مزاج - کسقدر مغرور - یا متنفر ہوگا - آپ کی جسمانی قوت کی نسبت و نیز جسم کی حالت کی بابت مختلف سوالات کیئے جاتے ہین - آپ نحیف الجثہ طویل القامت ہین آپ کے ڈاکٹر نے ریاضت کی راے دی تھی چنانچہ آپ نے بہت محنت کی - بعض نے تو یہ راے دی تھی کہ اگر آپ جاڑون مین مقرر رہے تو ضرور مرجائین گے - مگر یہ راے غلط ثابت ہوئی -
آپ بڑے عمدہ مقرر ہین - اور اعلے درجہ کے قابل - عمر صرف ۳۰ برس کی ہے ٭

راقم

ا - ع - ش

کھلے خطوط

بنام

اڈیٹر صاحب "رفیق ہند"

چستی صاحب !

مجھے آپ کی اس مہربانی کا شکرگزار ہونا باقی ہے کہ اسوقت تک آپ نے ازالہ حیثیت عرفی کی مجھپر کوئی نالش نہین دائر کی - اور ساتھ ہی اس بات کا افسوس بھی ہے کہ خدا نے آپ کی وہ مردنہ کی جسکی اُمید آپ نے (اور ہمنے بھی آپ ہی کی خاطر سے) ابتداے "کاروبار" مین کی تھی -

لیکن کچھ شبہ نہین رہا کہ آپ ہمارے خدا کے شناسا نہین - اگر اسکی بالذیب آفرنیش پر دلدادہ اوسکے اس حسین عالم ھستی کے مداح اور اوسکی عالمگیر رحمتون کے قائل اور معترف ہوتے تو یہ مقاصد آپ منتخب نہ فرماتے کہ (۱) کسی شخص کے مداح اوس سے برگشتہ ہوجائین اور (۲) ایک دوسرے بھلے آدمی کی عزت و ہردلعزیزی مین فرق آجاے -

سرمست جام حقیقت ایسے پاک و پاکیزہ مقاصد کی پرستش سے کوسون دور رہین وہ نہایت درجہ اصلاح شدہ رجحان طبیعت کے لوگ ہوتے ہین - اونکو اس عالم ظاہری کے فیضان روکنے کی جانب نہ تو رغبت ہے اور نہ یہ کوئی شیوہ خداپرستی ہے - وہ پست ہین مگر بہت اونچے ہین - وہ ذلیل ہین مگر معزز ہین - غرض

" غلام نرگس مست تو تاجدارانند
خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند "

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ اون لوگون مین سے نہین ہین تو پھر کون ہین ؟ اسکا جواب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک اونمین سے تو نہین ہین باقی جو کچھ آپ کا دل چاہے ہو بیٹھیے -

آپ کا اعلان کردہ دعوی یہ ہے کہ جس قسم کے کاروبار کا آپنے آغاز فرمایا ہے وہ مسلمانون کے اوس حصہ کو مفید ہوگا جو پنجاب مین بود و باش رکھتا ہے - مگر مین جو دیکھتا ہون تو یہ "کاروبار" خود آپکو نہ راس آئے اور نہ مفید ہوئے مسلمان تو آخری نتیجہ پرمین جنکو آپ جیسے فائدہ پہونچانے والون کی ضرورت نہین جو اپنے مطلب پر اوس بڑے دانائے علیم کو بھی دھوکا دینے مین دریغ نہین کرتے جسکو وہ صرف الفاظ مین خدا مانتے ہین -

اس دنیا مین اخلاق و خداپرستی سکھانے کے لیئے بڑے بڑے انبیا کی غذائی کتابین موجود ہین اور بے ثباتی عالم کا سبق دینے کے لیئے خود یہ دنیا ہی پیش نظر ہے آپ کے کسی لکچر کی ضرورت نہین تو پھر آپ کیون تکلیف فرماتے ہین ؟

کیا آپ ہمکو یہ بتانا چاہتے ہین کہ آپ ایسے بھی ہوسکتے ہین ؟ کچھ شک نہین کہ آپ مین ان صفات کی گنجایش ہوسکتی ہے - مگر یہ رجحان آپ کی طبیعت مین کیونکر پیدا ہوا ؟ کیا وہ دل سے خود بخود اوٹھنے والا کوئی جذبہ تھا جو ایک انسان کو کسی حسین چیز کے دلی احساس حسن سے ہوتا ہے ؟ - نہین ! -

پھر کیا اوسکو اس عالم ظاہری کی مجبوریون اور بیچارگیون نے پیدا کیا ہے ؟ خیال ہوتا ہے کہ یہی بات ہے مگر جو شئے کہ آپ مین پیدا ہوگئی ہے وہ کوئی مستثنے حالت انسانی نہین ہے جسطرح جبروت خدائی عالمگیر ہے اوسی طرح آپ انسانی لاچاری کو سب کہین اور ہر حالت مین لازمی تسلیم کرلیجیے -

مگر اس عالمگیر دلی حالت کو اپنی ذات مین مشہور کرکے (میرے خیال مین) آپ یہ کام نکالنا چاہتے ہین کہ ہلوگ ایکبارگی یہ یقین کرلین کہ آپ بڑے صوفی - بڑے مقدس مسلمان - نہایت نیک نیت اور ہردلعزیز آدمی ہین جنکو پنجاب مین لوگ نہایت محبت و عزت سے دیکھتے ہین اور یہ کہ دوسرے دعویدار (جنکے حقوق قدیم ہین) اپنے دعوون مین غلط ہین اسلیئے کہ صوفی نہین ہین - آپ کے خیال مین مسلمان نہین ہین - بلکہ بدنیت اور غیر ہردلعزیز ہین - سوسائٹی اونکی عزت نہین کرتی - اور قوم کو اونسے نفرت ہے -

ہم آپ کو مطلع کرنا چاہتے ہین کہ ہم ایسا یقین نہین رکھتے اسلیئے کہ ایسا کرنے مین کئی ایک دقتین ہین - پہلی دقت یہ ہے کہ یہ خیال ہی غلط ہے -

(دوسرے) بالفرض محال ہمنے تسلیم بھی کرلیا تو آپ کے مقاصد نیت کی تحقیقات مین ہمارے نتائج بالکل آپ سے مختلف ہین -

کام ہیں دو نام وہی ہیں موسل

اتھ سے ہمارا خدا ہمارے ہاتھ سے جاتا رہیگا جسکی جگہ پر کسی دوسرے کو لانا نہین چاہتے

(چوتھے) ایسا کرنے مین آپ کے ساتھ جو معاہدہ ہوگا وہ قدرت سے ناجائز ہوگا کیونکہ جن باتون پر ہم از روئے معاہدہ یقین کرینگے وہ تمام تر غلط ہونگی۔

(پانچوے) ہم نے تمام دقتون کو برداشت کرکے ہلوگ آپکی درخواست قبول بھی کرلیتے تو ہمکو تم کو اطمینان ہوجانا چاہیے کہ اگر کبھی ہم سب اپنی زبان سے کچھ گزارش کرینگے تو آپ بھی اوسپر عمل فرماینگے یا نہین؟

آزمایش کے طور پر ہم تمام مسلمانان ہند آپ سے یہ درخواست کرتے کہ آپ اس قسم کی باتین آجکل کرتے ہین انکو مطلقاً موقوف کردیجیئے - فوائد مترتب شدنی کے جواب دہ ہم ہین - جنکو بتدریج ہم پیش کرتے رہینگے -

مگر سالات کی موجودہ حالت مین ہم لوگ الگ رہنی جانب پریشان ہین گورنمنٹ اور عدالتون کا ہماری اور آپکی وجہ سے الگ ناک مین دم ہے

سر سید احمد کہتے ہین کہ ہم ہی نے مسلمانون کو تعلیم دی - مسٹر امیر علی اصرار کرتے ہین کہ ہم نے مسلمانون کو اونکی پولیٹکل حیثیت بھائی - برکت علیخان کا خیال ہے کہ ہمنے ہی پنجاب مین حقوق اسلامی کی حمایت کی ہے - مگر اب آپ فرماتے ہین کہ ہم سب مین اچھے - اکیلے ہم ہی نے سب کچھ کیا ہے -

ان معزز صاحبون کو تو رہنے دیجیئے کیونکہ اونکی خدمات کا تصفیہ عامہ مسلمان [illegible] کرینگے مین تاہم آپ سے پوچھتے ہین کہ آپ نے قبل ایسا دعوی کرنے کے ہلوگون سے [illegible] لی یہ بات ہم ہی تو بتا سکتے ہین کہ آپ نے کچھ کیا بھی ہے -

چشتی صاحب — ہمکو آپ سے بڑی شکایت ہے کہ جو فرض ہمارا ہے اوسکو بھی آپ اوڑاکے ڈالتے ہین - آپکی شتابی ظاہر کرتی ہے کہ جس چیز کے آپ طلبگار ہین وہ آپ جیسے شخص کے لیئے بہت ہی عظیم الشان ہے اور یہ کہ آپ اونکی صلاحیت و قابلیت سے اسقدر دور ہین جتنا کہ ایک زاہد جنت پرست حق پرستی سے - آپ ہین ہمکو خراب و خوار رہنے دیجیئے +

آپ اپنا سایۂ دیوار رہنے دیجیئے"

آپکا نیاز مند غائبانہ

محمد اصغر حسین +

نمبر ۲

بنام

مسلمانان پنجاب

حضرات من!

فی الحال آپ صاحبون کی خدمت مین جو کچھ [illegible] عرض [illegible] ہے [illegible]

حقیقت مین حد درجہ معصوم صفت لوگ ہین - آپ نے [illegible] آپ [illegible] مین استقلال اور مزاج مین غور و فکر پیدا کرنے مین [illegible] ہے اور [illegible] آپ رنگ اپنی ہر قسم کی باتون کو بلا تکلیف تحت زبان پر لانے بلکہ اونپر عمل کرنے کے ہر وقت تیار ہوسکتے ہین بشرطیکہ [illegible] آپکو تھوڑے اتفاق کے ساتھ ترغیب و حوصلہ دلانے کی مہلت ہو -

آپ کو یاد ہوگا کہ سنہ ۔ مین جب سر سید احمد نے آپ کے زرخیز ملک مین چندہ مدرستہ العلوم کی غرض سے سفر کیا تھا تو اونکے عقائد مذہبی وہی تھے جو سنہ ۔ مین تھے جبکہ اونھون نے تہذیب الاخلاق جاری کیا تھا - اونکی تفسیر برابر اوسی سرگرمی سے شائع ہو رہی تھی - کفر کے فتوے اور مسلمانون کے الزامات ابتک بے تردید پڑے ہوئے تھے - علماے علوم شرقی کی نسبت اونکی رائین وہی تھین - فلسفۂ یونانی اونکے خیال مین اوسیطرح بیکار تھا - انگریزی علوم اور کو وہ اوسی طرح لائق تحصیل سمجھتے تھے - گروہ صوفیہ کی بابت اونکے خیالات سابقہ مین کچھ فرق نہ آیا تھا - اور غرضکہ جب وہ آپ کی سندھ پنجاب دہلی ریلوے کی ٹرین پر سوار ہوئے تھے تو ہمین اطلاع نہین ہے کہ اونکی کسی رائے مین کچھ فرق آگیا تھا یا اونکی کسی غلطی کی اصلاح ہوگئی تھی -

آپ حضرات نے حدود شمال و مغرب ہی سے اونکا استقبال شروع کیا تھا آپ نے ہر ایک مقام پر اونکو نہایت تزک و احتشام سے اوتارا اور جب وہ لاہور پہونچے تو آپ صاحبون نے سلامی سر کی - ہزارون چیزین دیئے اور بیر جلد ہے نثار کیے - [illegible] زمانے - اور آخرکار محرم علی چشتی نے اپنی عداوت کو بحیثیت [illegible] نے نذر کیا جسمین اوسوقت اونکا مقصد بجز حصول عزت کے اور کچھ نہ تھا - جب سر سید احمد نے اسلام پر لکچر دیا (جسمین اونکا قدیمی طرز استدلال برقرار تھا اور کسی ایک سابق رائے سے وہ علیحدہ نہین ہوئے تھے) تو آپ کے بہت سے لوگون نے بڑھ بڑھ کر اپنی خطائین معاف کرائین جسکی نسبت ہمکو سر سید احمد کے "سفرنامہ پنجاب" کا لکھنے والا یقین دلاتا ہے کہ اونھون نے اون معافیون کو نہایت خوشی سے قبول کیا -

اور جب یہ مہمان نوازی آپ کر چکے تو شاید آپ کے اخبارات کا کوئی صفحہ ایسا نہ رہا ہوگا جسمین ہمارے "آنریبل کعبۂ قبلہ" کی مدح و توصیف نہ ہوئی ہو - یا آپ کی انجمنون کا کوئی جلسہ ہوا ہوگا جسمین اونکو "آنریبل فخر اسلام" کا خطاب عطا نہوا ہو -

لیکن اب آپ حضرات کو اپنے ہی کیئے ہوئے پر ایک تہلکہ انگیز شورش پیدا ہوئی ہے اور اس سنہ ۹۳ء مین [illegible] کہ سر سید احمد الندوہ [illegible] اونھون نے [illegible] آپکی [illegible] اونکی رائے مین ایک بیکار چیز ہے - انگریزی علوم [illegible] دور آگے [illegible] اسلیئے آپ جانتے [illegible] مسلمانون سے تعلق [illegible]

باالکل کالعدم کردیجائے۔

اب ہم تمہاں و مغرب وا و دھ کے باشندون نے جو برتاؤ اونکے ساتھ کیا ذرا
اوسکو بھی ملاحظہ فرمایئے ہمنے اونکو جانا کہ وہ اپنی قسم کے ایک روشن خیال۔
اولوالعزم۔ خوش فکر۔ جفاکش۔ اور مستقل مزاج آدمی ہین۔ اونھون نے تحصیل
علوم مغربی کی بابت ہلوگون کو ہوشمندانہ صلاحین اور قابل قبول مشورے دیئے
ہین۔ اونھون نے ایک نفیس تعلیمگاہ قائم کی جسکے لیے ہم سب بہت بارمنت
طریقے سے اونکا شکریہ ادا کیا ہے اور ہمیشہ شکر گذار رہینگے۔ ہمنے اونکو مذہبی رہنما ہرگز نہین سمجھا
نہ ہمنے سیاسیات مین پیشوا کیئے نہ اونکی کوچیائی کی۔ نہ اونکو اپنا اونہ ریل بلکہ کبھی نیا
اونخ اسلام" سمجھا۔ بلکہ آپ لوگون سے ہمکو جو بڑی شکایت ہے وہ یہی ہے
کہ دوراندیشی سے سرسید احمد ہمارے ہی ملک کے باشندے ہین ہمنے اونکی
سلامی مین کبھی ایک بڑا اتفاق نہ چھوڑا اور گلدستون کی جگہ پر کبھی ایک پھول
بھی نہ پھینکا اور آپ لوگ ہین کہ نہ یہ سوچتے ہین کہ آخر ہلوگون نے تو یہ سب باتین سمجھ
ہی کر کی ہونگی۔ اور نہ اسکا کچھ خیال کرتے ہین کہ ایسے اوقات پر رجحان خاطر کو
مقید نہ رکھنے مین کیا کیا نقصانات ہین۔ پس یکسر سرے سے تمام باتین کرتے
اور کہتے چلے آئے اور جب تھک گئے تو اپنے ہی گزشتہ اقوال و افعال پر وہ
عالمگیر ہیجان ہے کہ خدا تک کو بھی آپ لوگ ذمہ داری سے علیحدہ نہین کرتے۔

ہم صاف الفاظ مین آپ کو اطمینان دلاتے ہین کہ ہمکو آپ کی اس
گردش چشم اور اپنے اول وقت پر اس احساس مضرت سے مطلق ہمدردی
نہین۔ سرسید احمد کو جتنا اچھا یا جتنا برا ہم سمجھتے ہین اونمین آپ کی اس
جدید تحقیق سے کچھ زیادتی نہین ہو سکتی۔ آپ لاکھون مقدمات ازالہ حیثیت عرفی
قائم کیجئے اور ہزارون کو سزائین دلوایئے مگر ہم اپنی طے شدہ راے مین کچھ فرق
نہین کر سکتے۔

آپ لوگ مساجد مین دعائین مانگتے ہین کہ خدا چشتی کو کامیاب
کرے!

اگر چشتی کامیاب ہوئین تو خدا ہی کے لیئے آپ مجھکو سمجھا دیجئے کہ دنیا کی حالت
مین کتنی ترقی ہوجائیگی۔؟ یعنے سرسید احمد کا اثر پنجاب سے مٹ جائیگا۔؟ اور
انگریزی عدالت کا فیصلہ وہابیت کو باطل۔ اور فرقہ مقلدہ کو برحق قرار دیدیگا!

پہلے تو مجھے یہ معلوم ہوجانا چاہیئے کہ کسی شخص کا "اثر" کیا چیز ہے؟ اگر
اوس سے مطلب وہ عزت و تعظیم ہے جو ایک انسان دوسرے انسان کی
کسی حیثیت کی کرتا ہے تب تو مجھے انکار نہین کہ سرسید احمد کی عزت "اثر"
یا تعظیم مولوی محرم علی صاحب چشتی۔ غلام قادر صاحب فصیح۔ اور راون نمازیون کے
دل مین نہین رہی جنھون نے اول اللہ کو دستار فضیلت عطا کی تھی یا اخبارات
کے وہ اڈیٹر جو محرم علی صاحب کے مضامین اپنے اڈیٹوریل صفحات مین
چھاپتے ہین سرسید احمد کو اچھا نہین سمجھتے لیکن اگر "اثر" سے کوئی ایسی اصلی
چیز مراد ہے جو صرف مقدمات ازالہ حیثیت عرفی سے نیست و نابود ہو سکتی ہے

تو مین تمام باہوش و حواس اشخاص کو یقین دلاتا ہون کہ وہ نیست و نابود نہین
ہوئی۔ دوسرا اشتہار کہ جو چشتی کی کوشش کا یہ ہے کہ آیندہ سے انگریزی
عدالتین اسلامی فرقی اختلافات کا تصفیہ کیا کرینگی۔ جیسے آپ کو اور انگریزی
عدالتون کو مساوی طور پر شرمانا چاہیئے۔

ہمارے فروعات مذہبی کا تصفیہ خود کلام الٰہی سے ہو سکتا ہے جسمین انسان
کی ناچیز عقل اور اوسکے ناپاک دلائل کو دخل نہین۔ ماورا اسکے اگر انگریزی
عدالتین آپ کی باشتی کی اس خواہش کی تعمیل کرنا چاہین تو سب سے پہلے
حضور ملکہ معظمہ کو اپنا وہ فرمان شاہی واپس لے لینا ہوگا جسکی رو سے تمام
مسائل مذہبی دائرہ دست اندازی حکام سے خارج کر دیئے گئے ہین۔

اگر ہم کو ساآپ کو۔ نذیر احمد صاحب۔ اور چشتی کو غیرت و حمیت اسلامی
سے اسقدر بے تعلقی ہو جتنی کہ آپ لوگ اپنے موجودہ طریق عمل سے ظاہر کرتے
ہین تو بسم اللہ پہلے عدالت العالیہ فورٹ ولیم (کلکتہ) سے صداقت مذہب عیسوی
و اسلام کا تصفیہ کرا لیجئے اور پھر مسٹر گلیڈ اسٹون کی کیبنٹ (مجلس وزرا) سے
واپسی فرمان شاہی کے خواستگار ہو جیئے امید ہے کہ انگریز مدبران ملک بھی
اس اچھی طرز ہوا خواہی ملت کی بے انتہا ستایش کرینگے۔

راو

نیاز مند محمد اصغر حسین

توکل علیہ الرحمۃ

اندنون ہمارے شہر مین چاشنی دار موسم لطف دکھا رہا ہے۔
گرمی اور برسات دونون سے لڑ بھڑ رہا ہے۔ مینڈھے سے مینڈھا لڑا ہوا
جا رہا ہے۔ کبھی یہ ہاتھ بھر آگئے کبھی وہ دو ہاتھ آگئے۔ ایک دفعہ ابر
آیا ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ بوندا باندی بھی شروع ہوگئی۔ راتون کو فرش
او پلنگ کی جان پر کشمکش کی بلا آئی۔ کمرون کے دروازے کھڑکیان
کھولدی گئین۔ کوئی الست نیند کی جھونک مین صرف دلائی تان کر خراٹے
لینے لگا۔ اسے لیجئے پھر بوندیان تھمین گرم مزاجون مچھرون کے ستائے ہوؤن
کو پھر باہر سونے کی ہوس نے آستایا۔ نہ پیٹ بھر نیند آنے پائی نہ جی بھر
کے کوئی اور کام ہونے پایا۔ دن کو ابھی تو ابر غلیظ تھا یا کفدہ کڑاکڑا
کے دھوپ نکل آئی۔ یون تو گرد و غبار کی آڑ مین آفتاب کی تمازت
کچھ رکتی ہی ہو تھی اب تو بالکل مطلع صاف ہر شعاع برچھی اور تیر کی انی
امان تنگ جسم کے اوس پار نکل جاتی ہے۔ پسینے کا یہ عالم کہ سر سے
پانون تک فوارے جاری ہین۔ پنکھے خسخانے کسی کی کچھ نہین چلتی۔
آدمی سے اچھے خاصے پانی کے بمبا ہو گئے۔ اودھر پانی پیا ادھر نکل گیا
غلط نہ کچھ گھر سے دیتا ہے نہ چھلنی کی گرہ سے جاتا ہے یہان اول تو
انسانیت سے گزر کر اسفنج کے پتلے بنے او پھر طرہ یہ کہ سو دمین کچھ رطوبت

اصلی یہی تدرکی چربی ہے کہ شمع کی طرح پگھلی جاتی۔ سکرتہ یا جامہ انگرکہ اچکن توکیا ال ہے ۔ مہذب پوشاک ٹاٹ اور ندین کا کوٹ پتلون پانی کی چھاگل اور مشک بنا ہوا ہے ۔

خربزے سے اول تو تھے ہی نہین دوسرے اس پر دا ہوا او سپانی نے اور بھی غارت کیئے ۔ ان آم کسیقدر ترکا ہے ۔ اگر بخار ہیضے سے محفوظ رہے توانشاء اللہ ... خواہد شد ورنہ

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

آج کل ہمارے شہر مین ممبران کونسل کے انتخاب نے بعض دلون مین تحریک پیدا کردی ہے ۔ نیشنل کانگریس کی استدعا جو انٹی مار وان کر خیال باطل مین خواب پریشان سے زیادہ وقعت نرکھتی تھی سرکار نے قبول فرمائی ۔ اب وہی حضرات جو اپنے تئین نالائق اور ناکارہ کہتے تھے ٹھرّا کر اوٹھ بیٹھے ہین اور ممبری کے واسطے کوشش کر رہے ہین ۔ ہم کہتے ہین ارے یار و تم تو پہلے ہی سے مقبولہ فریقین نالائق ہو تم دوسرے کیون ہوک لیتے ہو یہ تو کانگریس والون کا حق ہے اونھین کے حصے مین جانے دو ۔

اشتہارات

اتھیلو و مثنوی بہار

شیکسپیر کے مشہور و معروف ناٹک آتھیلو کا ترجمہ نہایت بامحاورہ و سلیس اردو مین کیا گیا ہے ۔ دیباچے مین قصّے کے متعلق حسن او عشق کی ادا ئین ۔ کم سنی اور الّڑھ پنے کے قدرتی جذبات ۔ حسد و بدگمانی کے مختلف پیرائے ۔ فتنہ سازی اور افترا پردازی کے جوڑ توڑ ۔ نئے طرز اور انوکھے ڈھنگ سے بیان کیئے گئے ہین ۔ علاوہ اسکے شیکسپیر کی سوانح عمری ۔ ناٹک کے تاریخی حالات اور اوسکے اصول بھی درج ہین ۔ آخر کتاب ہذا مین مصنف ہذا کی تصنیف "مثنوی بہار" بطور ضمیمہ شامل ہے ۔ قیمت صرف ۱۲ ؍ مع محصول ڈاک ۔

المشتہر ۔ جوالا پرشاد مصنف لکھنؤ

مضامین اڈیسن

انگلستان کے مشہور ادیب مسٹر جوسف اڈیسن کے مفید اخلاق کار آمد مضامین کا بامحاورہ سلیس اردو مین ترجمہ خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپکر تیار ہو گیا ہے ۔ لطف مضامین ملاحظہ پر موقوف ہے ۔ قیمت فی جلد ۱۲ ؍ محصول ارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل نشانات ذیل سے جلد طلب فرمائیے ۔

(۱) مولوی محمد ناصر علی صاحب تحصیلدار پنشنر ۔ کاکوری ضلع لکھنؤ ۔

(۲) محمد ارتضا علی ۔ گولہ گنج ۔ لکھنؤ ڈاک خانہ امین آباد

خاکسار محمد ارتضا علی مترجم

اشتہار (۵۱۳)

فسانۂ حسرت وصل

اس دلچسپ ناول مین ایک امیر گردون مدار اور ایک بیگم زہرہ پرستار کی اس سیمتن بیتی کے عشق و محبت کا بیان ہے جسکی قیمت مین خیاطہ ہونا اور افلاس و مصیبت مین زندگی بسر کرنا لکھا تھا ۔ اسکے ضمن مین مصنف عالی خیال نے امراے انگلستان کی عیش پسندی ناحق کوشی سلائی کے کارخانون کا جور و ستم اور سفید غلامون کے آلام و مصائب کی تصویر کھینچ دی ہے لائق مترجم نے ترجمہ کو خاص طور پر زینت دی ہے اور چونکہ ہمارے مشرقی دوستون کو لفظی ترجمون سے چندان دلچسپی نہین ہوتی اسلیئے ترجمہ نہایت سلیس ۔ عام فہم اور بامحاورہ کیا گیا ہے اور حتی الوسع اطناب محل اور ایجاز مخل کا خاصۃً لحاظ رکھا گیا ہے ۔

اس کتاب کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ ہر شخص آسانی سے خرید کر سکے اور مغربی فسانون اور ناولون سے لطف اوٹھائے ۔

یہ کتاب ماہ مئی کے آخر تک چھپکر طیار ہو جائیگی جو صاحب اسوقت تک اپنی فرمائش مع قیمت کے بھیج دینگے اونسے قیمت بحساب فی جلد ۴ ؍ اور محصول ڈاک ا ؍ لیا جائیگا ۔ لیکن ماہ مئی کے بعد اسکی قیمت بحساب ۵ ؍ فی جلد لیجائیگی اور محصول ڈاک ا ؍ لیا جائیگا ۔

المشتہر گنیشی لال ۔ بک ایجنٹ نولکشور پریس لکھنؤ

دی انڈین فارمیسی

دواخانہ ادویہ ہومیوپیتھی و الوپیتھی

اس دواخانے مین ہومیوپیتھی (بالمثل) و الوپیتھی (بالضد) طریقۂ علاج کی دوائین موجود رہتی ہین ۔ اور لائق و تجربہ کار دواسازون کی سپردگی مین ہین ایک تجربہ کار ڈاکٹر صاحب بھی جنکو فن معالجہ مین اعلے دستگاہ ہے نگرانی کرتے رہتے ہین ۔

اعلے قسم کی دوائیان معتبر کارخانون سے منگائی جاتی اور ہمیشہ کُھنہ ڈھونڈھ نکالکر تازہ مہیا کیجاتی ہین قیمت بھی اس خیال سے کہ ہر حیثیت کے لوگ خرید سکین ارزان لیجاتی ہے ۔

تقریباً بیان کے بڑے بڑے ڈاکٹر اس دواخانے کی سرپرستی کر کے نگرانی فرماتے ہین ۔ ڈاکٹر سی سی گھوش ۔ جو ایک پرانے تجربہ کار ڈاکٹر ہین اس دواخانے مین ہمیشہ موجود رہتے ہین علاج کرتے ہین ۔ جس کسی جسونت شوہرے کی ضرورت ہو تو آپ ہر وقت وہان ملین گے ۔

المشتہر ۔ سی سی گھوش و کمپنی نظیر آباد لکھنؤ

مضامین غیر

جونپور شریف

جناب اودھ پنچ صاحب بہادر۔ تہذیب عرض کرتا ہون۔ حضرت آداب و تسلیم بندگی مجرا سب آج کل اس ضلع مین غائب ہو رہا ہے جدھر دیکھیے ادھر تہذیب۔ تہذیب سوئی واللہ آفت جان ہوگئی صبح جلسہ تہذیب شام جلسۂ تہذیب وہ وہ حضرات جنھون نے اپنی عمر مین سواد تہذیب میون سے دوسرا کام نہ کیا آجکل ہائے تہذیب ہائے تہذیب کے نالے بلند کیے ہوئے ہین۔

جناب کچھ نہ پوچھیے واللہ ہندوستانی بھائی بھی عجب عنوان مفرح ہین نہ اگلا صاحب کو اسطرف متوجہ پایا پھر کیا تھا اسطرح جلسہ تہذیب نہین تو جلسہ تہذیب پیدا ہوگیا جیسے برسات مین تیتلک گرمی پیدا ہو کر بند ملکیت مین مینڈک کھٹملین مین و آب بنارس مین بدمعاش۔ وہ وہ زبانی جمع خرچ ہو رہے ہین کہ واہی واہ اور ہمارے خداوند ضلع اور اوس کے نابان باصفا (حضرت باصدق و صفا تو کبھی نہ کہونگا چاہے مجھے جونپور کی مینوسپل کمیٹی سے شہر بدر کردیجیے) مین کریہ خطی ہوئے جاتے ہین سچ یہ ہے کہ تھوڑے لطیف کی ملت الکثیرہ وہ مزہ دکھاجاتی ہے کہ بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ ابھی پرسون ایک عام کمیٹی تھی ہزار بارہ سو سفید پوش دستار بند تہذیب باز جمع تھے صاحب کلکٹر بہادر نے صلاح دی کہ آیندہ سے کوئی ممبر جلسہ تہذیب غیبت نہ کرے اور ایک دوسرے کی شکایت نہ سنے۔ بات تو اچھی ہے مگر کوئی یہ پوچھے کہ جلسۂ تہذیب خاصۂ انسانی کو تبدیل کرسکتا ہے کہ جب مذہبی ڈر اس عیب کو نہ کم کرسکے تو آپ کی جلسۂ تہذیب کس کھیت کی مولی ہے۔ جناب آج کل تو وہ زمانہ ہے کہ بغیر چغل خوری کام ہی نہین چل سکتا اپنی دیانت ظاہر ہی نہین ہوسکتی جب تک دوسرے کو بددیانت نہ بتائین اپنا رسوخ ممکن ہی نہین تاوقتیکہ چار پانچ بیگناہون کی گردن نہ کاٹین۔ اس زمانہ مین غیبت ترک کرنے کی فرمایش معنے چہ! اجی ہمارے صاحب بہادر نرے ریوٹا ہین وہ جیسے خود نیک مزاج راستباز اور معدل ہین تمام زمانہ کو ویسا ہی جانتے ہین چار آدمی جو کہہ دین وہی سہی۔ حضرات جونپور کا تہذیبی جوش و خروش دیکھکر حضور ممدوح کا جوش بھی ترقی پذیر ہوا اور ایک جلد ہی مین دستور العمل کہ مولا۔ قاضی صاحب (جونپور) بہادر کی بدولت بہت اخبارون مین وہ نصیحت نامہ شایع ہوچکا ہے غالبا آپ نے بھی ملاحظہ کیا ہو۔ ایمان کی پوچھو تو باتین اوس مین سب عمل کرنے کے قابل اور فائدہ ملک کی ہین لیکن یہ تو بتلایے کہ

ہر یکے ناصح براے دیگران
ناصح خود یافتم کم در جہان

سے سوا عمل کرنے والا کون ہے بابو بیرستہ ناتھ صاحب گھوس ممبر جلسۂ تہذیب کے یہان شادی ہوئی خوب خوب رنگ رنگیان رہین ناچ رنگ سب ہی کچھ ہوا۔

یہان تک کہ سکرٹری صاحب جلسہ تہذیب تازہ بتازہ نو بنو گائے جسکی تنادصفت پانیر مین آپ ملاحظہ کرچکے ہونگے۔ اور قبلہ و کعبہ یہ تو غور کیجیے کہ وہ تو خیر مل بھی کرین نوکری بڑی چیز پیٹ کا بڑا ڈر ہوتا ہے مگر عورتون پر تو کسی کی حکومت نہین چل سکتی وقت بیوقت بوس و کنار کے عوض جلسۂ تہذیب کا تذکرہ بانگ بے ہنگام کے سوا اور کیا لقب پاسکتا ہے۔ بیگم صاحبہ خدا پاجامہ سے باہر مین کوئی نوج ایسا سٹری ہو کہ لڑکے کے بیاہ مین نشکلکشا کا کونڈا نہ بھرے۔ کوئی کا ہیکو ایسا پاگل ہونے لگا کہ بابا فرید کا بیڑا جلسۂ تہذیب کے ڈر سے نہ لنگوٹے یہ تو تصویر کا ایک رخ تھا دوسرا رنگ ملاحظہ ہو۔ للائن صاحب بگڑی ہین کہ بچے کے مونڈن مین اور نورچشمی کے جنیو مین بے ناچ کرائے نہ رہونگی۔ لالہ صاحب بیچارے عینک لگائے پیٹ کھجلا رہے ہین اور للائن ایک نہین مانتین۔

للی کا مونڈن کا سے نہ ہوئی
باجا بجا تب ناچ کرا تب | پوری کچوری سب کہا کھوا تب
دار بھی تھوری قلیا بھی ہوئی
پڑے بھوانی جلسہ پر تورے | تھک مارت ممبر نگوڑے
لالہ نے ہمرے لوٹیا ڈبوئی

الغرض آج کل ہمارا ضلع بھی چشم بد دور عجائب خانہ ہو رہا ہے خدا کے لیے کہین یہ نہ سمجھیے گا کہ خدانخواستہ دشمنون کے کان بہرے مین جلسہ تہذیب کے دشمنون مین ہون واللہ مجھسے بڑھکر اسکے ہوا خواہ اور ہمدرد شاید قاضی عزیز الدین احمد صاحب۔ بابو اچھیندر صاحب یا رائے بھوانی سہائے صاحب سید مہدی صاحب یا شاہ وحید عالم صاحب بھی نہون۔ حضرت ایک بڑی مصیبت آئی شامت اعمال سے تین چار آدمیون کا نام زبان خامہ سے نکل گیا اب تقدیم و تاخیر پر ڈپٹی صاحبان آپس مین لڑ پڑینگے کیونکہ بقول حافظ

لڑتے علے بھی ہین آپسمین یہانپر اکثر ٭ منشی مال سے بگڑے ہین کہین سرِ دفتر
دور دن سے بھی لڑے مرتے ہین یہانکے ممبر ٭ لڑیلیان را ہمہ جنگ است بکے با دیگر
این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم

کیون جی جونپور مین بریلی کا اثر کب سے آگیا۔ خدا جانے کیا واہی تباہی بکت رہے ہین جسکا سر نہ پیر نہ مبتدا نہ خبر کوئی مزہ کی بات کہو جو ذرا لطف بھی آئے۔ اچھا سنیے کمیٹی گزشتہ مین ایک صاحب رونق افروز تھے۔ طرفہ۔

یہ گل چمن مین پھولا تھا ٭ ایک پردیسی راہ بھولا تھا

حضرت کو نہ عروض و قافیہ مین دخل و نہ موزونیت سے سروکار اور گھبراہٹ مین شاعر بن بیٹھے۔ فرماتے ہین ؎

نہین ایک سے ایک کا صاف سینہ	دلون مین بھرا ہے کدورت و کینہ
نئے ڈھنگ سب مین بنا ہے قرینہ	مزاج ایسا واقع مین ہیکا کمینہ
نہ خوشبو وفا کی نہ الفت کی بو ہے	جسے دیکھیے ایک دوسرے کا عدو ہے

توبہ توبہ لاحول ولا تمکو کچھ جنون ہوگیا ہے مین نے خبر لطیف کی فرمایش کی تھی

مسئلہ انتخاب کونسل

سے ان آپ ہی ہین اور انکا مخرج تخیلات متقدمین کے ناپید اہے جبھی تو شرح کے لغات اور معنی مین ضدیت واقع ہوئی — سوال از آسمان جواب از ریسمان کوئی پوچھے کہ شرح اشعار مین وہی لغات لکھے جاتے ہین جسے اوس شعر و عبارت کے معنے نکلتے ہون یا فضول الطائل کتب لغت کی عبارت لکھ دیجاتی ہے شتر و گربہ و سوسمار سب ایک ہی نام و کام کے لیئے سچ ہے معلوم کسطرح ہو کہ ہم فہرست لغت وان ہین نا کو بار کر کھے ہے یہان کیا فائدہ اور مطلب تھا اوس والا قوقو —

(۴) عبارت مین جو سقم تھا اوس سے ظاہر کیا ہوتا یون تو بعض حضرات نظم قرآن کو نادرست بتاتے ہین مگر ان دلیل کے ساتھ اعتراض ہونا شرط ہے

(۵) پہلے ہمارے سیویہ کو موافق اور مطابق پرچہ اخبار مطبوعہ ۲۳ اپریل جو سرخی سے صحیح کیا ہوا آپ کو دیا گیا اور دفتر اخبار کے فائل مین بھی بہنا دیا گیا تھا اوس پڑھیئے (بغیر کسی ذاتی معنون کے اتمام مفہوم جملہ کے لیئے) یہ جواب دندان شکن سنیئے — افعال ناقصہ مین سے اضحیٰ کبھی اقتران جملے کے لیے زاید آیا کرتا ہے اقتران جملہ سے یہ مطلب ہے کہ فضیلت لینے ریزدان کا اظہار بغیر روز روشن ہوئے مشکلات سے تھا اس مضمون کے اتمام مفہوم کے لیئے شاعر نے اضحیٰ کہا اور اسی کو علامہ احمد بن محمود آملی نے اپنی کتاب نفائس العیون مین کہا ہے — نحومیر اور شرح مائتہ عامل عموماً اور کل علم نحو خصوصاً فرد مایہ اور عامی اشخاص کے لیئے ہے جو حیثیت تعلیلی اور تعقیدی و لغویت ذاتی و زمانی کے تیرہ و تار مقبرے مین پڑے رہتے ہین —

(فائدہ)

علم نحو کی تدوین سنہ ۶۰ھ مین ہوئی اسکے قبل کچھ یون ہی سے قواعد استخراج و مقرر ہوئے تھے جنکے استحضار کا مدار زبانی تھا اور اس علم کی ایجاد کی وجہ یہ ہوئی کہ مستعمل اور اصول اعراب اور محاورات مین فرق آجانے کا احتمال ہوا اور اس سے بہت بڑا صدمہ قرآن اور حدیث کو پہونچتا تھا اسلیئے پہلے پہل ابو الاسود دوئلی المتوفی سنہ ۶۹ھ نے اسکی بنا ڈالی اور موافق زبان قریش کے جو قرآن پاک سے مطابق ہی قاعدے بنائے — دیگر السنہ قبائل عرب البادیہ اگرچہ اوس سے مختلف کیون نہ تھے اسی مین آگیا امرءو القیس جسکو ہر طرح فوقیت بعدیت عظمیٰ ہے وہ رضا در اک فصاحت و بلاغت کے دقیق نکتون اور اظہار و دریافت صواب و غلط کے مشکلات حرفون کو انتہائی درجے مین شعراے جاہلیت سمجھتے تھے دیکھو امرءو القیس اور علقمۃ الفحل کی شاعرانہ نزاع و بحث کا فیصلہ ایک عورت نے کس خوبی سے کیا اوسوقت علم نحو کہان تھا اور وہ عورت کب جانتی تھی علم نحو تابع کلام اہل زبان ہے نہ کلام اہل زبان تابع علم نحو اور یہی اسوقت جہان تک خیال کیا گیا ہے علم نحو ناتمام پایا گیا ہے بس نہایت ہی شرمناک اور کم فہمی ہے اون اشعار کا تطابق اس علم نحو سے جو اسکی ایجاد سے سابق تھے اسلام کی عربی زبان ملکی زبان نہین ہے بلکہ وہ ایک قومی زبان ہے قریش کے علاوہ اگرچہ رفتہ اسلام مین قریب قریب کل قبائل عرب مستثنیٰ تھا رفتہ رفتہ داخل ہوتے گئے اور قرآن اور حدیث کی تعلیم سے اونکی زبانین ایک سی ہوگئین اسی لیئے ہندوستان مین زبان دانی عرب کے لیئے علم حدیث ہی ایک ذریعہ ہے لیکن اون قبایل عرب کی زبان جو اسلام سے بیرون رہے اپنی قدیم اور جداگانہ زبان رکھتے تھے اور ہین مسلمانون کا علم نحو اونکے لیئے محض نا فائدہ مند اور ضرر رسان ہے —

آپ کا دار مدار اور اظہار لیاقت اس شرح مین سوا نحوی جھگڑون کے کچھ بھی نہین اور ان بیکار باتون پر آپ نے فاضل صفی پوری اور شارح زوزنی مرحوم ادیب اور نادرست و ناتمام حملے کیئے ہین اضحے اور تعنی مین وہ فرق ہے جو مرا خا مین ہوتا ہے —

(۶) اردوئے معلی کی بحث عربی شرح مین لانا جسقدر مناسب ہے ہر ذی عقل و ذی فہم جانتا ہے اس بارے مین ہم کچھ نہین کہتے یہ امر ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہین ملا شیخ احمد عرف ملا جیون استاد شاہنشاہ عالمگیر جنہون نے علاوہ صدہا علمی تصانیف کے قرآن [illegible] کا جواب دیا اور [illegible] ہی مونا مار دم بعربی نظم مین لائے وہ کیا اردوئے معلیٰ کو جانتے تھے — اور وہ کیا شہر کے رہنے والے تھے — سنیئے اہل زبان ہونے کے لیئے صرف مسکن ہی کافی نہین ہوتا بلکہ اوس جگہ کے خواص اور مستند اہل فن سے موانست و مجالست دوامی درکار ہے اور نہ تو تمام عمر لوگ دلی مین بھاڑ جھونکا کیئے ہین —

(۷) بندہ پرور اردو عبارت تو فہم مبارک مین آتی ہی نہین غیر زبان آپ کیا سمجھتے ہونگے آپ کے لیئے اردو اور عربی یکسان ہے — عام بات سے یہ مطلب ہے کہ ہر شخص کہہ سکتا ہے کوئی ذہانت طباعی نہین ہوتی اور جو خاص مرکب تشبیہین ندرت کے ساتھ مضمون مین واقع ہوتی ہین اونکی تکرار سرقہ ہے —

(۸) قواعد علم کوئی چیز ہین بیشک وہ کمر معشوق کا مضمون نہین ہین — پر عامی اور فرومایہ لوگون کے لیئے صاحبان علم و فن اور اہل زبان کے لیئے کچھ بھی نہین ہین اعرابی سے شاید آپ کی مراد جاہل بدوی لوگون سے ہے مین نے ان لوگون کی زبان کا ذکر نہین کیا ہے بلکہ ان پانچ صدیون کے زمانے کے علما اور شعرا کا اونکے اشعار اور خطب اور قصص دیکھیئے اونکی تصانیف ملاحظہ کیجیئے مین آپ کو نام بتاتا ہون — محیط المحیط علامہ بطرس — مد القاموس لین صاحب کی ۱۲ جلدین ابتک چھپی ہین تب معلوم ہوگا کہ زلیخا زن بود یا مرد —

(۹) ناظرین خوب سمجھتے ہین کوئی غور کرنے کا مقام نہین سارا عالم نافہمی کے مرض مین مبتلا نہین ہے اور خدانخواستہ نافہمی امراض ساریہ مین سے نہین یہ صرف آپ کے جتانے کو لکھا گیا کہ اول مین قدما کی حالت اور تھی اور مابعد زمانہ کی یہ کیفیت تھی — اور اب یہ کچھ نوبت پہونچی ہے — زبان جدید کے قواعد اور نہین ہین یہ وہ مسائل جنکے لیئے کچھ بھی قاعدہ اور قانون نہ تھا ضرور زیادہ کیے گئے ہین اور تصنیف ہوتے رہینگے — آلم ہے — والسلام —

الو بھی ہے ساتھ ہی دیکھئے چوہے کی داڑھی مین تنکا بھی ہے اور مزہ دار بات جب ہوتی کہ یون کہتے -

حیاء تب نظم تب لشمیری ثری بھی ہے -

اب ہم اس بحث کو ختم کرتے ہین اس جواب الجواب کے بعد اہل انصاف جسکے حق مین فیصلہ مناسب سمجھین کر لین آیندہ سے ہم تو ڈین مین پڑنا نہین چاہتے -

راقم

سید الفت علی از اٹاوہ

ٹیکے بازی

لیجئے صاحب مردان موقوف بقبر وسیار ساز ند - چیچک کا ٹیکا تو عرصے سے بچون کی جانین بچانے کی فکر مین مان نہ مان مین تیرا مہمان بن رہا ہے - اور جبسے علیگڈھ کے بڈھے نے بھورے بالون پر مہربانی فرمائی ہو تب سے تو بعض شہرون مین زبردستی آپ کی خاطر مدارات کرائی جاتی ہے - چیچک کم ہوئی یا زیادہ اس سے ہمکو کوئی بحث نہین - ہمکو تو اک چہل پہل سے شوق ہے ؎

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے رونق گھر کی

بھوانی ماتا تو اسطرح ٹھیک بنا دی گئین اب میان ہیضہ خان کی بھی خیریت نظر نہین آتی - یہ بجائے مدت سے اپنا کارخانہ جابجا فصل بفصل جاتے پھرتے تھے - اور تمیز سے کس والون کیطرح سیرین بھر خوب صفایا تو لیتے تھے - کسی آفت زدہ حصۂ ملک مین آپ تشریف کیا لائے کہ مرغی خانے مین سانپ آیا کبوتر خانے مین بلی گھسی - بقول پورب والون کے آکدم سے جائزہ شروع کر دیا - روز ایک آدھ کو نیچے مارا اس میں کی گردن کاٹی - سو پچاس لوش جان فرمائی - غسال - گورکن - مردہ شو - کٹھے برہمنون کی سہاگ کے دن آئے - اور اگر فوج کیطرف رُخ کر دیا - اور گورون کی پلٹن رسالے کی سیر کی سوجھی تو آپ جانیئے بندر کو زکام اور گورے کو ہیضہ کبھی نشانہ خطا ہی نہین کرتا بغیر ختم پر گئے - سیکڑون کھیت رہتے ہین -

اب انکا دور دورہ بھی خاتمے کے قریب پہونچا ہے ایک روسی ڈاکٹر ہافکن ہندوستان مین تشریف لائے ہین اور ہیضے کا ٹیکہ لگاتے ہین - انکا دعوے ہے کہ آدمی ٹیکا لگوا لے بس ہیضہ کیا ہیضے کا باپ پاس نہ پھٹکے -

آپ جانئے کل جدید لذیذ آپ کو بہت سے آدمی ہر جگہ مل گئے - اب آپ ہندوستان کے شہرون مین گشت اور ٹیکا لگاتے پھرتے ہین - دیکھئے انکا ٹیکا کس کس کے آگے آتا ہے کس کس کے واسطے سپر موت بنتا ہے -

خیر یہان تک تو مضائقہ نہین مگر بعض انجام بین اس خوف سے سہمے ہوئے ہین کہ اگر چیچک کیطرح یہ بھی زبردستی لگانا رائج ہو گیا تو ابھی تک صرف بچون کے واسطے تشدد تھا اب یہ تو ہر عمر والے کے واسطے ایک غضب جان ہوگا - ہیضے سے بچین گے مگر ان دودو ٹیکون کے عارضے مین گرفتار رہین گے - اگر اسیطرح ہر مرض کے واسطے ٹیکا نکلا تو آدمی سے چھلنی بنجانا پڑیگا - ابھی دو دو تو بازو - وہ کہان تک جونکے چرکے کھائین گے - بچپنے سے بھوانی ماتا سے جو لگا لگے گا - تو نجار کھانسی پیچش - اسہال نزلہ - درد سر - اغیرہ وغیرہ سب کے ٹیکے حصہ رسد حملہ کرینگے - ٹیکے صاحب خود ایک عارضہ ہو جائینگے -

ایک اور دلگی دیکھئے ساری دنیا کے عارضون کی دوا لگائی جاتی ہے ہزارون اشتہار چھپتے ہین - پروفسر ڈاکٹر عمر بھر علاج کے چکر مین رہتے ہین اور ہماری سرکار بھی ازراہ رعایا پروری اپنے محکومون کی جان بچانے پر ہر وقت تلی رہتی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ کوئی صاحب تلّی پھٹنے کا ٹیکا نہین نکالتے اور ہندوستان مین اسی کی ضرورت سب پر مقدم ہے کوئی نکما تلی ایسا نہ نکلے گا جو ہر سال دس بیس ٹیکے نہ لگوائے اور صاحب بہادر کے ڈر سے تلی نہ بچائے -

راقم

ٹیکے کا خواہان

مجموعۂ نظم شبلی

مولوی محمد شبلی صاحب کا مجموعہ نظم ہماری نظر سے گزرا - اس رسالہ مین کچھ ناتمام قصیدے کچھ ناتمام مثنویان بھی چھاپی گئی ہین - معلوم نہین انکی کیا ایسی جلدی تھی - مصنف صاحب بفضلہ بقید حیات ہین طبیعت بھی ابھی زورون پر ہے - پھر اتنی عجلت کی کیا ضرورت تھی - اگر مجموعۂ نظم چھاپنا ہی تھا تو مصنف صاحب سے اصرار کرکے ناتمام چیزین تمام کرا لیجاتین - اس صورت مین سارا مزا کرکرا ہوا جاتا ہے قصیدہ بہاریہ کا دھوم دھام مطلع ثانی پڑھا اور طبیعت پھڑک اٹھی پھر ذوق شوق مین ؎

بر من این مایہ بلا از لب جانان آمد
چکنم آہ بدردے کہ ز درمان آمد

جھوم جھوم کے پڑھ رہے تھے کہ آگے مطلع صاف نظر آیا - اسیطرح مثنوی مین ؎

طرز اندیشہ نو کنم اکنون
نشنیدی کہ الحدیث شجون

پر تان ٹوٹ گئی ہے -

مولوی صاحب کی شاعری کا کیا کہنا - سبحان اللہ اور سبحان اللہ

مگر مولف صاحب کی جلد بازی نے سارا لطف کھو دیا - اُمید ہے کہ آئندہ اشاعت مین اِس نقص کے دور کرنے کی کوشش کیجائیگی ؞

سائـــــــــــم

ا - ع

اشتہارات

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلۂ امیرکاری نمبر ۱۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است و سوائے آن کتاب تحفات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر الاسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائباتی کہ از آنہا روایت شدہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب در شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صبا و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بروز مطبع طبع شدہ ہرکس کہ طالب باشد طلب دارد ؞

مضامین اڈیسن

انگلستان کے مشہور ادیب مسٹر جوسف اڈیسن کے مفید اخلاق کارآمد مضامین کا بامحاورہ وسلیس اردو مین ترجمہ خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپکر تیار ہوگیا ہے - لطف مضامین ملاحظہ پر موقوف ہے —
قیمت فی جلد ۲ محصول ار بارسال قیمت نقد یا بذریعۂ ویلیو پے ایبل پارسل نشانات ذیل سے جلد طلب فرمائیے —
(۱) مولوی محمد ناصر علی صاحب تحصیلدار پنشنر - کاکوری ضلع لکھنؤ -
(۲) محمد ارتضا علی - گولہ گنج - لکھنؤ ڈاکخانہ امین آباد -

مشتہر

محمد ارتضا علی مترجم

جدید رائل ڈکشنری

قیمت فی جلد ۲ اور محصول ڈاک ۴

جسمین دو ڈکشنری ہین

ایک انگریزی سے ہندوستانی مین اور دوسری ہندوستانی سے انگریزی مین یہ ڈکشنری ایکہزار ستاون صفحات پر طبع ہوئی ہے - ابتک کوئی ایسی ڈکشنری مدون نہین ہوئی - اکثر لغات کے معنے انگریزی ہی مین بیان کیئے گئے ہین اور اس سے یہ ڈکشنری انگلشمین اور نیز ہندوستانی طالبعلم کے لیے نہایت قیمتی ہوگئی ہے اصل تالیف مین فالبس فیلین اور کئی ہندوستانی ڈکشنریون سے کام لیا گیا ہے اور اُن ڈکشنریون مین جو معنی نہین ملتے وہ اسمین اضافہ کیے گئے ہین جو حضرات پانچ جلدین اکٹھی خرید فرمائینگے انکو علاوہ محصول ڈاک کے صرف دس روپیہ دینا پڑینگے یعنی بحساب ۲ فی جلد -

قیمت نقد آنا چاہیئے یا بذریعہ ویلیو پی ایبل بھیجی جا سکتی ہین —
ہمارے کارخانہ مین انگریزی اردو فارسی ہندی سنسکرت زبان کی کل اقسام کی کتابین مل سکتی ہین —
المشتہر گنیشی لال نائب ایجنٹ نولکشور پریس لکھنؤ ؞

دی انڈین فارمیسی

دواخانہ ادویہ ہومیوپیتھی وایلوپیتھی

اِس دواخانے مین ہومیوپیتھی (بالمثل) وایلوپیتھی (بالضد طریقہ علاج کی دوائین) رہتی ہین - اور لائق و تجربہ کار دوا سازون کی سپردگی مین ایک تجربہ کار ڈاکٹر صاحب بھی جنکو فن معالجہ مین اعلے دستگاہ ہے نگرانی کرتے رہتے ہین اعلے قسم کی دوائیان معتبر کارخانون سے منگائی جاتی اور ہمیشہ کہنہ دوائین نکالکر تازہ مہیا کیجاتی ہین قیمت بھی اِس خیال سے کہ ہر حیثیت کے لوگ خرید سکین ارزان لیجاتی ہے -

تقریباً یہان کے بڑے بڑے ڈاکٹر اِس دواخانے کی سرپرستی اور نگرانی فرماتے رہتے ہین -

ڈاکٹر سی - سی - گھوش - جو ایک پرانے تجربہ کار ڈاکٹر اِس دواخانے مین ہمیشہ موجود رہتے ہین علاج کرتے ہین - جس کسی کو جسوقت مشورے کی ضرورت ہو تو آپ ہر وقت وہان ملین گے —

المشتہر

سی - سی - گھوش و کمپنی نظیر آباد لکھنؤ

مضامین غیر

وہ کھوئے گئے اور تعلیم پاکر

ہمارے ناظرین کو اس سرخی پر کمال تعجب ہوگا مگر اونکا تعجب اوسوقت جاتا رہیگا جبکہ اونکی نظروں کے سامنے ہمارے مضمون کی سطرین آتی جائنگی۔

یہ تو آپ تمام صاحبوں پر روشن ہے کہ زمانہ نے تعلیم اور تعلیم نے خیالات اور خیالات نے نئی نئی خواہشین اور ضرورتین پیدا کردی ہین جو ہمارے لیئے باعث خرابی ہی نہین بلکہ وقتاً فوقتاً اپنے دائرہ کو ایسا غیر محدود اور اپنے کو ایسا گران اور بیش قیمت کرتی جاتی ہین جس سے لازمی ہر شخص پر خواہ وہ کسی درجہ کا ہو اون خواہشات اور ضروریات کو جنکے بغیر زمانہ حال مین زندگی محال ہے اپنی حیثیت کے موافق کچھ نہ کچھ حاصل کرنا فرضیات سے ہوگیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ہر شخص کو قانون قدرت نے ترقی کرنے کا مادہ فطرتی عطا کیا ہے جس سے وہ خواہشات کے دریا مین غرق رہتا ہے۔

بیشک ہر ملک کی ترقی بذریعہ علم اور دولت ہوتی ہے۔ دنیا کا کوئی حصہ جاہل اور مفلسون سے آباد نہین ہوا پس ہم بھی اس موقع پر زیادہ اپنے ملک کی تعلیم اور دولت سے بحث کرینگے اور یہ دکھلائینگے کہ آیا اونکا استعمال جائز اور فائدہ مند طریقہ مین ہو رہا ہے یا نہین۔

غیر احاطون مین دولت حاصل کرنے کے بہت سے مختلف طریقہ ہین۔ مگر ہان۔ ہمارے یہان ایک ولایت کی تعلیم بیرسٹری ہے۔ جسکی طرف کل ملک کی طبیعتین مخاطب ہین۔ چنانچہ ہمارے یہان کے جو دو چار بیچارے آسودہ حال ہین اونکو اپنی عزت اور نمود کی ضرور فکر ہے۔ جب وہ دنیا مین ہونہار ون بچون کو ہونہار اور پر رونق دیکھتے ہین تو اونکا دل بھی للچا اوٹھتا ہے اور بے اختیار جی چاہتا ہے کہ ہم بھی ایک پودا ایسا ہی لگائین جسمین سرسبز شاخین اور ہرے ہرے پتے اور خوبصورت خوش ذائقہ دار پھل ہون اور جو دنیا کے باغ مین پھولین اور پھلین خصوصاً خاندان اور قوم کی آنکھون کو اپنی سرسبزی سے تراوت بخشین چنانچہ اس شوق مین آکر تمام اپنی عمر کی کمائی اور تمام گھر اور اپنے راحت اور آرام کا خون کرکے اوس پودے کے لگانے کی فکر کرتے ہین۔ یعنے صاحبزادہ کو بغرض امتحان بیرسٹری ولایت بھیجتے ہین غرضکہ صاحبزادہ بلند اقبال ولایت تشریف لیجاتے ہین اور وہان سے جو خطوط آتا جاتا ہے والد ماجد کے نام بھیجتے ہین اوسکا حال نہ پوچھیئے۔ اب ہان بیٹے کے فراق و محبت مین تمام تمام رات نمازین پڑھتی ہے اور خدا سے یہ دعا مانگتی ہے۔ کہ اے اللہ میرے لال اور میرے کلیجہ اور میرے گھر کے چراغ کو صحیح و سالم اور بامراد مان سے ملا تو باپ تمام رات تارے گن گن کر صبح کرتا ہے اور علی الصباح جو دعا خدا سے کرتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اے میرے خدا۔ تو میرے لگائے ہوئے پودے کو جو خصوصاً میری باغ اور قوم کے باغ کو رونق دینے والا ہے سب سے زیادہ اوسمین نشو و نما کی قوت اور سرسبزی دے اسیطرح سے بھائی بہن اور عزیز و اقارب موقع موقع سے کامیابی کے لیے دعائین مانگتے ہین۔

چنانچہ۔ لیجیئے۔ خدا نے اونکی دعاؤن کو قبول کیا۔ اب صاحب بہادر کامیابی کے ساتھ روانہ وطن ہوئے عدن سے تار آیا کہ فلان تاریخ کو ہم بمبئی پہونچینگے۔ یہ تار خصوصاً ماں باپ بھائی بہن کے لیئے دنیا کی دولت یا بادشاہی فرمان تھا۔ باپ مارے خوشی کے بمبئی پہونچا۔ اوسوقت جہاز کا پھریرہ اور مستول اور اوسکی رفتار اور سمندر کی موج۔ بندرگاہ کا تماشہ۔ خصوصاً "بلند اقبال کی کامیابی" اور محبت پدری آغا جان کے دل پر اوسوقت جو اثر رکھتی تھین اوسکا دریافت کرنا قدرتی طور سے غیر ممکن ہے۔ اتنے مین جہاز کنارے آ لگا والد ماجد بہت خوشی سے جہاز پر گئے مگر بلند اقبال کے پہچاننے مین دقت ہوئی کیونکہ وہ صاحب بہادر تھے غرض کسیطرح سے پہچان لیا تو اب مشکل اسمین ہے کہ بات کیونکر ہو سکے کیونکہ بلند اقبال کسی لیڈی سے ہنس ہنس کر بات کر رہے ہین۔ اور یہ یورپ کے اخلاق کے بالکل خلاف ہے کہ لیڈی صاحبہ سے بات چیت منقطع کرکے والد ماجد سے بات چیت شروع کردین۔ بارے خدا خدا کرکے بات چیت کی نوبت پہونچی تو صاحبزادہ فرماتے ہین کہ گاڑی آئی ہے یا نہین۔ والد صاحب کو یہ کہکر رخصت کیا کہ آپ دوسری گاڑی پر تشریف لائین مین لیڈی صاحبہ کو ہوٹل مین پہونچانے جاتا ہون۔ خیر ہوٹل کے بعد کسی وقت کی ٹرین مین بھی اوسی درجہ مین خواہش کرکے بیٹھینگے جسمین صاحب لوگ ہین۔

اور باپ کو یہ کہکر دوسرے درجہ مین بٹھا دینگے کہ اسمین صاحب لوگون کی وجہ سے آپ کو تکلیف ہوگی۔ غرض وطن آئے۔ آتے ہی کے ساتھ عزیز و اقارب دوست و احباب اور جو اونکے بزرگون کے ملنے والے ہین اور جنکا قدرتی طور سے حق بھی ہے اور جو ملاقات کے منتظر کھڑے ہین صاحب سلامت کے بعد صاحب بار بار (بجائے ولایت کے حالات اور بجائے اون مسرت آمیز الفاظ کے جو ماں باپ کے دلکی ٹھنڈک اور سبھون کو خوش کرنے والے ہین) یہ فرماتے ہین کہ اوہم اس مکان مین ہرگز نہین رہینگے۔ بیچارہ باپ دو تین روز کے لیے بنگلہ کے ملنے تک صاحب کا سامان ہوٹل مین کردیتا ہے اور روزانہ ہوٹل مین ایک وقت معین پر جاکر صاحب کو سلام کراتا ہے۔ اب بنگلہ مین تو ہر وقت دوست و احباب بغرض ملاقات جانے لگے یہ بیچارہ ہندوستانی یورپ کے قاعدون کو کیا جانین۔ سب سے پہلے ان غریبون کو یہ مصیبت پیش آئی کہ پھاٹک پر چپراسی نے روکا کہ آپ ٹھہرئیے۔ مین صاحب کو اطلاع کر لون تو آپ جائین۔ غرض اکثرون کو جب بجائے ملاقات کے یہ حکم ملا کہ صاحب کو فرصت نہین۔ لیجیئے۔ اب تو اسی مقام سے دوست کی نگاہین بدلنے لگین

شہر مین جا بجا اخلاق حمیدہ وسکے تذکرے ہونے لگے - یہان تک تو متعلق اخلاق
ہے اب پیشہ کا حال سُنیئے - موکل سے ایسی رکھائی سے پیش آئے اور وہ
اوٹ پٹانگ باتین کین کہ جس سے وہ بجاے مقدمہ کی بات چیت کے بکمکر
رخصت ہوا کہ ابھی آتا ہون راستہ مین اپنے ساتھیون سے نہایت متعجبانہ
یہ کہتا جاتا ہے کہ مینے اکثر انگریزون کو بھی بیرسٹر کیا ہے مگر ایسا مزاج نہین دیکھا
بقول غالب مرحوم - شعر

گرچہ سی کلام مین لیکن نہ اسقدر جو بات جس سے کی وہ شکایت ضرور کی

خوش قسمتی سے اگر کوئی مقدمہ بھی ملگیا تو اوسکا ذکر سُنیئے - موکل کی سُنتے نہین -
محرر کی طاقت نہین جو زبان تک کھولے - اور خود کو شوق نہین - غرض بغیر مسل
دیکھے اور بغیر سمجھے بوجھے اجلاس پر جا پہونچے - اب اگر فریق مخالف کی طرف
سے کوئی اردو دان وکیل یا مختار رہا تو اور بھی آفت آئی - اول تو یہ وکیل خصوصاً
مختار کو تو اپنے تہہ پیسے بھی کم سمجھتے ہین پھر اونکے مقابلہ مین بولنا کیون نہ اپنے
شان کے خلاف تصور کرین - دوم زیادہ تر مشکل جو ہے وہ یہ ہے کہ صاحب
اردو جانتے نہین مگر مجبوراً بولنا ہی پڑتا ہے -
لیجیئے - سُنیئے - بولتے کیا ہین - چونکہ واقعات اور قرائن اور روداد اور
ہندوستانی قانون سے بالکل واقف نہین ہوتے - اسلیئے جٹ رومن لا کی
گفتگو شروع کر دیتے ہین اور ولایت کے نظائر کو مقدمہ کے متعلق کر دیتے ہین
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صاحب کو صاحب نے ہرا دیا - غرض کئی بار ایسا ہونے سے
صاحب کا خاکہ اوڑ گیا - لیجیئے اب گنتی والے مقدمات بھی بند ہوگئے اب
کوٹ و پتلون بسکٹ و چار و توس اور فرنیچر کا سامان کہان سے آئے -
بیچارے کیا کرین - بعض نے مجبوراً منصفی قبول کر لی - اور بعض جو ذرا لائق
اور غیرت والے و دولتمند بھی ہین اب وہ روپیہ کی غرض سے مجبوراً باپ کی اطاعت
کرنے لگے - اب اسکو بھی یہین پر چھوڑیئے اور دوسری طرف آیئے - سب سے
پہلے جو اونکا نشانہ بنتا ہے وہ مذہب اور اوسکی نبی کی نبوت اور اللہ کی وحدانیت
ہے - گفتگو کا ڈھنگ نرالا ہے - ہر بحث اور تقریر مین جو الفاظ استعمال کیے جاتے
ہین وہ یہ ہین - نیٹیو یعنے ہندوستانی - او - آو نائی گاڈ تم اس بحث کو نہین
سمجھ سکتے کیونکہ تمنے ملٹن و برک اور شیکسپیر کی کتابین نہین غرضکہ وہ اتنا بھی
نہین جانتے اور سمجھتے کہ روز مرہ کے معاملات اور دنیاوی واقعات کے لیئے
ہر شخص کو خدا نے ملٹن و برک اور شیکسپیر بنایا ہے - ایشیائی کتابون اور اونکے
شاعرون سے قطعاً نفرت - سعدی کے بجاے ہمیشہ شیکسپیر کو ترجیح دیجاتی ہے اور
یہ کہا جاتا ہے کہ ایشیائی شاعرون مین نیچرل خیالات کی بو تک نہین - اسوقت
ایک قول یاد آیا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ وہ بھی ایک ہندوستانی کا ہے - سچ
یون ہے کہ اکثر ہندوستانی بدمذہب نہین ہوتے ہین چنانچہ وہ قول یہ ہے -
ملک کے ساتھ ہی ساتھ انگریزون کے مردوں نے ہمارے مردون کو بھی فتح کر لیا
اس سے بھی قطع نظر کیجیئے علمی خیالات کی طرف آئیے - لکچر اسپیچ عام ہمدردی

یہ سب باتین لغو تصور کیجاتی ہین - نہ کوئی تصنیف کیجائیگی اور نہ کوئی تالیف اور
نہ کوئی نئی بات بتلائی جائیگی اور نہ غیر کی بتلائی ہوئی بات کو مانینگے نہ قوم کا کام
کرینگے اور نہ قوم کے بہی خواہون کو تسلیم کرینگے غرض کوٹھی مین بیٹھے بیٹھے
اوڑ گپ شپ اوڑانے اور ناول پڑھنے اور ہندوستانیون کو گالیان دینے اور
بزرگون کو برا کہنے - مذہب پر حملہ کرنے اور خیر خواہان قوم اور ریفارمرون کو مکار
اور دغا باز خود مطلبی بتلانے کے اور کچھ نہین - غضب تو یہ ہے کہ یورپین سے
بھی میل نہین غرض نہ انگریز لائق ہین (جنکی تقلید کی بدولت صاحب بہادر بنے)
اور نہ ہندوستانی پس اگر آپ دریافت فرمایئے کہ دنیا مین انکو لوگ کیا خیال
کرتے ہین تو صاف صاف جواب یہی ملیگا کہ تمام یورپین گروہ (جو پہلے اونکو بہت
تار تھا اور جنکی تقلید کی بدولت اسے اپنے بیگانے ہوئے) پکار پکار کر یہ کہ رہا
ہے کہ انھون نے یورپ مین کیسی سوسائٹی مین تعلیم پائی ہے - پھر بھلا ہندوستانیونکا
کیا ذکر - واہ واہ جسکو ہم نے لکھنو کا سفیدہ خیال کیا تھا وہ تو دیہات کے
کمہار کا ٹھیکرا بھی نہ نکلا - سچ یون ہے کہ جن زمینون مین چنا ہونے کی بھی امید
نہ تھی اوسمین گیہون بویا گیا - جو زمین کہ پتھریلی تھی اوسمین قلمی آم اور سیب کے
درخت لگائے گئے اب آخر مین مجھکو جو کچھ لکھنا ہے وہ یہ ہے جو خوب ہی
اونکے حسب حال ہے -

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اودھر کے رہے

راقم

سید طفیل احمد طالب العلم منڈاروی ضلع الہ آباد

گیا

اجی حضرت آدم تسلیم خوب! اسکے معنے کیا - اجی تم کیا جانو یہہ
حیدرآبادی لغت ہے - حیدرآبادی! بہت خوب آپ حیدرآبادی لغت
تصنیف کرتے ہین تو مجھسے بنگال آبادی لغت سُنیئے - مین اوس مطلب کو
اسی مہاشا کی لغت مین بیان کرتا ہون - آپ سمجھین یا نہ سمجھین یہ میرا ذمہ ہرگز
نہین - اور نہ کیا بہت بہتر - آپ کچھ کہین بھی تو - مہاشا - تومی انڈیا
مین شاب نیچ شے آگو جنم لینا مانگا مین تب تو ای ہوا اوو ہوا
اون ہوا کون ہوا اوسکے بعد ایشا و یشا شاب ہوا - اٹھی اپہلے تومی
ہجرت آدم ہونا مانگا - لاحول - بھئی - یہ جنگلی زبان تو میری سمجھ مین خاک بھی
نہ آئی - صاف صاف بولو - اور کچھ خبرین سناؤ - خبرین؟ اچھا سُنیئے -
پانچوین جون سے کلکتہ سیب پور انجینیرنگ کالج مین اکاؤنٹنٹ شپ کا امتحان
شروع ہوا اور ۶ - کو ختم - بڑے بڑے خرانٹ آئے ہوئے تھے مگر پہلے ہی روز
کچھ ایسے سوکھ کر اسکلیٹن ہوئے کہ میونسی ام کے قابل ہوگئے اوسی روز کا
ایک تماشا یہ بھی ہے چند لڑکے کشتی پر سوار یہ گیت گاتے چلے جاتے تھے مینے
فوراً نوٹ کر لیا - آپ جانتے ہین اپن جانب جیسے منچلے ہین - اچھا وہ گیت -

پاپوش مین لگی ہے کرِن آفتاب کی

(ہندوستانی کا مِیم سے پیوند)

آپ بھی ملاحظہ کرین -

ایشن اکزامینیشن نہو مور ان پرا گیلورے

آمی کی رے پاگل ہو بو رے +

آمی کی رے پاگل ہو بو رے

آمی کی . . . . الخ

ایشن . . . . الخ

آمی بنگالی ماتش اشا آپن باڑے چھاڑ کے

ایشن اکزامینیشن مین تماک کے آمی ڈیم فول ہو بو رے

آمی . . . . الخ

دوسری خبر سنیئے - سر چارلس ایلیٹ پرانے لفٹنٹ گورنر بنگال تشریف لیگئے اور ۳۰ - مئی کو سر انیتھونی میکڈانل صاحب نے چارج بھی لیلیا - اور بھی سنیئے گا - عید قربان قریب سے گیا مین فساد کا خوف ہے مگر دیکھیئے تو ہمارے بیدار مغز مجسٹریٹ صاحب ایسا عمدہ انتظام کرینگے کہ بس - ہے بس - ہندو مسلمان سب خوش - اور کیا عرض کرون - ابر کے ٹکڑے تو روزانہ دکھائی دیتے ہین مگر بارش کا نام بھی نہین - گرمی کی شدت - الحفیظ میرا تو ارادہ یہ ہے کہ آپ کی پرستش کرون شاید پانی ہو جائے - معاذ اللہ - کفر - کفر - خدا سے ڈرو - واہ اجی - بانکی پور مین - مین سنتا ہون - افواہ ہے - شاید یہ - وہ - ایرسٹر - بیرسٹر - اپنے بزرگون کی تصویر سامنے رکھکر خدا جانے کیا کرتے ہین - توبہ - وہ سب کے سب محض نافہم ہین بھلا کوئی مسلمان ایسا کرسکتا ہے ؟ کبھی نہین - اچھا حضت چنیرے باشد - پانی پلوایئے یا ایسٹ انڈین کمپنی سے فرماد یجیئے کہ گلاس کا بندوبست کرین ورنہ مسافرون کی حالت تباہ ہو جائیگی -

آج ٹٹڑیون کا دل بڑے زور وشور سے یہان گیا مین آیا - مگر پرند جانورون نے ٹھہرنے نہ دیا ۔

راقم — ت

میرا سکار یہان سے نکل جائے کیا مجال

بقلم ببر دلیر بروزن شیر

گول جواب

بوڑھے مسٹر گلیڈ اسٹن باوجود اس پیرانہ سالی کے بلا کے شخص ہین - پیچ در پیچ گفتگو کا مادہ رگ و پے مین بھرا ہوا ہے - ہر بات مین مختلف پہلوؤن کی تہ ضرور قائم رہتی ہے - دو چار ممبرون کی کثرت رائے سے مسٹر پال نے یہ تجویز منظور کرالی کہ سیول سروس کا امتحان کے ہندوستان مین بھی ہو - بنگالی بھائیون اور کانگریس والون نے بغلین بجانا شروع کین - پھر مسٹر گلیڈ اسٹون نے یہ بیان کیا کہ وہ رزولیوشن گورنمنٹ ہند کے پاس بھیجا جائیگا تاکہ وہان سے ویسرائے تحریر کرین کہ کن قیود و ضوابط کے ساتھ یہ رزولیوشن قابل عملدرآمد ہو سکتا ہے -

اسپر مسٹر بالفور نے اون سے صاف صاف پوچھا کہ کیا ویسرائے کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ رزولیوشن کے اصول کی مخالفت کرین - مسٹر گلیڈ اسٹن نے کیا خوب جواب دیا کہ ویسرائے کو پورا اختیار ہے کہ وہ اس رزولیوشن کے بارے مین اپنی رائے ظاہر کرین - غرضیکہ یہ معاملہ اوسی طور پر مذبذب حالت مین ہے - واللہ یہ باتین بھی اوس پنڈت کے جواب سے کم نہین جسنے پانی برسنے نہ برسنے کے سوال کے جواب مین کہا تھا کہ گم گم ہے ۔

راقم — ت

ج

مُعمّا

(۱) مین چار حرفون کا لفظ ہون - مجھپہ دنیا کے تمام کاروبار منحصر ہین - جسے کہ دین کو بھی مجھسے قوت ہے -

(۲) اگر میرے سر کو کاٹ ڈالیئے گھوڑے کے اک عضو کی زینت ہون -

(۳) اگر میرے نصف آخر کے حرف اول کو نکال ڈالو - تو مین ایک سے کئی ہو جاؤن

(۴) اگر میرے نصف اول کے حرف آخر کو میرے پیر مین جوڑ دو تو مین واقعی کچھ نہ رہون -

(۵) اگر میرے نصف آخر کے حرف اول کو نکال ڈالین اور میرے پیر کو قائم رکھکر ایک دوسرا ویسا ہی پیر میرے سر کے نیچے لگا دین تو مین دوست بنجاؤن -

(۶) اگر میرے سر کو کاٹ ڈالین اور نصف آخر کے حرف اول کو بھی اوڑا دین تو پھر مین اپنی قوت مین ضرب المثل ہو جاؤن -

(۷) اگر میرے سر کے نیچے والے حرف کو نکال ڈالو تو مین معشوقون کے رخسار کی زینت ہون -

(۸) اگر میرے نصف اول کے حرف آخر کو نکالکر میرے نصف آخر کے سر کو پیر مین جوڑ دو تو مین محال ہو جاؤن -

(۹) اگر میرے نصف آخر کے سر کو پانون بنا دیجیئے اور میرے سر اصلی کی حرکت بدل لیئے تو شریف عورتین میرا نام لینے سے چڑھین گی -

(۱۰) اگر میرے نصف اول کے سر کو کاٹ ڈالین اور میرے نصف ثانی کے بھی سر کو کاٹ ڈالین اور میرے پیر کو میرے موجودہ سر پر لگائین تو کانے کی جان بنجاؤن -

(۱۱) اگر اسی حالت پر میرے دوسری حرکت سر مین بدل دین مین فیاض بنجاؤن اور ہر شخص مجھسے خوش رہے -

ہان اب فرمائیے مین کون ہون !!!

بے نام و نشان بودی و گنجینۂ پنہان
از بہر تماشا رخود و صورت نمائی ۔

راقم — مستفسر

بقلم محمد شوریلی تحصیلدار کنٹاوہ ضلع پرتاب گڈھ اودہ

ایڈیٹر - جو صاحب اسکا صل وو ہفتے مین بھیجین گے نام کے ساتھ درج اخبار ہوگا ۔

دلم دلدارمے جوید تنم آرام مے خواہد
عجائب کشمکش دارم کہ جانم مفت کاہد

حضرت مین تو صاف صاف کہتا ہون منٹو ہو کم اور اونکے ساتھی کانگریس والون نے خدا سمجھے ہرسون رات دن شور غل ہنگامہ - واویلا - مچا مچا کر کونسل کی ممبری کا انتخاب چاہا اور پارلیمنٹ والون کو کچہ ایسا قائل معقول کیا وہ معقول جتائے ایسی مصلحتین سمجھا کے وہان سے قانون پاس کرا ہی لیا اور انتخاب جاری ہو ہی گیا - اب وہ لوگ تو اپنی کامیابی پر خوش ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے - بغلین بجاتے پھرتے ہین - لوگون کو نیچا دکھاتے ہین کرامت لئے پھرتے تھے کہ کانگریس کے کئے آخر ہوتا ہی کیا ہے اور کیا کرینگے اب دیکھین کونسل کی اصلاح کرا ہی لی اور پھر چند روز کی کوشش سے بڑا مقصد تو کانگریس کا حاصل ہی ہوگیا اب اسیطرح رفتہ رفتہ جتنے ضروری رزولیوشن لطور آموختہ ہر جلسے مین پاس ہوتے آئے ہین سب منظوری کرا کے چھوڑینگے بلکہ کچہ تعجب نہین ہے کچہ برگشتہ گیر تا ہر تب راضی شہود پر عمل کئے مانگا جاتا ہے ان مین سے بہی سب سے بڑا [illegible] جان کرو - آسودہ ہو -

اور سرکار انگریزی کو دعائین دو - ایسا حاکم عرض معروض سننے والا اسباب ماننے والا حشر تک تو نصیب نہوگا مگر جناب سچ تو یہ ہے کہ ہمپر ایک عجب عذاب کشمکش کا نازل ہوا ہے - اگر ہم کو پہلے سے اسکا ذرا بہی شبہہ ہوتا تو مردود ہوتا جو مخالفت نہ کرتا - افسوس ہے سرسید نے اور باتین رات بہر کی نکالین سیکڑون اعتراضات جائے مسلمانوں کو بہڑکایا - حکام کو اُسکایا - مگر ایک بات نہ سوجہی کہ بیچارے انتخاب کرنے والون پر کیسا عذاب نازل ہوگا اور کس مصیبت مین گرفتار ہونگے -

اب آپ سے تفصیل اس اجمال کی کہان تک بیان کیجائے - اگر در خانہ کس ست یک حرف بس است دلون پر جو گزرتی ہے وہ پورے طور سے زبان اور قلم سے کہان ادا ہوسکتی ہے - مگر پھر بہی بغیر کہے رہا نہین جاتا - تحسین خیال کرنے کا مقام ہے کہ جو لوگ کچہ کرنے دھرنے والے ہین اونمین دو قسم کے ہوسکتے ہین یا تو وہ جنکو اپنے منتخب ہونیکا سودا ہے دوسرے وہ جنکو انتخاب کرنے کا عارضہ - جسدن سے انتخاب کی خبر نکلی ہر ان دونون کے پیٹ مین چوہے کیا ریل کے انجن دوڑ رہے ہین - دوڑ دھوپ کوشش سعی - سفارش - تار خط کتابت سلام پیام ہو رہے ہین دن کا آرام رات کی نیند حرام ہے کاروبار مین خلل مشاغل مین کمی شدت اب اگر فکر ذہن - خبط - جو کچہ ہے یہی ہے کہ کسیطرح ممبر منتخب ہوجائین - حاکمون کی خوشامد - دوست احباب کی چاپلوسی حکمت فطرت - چالاکی ایمانداری بے ایمانی سب صرف انتخاب - حتی کہ دھمکی تخویف - ترغیب - چاٹ طمع کسی مین باک نہین - مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے روا - سب درست کیفیت روپیہ کا لالچ - کسی کو جلسے کی چاٹ کسی جگہ عمر بہر احسانمندی غلامی - تلامی - چو لامی کا اقرار - بقول شخصے پگڑی اونکی آبرو پر بنی ہے -

مینی فسٹو جاری ہوتے ہین مین ایسا مین ویسا مین مرد ساہی پیسا - مین عرش کے تارے توڑ کر تمکو لا دونگا مین سب کو شہنشاہ ہفت کشور بنا دونگا - مجھے کونسل مین بیٹھنے دو مین نے یون آسمان مین تھگلی لگا کر پانی برسایا ہے اور یون زمین مین سوراخ بنا کر غلہ اوگایا -

اخبارون مین شہر کے قصیدے شائع ہوتے ہین کہ فلان صاحب وہ ہین جنپر شہر اور ملک کیا معنے ساری دنیا کو بھروسا ہے (بلکہ نعوذ باللہ) خدا کو اسقدر انپر بھروسا ہے کہ ساری دنیا انھین پر چھوڑ دی ہے انسے بڑھکر کون تمہارا وکیل قائم مقام کونسل مین میسر آسکتا ہے پس دیر نہ کرو کچہ نہ سوچو سمجھو آنکھ بند کر کے انھین کو منتخب کردو - دیکھو کسی اور طرف نہ بہکنا نہین عمر بھر بلکہ مرنے کے بعد دو برس تک پچھتاوگے سر پہ ہاتھ دہر کر قبر مین روؤگے - تمہارے بھلے کو کہتے ہین ہمکو کیا - جسے نہ امیدوار صاحب سے دوستی ہے نہ ملاقات نہ جسے اونھون نے فرمائش کی - یہ مضمون لکھوا کر چھپنے کو دیا نہ ہمارے ہان دوڑے دھوپے بلکہ خواہش تک نہین ظاہر کی - ہمکو جو بات حق معلوم ہوئی تمہارے واسطے مفید سمجھی وہ گوش گزار کردی اگر نہ مانی تو سمجھ لو دنیا مین زندگی دشوار ہوجائیگی حاکم حقیقی و مجازی دونون ناخوش ہوجائینگے پھر دنیا مین ٹھکانا نہ رہے گا -

ادھر اس بھر مارے انتخاب کرنے والے بیچارے گھبرائے ہوئے ہین کسکے واسطے ووٹ دین کس سے انکار کرین - رات دن کوئی نہین پوچھتا مرتے ہو کہ جیتے جب دیکھیے کسی نہ کسی کے واسطے راے دینے کی فرمایش آرہی ہے - جو خط آتا ہے اسی فرمایش سے مملو اور تو اور سے کرام کاتبین سے بہی ان لوگون نے ایسا ساز کرلیا ہے کہ وہ اپنا کام چھوڑ چھاڑ جب دیکھو کان مین یہی کہتے ہین کہ انکے واسطے ووٹ دو اونکے واسطے راے دو - رات کو اگر تھک کر دم بھر آنکھ لگی تو یہی فرمایش خواب مین موجود کوئی نہ کوئی امیدوار مثل کابوس چھاتی پر سوار اور راے مانگ رہے ہین - اگرچہ مجھے عمر بھر اتفاق راے قرض لینے کا نہین ہوا - مگر شائلاک سے بڑھکر یہ لوگ تقاضا کرنے والے ہین اب صاحب سلامت مزاج پرسی سب کی جگہ راے پرسی ہی رائج ہے -

ایک طرف حاکم کا دباؤ وہ نیلے نیلے دیدے نکالکر مجھسے کہتا ہے ول ہم علانے صاحب کے واسطے ووٹ مانگتا ہے آپ کو دینا ہوگا - خبردار اگر اسکے برخلاف بولا ہم بُری طرح پیش آئیگا - عزیز قریب دوست آشنا ہین کہ ایک لمحہ چین سے بیٹھنے نہین دیتے رات دن اسطرح گھیرے ہوئے ہین جیسے مُردہ بیل کو چیل گدھ مجرم کو کانسٹبل - ناطقہ بند - کھانے پانی سونے جاگنے سب پر پہرہ - پھر فرمایش وہ دل دہلانے والی کہ توپ کے منہ پر بندھنا سولی پر چڑھنا آسان اور اوسکا نشان نزول سنا مشکل - منہ بنا - آنسو آنکھون مین ڈھبڈھبا - گردن نیچی کرکے کوئی صاحب کہہ رہے ہین اگر اونکے واسطے ووٹ نہ دیجئیگا تو مجھے کند چھری سے

حلال کیجیے کہ مین دین دنیا کہین کا نہ ہونگا مین وعدہ کر چکا ہون آپ میرے سالے کے خسرے کی ساس کے دیور کے جد فاسد ہین - اگر خدانخواستہ ایسا نہوا تو سمجھ لیجیے مین تو دنیا مین نہونگا مگر آپ سے ایسا قریب رشتہ کچے دھاگے کیطرح ٹوٹ جائیگا - دوسرے صاحب فرماتے ہین مجھسے صاحب نے بلا کر کہدیا ہے تم بڑے بدمعاش - باغی - او رخدا جانے کیا کیا ہو (انگریزی مین کچھ کہا جسکو مین سمجھا نہین) اگر اپنی بھلائی چاہتے ہو تو فلان شخص کے واسطے راے دلادو ورنہ تمکو ہم خاک مین ملا دیگا -

یہ تو ایک طرف تھا دوسری طرف کے لوگ نہ قیصری دبدبے کو خاطر مین لاتے نہ میری کچھ حقیقت سمجھتے ہین - کہتے ہین کہ بچا تمھارے تیور ہمکو اچھے معلوم نہین ہوتے اگر ہمارے موافق راے نہ دی تو تم دیکھنا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کر کے نہ نکالین تو نام نہین - میرا دل کمبخت بھی آخر کوئی شے ہے اوسمین اوہی کچھ آتا ہے - اوسکا ایک ایک نشتر ہزار موت سے بڑھکر ہے - وہ تو کہیے خدا نے مجھے اپنی عنایت سے غیرت اور یا مردی پہلے ہی سے کم دی تہی ورنہ جھگی بنیے والون سے پہلے ہی مین چپ چاپ بکنٹھ باش جنت نصیب ہو چکا ہوتا پھر راے کے عوض میرا مردہ ہی انتخاب ہو جاتا مگر یار د پھر بھی بشریت ہے - دنیا کو سنسنتو دکھاتا ہے حیران ہون کیا کرون کیا نہ کرون خدا یہ دن دشمن کے دشمن کو بھی نصیب نہ کرے نابھائی مین تو آجسے اس انتخابی قاعدہ کا سخت مخالف ہو گیا مین نے بہت ہی جھک مارا جو اس آفت مین پڑا اب مین سبکو نصیحت کرتا ہون اور انکا الکا کہتا ہون کہ آیندہ سے کوئی خدا کا بندہ جو اپنی عافیت چاہتا ہے ہرگز ہرگز اس آفت کے پاس نہ پھٹکے - اور اگر اوسکا ایسا ہی دل مضبوط ہو کہ نہ حاکمون کے دباؤ کہانے نہ عزیزون کی خاطر کرے نہ چاندی سونے پر نظر اوٹھا کر دیکھے - تب تو البتہ ایسی حماقت کرے ورنہ ایسا ہی شوق ہو تو سر منڈا کر چوراہے پر بیٹھے اور ڈھنڈھورا پیٹ دے کہ جو کوئی ایک چپت رسید کرے اوسکو ایک پیسا دیا جائیگا اسطرح لونڈون کی دستکاری کا لطف اوٹھائے اور اس انتخاب کیطرف ہرگز رخ نہ کرے ◆

راقم

من نہ کردم شما حذر بکنید

اشتہار دانش آثار (س)

نئے مذاق کی کتابین جن حلقون مین شوق کی نگاہون سے پڑھی جاتی ہین یقین ہے وہان فہرست ذیل بھی لوگ مزہ لے لے کر پڑھینگے -

(۱) خیالات آزاد - اودھ پنچ کے مشہور - ظریف طبع - اور شگفتہ خیال نامہ نگار حضرت مولنا آزاد کے منتخب ظریفانہ مضامین کا اخلاق آموز اور فصاحت ریز نوطرز دلکش مجموعہ - ۱۲۴ صفحہ - قیمت ۸/

(۲) سوانح عمری مولنا آزاد - نئی قسم کی لالٹین جسمین نئی روشنی کا چراغ روشن ہے - کس کس بلا کے جھونکے آتے ہین مگر گل نہین ہوتا - یہ لالٹین بھی مصنف خیالات آزاد کے خاص کارخانہ کی بنی ہوئی ہے - ظرافت اور فصاحت کے متجرب اد -

معلومات کے تیشے عجب کاریگری سے لگائے ہین کہ ہر شخص اس مین اپنا چہرہ اور خط و خال بخوبی دیکھ سکتا ہے - ۱۶۸ صفحہ - قیمت ۱۰/

(۳) دیوان آزاد - حضرت مولینا سید محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری کے فارسی اور ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ ۱۲۴ صفحہ قیمت ۸/

(۴) مسدس آزاد - حضرت ممدوح کا فارسی مسدس - قاآنی کی روش مین - ابر بہاران و باغ و بہار کی کیفیت - حکمت خیز آغاز - عبرت ریز انجام - ۲۴ صفحہ قیمت ۱/

(۵) رباعیات شہباز - مذہب - قدرت - تعلیم - تمدن - اخلاق وغیرہ پر مختلف مفید - نوطرز اور دلچسپ بیان - ۲۴ صفحہ قیمت ۴/

اور کتابونکی فہرست عند الطلب - فرمایش ویلیو پے ایبل - محصول ذمہ خریدار

المشتہر سید محمد عبد الغفور شہباز - محمد گلی - پٹنہ

دی انڈین فارمیسی

دواخانہ ادویہ ہومیوپیتھی و الوپیتھی

اس دواخانے مین ہومیوپیتھی و الوپیتھی (بالضد) طریقہ علاج کی دوائین موجود رہتی ہین اور لائق اور تجربہ کار دوا سازون کی سپردگی مین ایک تجربہ کار ڈاکٹر صاحب جو انکو فن معالجہ مین اعلے دستگاہ ہے نگرانی کرتے رہتے ہین

اعلے قسم کی دوائیان مشہور کارخانون سے منگائی جاتی اور ہمیشہ کہنہ دوائین بجائے تازہ مہیا کیجاتی ہین قیمت بھی اس خیال سے کہ ہر حیثیت کے لوگ خرید سکین ارزان لیجاتی ہے -

تقریباً یہان کے بڑے بڑے ڈاکٹر اس دواخانے کی سرپرستی اور نگرانی فرماتے رہتے ہین -

ڈاکٹر سی بی گھوش - جو ایک پرانے تجربہ کار ڈاکٹر اس دواخانے مین ہمیشہ موجود رہتے ہین علاج کرتے ہین - جس کسی کو جسوقت مشورے کی ضرورت ہو تو آپ ہر وقت وہان ملین گے -

المشتہر

سی - سی - گھوش و کمپنی نظیر آباد لکھنو

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۱۲۸ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب براے فروش موجود است و سواے آن منتخبات محمدی در صنائع جدیدہ و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر الاسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و حکایات که از آنہا روایت شدہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعراے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علیخان صبا و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بر فورد مطبع طبع شدہ ہر کس طالب باشد طلب دارد ◆

تاریخ صوبہ بہار

یہ کتاب پہلے پہل شہزادہ ویلز کی تشریف آوری کے زمانے مین شائع ہوئی تہی - جس طرح حضرت یوسف کی خریداری کو ایک بڑہیا سوت کی پہیکی لیکر مصر کی بازار مین گئی تہی ہمارے شہر کی کہن مشق شاعری اپنی تصنیفی پہیکی شہزادہ ولی عہد بہادر کی نذر کے لئے لیکر حاضر ہوئی تہی - اہل لوگون کو اس پہیکی کی سستی بندش اور اُلجہی ہوئی حالت پر زیادہ خیال تہا - اس خیالی بڑہیا کی ہمت پر اُن کو اس قدر حیرت رہی کہ سوت کی خرابی اور بودے پن اور بد انتظامی اور اُلجہن پر کسی کی نظر ہی نہ گئی - پندرہ سولہ برس کے بعد اب پہر وہی پہیکی اثیرن کے طلسم سے کسی قدر مختصر ہوکر نکلی ہے لیکن شہزادے کی تشریف آوری کی میمنت قریب قریب نہین کہ لوگ اُس فیاضانہ نظر سے دیکہین اور شاباش کے نامون سے حیرت اور تعریف کے نورانی شیشے مین جگہ دین -

لوگون کو معلوم کہ اس کتاب کے مولف پر پچہلے بارہ برس نہایت منفعت انگیزی کے گزرے ہین ہرچند طبیعت کا گہوڑا اعزور بے جا اور تعلی ناروا کی کا نہ ہی پشتک سے باز نہین آتا تہا لیکن زمانے کی ران جون کی تون تہی تی - اور نکتہ چینی کی ایڑ اور اعتراضات کا تازیانہ موقع بے موقع سے چلا ہی جاتا تہا - اگر نفس مین کوئی جبلی خرابی نہوتی تو تصنیف کے اثر گزرے مین آج ہم اُس کو شہنشاہ خصال دیکہتے -

لیکن اُس بزرگ فرمانے والے نے کیا خوب فرمایا ہے - لاتبدیل لخلق اللہ - ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا - زمانہ جس سے بہتر کوئی مصلح نہین اوسکی اصلاح بہی رایگان گئی -

یہ وہ تصنیف ہے جس پر زمانے تک مسلسل اعتراضات کی بوچہار رہی ہے - صوبے کے تمام اذکیا کی توجہ ایک زمانے تک اس کے صفحے صفحے پر مصروف نکتہ چینی رہی ہے -

بمشکل کوئی غلطی ایسی ہوگی جو لوگون نے بصراحت نہ بتادی ہو اور جس کی اصلاح کا رستہ بہی ہاتہ پکڑکر نہ دکہا دیا ہو - صدقے جایئے اس طبیعت کے اڑیل پن کے کہ ایک مُلک کی کوشش اسکو ایک انچ اپنی جگہ سے ہٹا نہین سکی - بیان ہے کہ یہ کتاب بعد نظر ثانی مولف چہپی ہے - لیکن باعتبار مضامین وہی روز اول ہے جہان نظر ڈالئے محل نظر -

ہماری رائے مین اُن تین صفحون کے سوا جو اسلامی سلطنت کی خاتمہ پر لکہے گئے ہین کوئی مضمون اس کتاب مین نیا نہین ہے اور یہ تین صفحے بہی اس طور پر لکہے گئے ہین کہ ماسبق اور مالحق سے اُن کا جوڑ نہین ملتا - بے موقع مضامین شروع کئے گئے ہین اور بے محل ختم ہوگئے ہین -

اس کتاب کی طرز عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کتاب کے مولف کو اس سے پیشتر شاید بمشکل کوئی مختصر رقعہ ہی نثر مین لکہنے کا اتفاق ہوا ہو - مضامین تاریخی جس قدر بیان کئے گئے ہین اُن مین کسی قسم کا تسلسل نہین ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غیر انگریزی دان کسی انگریزی تاریخ سے یا کوئی اُردو دان فارسی تاریخ سے دوسرے کے ناتمام بیان پر کوئی مضمون لکہ رہا ہے - تاریخ مین بعض مضامین ایسے ہوتے ہین کہ اُن سے پڑہنے والے کو ایک خاص تعلق پیدا ہوجاتا ہے اور واقعات کے اختیار کرنے کو خاص توجہ اور التفات سے نگاہ مین رکہنا اُس کے لئے کچہ طبعی سا ہوجاتا ہے انہین مضامین پر اُستاد مورخ زیادہ تر اپنی قابلیت صرف کرتے مین واقعات اور معلومات کو اپنے سلیقہ توجہ آفرینی اور قوت انشاپردازی سے اس لُطف اور انتظام کے ساتہ پیش کرتے ہین کہ رفتہ رفتہ اثر چاہے خوشی کا ہو یا غم کا اعلی درجہ کو پہونچ جاتا ہے - اس مورخ کی حالت یہ ہے کہ انشاپردازی کا بالکل ابجد خوان ہے - طرز جو ہر انشاپرداز کے لئے پہلی چیز ہے اُس کا کہین پتا نشان ہی نہین - معمولی قواعد زبان کے بہی اچہی طرح مستحضر نہین - مونث و مذکر کا امتیاز گویا زبان دانی کا ادنی ثبوت ہے وہ بہی نہین - غضب تو یہ ہے کہ ہم اس کتاب مین اکثر غلطیان املا کی بہی پاتے ہین - تاریخی حیثیت سے دیکہئے تو جابجا واقعات بہی غلط ہین اور یہ واقعات کی غلطی اس بات کو واضح کرکے دکہاتی ہے کہ مولف نے پہلے پہل تاریخ پر توجہ اسی کتاب کے طیار کرنے کی غرض سے کی - اور جس توجہ کی عمر شاید دو چار مہینے سے زیادہ نہین - ان عیوب پر طرہ یہ ہے کہ مولف نے بعض ذاتی غرض اور خوشامد آمیز خیال سے بعض مشہور و معروف باتون کے بیان سے قصداً چشم پوشی کی اور اپنی خاص مذہبی خوش نفسی سے بعض مضامین جن کو واقعات سے چندان تعلق نہین بے ضرورت فقط اپنے مذہب کے لوگون کو غیر مذہب کے اشخاص سے مذہبی طور پر پُرغضب کرنے کے لئے بیان کئے ہین - بعض واقعات کو بعض جگہ غیر ضروری طول دیا گیا ہے اور طول کے ساتہ بیان اسقدر منتشر ہے کہ معلوم ہوتا ہے کوئی اُلجہا ہوا سوت کا لچہا ہے -

فقط دعوی شاید کافی نہ ہو اس لئے ثبوت کے لئے چند مثالین پیش کیجاتی ہین -

(۱) محاورات کی رکاکت

ان سے معلومات کی ترقی تو کیا ہوگی اور مجہولات میں انسان جہول جاتا ہے - صفحہ ۱

ء مطبوعہ مطبع ... پریس واقع شہر عظیم آباد ۱۸۹۳ء - سلہ ایک مشہور عرب -

خدا کرے میری محنت سوارت ہو - صفحہ ۴
آریا کا ملک کہانے لگا - صفحہ ۱۳
کلہ پیٹتے تھے - صفحہ ۱۴
رسوئین جماتے - رسوئین بنیوسے صفحہ ۱۶
بودہ کے پہلے کی تاریخ صرف منقول پر لوگون نے لکھی ہے - صفحہ ۱۸
جب جب زمانہ برہمنون کی ترقی کا ہوا تب تب اُنہون نے استوپ کو خراب کر کر دیا - صفحہ ۲۷
کیا خوب تکرار ہے -
سقے کی پادشاہت اب تک شالون مین دی جاتی ہے - صفحہ ۴۰
بادشاہت دیجاتی ہے -
جو ہمارا ساتھ دے وہ قسم کہائے کہ مرتے دم تک ساتھ نچھوڑینگے اور جسکو ساتھ کرنا منظور ہو وہ اسی وقت جواب صاف کر کر کنارہ کرے - صفحہ ۵۷
ساتھ کرنا خوب -
بنگالہ خالی پڑا ہوا ہے - دوڑا دوڑ وہان چلنا چاہئے - صفحہ ۶۹
سو پیچھے ساڑھے تین روپیہ محصول مقرر کیا - صفحہ ۶۴
جو خوشی پیدا ہوئی وہ کبھی بہول نہ جائے گی - صفحہ ۱۴۹ - وغیرہ وغیرہ -

(۲) لغات کی غلطی -

بندا چل بجاے بندھیا چل - لیچو بجاے لیچی - آنب = آم - جگر سیٹھ = جگت سیٹھ - زمیداری = زمین داری - نیب = نیم - ولندیس = ولندیز - بیدانت = بیدک - درستگی = درستی وغیرہ وغیرہ

(۳) املا کی غلطی -

ارض = عرض - برخواستہ خاطر = برخاستہ خاطر - دارالعمارۃ = دارالامارۃ - تدویر = تدبیر - بذمرۂ بغاوت = بزمرۂ بغاوت - شوُرہ = شوُری - جلسہ برخواست = جلسہ برخاست - حیث بیس = حیص بیص - وغیرہ وغیرہ -

(۴) مذکر و مونث کی غلطی -

اسمین تذکیر مرغوب ہے -
اور ہمایون سے بھی راہ و رسم جاری رکھا - صفحہ ۳۶
نثار خان نے یورش کیا - صفحہ ۷۹ - وغیرہ وغیرہ

(۵) جمع کا بے ضرورت خرچ -

مسلمانون کے رنگ زیادہ تر گندم گون = مسلمانون کی رنگت -
مدتون زمینین پانی کے نیچے رہین - ان کے چہرے اور رنگ نہایت سیاہ تھے - وغیرہ وغیرہ

(۶) قواعد کی غلطی -

غرض سب کچھ انھی کے فتوا پر منحصر ہوگیا - جیسا بودہ کے زمانے مین اس شہر کی شان و شوکت تھی اُس قدر اب نہین ہے - دربھنگا سے روانہ ہوکر - دربھنگا کے اطراف و جوانب مین - وغیرہ وغیرہ
دو جگہ مؤلف نے لفظون کے استعمال مین نہایت مضحک بے سلیقگی دکہائی ہے -
جنکا نام برہمن ہوا - یہ پجاری بتدریج میراثی ہونے لگے - صفحہ ۳۳
مبارک بادشناسی شروع کی - صفحہ ۱۵۱
مبارک بادی کے بعد شناسی کسقدر مناسب ہے -

بعض انصاف پسندون کو اس کا بڑا غصہ ہے کہ غدر کے معاملات کو جہان بیان کیا ہے وہان اولاً تو خواہ مخواہ اپنی شرم کا اظہار کیا ہے گویا اس بغاوت مین چند مفسدون کے سوا ہماری قوم کے اعیان شریک تھے - دوسرے انصاف کی آنکھون پر ٹھیکری رکھ کر بعض ایسے خیر خواہ سرکار - خیر خواہ قوم - اور خیر مجسم شخص کے حالات کو قصداً نہین لکھا جس کا احسان امرا کبار - اور راجگان ذوی الاقدار کے دل سے بھی بمشکل بھولے گا - تمام دنیا جانتی ہے کہ نواب امیر علی خان بہادر نے فتنے کے فرو کرنے اور لوگون کے دلون سے خوف و دہشت کے مٹانے مین زمان غدر مین کیا کیا کارنمایان کئے تھے اور گورنمنٹ نے اُن بیش بہا کامون کی کس درجہ قدردانی کی تھی اور کیا کیا صلے عنایت فرماتے تھے - لیکن اس مورخ کی کتاب مین ایک سطر سے زیادہ کے وہ مستحق نہین - یہ یک سطری ذیل کرُسی بھی اس بلند نام تاریخی رئیس کو تہ دل سے نہین دی گئی - گو سیموئل اور نواب امیر علی کے مناقب واجبی سے چشم پوشی کی ہے لیکن ٹیلر اور دیوان مولی بخش کی حکمت عملی کی تائید کی بزدلی یا ہیبت حق کی جہت سے پوری ہمت بھی نہین ہوئی - ان سخت گیر جابر حضرات کا فقط نیچے سرُون مین آلہا گایا ہے -

واقعات کی غلطیان چہانٹنے کی ہمین نہ زیادہ مہلت نہ اخبار مین اسقدر وسعت مُشتے نمونہ از خروارے فقط ایک مثال کافی ہوگی صفحہ ۱۳۱ مین ناصر الدین کے ذکر مین نہایت خلط مبحث ہے ناصرالدین ایک وہ بھی تھا جو شمس الدین التمش کا بیٹا تہا اور ایک وہ جو غیاث الدین بلبن کے شرف فرزندی سے مشرف تہا - اس نکتے سے غافل رہکر کبھی تو غیاث الدین کو سلطان التمش قرار دیا ہے اور کبھی غیاث الدین بلبن کے بیٹے کو سلطان التمش کا بیٹا -

حیرت ہے کہ لوگ اس استعداد اور اس نظر پر تاریخ نویسی کا حوصلہ کرتے ہین اور پہر کچھ بھی مین شرماتے ہی نہین - جنکی قوت انشا پردازی کا یہ حال ہو کہ زبان تک درست نہین وہ خدا جانے رباعیون مین

بنگالہ۔ آپ تو چلے۔ ہم کیا کرینگے!۔
سر چارلس۔ لو یہ چلم لو۔ گانجے کا دم لگاؤ اور مگن رہو۔

غزلیات قطعات ہیں ابن یمین - اور غزلوں میں حافظ سعدی امیر خسرو کیونکر ہو سکتے ہیں - ایسا ہی سننے میں آیا کہ اس طومار اغلاط تاریخ کے تو غلط مولف نیچر کے کسی غیر معمولی تصرف سے بزعم خود ایک ہی آن میں ذکاء اللہ - حالی - آزاد - اور نظیر احمد تو مدت ہوئی ہو چکے کچھ دنوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح عمری لکھکر عجب نہیں کہ شبلی ہی ہو جائیں - واقع میں یہ مرکب القوی تصنیفی کل شکاگو کی نمائش میں بھیجنے کے قابل ہے -

اخیر میں ایک لطیفہ ان کے دستخط کے متعلق سن لیجئے پھر رخصت - کتاب میں حضرت نے اپنے نام کے قبل سید معروف بالام لکھا ہے ایک جگہ چند طلبہ میں اس کی بحث درپیش تھی کہ الف لام کس مقصد کے لئے ہے - کوئی کہتا تھا لام جنس ہے - کوئی کہتا تھا لام استغراق - ایک ذہین لڑکا گوشہ میں بیٹھا تھا اوس نے کہا نہ جنس نہ استغراق - ابھی عہد خارجی ہے -

راقم
نقاد - از پٹنہ

ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

(۱ احمق ۲ خفیہ دوست ۳ علانیہ دشمن)

احمق (دوست سے) ابھی بھائی صاحب دیکھئے اونکی حرکت اچھی نہیں یہ بات بہت بری ہے - واللہ ان باتوں سے رنجش بڑھ جاتی ہے - وہ نہیں معلوم کیا سمجھ کے ہمکو دباتے ہیں -

خفیہ دوست - بیشک بیشک - سچ کہتے ہو - تم ہرگز نہ دبنا - کبھی کسی جگہ نہ جھکنا - آدمی ہو کیا انکے یا بستے کا برتن ہو - ذرا سی ٹھیس لگی اور بہک گئے - کیا مجال جو کوئی تمکو گرم نظر ترچھی آنکھ سے دیکھے - دیہاتی ہنگ جب تک دم میں دم ہے - تمکو کسی امر کی فکر نہ کرنا ہوگی - ہمارے لائق جو کام ہوگا - سرآنکھوں سے اوسمیں حاضر رہیں گے -

احمق - خوش ہو کر مجھے آپ ہی سے تو سب طرح کی امید ہے - آپسے مجھسے وہ رسم نہیں کہ کچھ کہنے سننے کی ضرورت ہو - مجھے بغیر کہے اطمینان ہے - بھلا جسکا مہربان آپ سا سچا باوفا - بیریا دوست ہو اوسکو کس بات کی فکر ہے یہ بھی تقاضاے بشریت ہے کہ زبان سے نکل گیا ورنہ آپکی عنایت سے میں کسی سے کب بچھنے والا آدمی ہوں - وہ کیا اونکے باوا جان قبر سے اوٹھ آئیں تو میں خاطر میں نہ لاؤں - شاید اونکو ہماری آپ کی رسم و راہ کا حال اچھی طرح معلوم نہیں -

خفیہ دوست - معلوم ہوتا تو ایسی حماقت کیوں کرتے - لے اب آپ چین سے بیفکر ہو کر مزے کیجئے اول تو امید نہیں اور اگر خدا نخواستہ کوئی ایسی ویسی بات پیش آئے تو بلا تکلف فوراً ہمکو خبر کیجئے گا - دیکھئے پھر کہتا ہوں آپ مغائرت کو راہ نہ دیجئے گا یہ سب آپ ہی سب دوستوں کے کیواسطے ہے -

احمق - جی ہاں مجھے خود یقین ہے آپکے کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے - آپ سے سیر چشم دوستوں سے تکلف کرنا کفران نعمت گناہ کبیرہ ہے -

خبر رسان - (سراسیمہ) بڑا غضب ہو گیا جلد چلکر خبر لیجئے - وہ دیکھئے کیا کام کہ - وہ آگئے - اور آپ کے مکان کے ادھر والے (ہاتھ بتاکر) گوشے پر اپنا قبضہ کر لیا -

احمق - ایں کیا ! قبضہ کر لیا ! اور تم نمک حراموں کے کئے کچھ ہو سکا (دوست سے) کیوں حضرت اب کیا کرنا چاہئے -

دوست - گھبرانے کی بات نہیں - واللہ اگر جان تک کام آئے تو کس کافر کو آپ کے معاملے میں دریغ ہو یہ تو گویا اپنی ہی بات ہے - مگر مصلحت اسوقت یہ ہے کہ ہماری شرکت نہ ظاہر ہو - نہیں تو کئی ایک پیچ پڑ جائیں گے پھر بات کا سلجھنا دشوار اشکل ہو جائے گا - باقی آپ کو سامان تو سب پہونچتا ہی رہا ہے - کام میں کچھ تامل نہ کیجئے -

خبر رسان - ابھی آپ چلتے ہیں یا نہیں - آپ تو نہیں باتوں - چھان بین - اگر گھر میں بیٹھے رہئے گا اور وہاں ستھراؤ ہوا جاتا ہے -

احمق - (دوست سے) ہاں تو اب ایسے وقت میں مجھے امید ہے آپ ضروری مدد کریں گے یہ حرکت اوسکی صرف اسیواسطے ہے کہ ہماری آپ کی دوستی کو جانچے -

دوست - جی میں خوب سمجھتا ہوں اور واقعی بہت بڑی دلیری ہے - دیکھئے تو سہی میں اپنا آدمی بھیجتا ہوں یہ کون سی حرکت نالائق ہے - اور اس دست درازی کی کیا وجہ - واللہ اسوقت مارے غم و غصہ کے میرا تلوں مہکانے پر نہیں وہ اپنے تئیں کو سمجھا کیا ہے - لیجئے یہ بھی کوئی وہ بنایا ہے - میں تو ابھی اسیدم آٹے دال کا بھاؤ بتا دیتا مگر مصلحت نہیں - آپ اپنی طرف سے دبیئے گا نہیں -

احمق - ابھی میں تو نہ دبوں مگر میرا اوسکا مقابلہ آپ جانتے ہیں بغیر آپ کی مدد کے کیونکر ممکن ہے -

دوست - میں مدد کو ہر وقت حاضر ہوں - مگر ابھی یار نہیں - ابھی ذرا تامل کیجئے - بات تو بڑھنے دیجئے - اور میں تو اس معاملے کو ظاہر ہی نہ کرونگا کہ مجھے معلوم ہے - اور نہ آپ کسی پر ظاہر کیجئے گا اسمیں

ایک مصلحت ہے -

خبررسان - واہ جی وا - بس معلوم شد ہانفدگی نے چلئے او ٹھئے آپ کی بستی اور دوستون کا حال معلوم ہوگیا - یہان ہمارے مطلب کے کوئی بات ہوگی نہین اور وہان سب قلع قمع ہو جائے گا آج کل کی مہذب دوستی کا یہی قانون ہے انگریزون کو دیکھئے نا ساری دنیا کے مہذب امیر کابل کے کیسے گانٹھ ہے یار - روسیون نے پنجدیہ جوتیان مار کر چھین لیا وہ یہان راولپنڈی مین جنان چنین واللہ بالذی ہوتی رہی - فرانس نے سیام کے سر کو چاندگنج بنادیا اور لارڈ روزبری یہی کہتے رہے کہ مجکو مفصل حال ہی نہین معلوم - لے چلئے - اپنا شیشہ کجا اور خواب خرگوش سے چونکئے - نیا لیا کیسا دوستی محبت عجیب چیز ہے -

سہرے بازی

جناب پنچ صاحب - آپ ہی کیا یاد کرین گے - آج کل دو غلے پیوندون کی دہوم ہے - آئے دن کہین نہ کہین سے خوشخبری سنی جاتی ہے کہ ہندوستانی ہانات مین ولائیتی سانڈ کا پیوند لگا دیگ لاکھ ہان ہان کرین دوت دیک مچائین - آنکھین دکھائین مگر توبہ کئی تقاضائے نیچر کسکے روکے رک سکتا ہے - چونکہ ایسے واقعات اکثر سرزد ہوا ہی کرین گے - بندہ درگاہ ہی دو دو غلے سہرے نذر ناظرین کرتا ہے - نوشہ اخبار کے زیب فرمائے اور بیلے لے ساتھ گل فرنگ کی بہار دیکھئے

پہلا سہرا

دیری گڈ لاہبت اچہا کوئی مالن سہرا
نصف یورشین ونصف کرشچن سہرا
دولہا قربان ہو گر جامین اگر باندہ کے آئے
سامنے پہنے بت غارت گر لندن سہرا
بندہے طرامیان دولہا کا دولہن کے خاطر
بجلیان چہکا چو ہے دتیان کنگن سہرا
بل کرین گیسوئے پیچان سے جتا ہماری بال
لہرین لے لیکے ہوا سے بنے ناگن سہرا
پتیان گھونگہٹ کی کہیا کے سب کہنے لگین
ہو عجب شان سے چہرے پہ مزین سہرا
نشہ مین دولہا دولہن ناچ کے بین آپ ہی آپ
سمدیانے چلین گا آئی ہوئی سمدہن سہرا

دوسرا سہرا

لاسی پنجاب کی مالن کوئی جنگی سہرا
ہوگل مین کا عجب رنگ برنگی سہرا
دیری گڈ ہے کے دولہن شوقین گو ہو ممٹ انگلش
ایسی لڑیان ہون ولندیزی فرنگی سہرا
میم صاحب کو لئے جاتا ہے اک کالا مین
آدہا روشنی اور آدہا ہو رنگی سہرا
سرمنڈاتے ہی یہ ڈر ہے کہین اولے نہ پڑین
کہ فراخی مین دکہانے لگے تنگی سہرا
دولہا ہنگیا ہے ہو جامے سے اپنے ہی خفا
باندہ ہے ٹپی ہے دولہن ننگی دہڑنگی سہرا
بٹرائن مین ہے کس بیاہ کی یہ دہوم آپ ہی آپ
ٹوکرا سر پہ لئے گاتی ہے بہنگن سہرا

زیادہ حد ادب

راقم
مرزا نوشہ

مضامین اڈیسن پر ایک سرسری ریمارک

سرسید نے تہذیب الاخلاق نکالتے وقت یہ دعوے کیا تہا کہ اونکا پرچہ اسپکٹیٹر کے رنگ کا ہوگا اور اوس سے اوہین فائدونکی امید کیجاتی ہے جو اسپکٹیٹر نے اٹہارہوین صدی کے اخلاق کو بخشی تہی چنانچہ سرسید نے بہت سے مضامین خصوصًا نامور اڈیسن کے کسی انگریزی خوان (غالبًا مسٹر محمود) سے ترجمہ کرا کے اپنی زبان مین شایع کئے اور اسمین شک نہین کہ اونکا بہت بڑا اخلاقی اثر طبایع پر پڑا تہا مگر ضرور تہذیب الاخلاق اردو کا اسپکٹیٹر ثابت ہوتا مگر سید صاحب کی نئی روشنی کے خیالات نے جو بیوقت ظاہر ہوئی تہی تہذیب الاخلاق کو دیندار نگاہون سے گرادیا انجام کار یہ ہوا کہ اوسکی اشاعت بند ہوگئی کچھ عرصہ کے بعد بعض اخبارون اور رسالون نے اڈیسن اور سپٹیل کے مضامین ترجمہ کرکے شایع کئے اور جہانتک مجھے علم ہے پبلک نے اونہین ہاتون ہاتھ لیا تہا - آپ جانئے ہندوستانی بھائی ایک خیال پر بہت کم جمے رہتے ہین چنانچہ دو ہی چار مضمون شایع ہو کر رہ گئے - اور

مشتاق نگاہین ڈہونڈتی ہی رہگئین کچھ عرصہ تک اشتیاق باقی رہا بعد اوسکے کم ہوتے ہوتے بالکل ہی کالعدم ہوگیا مگر اڈیسن کا نام تک یاد تہا۔ انگریزی تعلیم کی ترقی نے نوجوان طبیعتون کو انگریزی کتابون کے ترجمہ کیطرف مائل تو ضرور کیا مگر وہ کتابین زیادہ تر ناول اور قصہ کہانی تہین جنسے کوئی اخلاقی فائدہ مترتب ہوا وہی حسن وعشق کے جہگڑے خیالی باتین بے سود حکایتین مترجم ونیز ناظرین کا وقت عزیز ضائع کرتی ہین اور یہ خیال پیدا ہو چلا تہا کہ ہماری ہونہار پود بجائے اسکے کہ بداخلاقی کے خراب کاربونک ایسڈ گیس کو دفع کرتے خود ہی پیدا کرتے یا باعث ہوتے ہین مگر نہین حال مین کتاب مندرجہ سرخی نے ایسی خیال کو قریب بدلدینا چاہا اب مین سب سے پہلے ناظرین کو اس بات سے مطلع کرونگا کہ دراصل کتاب کیا ہے بعد اوسکے ترجمہ پر سرسری نظر ڈالونگا۔ مضامین اڈیسن کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ اڈیسن کے مضامین ہین اور اڈیسن وہ اڈیسن ہے جسنے اپنی پرزور قلم سے اور بیش بہا لیاقت سے اٹھارہوین صدی کے انگریزونکی کشتی کو ڈوبنے سے بچایا تہا اونکی بداخلاقیون اور بی عنوانیونکی اصلاح مین جان لڑادی تہی اور اپنا انسانی فرض حد کمال تک ادا کیا تہا مضامین اڈیسن کا پہلا حصہ ہمارے سامنے ہے اور اوسمین حسب ذیل مضامین ہین ۔

بیش بہا دیباچہ مترجم کے پر زور قلم کا۔ مسرت بہار۔ بشاشت۔ دوستی۔ ریا۔ ہمدردی۔ ذات باری۔ طریقہ نصیحت۔ اصلی اورمصنوعی حیا۔ پرہیز۔ طمع اورعیش۔ محبت اور ریاضت۔ دوقت ہوشمندی اورچالاکی۔ ہنسی اورتمسخر۔ عادت۔ جنبہ داری کی جہوٹی باتین قناعت۔ دیہاتیونکی شایستگی۔ بدگمانی۔ اہانت آمیز باتین۔ رویائے مرزا۔ اڈیسن کی سوانح عمری۔

ہر مضمون کے آخر مین اخلاقی نتیجہ نکلتا ہے اور جس جس خرابی کی اصلاح اڈیسن نے انگلستان مین چاہی تہی بالکل اوسی قسم کی خرابیان ہندوستان مین اصلاح طلب ہین اور وہ اس کتاب سے ممکن ہے۔ ان مضامین مین دلچسپی متانت کے ساتھ شوخی اور اخلاق فلسفیانہ قیمتی رائین بہری ہوئی ہین اور یہ میرا دعوے ہے کہ ناظرین ایک مضمون پڑہکر ضرور دوسرے کو شوق سے ملاحظہ فرمائین گے اور نظر غور ڈالنے سے وہ سمجھ سکین گے کہ ہمارے ہندوستان کو ان سے ایک وسیع فائدہ پہونچ سکتا ہے نہ صرف خیالات کو بلکہ محدود اردو لٹریچر کو بہی بشرطیکہ ہم حاصل کرنا چاہین اس پوائنٹ پر زیادہ لکہنا بیکار ہے۔ خوبی مضامین ملاحظہ پر منحصر ہے۔ اب ہم ترجمہ پر نظر ڈالتے ہین ہمنے بعض مضامین کو اصل کتاب سے مقابلہ کیا ہے اور بعد اوسکے ایک ایسی حیرت پیدا ہوئی جسکے اظہار کے لئے کافی الفاظ موجود نہین۔ مترجم نے کمال کیا ہے کہ ترجمہ مین انگریزی سنس کی باقی رہنیکی کوشش کی ہے اور غالباً کامیابی کے ساتھ۔ بڑے بڑے جملون کو مختصر الفاظ مین خوبی کے ساتھ ادا کرکے ترجمہ کی داد دی ہے۔ یقیناً ہر انگریزی دان سمجہ سکتا ہے کہ انگریزی کے ترجمہ مین کیسی کیسی جانکاہیان اور دقتین کرنی پڑتی ہین مگر ہمارے معزز اور قابل مترجم صاحب اونپر غالب آئے ہین اور اس خوبی سے ترجمہ کیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ نہین معلوم ہوتا بلکہ اصل تصنیف اور ترجمہ سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ علاوہ انگریزی اور عربی اور فارسی قابلیت کے وہ اردو کے ہی پورے پورے ادیب ہین۔ یہ ضرور ہے کہ بعض مضامین مین دو ایک جگہ عربی کے غیر مانوس الفاظ آگئے ہین مگر وہ ایسی لفظ ہین کہ اونکے سوا دوسری موزون لفظ ہماری محدود اردو زبان مین نہین مل سکتی اور ترجمہ کے موقعون پر وہی چسپان تہی۔ خدا جانے اس قسم کے ترجمہ مین کسقدر جانکاہی اور عرق ریزی کرنی پڑی ہوگی اب مین اس ریمارک کو اسقدر اور گذارش کے بعد ختم کرونگا کہ اس مفید ترجمہ کو سررشتہ تعلیم کے اعلے حاکم یعنی جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر نے اپنے نام نامی سے معنون ہونا قبول کیا اب ہم مترجم صاحب سے یہ درخواست کرتے ہین کہ وہ آئندہ اڈیسن اور دوسرے حصہ مین تصحیح کتابت کیطرف زیادہ توجہ کرین کہ گو یہ کتاب خوش خط عمدہ کاغذ پر چہپی ہے مگر بعض جگہ الفاظ مکرر چہپگئے ہین اور خوشخط کاتب نے کوئی کوئی لفظ غلط کردیا ہے۔ اس کتاب سے صرف مسلمانون ہی کو نہین بلکہ ہمارے ہندو بہائیونکو بہی یکسان فائدہ پہونچے گا۔ اردو خوان ناظرین کو حضرت مترجم کا ممنون ہونا چاہئے کہ جنہون نے اونکیواسطے ایسی بیش قیمت چیز سلیس بامحاورہ اردو مین تیار کردی ہے۔ امید ہے کہ قوم بہت کچھ قدردانی کریگی اور سررشتہ تعلیم کسی نہ کسی طریقہ سے مترجم کو فائدہ پہونچاکر ہمت بڑہائے گا۔ اس کتاب کی قیمت ۱۲ہ ہے اور نشانات ذیل سے مل سکتی ہے۔

۱ منیجر صاحب اوده پنچ لکہنو۔
۲ مولوی محمد ناصر علی صاحب تحصیلدار کاکوری۔ لکہنو۔
۳ منشی محمد ارتضی علی صاحب مترجم گولہ گنج لکہنو۔

راقم

ایک پنجابی ایجوکیٹ وارد حال لکہنو

جلسۂ تہذیب کے خیالی ممبرون نے غریب فقراؤن کی تو روزی ماردی اب کوئی فقیر شہر بھر میں ایک کوڑی نہیں پاتا گھرون مین برائے نام سو دا خدا رکھے ہوئے ہین

خوے بد را بہانہ بسیار ٭

فقیرون کو یون جواب دیتے ڈر لگتے تھے - فاما السائل فلا تنھر -

اب افسران ضلع کی ناراضی کا اچھا لٹکا ہاتھ لگ گیا - ایک روز مین ایک دوست کے پاس بیٹھا تھا کہ عید کا دن فقیر بھی اوس روز حشرات الارض کیطرح شہر مین ویل پڑے ایک شاہ جی چنور ایسی داڑھی لگائے سر گھوٹائے اس موسم مین کمل اوڑھے آن موجود ہوئے -

ساہ جی - حسن کے نام کی روٹی
محمد نام کا پیسا
علی کے نام کا اوڑھنا
اوڑھادے ان بھلا ہوگا

دوست - دشمن کے نام کی روٹی
دینے کے نام کا پیسا
مہدی نام کا کمل
وحیدی شاہ کا گھوڑا
نہ گرین بکس مین ڈالون
عزیزون کے لیے اوڑھنا
بگڑ جائے وہین حاکم
ارے بابا برا ہوگا

فقیر بھی آدمی طباع تھا یہ صدا لگاتا ہوا چلتا پھرتا نظر آیا -

نہ بھاتجی مار اسے بندے ارے بابا بھلا ہوگا
نہ دے حاکم کو یون چندے ارے بابا بھلا ہوگا
پڑے ہاوس بنے جب تک گدا جائین کہان تب تک
کرین کیا پیٹ کے دھندے ارے بابا بھلا ہوگا
نرالی یہ سخاوت ہے جو سچ پوچھو شقاوت ہے
فقیرون پر پڑین ڈنڈے ارے بابا بھلا ہوگا
گدائی اپنا پیشہ ہے یہی روزی ہمیشہ ہے
نہین کاشی کے مسٹنڈے ارے بابا بھلا ہوگا
خدا سے ڈر تو اے نادان فقیرون کو نہ کر نالان ٭
خدا ہی کے ہین یہ سنڈے ارے بابا بھلا ہوگا
ہوش بابا یہ کیا سوجھی ہماری بند کی روزی
خدا کے ہم بھی ہین بندے ارے بابا بھلا ہوگا
پور ہاوس بناتا ہے نئے نقشے جماتا ہے
یہ کیا تیرے ہین ہتھکنڈے تیرا بابا بھلا ہوگا

واقعہ کبھی خوب اور تشنہ بر کبھی - دو چار لقتا جون کی جان بچانے کو یک قلم کل خیرات کا دروازہ بند کر دینا عقل کے خلاف ہے - اگر محتاج خانہ قائم کرنا تھا تو چندہ وصول کرکے پرامیسری نوٹ مع جمع کر دیتے اوسی کے سود سے وہ قائم رہتا مگر وہ ملکڑہ مانگ کر اور سو را خدا رحمٰن وقون کے بھروسے پر تو جناب یہ بیل منڈھے چڑھتی دکھائی نہین - اب سنئے فقیر صاحب تو رخصت ہوئے بی لکھیتی جان عالم خواب و خیال مین چھم چھم کرتی آن پہونچین لینا لینا جانے نہ پائے جانے نہ پائے گرج تھو آخ تھو -

کیون حضرت خیریت تو ہے - حضرت غضب ہو گیا قیامت آگئی جب سے الٹ پلٹ جلسہ تہذیب کی بدولت شادی بیاہ مین فضول خرچی منع ہے تو عید بکرعید مین ناچ ورنگ کیسے ہو سکتا ہے ابھی مجرا ہور اہے صاحب یا سید صاحب وغیرہ وغیرہ من پائین اور قہر ہو جائے --

ہر چند سمجھایا مگر میرے دوست نے ایک نہ مانی اور بی طوائف صاحبہ کو بکھیڑی کے چکارہ پر یہ غزل گاتے ہوئے بیرنگ واپس جانا پڑا -

غزل

صاحب ترے دل مین کیا سمائی | ہم سب کی جو بند کی کمائی
ہم سب تھے سدا خوشی کے ساتھی | کرتے تھے کسی کی کیا برائی
تہذیب کے تونے کرکے جلسے | اولٹی پٹی یہ کیا پڑھائی
پھاگن کی لگن بھی خالی گزری | ملتی نہین ہاے کوئی سائی
نائی کہین بھوکون مر رہی ہے | اور پیٹ بجا رہا ہے بھائی
ہمکو کوئی پوچھنے لگا کیون | تھا اون کرنی ہین کمائی
لیکن سنا اب ہے مال چپالا | تفتیش کی تیغ بری لگائی
خود جا کے اوڑے کیا جو ہوا | کل شہر مین ڈگڈگی پٹائی
پہلے سے اگر خبر نہ ہوتی | کھل جاتی لالا کی سب ٹلائی
لیکن بڑے طوطا چشم تم ہو | کیسی جیٹ نہ نگہ پھیرائی
پہلے خود ہی تھا سہرا چڑھایا | اب کرنے لگے خود ہی رکھائی
تو دوست نہین کسی کا ہرگز | تجھسے ہوتی نہین بھلائی
بھینگے وہی ہو جسپہ بیتی | جانے کوئی پیر کیا پرائی
اب تک ہے مگر دکھاتا آنکھین | ہے تیرا سہارا بھیانی
زیور کے پیشوا نہ سمجھی | بھلی نیپئے کے سر لگائی
سیتا سے زیادہ ہم ہین بیکس | لنکا راون نے ہے جلائی
اے رام چھپو نہ چندرمان مین | آکو دیتی ہون مین دہائی
بھوکون مرتے ہین رنڈی بھڑوے | ملکہ ملکہ تری دہائی
پوتے کا بیاہ ہو مبارک | تا حشر نہ بجے سدا بدھائی
صدقہ مین ڈھولک کے اور دوچند کے | دو بخش مجھے مری کمائی

انگلو انڈین (مسلمان سے): "اے مولوی صاحب آپکا بڑا نقصان ہوگا سب ہندو ہندو پاس کر جائیگا - آپ راضی نہو"

انگلو انڈین - "ارے رے یہ کیا غضب ہوا۔"
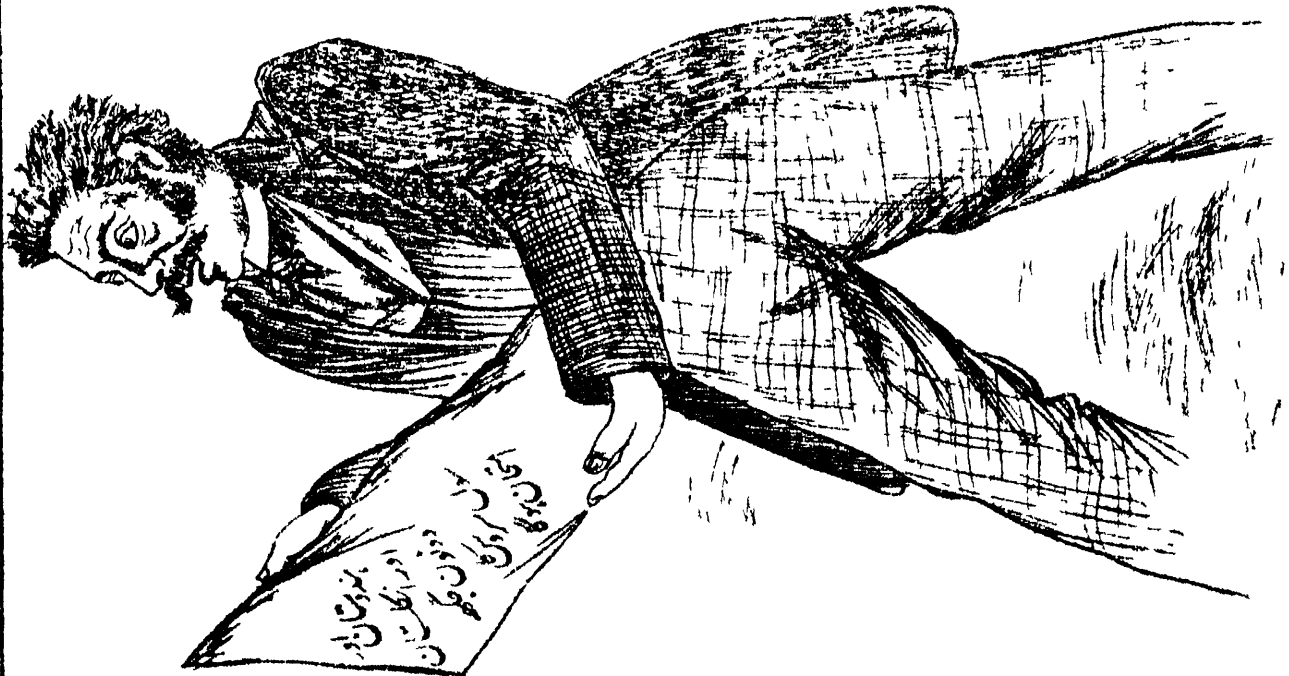
دو تو اودھ پنچ دو گیارہ ہوئین اور بندہ درگاہ اب بنارس روانہ ہوتے ہین ؎

شیشہ ہاتھ آیا کوئی انچہ نہ ساغر پایا
ساقیا لے تری محفل سے چلے بھر پایا

مگر بات زمانہ نے اگر مہلت دی اور پھر جونپور مین آنے کا اتفاق ہوا تو اودھ پنچ کے نذر خدمت ہونگے ورنہ چندے سوا بنارس کی لاونی اور مرزا پور کی کجلی کے اور کسی مضمون کی امید نہ کیجیے گا۔ ممبران جلسۂ تہذیب اپنی کجلی کو شتہ دن کے لیئے واقعی بہت بہت شکریہ کے مستحق ہین ؛

راقم

دہی بنارسی از رستا گنج بہادی

عید قربان نو دختر م و شاد
بر ہمہ دوستان مبارکباد
تھینکس ہے تجکو اے مری سرکار
تجھے پایا ہے ہنے گنج مراد

پلیٹ حضرت بکرمہ تو بخیر و خوبی گذر گئی ہے بادہ کیسا - اور لڑائی کس کتیا کا نام ہے ہمارے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تو ایسا انتظام کر دیا ہے کہ واہ رے واہ - یون تو ایسے ویسے فیر قالین بند ہوئے عید کے بھپکیان دکھلا رہے تھے مگر آخر کار پشیمان ہو کر اپنی اپنی جگہ پر خاموش بیٹھ رہنا پڑا یہان تو یون عید خیریت کے ساتھ گذر گئی مگر سنتے ہین ضلع پٹنہ مین ایک موضع ہے وہان شاید بڑا بلوہ ہوا سب ڈویژنل افسر کے بھی لوگ کچھ خلاف ہو گئے یہہ معرکہ تو یون ہوا اب کچھ مقدمہ علم کی کیفیت سنیئے لفٹنٹ گورنری نے شیعون کو شکست اور سنیون کو فتح حاصل ہوئی بس اس مادہ مین زیادہ لکھنا مین مناسب نہین سمجھتا کیونکہ مجھے خوف ہے کہین کسی فریق کی غیاتگ مشتعل نہو۔

اچھا یہ سب باتین تو ہوئین اب ذرا آرہ اسٹیشن (ایسٹ انڈین ریلوے) کے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کی پریشان حالت بھی ملاحظہ کر لیجیے۔ یہ بیچارہ ٹکٹ کے اولٹ پھیر مین پڑا - بد دیانتی کے مقدمہ مین گرفتار ہوا اور چھ مہینے کی اوس نا امید نے سزا پائی شاید اپیل ہونے والی ہے۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ ضلع مونگیر مین ایک مقام شیخپورہ ہے وہان کے رؤسا نے ایک اسپتال قائم کرنے کا ارادہ مستحکم کر لیا کلکتہ گزٹ مین ڈاکٹر کے واسطے نوٹس بھی شائع ہو گئی شاباش میرے نوجوانو ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

مگر یہبی افواہ ہے میونسپلٹی کی بھی تحریک ہو رہی ہے یہ تو شوربا شوری دہ رکن بے نمکی کا مصداق ہونا مناسب نہین خبردار رہو ؛

راقم

دلبر بقلم شیہ ؛

حل معما مندرجۂ اودھ پنچ

بہت سے حضرات نے اس معمّے کا حل مختلف طور پر لکھا ہے مگر سب سے زیادہ عجیب طریقہ ہمارے مہربان منشی محمد سجاد حسین سیر منشی ضلع گلبرگہ نے اختیار کیا ہے ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہین -

خیال کیجیے

حضرت پنچ - معمّا مندرجۂ اخبار ۸ جون مینے بھی حل کیا ہے ملاحظہ فرمائیے -

(۱) ؎ خیال گزرے کمان کمان کا ارادہ اونکا ہو گر کہین کا ؛
نہ کچھ ٹھکانا مرے گمان کا نہ کچھ ٹھکانا مرے یقین کا

(۲) ؎ دو گر شمش چو دو خنجر آبدار ؛ بر دیال فربہ میانش نزار ؛
ہرچند فردوسی نے تمام شاہنامہ مین یال کو بمعنے بازو استعمال کیا ہے مگر مستعمل کی غرض گھوڑے کی ایال سے ہے ذرا تاویل کی ضرورت پڑتی ہے - فردوسی فرماتا ہے ؎

کشہ جوشن و خود و گوپال زوے
تن پیل دارد بر و یال روے

نسان کے لیے بھی صدہا جگہ اس خدائے سخن نے یال کا استعمال بمعنے بازو کیا ہے سہراب کی لڑائی مین کہتا ہے ؎

غمین گشت رستم بیازید چنگ
گرفت آن سر و یال جنگی پلنگ

(۳) ؎ ز ہو و ج فرو بشتہ رنیا جلیل ؛ سپاہ ایستادہ رزہ خیل خیل

(۴) ع خالی نہ بیا کیا کرے اس کوٹھی کے دہان اوس کوٹھی کرے -

(۵) ع خلیل کعبہ مین بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر -

(۶) ؎ ببردند آن چہرۂ خوب رنگ ؛ بنزدیک سہراب یل بیدرنگ

(۷) ؎ جو قشقہ صندل کا ہے جبین پر تو پاس ابرو کے خال بھی ہے
سپہر خوبی پہ بدر بھی ہے سہیل بھی ہے ہلال بھی ہے ؛

(۸) ؎ ای بہ خلال و ملا خوے تو شہنا مبتلا ؛ با ہمہ بے گفتگو بہ ہمہ با ماجرا

(۹) انشا ؎ ڈھکیل دینے سے تیرے خیلا لچک سی اونکی کمر مین آئی
بلا سے بیٹے اور آگ لگ جائے اپنے تیرے ڈھکیلنے کو

(۱۰) ؎ حبیب تنگ کہ نہ دل کی بکلی جائے ؛
اوداے واسطے بیلی جائے

(۱۱) یہ لینے دینے کی باتین دنیا اخبار جانے کوئی بھلا لے دہی لے دہی کا کہا سمجھ سکیگا - لے بس رخصت

مستفسر صاحب نے ایک شعر ... چیستان ... اگر اوسکے جز ثانی کو مقدم کردیا جائے اور جز اول کے حرف آخر کو حرف علت کیطرح ساقط کردین اور اوسکا سر پائون مین آجائے تو وہ جید گلفیر والے آخرہ ہوجائین۔ الخ۔

محمد سجاد حسین گلبرگہ دکن ✦

حل معما مندرجہ اودھ پنچ مطبوعہ ۸ جون ۱۹۰۳ء

۱۔ خیال ۲۔ یال ۳۔ فیل ۴۔ خال ۵۔ خیل ۶۔ بل ۷۔ خال ۸۔ خلا ۹۔ خیا ۱۰۔ ۔۔ ۱۱۔ بلے۔ فدا علی فارغ بھوپال ۔ احمد علیخان تعلقدار راسے بریلی وغیرہ ۔ حافظ امام بخش بیتابپور۔ محمد صدیق صنقہان۔ نظیر احمد کیسر الٰہوی جانسٹھ ۔ "این خیال است و محال است و جنون" سید محمد عبد الغفور شہباز ۔ سلطان حسین رسولپور ۔ کالکا پرشاد بلی اسے شاہجہانپور ۔ سید عشرت حسین کانپور ۔ مہیشر پرشاد بیتاب گنجہ ۔ نونیت پرشاد بیکردیہ ۔ محمد ایوب بھوپالی ۔ حافظ ماجد علی صاحب اورنگ آباد۔

س ۔ ع یون لکھتے ہین۔

معما و حل معما

حضرت آپ خیال ہین! کہ ہمکو بتایئے ہم کون ہین ؟

(۱) مین ایک چہار حرفی لفظ ہون اور ایسا ہر دلعزیز ہون کہ ہر شخص کی جان مجھسے پناہ مانگتی ہے۔

(۲) اگر میرے سر کو کاٹ ڈالو تو مین دوسرون کے سر چڑھون۔

(۳) اگر میرے سر کو میرے پائون پر رکھدو اور نصف آخر کے حرف اول کو میرے موجودہ پائون کے نیچے کمر رکھو تو مین دیوانہ ہوجاؤن۔

(۴) اگر میرے پائون کو کاٹ ڈالو اور میرے سر کو اوسکی جگہ رکھدو تو بغیر میرے آدمی کی زندگی محال ہوجاوے۔

(۵) اگر میرے نصف آخر کو کاٹ ڈالین اور بقیہ حرفون کو اولٹ دین تو مین لوگون کے دماغ مین جابسون۔

(۶) اگر میرے سر کو میرے پائون پر رکھدو اور نصف آخر کے حرف اول کا سا ایک اور حرف میرے پائون کو کاٹ کر اوسکی جگہ رکھدو تو مین قبلہ گاہ ہوجاؤن۔

(۷) اگر میرے نصف آخر کو پلٹ دو اور میرے سر کو کاٹ ڈالو تو مین آفت عظیم ہوجاؤن۔

(۸) اگر میرے سر کو کاٹ کر نصف آخر کے حرف اول کو بجاے سر کے رکھدو تو مین باربرداری کا کام دون۔

(۹) اگر میرے نصف اول کو اولٹ دو اور نصف آخر کے حرف اول کو نکالڈالو تو مین ایک شخص چیز ہوجاؤن۔

(۱۰) اگر میرے سر کو اور نصف آخر کے حرف اول کو کاٹ دو تو مین جہان ہون اوسکو پیچ و تاب کردون۔

(۱۱) اگر میرے سر کو پائون پر رکھدو اور موجودہ سر کو کاٹ ڈالو اور بعد اسکے اب جو میرا سر ہو ویسا ہی ایک اور سر میرے پائون کے نیچے لگادو تو مین کبھی آسمان سے گردون کبھی زمین ہی پر ہون۔

(۱۲) اگر میرے نصف آخر کے حرف اول کا سا ایک اور حرف میرے پائون مین جوڑ دو اور میرے سر کو کاٹ کر پائون کے بعد لگادو اور میرے موجودہ سر کو بھی کاٹ ڈالو تو مین جاڑون مین آرام پہونچاؤن۔

(۱۳) اگر میرے پائون کو کاٹ ڈالو تو مین تھرا الٰہی ہوجاؤن۔

(۱۴) اگر میرے سر اور نصف آخر کے حرف اول دونون کو کاٹکر بقیہ حرفونکو اولٹ دو تو مین ایک عضو ہوجاؤن۔

(۱۵) اگر میرے وسط کے دونون حرفون کو کاٹ کر بقیہ کو اولٹ دو اور اسی حرکت کو مکرر کرو تو مین ایک بیش قیمت چیز ہوجاؤن۔

(۱۶) اگر میرے حرف ثانی کو کاٹ کر میرے پائون کو سر پر رکھو تو مین ایک طائر ہوجاؤن۔

(۱۷) اگر میرے سر اور نصف آخر کے حرف اول کو کاٹ کر بقیہ کو پلٹ دو اور پھر میری اصلی حالت کو لیکر سر کاٹکر بقیہ کو پلٹ دو تو مین ایک بیل ہوجاؤن۔

(۱۸) اگر میرے نصف اول کو کاٹکر نصف آخر کو پلٹ دو تو مین ایک میوہ امر بنجاؤن۔

(۱۹) اگر میرے سر کو کاٹکر میرے نصف آخر کے حرف اول کو مکرر میرے پائون مین جوڑ دو تو مین ایک زیور بنجاؤن۔

دہن یار کا عقدہ نہ کسیطرح کھلا ✦ یہ معما وہ ہے جو حل نہوا پرنہوا

بقلم ۔ س ۔ ع ۔ از لکھنؤ ✦

لکھنؤ فرنگی محل کا فتوے

ایک فتوی مولوی محمد نعیم صاحب و مولوی عبد الحمید صاحب و مولوی محمد اکرم صاحب و مولوی عبد الخالق صاحب نے عجیب وغریب دیا ہے جسکی وجہ سے طبیعت کو نہایت ہی ملال اور معتقیون کی صحت عقل وفہم کا انکار دو باعث سے ہوتا ہے۔ جن افعال کو آنحضرت صلعم نے کیا یا کہا یا بزرگان دین علیہم الرحمہ نے کیا اور کیا او فاعلین اس فعل کے بدرجہ غوث و قطب و اولیا ہوئے اور اونکی علویت مرتبت پر جہان ناطق ہے اونھین افعال کے کسی فاعل کو کافر بتا دینا اور اوسپر تجدید

توبہ کا فتویٰ نکلوا دینا اور اونکے پیچھے نماز نا درست بتا دینی کسی اُمّی کا بھی کام نہین مگر علما ہیں امر و فعل کے مرتکب ہو جاوین ـ حیف صد حیف ـ دوسرے یہ کہ فتویٰ علما کا باثبوت و با اسناد ہوتا ہے اور یہ اُنسے متبرک نہین معلوم یہ کس سبب سے ہوا ـ مین ابھی ملی نا: مرسے و نیز پورے استفتے اور نقب کہ شائع نہین کرنا گر خلاصہ استفتا و فتویٰ عوام کے روبرو پیش کرکے مفتیان مذکور سے ثبوت و اسناد اونکے فتوی کا قرآن و احادیث و فقہ و اقوال بزرگان اولیا و غوث و قطب کی جہت سے طلب کرتا ہون ـ مین نے پہلے بذریعہ ٹو از بذریعہ جسٹری جوابی خط کے مولوی محمد نعیم صاحب سے اس فتویٰ کی بابت پوچھی مگر جب آجتک اونھون نے خاموشی اختیار کی تب مجبور آ اب عوام کے علم کے واسطے یہ شائع کرتا ہون اور پوچھتا ہون کہ باوجود حصول علوم عربیہ و فیرہ کے علوم انگریزی سے ماہر ہونے اور مضمون باجا و گھڑی سازی و انجن و مشین سازی وغیرہ کے کام کرنے سے اور گانا سننے اور گانے سے اور ہارمونیا باجا وغیرہ بجانے سے اور بانسری سے اور علم نجوم جاننے سے اور اوسکی باتون کو حق و باطل کے درمیان بتانے سے اور کسی مذہب والے کی صحبت حقہ پر عمل کرنے کا حکم لگانے سے اور عمل کرنے سے اور مواسے والدین و مرشد و استاد و آقا کے کسی کو مقدم سلام نہ کرنے سے کوئی کافر کیونکر ہو سکتا ہے اور اوسپر تجدید توبہ کا کیون حکم ہوگا اور اوسکے پیچھے نماز کیون نہین ہو سکتی ـ جسقدر ثبوت حضرات مفتیان مذکور دے سکین ہین مع حوالے فتوے کی غلطی کا اقرار روبروے عوام کرین اور خاموشی اگر اختیار کرینگے تب بھی اقرار غلطی کا سمجھا جاویگا ٭

راقم

ڈاکٹر و حکیم شاہ ابو صالح مضطر بنارسی ـ ریاست عیسنگر ضلع کھیری

۲۹ - ۶ - ۰۳ ۱۹ ء

اشتہار دانش آثار (س)

نئے مذاق کی کتابین جن حلقون مین شوق کی نگاہون سے پڑھی جاتی ہین یقین ہے وہان فہرست ذیل بھی لوگ مزے سے کر پڑھینگے ـ

(۱) خیالات آزاد ـ اودھ پنچ کے مشہور طباع ـ اور شگفتہ خیال نامہ نگار حضرت مولانا آزاد کے منتخب ظریفانہ مضامین کا اخلاق آموز اور فصاحت ریز نو طرز دلکش مجموعہ ـ ۱۴۴ صفحہ ـ ـ قیمت ۸ /

(۲) سوانح عمری مولینا آزاد ـ نئی قسم کی لالٹین جسمین نئی روشنی کا چراغ روشن ہے ـ کیس کیس بلاے جوش ہے اُسے تھمین مگر گل نہین ہوتا ـ یہ لالٹین بھی مصنف خیالات آزاد کے خاص کارخانہ کی بنی ہوئی ہے ـ ظرافت اور فصاحت کے تجربے اور معلومات کے شیشے عجب کاریگری سے لگائے ہین کہ ہر شخص اپنا چہرہ اور خط و خال بخوبی دیکھ سکتا ہے ـ ۱۲۰ صفحہ ـ قیمت ۱۰ /

(۳) دیوان آزاد ـ حضرت مولینا سید محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری کے فارسی اور ریختہ کلام کا بیش بہا مجموعہ ـ ۱۲۴ صفحہ ـ قیمت ۸ /

(۴) مسدس آزاد ـ حضرت ممدوح کا فارسی مسدس ـ قاآنی کی روش مین ابر و باران باغ و بہار کی کیفیت ـ حکمت خیز آغاز ـ عبرت ریز انجام ۴ صفحہ ۱ /

(۵) رباعیات شہباز ـ مذہب ـ قدرت ـ تعلیم ـ تمدن ـ اخلاق وغیرہ پر مختلف مفید ـ نو طرز ـ اور دلچسپ رباعیان ـ ۶۴ صفحہ ـ قیمت ۴ /

اور کتابون کی فہرست عند الطلب ـ فرمائش ویلیو پے ایبل ـ محصول ذمہ خریدار ۔ المشتہر

سید محمد عبد الغفور شہباز ـ صدر گلی ٹپنہ

دی انڈین فارمیسی

دواخانہ ادویہ ہومیوپیتھی و ایلوپیتھی

اس دواخانے مین ہومیوپیتھی و ایلوپیتھی (بالعموم طریقہ علاج کی دوائین موجود رہتی ہین ـ اور لائق اور تجربہ کار دواسازون کی سپردگی مین ہین ایک تجربہ کار ڈاکٹر صاحب بھی انکو فن معالجہ مین اعلے دستگاہ ہے نگرانی کرتے رہتے ہین ـ

اعلے قسم کی دوائیان معتبر کارخانون سے منگائی جاتی اور ہمیشہ کہنہ دوائین نئی اور تازہ مہیا کیجاتی ہین قیمت بھی اس خیال سے کہ ہر حیثیت کے لوگ خرید سکین ارزان لیجاتی ہے ـ

تقریباً یہان کے بڑے بڑے ڈاکٹر اس دواخانے کی سرپرستی اور نگرانی فرماتے رہتے ہین ـ

ڈاکٹر سی ـ سی ـ گھوش ـ جو ایک پرانے تجربہ کار ڈاکٹر اس دواخانے مین ہمیشہ موجود رہتے ہین علاج کرتے ہین ـ جس کسی کو جسوقت مشورے کی ضرورت ہو تو آپ ہر وقت وہان ملین گے ـ المشتہر سی ـ گھوش و کمپنی نظیر آباد لکھنؤ

(۶) نزلہ ـ تپ ـ ثقل سماعت

جدید طریقے کا بجاے خود علاج

صاحبان نزول کو عموماً خبر نہین کہ یہ عارضہ متعدی ہوتا ہے اور اس سبب سے پیدا ہوتا ہے کہ مسام اور اُس کی جھلّی مین کیڑے ہوتے ہین جو کان سے منہ کو آئی ہر خوردبین سے یہ کیڑے نظر آئے ہین اور اونکا ایک سہل علاج اسطرح کا ایجاد کیا گیا ہے کہ مریض اپنے گھر مین وہ نسخہ تیار کرے اور رہند ـ دن کے بعد ایکدفعہ استعمال کرنے تو بہت جلد اور بآسانی دائمی صحت ہو جاے جسکو خواہش ہو اس اخبار کا حوالہ دیکر ایک ٹکٹ اوہین ڈوکسن صاحب کے نام بہ نشان نمبر ۳۴ و ۳۵ اسٹیٹ بلڈ بمقام سینٹ ٹورنٹو کناڈا کے نام بھیجدے ایک رسالہ ائیگا اوس سے سب ترکیب معلوم ہو جائیگی ٭

اطلاع

ہمارے پاس ایک تحریر ضلع مین یو ـ پی کے ایک سب رجسٹرار کی شکایت مین آئی ہے ـ چونکہ حیدرآباد دکن سے روانہ کی گئی ہے اور لکھنے والے نے اپنا صرف نام لکھا ہے پورا پتا نہین لکھا اسوجہ سے ہم اپنے اطمینان کے واسطے وہ امور نہین دریافت کر سکتے جو ایسے معاملات مین ضروری ہین اور تحریر مذکور درج صحیفہ کر سکتے ـ

مگر ڈپٹی کلکٹری نکرنا وجہ کیا جو حالت نشتر فصدون کی جوروکی ہو وہی ہمارے ڈپٹی صاحب بہادر کی ہے - کلکٹر صاحب اونکے افسر اجی وہ تو خداوند نعمت ہی ہین اونکا کیا ذکر کمشنر صاحب اونکے آقا - اجی وہ تو فیاض زمان ہین چہوٹے صاحب اونکے مالک سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بعلی گہونسہ الگ لگانے کو مستعد کورٹ انسپکٹر مار آستین ادہر بنا ہوا ہے سررشتہ دار کلکٹری اپنی طرف آنکہین رکہا رہا ہے - خانساماں جی بگڑے ہوے ہین کہ ابکی عید مین پورا انعام نہین دلایا - سردار صاحب برہم ہین کہ بکرعید مین اچہی طرح خوش نہین کیا خداوند نعمت کے منہ لگے ملاقاتی اپنی طرف سیخ پا ہو رہے ہین کہ ابکی ملاقات مین ایسی جزدون کہ یاد ہی کرین - یہ تو جناب چہوٹی چہوٹی آفتین تہین آپ نے کڑکے باپ کو لہو کا تو نام ہی نہین سُنا وہ کون جناب اونکا نام لیتے کلیجہ کا پتا ہے وہ بڑی چیز ہین - یہ جو ذلتین ڈپٹی کلکٹرون کو نصیب ہوئی ہین سب حضرت ہی کی معرفت - خدا ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ انکی ذات خست مآب کی بدولت - الہدی سے بدتر ہو رہا تہا اور رہی سہی جو عزت تہی بہی تہی وہ دُہنیے جولاہون کو ڈپٹی کلکٹر مقرر ہونے سے رخصت ہو گئی تہی - بہشتی پانی بہر رہا ہے صاحب بہادر خوش ہوے - ول ہم بہت خوش بہت خوش - کیا انعام دے بہشتی کی بدولت ہمارا پاکٹ خالی ہے روپیہ نہین اچہا تمہارے بیٹے کو ہم ڈپٹی کلکٹر کیے دیتا ہے - بہشتی نے تقاضا کیا - خداوند بہت دن ہو گئے بل کا روپیہ نہین ملا - ول لالہ صاحب ہم کیا کرے اس بلڈی ڈیم فول اکسچینج نے ہمکو تباہ کردیا بابا لوگ قلی کا کام کریگا ولایت مین تعلیم نہین پاسکتا اور میم صاحب ہر سال ایک بابا نکالتا ہے ہم کہان سے روپیہ لاوے - بہشتی کو موقع ہاتہ لگا فوراً اپنے داماد کی سفارش کی لیجئے ڈپٹی کلکٹر ہو گیا - غرض جناب ڈپٹی کلکٹری حد سے زیادہ لچر ہو گئی ہے - ارے میان چپ چپ کہین ڈپٹی صاحب نہ سُن لین - اوچہاجی ڈپٹی صاحب تو آج پہولے نہین سماتے - اجی حضور مژدہ مسرت بخش سے نیازمند محروم نرہے - سُنئے گا جناب خدا نے بڑا رحم کیا - خدا سر چارلس کراسٹہویٹ کو گورنر جنرل کرے واللہ اونہون نے ہم غریبون کی بات رکھ لی اور یکم اگست سے ڈپٹی کلکٹران ممالک ہذا بورڈ کی ماتحتی سے نکل گئے اونکی ترقی تبدیلی وغیرہ سب گورنمنٹ براہ راست کریگی - اوچہاجی پہر کیا مزہ ہے - نہ سررشتہ دار صاحب کا ڈر نہ بابو صاحب کی خوشامد -

جو میرے سو راجہ کے ناہین -

راقم

بیدل نیم ہنوز بہ بینم چہ می شود

عیش باغ کا میلہ

نہ وہ مجمع حسینون کا نہ اگلی رنڈیان باقی
مگر بہ نام کرنے کو ہین کچھ کہر گنجیان باقی

مہینون سے حسین طبیعتین گدگدا رہی تہین - شوق کے پینگ بڑہے ہوے - آرزوئین ہٹ کی ٹہٹ جمع - تمناؤن کا جہرمٹ کہ ابکی ہزار کام چہوڑ عیش باغ کا میلہ دیکہین - ادہر برسات کی آمد آمد ہوئی - سُرمئی اودی اودی گہٹائین چک پہیریان کرنے لگین - کالے کالے بادل منڈلانے لگے - اور یار لوگون نے دعائین مانگنا شروع کین کہ یا اللہ میلون کے دن آجائین تو شعلہ رویون سے آنکہین سینکین پریرویون کے جمگہٹے مین کنہیا بنے ہوے پہرین دُنیا کا سارا دہندا چہوڑ چہاڑ کسی معشوق طناز سراپا ناز کو دل دیکر برسات کے مزے لوٹین برسون کی دبی ہوئی آرزوئین پوری کرین خدا خدا کرکے میلے صاحب تشریف لائے - دیکہا تو ٹائین ٹائین فِش - نہ میلا ہے نہ ٹہیلا ہے - خالی خولی جہمیلا ہے - نام بڑا اور درشن تہوڑے - نہ کوئی حسین نہ طرحدار - نہ کسی مین جہمکڑا نہ آن بان - نہ کسی کی چتون مین اٹکہیلی نہ کسی کی رعنائی دلفریب معشوق پن نام کو نہین - دلکش اداؤن کا کوسون پتہ نہین مان مانگے جانچے کا زیور لادے پہاندے چہوٹے سپچے کام کے فوق البہڑک جوڑے پہڑکاے دس پانچ صورتین نظر آئین جن پر صدقے کی گوڑیون کا دہوکا ہوتا تہا -

دیکہا نہ حسین ایسا حسین کہ پہین نکلے
سچ دیچ اسے کہتے ہین بے ساختہ پن نکلے

کُہلی ہوئی فٹنون اور گاڑیون مین آنکہین پہاڑ پہاڑ کر دیکہا - بند گاڑیون کی جہلملیون مین رخنہ اندازی کرتی ہوئی نگاہین دوڑین - مگر افسوس - ایک صورت بہی ایسی موہنی نظر نہ پڑی جسپر ٹوٹ کر دل آجاتا - طبیعت پہڑک اوٹہتی - بہت غور سے جانچ پڑتال کی - اچہی طرح دیکہا بہالا مگر ایک شکل بہی دل تڑپا دینے والی نظر نہ آئی -

کوئی سوکہی ساکہی - زرد رو - آنکہون مین حلقے - سُرمے سے

مسئلہ اکسچینج

خضاب کیا ہوا - ستا ہوا چہرہ - پچکے ہوئے پچ گال - ہاتھوں کی
موٹی موٹی رگیں جیسے لکیر پان - سینہ اندر گھسا ہوا سپاٹ - گہنا پہنے
ہوئے مگر وہ بھی نازیبا - قد بالشتی بانکپن نام کو نہیں - ہان کچھ بھونڈے
نخرے - بیہودہ ٹھسے - اگر نگاہ مڑتی ہے تو بیفکرے بنئے مہاجنوں
کے ہاتھوں کی طرف کہ شاید میلے کے نام سے کچھ دے نکلیں -
رہ رہ کر فٹن میں کس مسا جاتی ہے - کہیں ٹس سی اوٹھتی ہے -
کسی نو وارد پٹھان کیطرف نفرت آمیز غصے کی نگاہ پڑتی ہے - چہرے
پر کچھ کچھ بھولاپن ناضرور تہا - کچھ دون اودہر تک روپ بھی تھا
اب تو وہ پہر ڈہل گئی - موقع بے موقع مسکراہٹ میں کچھ کچھ دبی
ہوئی شوخی - شناساؤن سے اشارے کنائے - پرانے
مدعیون کو دیکھ کر گھبراہٹ -

ادہر سے نگاہ اوچٹ کر دوسری جانب پڑی - یا اللہ! یہ
کوئی جاندار صورت ہے یا کسی نے مٹی کی سرخ و سفید مورت
لاکر فٹن پر جڑ دی - نہ حس ہے نہ حرکت - ناک بھون چڑہی ہوئی
بدن تنا ہوا - گردن میں ہچکیان سی بندہی ہین - نہ ادہر مڑتی ہے
نہ اودہر - آنکھون میں نام کو رس نہیں - شاید پتلیاں بھی نہ
پھرتی ہون - ساری دُنیا سے خفا خفا معشوقانہ ناز و انداز - دلبری
کی ادا نہیں چہو نہیں گئی -

شاہد آن نیست کہ موئی و میانے دارد
بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

اوترا ہوا کہیا نا چہرہ - تھکن کا سا اضمحلال - مرجہائے ہوئے گال -
ہونٹون پر پان کا نہیں لاکہا - کچھ جا کچھ چہوٹا ہوا - بار بار رومال
سے پونچہتی جاتی ہین - ہاتھ پاؤن مین سکت ہی نہیں - انگلی
پڑا لینے کے قابل - ڈہانچا سا بدن - موروثی گہنا یا تازیب بدن
گویا کسی نے سنگی مورت کی جہانکی بنائی ہے - چہرے پر نہ بھولاپن
نہ شوخی - ناک بھون اور ہونٹون سے بدمزاجی - ترش روئی
اور تیکھے پن کے آثار نمایان ہین معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ مین
چہریان بہری ہین - لوگ دو گال ہنسنے بولنے - دُنیا
کا رنگ دیکھنے کے لئے میلے ٹھیلے جاتے ہین مگر یہ سمجھتی ہین
کہ ساری خلقت مجھی کو دیکھنے ٹوٹ پڑی ہے - یار لوگ آوازے
بھی کستے ہین - فقرے بھی چست کرتے ہین - مگر وہ اللہ کی بندی
ٹس سے مس نہیں کرتی - اونکے کان پر جون تک نہیں رینگتی
اگر بھولے بسرے مخاطب بھی ہوتی ہین تو نوکرون چاکرون یا
پیارے دولارے مصاحبون سے - کچھ نیم حکیم خطرۂ جان - کچھ
سست بنیاد سست ایمان گہیرے گہارے رہتے ہین - مگر یہان

کنپٹیون کی رگین برابر تنی ہوئی ہین - معاذ اللہ - یہ تو اجیرن ہو گئین
اب اور کسی طرف رُخ کرین -

اخاہ یہ تو شگفتہ پیشانی - ہنستی کہل کہلاتی ہوئی ہین - بات بات
پر کہلی جاتی ہین - لوٹی جاتی ہین - پہولون کے خدا جانے کتنے ہار
پہنے ہوئے - ریشمی لچھے دار کنارون کا خوان پوش زیب گلو -
مجموعۂ سجاوٹ مین سادگی - خدا جہوٹ نہ بلوائے تو سن کچھ
اوپر چالیس کا - بہاری بہر کم گات بہرے بہرے شانے - گداز
چہرے پر کچھ کچھ جہریان -
کسی فکر مین گالون کی ہڈیان اوبہری ہولی - مگر نیل پانی سے لیس -
جی مین خیال ہے کہ اس بستی کی رونق ہمین سے ہے - اسی لئے ہر
ایک سے محبت آمیز کلمات - خاصکر فوجی لباس پر دلدادہ -
ع آنکھ چہپتی ہی نہیں باری کی - [illegible]
[illegible] کرتی ہوئی پہونچی - [illegible]
گہوڑون کے پُرانے دُہرانے ساز سے [illegible]
انہین بی صاحب کی ہے - اخاہ بچارے مرحوم [illegible]
دیکہین تو سہی انکا کیا رنگ ہے - بس [illegible]
باقی خدا کا نام - کچھ سمجھ ہی مین نہین آتا کہ لوگ [illegible] بات پر ریجھتے
ہین - آخر کوئی کل تو سیدہی ہوتی - چہرے پر [illegible] معلوم [illegible]
ہونٹ موٹائی مین خون بہری جونک پر سبقت لے جاتے ہین -
ہاتھ پاؤن کی انگلیان پہولی ہوئی - شانے بازو کلائیان بہری بہرائی
ہوئی - سُنتے ہین کہ قسمت کی دہنی ہین - اب بہی فضول خرچ نہانے
نکمے راجہ کچھ نہ کچھ دے مرتے ہین - کیون نہ ہو - اللہ میان [illegible]
دیتے ہین -
اغل بغل دو چار جلیبین - ہان مین ہان ملانے کے لئے ساتھ ہین
خانہ ساز عطر ملے ہوئے خریدارون کی تلاش مین - اور نہ سہی
گاڑی کا کرایہ ہی بچا -
اتنے مین ایک اور ننہی منی صورت نظر آئی - ہونٹون مین نزاکت
اور معصومی مگر ساتھ ہی بوکہلاہٹ بہی نمایان - بدن دہان پان
مگر چشم بد دور - آنکھین! - دہن و کمر کو معدوم سُنتے تہے -
یہان آنکھین معدوم ہو گئین کہ کسیکی نظر نہ لگ جائے - سارا حُسن
مٹی مین مل گیا انہین کیا خاک دیکہین -
دوسری طرف نگاہ جو کرتے ہین تو ایک کالی کلوٹی صورت - چہرہ
تہا کہ تیل کا پکا ہوا گلگلا - اللہ اللہ یہ بھونڈی صورت اور یہ ٹہسہ -
یہ زیور کہان سے پایا - یہ کپڑے کس کے اوتار لئے - ہونہ
کسی زمانے مین کوئی گانٹھ کا پورا آنکھ کا اندھا انہین مل گیا -

اب گھر پر تو کوئی آتا جاتا نہ ہوگا - پہلے مین ڈھونڈ ہنے نکلین - ہان سب جگہ سے ہارے تو چلے نان پارے -

این ہا ادہر سے یہ گھوڑ موہی صورت کہان نکل آئی - ماشا اللہ - اس صورت پر یہ نباہ - پانچون مین ہے آپ کی گوٹ ساری فقن بہر مین پہلی ہولی سب - آدہا بہرہ ایک طرف کو کھنچا جاتا ہے - بار بار ڈوپٹہ کبھی شانون سے کھسک جاتا ہے - کبھی سارا ہاتھ ننگا کرکے شانون ہی پر آرہتا ہے - آخر یہ کیون - اب سمجھے - یہ چھوٹے کام کا زیور لوگ دیکھہ لین - سرا کی بھٹیاریان رشک سے جل مرین کہ الٰہی یہ عروج -

دور سے ایک اور صورت دکھائی پڑی - انہین تو معشوق ین معلوم ہوتا ہے - مارے شوق کے [illegible] ہوئے او چلتے پہاند تے قریب پہونچے لاحول ولا قوۃ - لعنت بکار شیطان - دو بی کے ڈبول سے ہانے ہیں معاذ اللہ [illegible] ہے باہر کا جھتا - اب ان سب سے نفرت ہوگئی - اچھا آؤ [illegible] بہلیان [illegible] ادہر برق ہیں - اس گاڑی مین دیکھین اللہ کی پناہ - یہ تو کوئی [illegible] کا رپاج کرکے تشریف لائی ہین -

دوسری گاڑی سہی - لاحول ولا - یہ عورت ہے یا لحیم شحیم لنڈ منڈ متھرا کا پہلوان - تبھی گاڑی کا ڈھرا ایک طرف جھکا ہوا ہے - اور آگے بڑھکر واہ وا واہ وا - انہین تو جتے کٹے ریشا ئیل مرد بیٹھے ہین - ان کو پردہ دار بننے کی کیون سوجھی - اس گاڑی پر ایک تڑاق پڑاق زرق برق ماما بیٹھی ہی ادہر چلین بہلیان کٹ سے بند ہوگئین صرف مہندی رچی ہوئی انگلیون کے پور دکھائی پڑتی ہین - ہو نہ ہو انہین ضرور کوئی معشوق پری پیکر ہے - ہزارون منتون سماجتون کے بعد جھلک دکھلائی دی - یارون کے فقرون پر اوہنین ہنسی ہی آئی - دانتون کی بتیسی تو ضرور بجلیان گراتی تھی - چہرے پر ملاحت ہی تھی - مگر وہ حسن کی چمک دمک وہ اوٹھتی جوانی - وہ ناز آفرینی کہان - بس اب خاتمہ ہے - جی پھیکا ہوگیا - مردود ہو جو اپنی خوشی سے پھر میلے جائے - یون تو

ہل ہون کا کس شے چہ بس ہے
اللہ بس ہے باقی ہوس ہے

- انسج برق

ہم تو سوتے ہین تم بھی سوؤ

حضرت نئے بندہ درگاہ مسلمان اور پکے مسلمان ہین - اور مسلمان ہی وہ جو ہندوستان کے تہذیب یافتہ حال اور سابق کے نشون کے خمار مین آنکھین بند

ہاتھ پاؤن ڈھیلے کئے - محض تقدیر کے سہارے - اونگھ رہے ہین - دوران سر - اعضاشکنی - کی شکایت کبھی کبھی زبان سے نکل جاتی ہے وہ بھی سوتے ہین - کبھی کوئی خواب خوش گوار یا ناگوار دیکھا برا [illegible] ورنہ اسکی بھی مہلت یہان کس کم بخت کو ہے - بعض دفعہ ادہر ادہر آس پاس کی چہل پہل - دوڑ دہوپ اور دنکی مضطربانہ رفتار سے ہمارے خواب خرگوش مین خلل پڑتا ہے - ہم بدقت تمام آنکھین کہول دیتے اور [illegible] جمائیان لیکر پھر لذت غنودگی مین محو ہوجاتے ہین ایک اودہ سن رسیدہ سادی [illegible] کرنے والے بڈہے نے اگر کرخت آواز سے صماخ کو خراش پہونچائی - یا شانہ پکڑکر انگریزی اداسے جھنجوڑا توہم کچھ چونکے اول تو خود ہماری ہمت کا تقاضا دوسرے اوسکی بھی رائے ہوئی کہ تم سوتے رہو یا جاگو مگر اونکو آگے بڑہنے دو - اے ہندوستانی بھائیون ہم جاتا دکلا تمہارا ساتھ دیدیگے - آٹھ ہزار برس تک [illegible] تہارے ہاتھ آگا [illegible] [illegible] [illegible] پاس کراتے ہو - ایک آنکھ نہین بہاتی ہم [illegible] کسی استدعا مین تمہارے شریک نہین - ہان سونے مین شرکت کرو - آو ہمارے خراتون مین اپنے خراٹے ملاؤ دیکھو ہم تمہارے ساتھ ہوتے ہین کہ نہین انشاءاللہ وہ ساتھ دیا ہو کہ ملک بھر انجن کا بوائلر ہوجا - پس اگر شور کرنا ہو [illegible] لو - مانگنا ہو تو بیری تلے دہنے والے کی طرح سینے پر گرا ہوا بیر منہ تک پہونچادینے کی استدعا کرو - دیکھو سنبھلو اب بھی بہت دور نہین گئے اپنا بھلا چاہو تو پلٹ آو اور ہماری طرح مزے سے سو رہو اگر یہ نہین کرتے تو تم یہ شکایت نہ کرنا کہ ہمارے راستے مین یہ ٹنگڑی اڑا دیتے ہین ہم دونون کو گرائینگے تیز رفتارون کا دامن پکڑکر پیچھے گھسیٹین گے تم انصاف تو کرو ہمارا تمہارا چولی دامن کا ساتھ ہے مہرووفا کا کچھ حق ہے کہ نہین ہم اپنے اصلی ملک سے آئے اور تمہین لوگون کی محبت وغیرہ سے یہین رہ گئے تمہارے اوپر جو دورہ دہور کے مطابق آفات آنیکے اوقات مقرر تھے اونمین بھی جود رہے - اون آفات مین ایسے شریک ہوے کہ اب اسمین شک ہوگیا کہ ہمارے افعال کا نتیجہ تہا یا تمہارے -

ہم ان پہلے حالون کو پہونچے اور چونکے تک نہین - اور یہی ارادہ ہے جب تک قانون قدرت اپنے آگے بڑہتے ہوے قدمون کی ٹھوکرون سے آگے نہ بڑہائے اور ہم کروٹین لیتے لڑہکتے پڑہکتے کہین نہ پہونچ جائین تب تک انچہ بہر نہ کسکین - تم کونسل مین جاکر جھک مارو - ہمکو دردسر کی مہلت نہین ہمکو تو کوئی حاکم گودمین اوٹھاکر کہین بٹھادے توخیر بیٹھکر اونگھ لین گے ارے احمقو ہماری بات مانو - کیون مفت خدا کھکھیڑ اپنے سر لیتے ہو ہوتا تو وہی ہے جو قسمت مین ہے - پھر ہم کیون بیفائدہ جہائین جہائین سے سرپہرائین ایساہی کچھ کرنا ہے تو مزے سے سورہین - اسمین وہ لذت ہے کہ دُنیا کی بادشاہت مین نہین - دیکھتے نہین ہو ہمارے اکثر والیان ریاست اپنی ریاستون کے کام کاج چھوڑ چھاڑ کر اس سونے کو ترجیح دیتے ہین - بس سمجھ لو ایسی ہی لذت ہے جو وہ لوگ اوسکو اختیار کرتے ہین - ورنہ حکومت مین بھی کچھ کم لذت نہین مگر اسکے آگے ہیچ ہین - خیر تمکو آگاہ کردیا - نشیب فراز سمجھادیا یہی حق دوستی تہا ادا کیا کہ بعد کو شکایت نہو - ورنہ -

ایجا کرادماغ کہ پرسد ز باغبان ؎
بلبل چہ گفت وگل چہ شنید وصبا چہ کرد

اپنے مزے سے سونا اور انگڑائیان جمائیان لینا - اور آنکھ کہلے تو ایک آدہ آگے چلنے والیکہ ٹنگڑی اڑاکر دہم سے نیچے گرا دینا کہ باتین کرنیکو ایک آدمی ہی زیادہ ملجاے - بس -

ایک ہندوستانی مسلمان

دلدادہ جانانہ عاشق نوردن ترانہ

غزل بانغی

بلوط آتشن سیہا چہ حاجت بادیان آنرا	خدائی خدا بی غضب ان بتان آنرا
بت کافر عقب وافر عجب دارد [illegible]	نمی زیبد نمی بیزد [illegible] آن کمان آنرا
تلاطم آشنائیہا بلاط درکف مابی [illegible]	زبحر حسن کشتی دل من بادبان آنرا
دل بستانہ دیوانہ پریدیان پریخانہ	من پہلو کشد [illegible] آن [illegible] آنرا
کسے ابرو دبہرد ور وتیرے زنے لاریب	گذشت از سینہ [illegible] نالع کمان آنرا
دل پرخون آن مضمون بعزون خنابند آن	جگرخون [illegible] جلد [illegible] چسان آنرا
بگفت این روح لیلی در دماغ داغ فرہاد	رسیدم از [illegible] مجنون ام مکان آنرا
بسطاس زنگارنگ گلکاری کرف داری	لباس خونیان بینی سپاس پرنیان آنرا
گرفت راندن وزرف ماندن گہی تابع گہی داغ	وقوع بی نیازی راطیور آشنان آنرا

دہم بی مہر دشمن را اگر فتم ہرچہ میخواہم + + +
مرا آن ماہ کامل است عاشق آسمان آنرا

سناتا شب ہجر کی داستان مین	[illegible] کسی کی +

شمس - ع
از جونپور

اشتہار نیلام حسب دفعہ ۲۸۷ ضابطۂ دیوانی

بعدالت دیوانی منصفی پوروہ ضلع اوناو —

بمقدمہ اجراے ڈگری ساہو کرشنا دین پسر بابو رام سہاے ساکن اوناو —　　ڈگریدار

بنام

تعداد زر ڈگری مع خرچہ [illegible] بیناتھ ولد گلذاری لال قوم کایتہ ساکن قصبہ پوروہ حصہ دار بھولئو پرگنہ پوروہ —　　مدیون ڈگری

اشتہار دیا جاتا ہی کہ حق ملازق مدیون ڈگری مذکورہ بالا واقع جائداد مندرجہ ذیل واقع بھولئو پرگنہ پوروہ ضلع اوناو بتاریخ ۴ جولائی ۱۸۹۳ء بمقام صدر اوناو بحکم حاکم نیلام عام طور پر نیلام ہوگی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک اگر تعطیل ہو تو بروز افتتاح کچہری نیلام ہوگا۔

کیفیت	اراضی جسمین مدیون ڈگری کو حق قبضہ داری بموجب دفعہ ۵۳ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء حاصل ہے			تعداد حقوق ادنی ڈگری شدہ			صراحت دین			مالگزاری سرکاری بابت حصہ یا اراضی مع سس وغیرہ							
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
کیفیت کاغذات پٹواری سے معلوم ہوا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پوروہ

ملکیت ماتحت ڈگری شدہ کا مفصل نقشہ بعد داخل کرنے ۸ آنہ فیس بعدالت معاینہ کیا جا سکتا ہی

دستخط حاکم

عہدہ منصف

بمقام پوروہ

تاریخ ۱۹ جون ۱۸۹۳ء

اشتہار

کتب مطبوعۂ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۲۱ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب براے فروش موجود است و سواے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر الاسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و هندی و عجائباتی که از آنها روایت شده و کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعراے عرب و کتاب جمہرۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ و کتاب شاہنشاہنامہ تصنیف فتح علیخان صبا و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بروزمطبع طبع شدہ ہر کس کہ طالب باشد طلب دارد ؎

عرق بید مشک قسم اعلےٰ

(قیمت فی بوتل ۱۲)

ہماری دوکان مین تازہ اور اعلے قسم کا عطر عرق بید مشک لاہور کے مشہور کارخانے کا تیار کیا ہوا موجود ہے اور قیمت بھی بغرض فائدہ خاص نہایت ارزان رکھی ہی اسکے فوائد سے بہت سے لوگ باہر ہین احتیاج بیان نہین عرق اسکا قلب کو فرحت بخشتا ہی۔ خفقان کو دور کرتا ہی حرارت کو ساکت کرتا ہی مصفی خون ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے ہر ایک بوتل پر ہماری دوکان کے نام کا ٹکٹ لگا ہے تاکہ خریداران کو مغالطہ نہوے - خریداران کو چاہیئے کہ قبل خریدنے کے ٹکٹ ملاحظہ فرمالین ؎

المشتہر رامچرن دوکاندار بازار امین آباد لکھنؤ +

مضامین غیر

سوانح عمری ممبران پارلیمنٹ

وائی کاونٹ کرزن

آپ ارل کرزن کے بڑے صاحبزادے اور [illegible] ہین انتخاب ممبری کے زمانہ مین آپ [illegible] رنگ کرکے [illegible] بالون سے مصافحہ کرنا [illegible] اپنے شخص سے جو ووٹ دینے والا ہو مخاطب ہونا اور چرٹ پینا تماشائیون کو حیرت مین ڈالتا تھا [illegible] موصوف کی عمر ۳۴ سال کی ہے آپ کی تعلیم اکسفورڈ مین ہوئی جہان آپ بہت سر دلعزیز تھے زیادہ تر اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ موسیقی کے فن مین بہت کامل ہین اکثر [illegible] سرود کے جلسون مین جو بینی کے نام سے مشہور ہین شریک ہوتے تھے [illegible] مین کہ آپ کے [illegible] ہاوس آف کامنس کے سرغنہ تھے آپ ایڈریس دینے کے لیئے منتخب ہوئے تھے کوئی صاحب غلطی سے انھین وہی آنریبل جی این کرزن سمجھے جو لارڈ سالسبری کی وزارت کے آخر مین انڈر سیکرٹری ہندوستان تھے

مسٹر جسٹن میکارتھی

کمیٹی روم نمبر ۱۵ کے جلسہ مین کہ جہان غصہ اور غضب نے اپنا سمان باندھ دیا تھا مسٹر پارنل نے آپ سے مخاطب ہوکر طنزاً کہا تھا "تم ہمیشہ سے یہی چاہتے ہو کہ میرے قدم بقدم چلو" یہ کہنا کہ مسٹر پارنل نے اس سے بڑھکر کبھی جھوٹی بات نہین کہی شاید گستاخی سمجھا جائیگا یہ ٹھیک ہے کہ اس موقع سے بڑھکر انھون نے کبھی انصاف کا خون نہین کیا اسکے بعد ایک دوسرے جلسہ مین مسٹر موصوف نے فرمایا تھا کہ اونکے قائم مقام ائرلنڈ کے سرغنہ یعنے مسٹر میکارتھی چاء پانی کے خاموش اور سنجیدہ جلسون کے لیئے بہت موزون ہین یہ بات البتہ کسیقدر انصاف پر مبنی ہے مگر اس سے بھی تحقیر پائی جاتی ہے۔

بعض لوگ ایسے ہین کہ وہ عظمت اور ناموری کی تلاش مین رہتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ خود عظمت ناخواندہ مہمان کیطرح اونکے ہان پہونچ جاتی ہے مسٹر موصوف مابعد الذکر [illegible] مین شمار کیے جاتے ہین مسٹر جسٹن سلیم الطبع خاموش گوشہ نشین [illegible] خوش تقریر [illegible] ہین اگر اونمین کمی ہے تو اوس سخت مزاجی کی [illegible] اونکے ہموطن [illegible] کے واسطے موصوف ہے اونکے [illegible] تحمل مزاج [illegible] پورا بھروسہ ہے آپ ہاوس آف کامنس کے رپورٹر [illegible] بیٹھے ہین جب مسٹر پارنل دنیا مین مشہور بھی نہین ہوئے تھے اور آپ کی ممبری [illegible] مین شروع ہوئی جب [illegible] آئین مگر آپ [illegible] والدین کے ایک [illegible] آپ کو [illegible] کے ساتھ [illegible] پولیٹیکل [illegible] کے بعد بھی [illegible] اور کارک [illegible] لندن آئے انھون نے لندن [illegible] مارننگ سٹار [illegible] استجارت پر بہت [illegible] کے بعد ایک جماعتی جنگ کے زمانہ مین انھون نے [illegible] دوستی [illegible] آپ نے [illegible] نصیح و بلیغ تقریر کی تھی [illegible] کی شیرین بیانی سے تشبیہ دیجاتی ہے اخبار کی زندگی کے زمانہ مین [illegible] مین مضمون لکھتے تھے اور ڈیلی نیوز کے ایک اعلیٰ درجہ کے نامہ نگار تھے ایک طرف وہ لکھتے جاتے تھے اور دوسری جانب تقریر کرتے جاتے تھے تقریر اور تحریر مین یکسان زور ہوا کرتا تھا ۔ یہ اوس طبیعت کے آدمی تھے جو ہر پہلو کو سمجھتی اور دیکھتی ہے یہ پیدا تو نہین مباحثون اور [illegible] کے لیے ہوئے مگر انھون نے فلسفہ قانون اور تاریخ کیطرف زیادہ رغبت کی آپ نے ناول بھی لکھے ہین ۔ اور ایک تاریخ بھی آپ کے تمام ناولون مین [illegible] لیڈی [illegible] سب سے بڑھا ہوا ہے اور آپ کے [illegible] بعد فراغت آرام [illegible] مین موجود [illegible] آپ کی تاریخ [illegible] بعد [illegible] آپ ایک [illegible] آپکے [illegible] نہین ہے آپ کی قطعہ کار کی ایک [illegible]

راہ ــــــــــــــــ

ع۔ شش

چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد

تبصرہ

جولوگ مضامین کی چوری کرتے ہین اونکو شاید یہ خیال ہے کہ چورون کے واسطے دنیا مین کوئی سزا نہین ہے مگر وہ بڑے نادان ہین۔ علاوہ قانونی سزا کے اپس کی ذلت اور ہمچشمون کی نگاہون سے گرنے کی سزا کیا کم ہو بشرطیکہ غیرت ہو۔

کلکتے کے اخبار "جنرل دگوہر آصفی" مطبوعہ ۔ جولائی ۱۹۳۰ء مین سب سے پہلے ایک مضمون چھاپا گیا ہے جسکی سرخی یہ ہے " ملا سے بڑھکے لونڈا الوٹے سے بڑھکے ملا" یہ مضمون "اودھ پنچ" کا ہے جو اوسمین کئی برس ہوئے شائع ہوا تھا۔ اگر میری یاد خطا نہین کرتی ہے اور بیشک یہی ہے کہ یہ مضمون ا۔ ع شوق کا ہے۔ گوہر آصفی نے علاوہ مضمون کی چوری کی ایک عجیب لغو حرکت کی ہے کہ آخر مین ا۔ ع لکھدیا تاکہ لوگ یہ گمان کرین کہ کوئی شخص ا۔ ع اوسکے نامہ نگارون مین ہین شوق کا لفظ وہ چاٹ گیا ہے تاکہ مضمون کی چوری کا پردہ نہ کھلے۔ شاید وہ نہین جانتا ہے کہ جب ا۔ ع۔ شوق نے مضمون اودھ پنچ کو دیدیا تو اب اودھ پنچ کا حق ہے اور نقل کرنے والے کو اودھ پنچ ہی کا پتا لکھنا چاہئیے۔ گوہر آصفی جو زیر دکاندر شائع ہوتا ہے اور جسنے حضور آصف جاہ ثانی ہز ہائینس نظام کی جانب اپنے آپ کو منسوب کیا ہے اوسکو ایسے شرمناک طریقے سے بچنا چاہئیے تھا۔ اگر وہ خود مضمون نہین لکھ سکتا اور اوسکا دماغ کام نہین دیتا تو اخبار نکالنے ہی کی کیا ضرورت ہے۔ ایک بار کوہ نور نے بھی ایسی ہی نقالی کے صلے مین "آزاد" سے داد پائی تھی مگر اوسکو بھی اسی گوہر آصفی نے دھوکے مین ڈالا تھا۔ اب پھر وہی حرکت گوہر آصفی نے کی۔ ا۔ ع یا شل اونکے اودھ پنچ کے نامہ نگارون کی یہ شان نہین ہے کہ وہ گوہر آصفی مین لکھین یا اپنی جانب ایسی بدگمانی کا ہونا پسند کرین کہ وہ گوہر آصفی سے تحریر کا تعلق رکھتے ہین۔ اگر گوہر آصفی آئندہ سے متنبہ نہو تو میری راے مین اوسکو باضابطہ نوٹس دیکے آگاہ کردینا چاہئیے تاکہ پرائی قابلیت پر للچانے اور اوسکے چرانے کا عارضہ جو اوسکو پیدا ہو گیا ہے اوس سے وہ صحت پائے +

راہ ــــــــــــــــ

واقعہ نگار

فضاے برشکال

نکلی اے جوش جنون روپ جنگل آئے + نخل سرسبز ہوئے پھول کھلے پھل آئے

دیکھنا! وہ پچھم سے بھورے بادلون پر کس چم وخم سے تارشعاعی اپنا پرتو ڈال رہی ہین۔ رنگ برنگی بادل ہین یا کسی گل پوش کہسار کا سواد ہے۔ یہ شفق ہے کہ ہوا مین اُڑتے ہوئے پریون کے آنچل ہین۔ یا لیلئے شب ان پر بہار بادلون کے گھونگھٹ سے فضاے برشکال کا نظارہ کر رہی ہے۔ اللہ اللہ کیا سہانا وقت ہے اور کیا دلربا موسم ہے۔ ایک طرف رنگین۔ خوش پوشاک بادل ہین جو دن بھر پانی برسا کے دنیا والون کے دلون کو ٹھنڈا کر چکے ہین اور اب بناؤ سنگار کر کے مغربی حصہ آسمان کے زینت دینے کو آگئے ہین۔ دوسری جانب شفاف آسمان پر کس دھج اور بانکپن سے قوس قزح نکلی ہوئی ہے۔ یہ دھنک ہے کہ کسی معشوقہ گلعذار کی سیندور بھری مانگ ہے یا سینہ باصفا پر آڑی ہیکل ہے۔ جنگل۔ کہسار اور جنستان سے لیکر آسمان لالہ زار کھلا ہوا ہے۔ اگر آسمان اپنی دلفریب نظر سے ایک سجا ہوا پھولا پھلا چمن ہے تو کشت زار فرط نمو سے گلپوش گلبدن ہے۔ جنگل مین ہری ہری ڈالیان سجدہ طاعت مین مصروف ہین تو پہاڑ پر درختان نو بستہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤن کے جھونکون سے رکوع مین ہین۔ جھیلین سیراب۔ تالاب پر آب چشمے اور نہرین جاری ہین۔ نرگس شہلا نے اس فضا کے نظارہ کے واسطے آنکھ کھول دی ہے۔ اور سوسن نے پیاس بجھانے کو زبان نکال دی ہے تالابون مین کنول کا پھول کھلا چمنون مین شبو چھولی ہوئی ہے تاردن بھرے آسمان پر جنگل نے یون نکھار کھایا ہے اور لیلئے شب کو زمین پر یون سجایا ہے کہ ہزارون جگنوون کی افشان اوسکے چہرہ پر چن دی ہے۔ اے زمین پر بسنے والے جیتے جاگتے ستارو۔ تمہاری جھلملاہٹ مین وہ کونسی ادا ملتی ہے جسے دیکھکے ایک ناکام عاشق دل تھام لیتا اور کلیجہ پکڑ کے بیٹھ جاتا ہے! ہان بلاشبہ تم اوسکے تخیلہ مین ایک ایسی بات یاد دلا دیتے ہو کہ کبھی وہ اوس تصور سے دل ہی دل مین ڈھونڈا ہوتا اور اپنی برگشتگی تقدیر پر رو دیتا ہے۔ جبکہ اوسکی آنکھون مین سوداے شب سے زلف چلیپا کا خیال بندھتا ہے اور سرو ناز کے دیکھنے سے کسی کے قد وبالا کی یاد آتی ہے اوسی وقت تمہاری چمک دمک سے اوسے کسی کے پر افشان جبین کا تصور آجاتا ہے۔

اے پیاری برسات! عاشقون کے سفر عاشقی مین تو ہی امام ضامن ہے۔ تونے جنگل وبیابان مین وہ چھڑکاؤ کردیا ہے کہ تمام خاردار وادیان اور تلپٹ میدان جنمین گرم بالو اور لو کے جھونکون سے دل عشاق تک جھلس جاتے تھے پاؤن کا کیا ذکر آج بالکل سبزہ زار نظر آتے ہین۔ اور تختۂ زمردین بنگئے ہین۔ پتی پتی سے تونے عجائب قدرت ظاہر کردیئے ہین۔ اور تیرے جوش نمو نے شجر وثمر سب کو اپنا گرانبار احسان بنا دیا ہے۔ یہ سبز وردی جسکو پہنکے جنگل پھولے نہین سماتا تیری ہی عطیہ ہے اور اوس بیکس غریب الوطن شہید وفا کی قبر کو جو مدت سے دھوپ کی سختیان اور گرمیان اوٹھا رہی تھی آج تیرے دربار سے سبز مخملی چادر عنایت ہوئی ہے

کلکٹر صاحب بہادر - آج کل کے راون
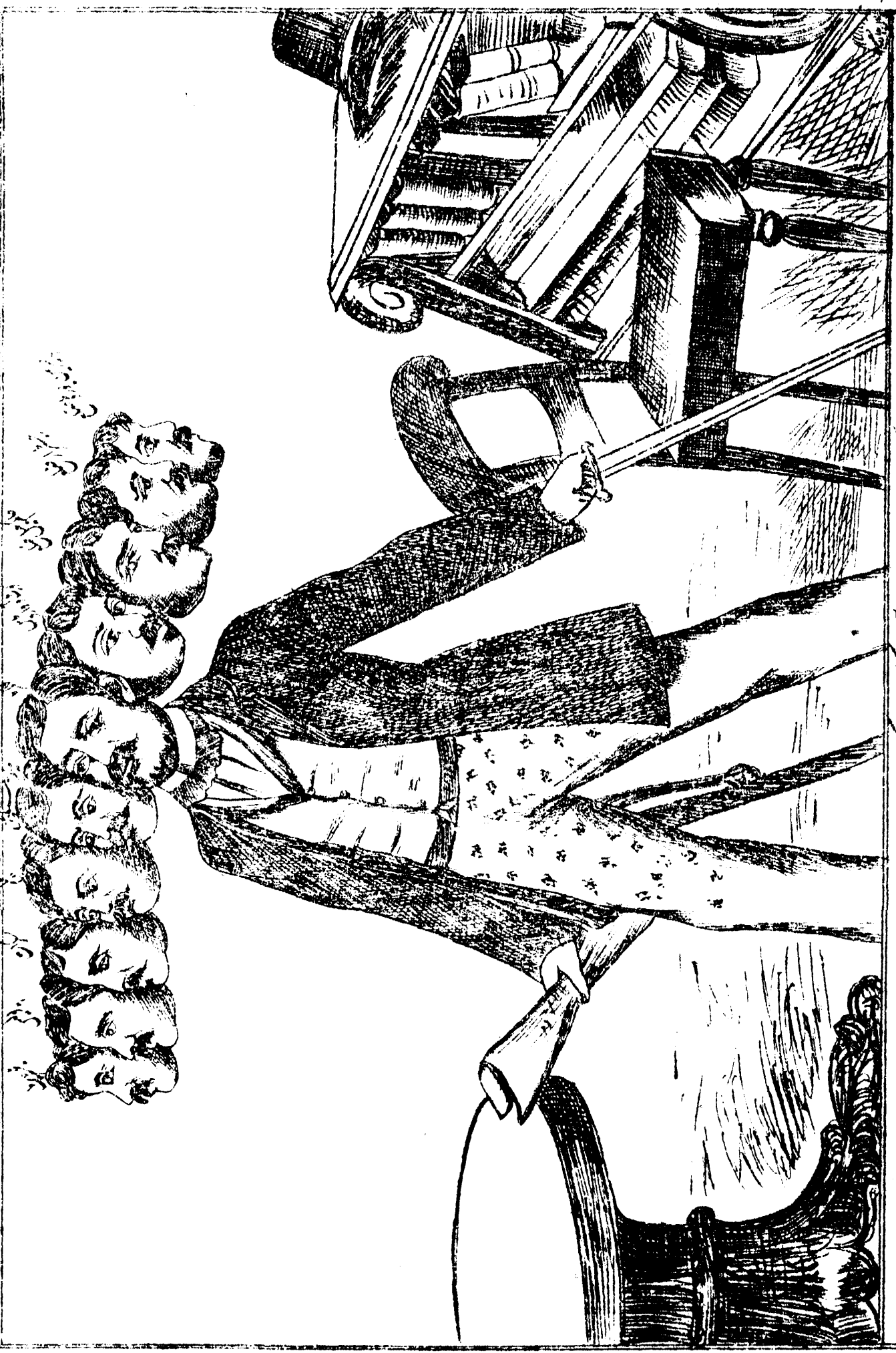
اور آب حیات برسانیوالے بادلو! تم سعد رحمت ہے- اس دل سودا زدہ کے بیچین کرنے والو تمھارے اس دلفریب گرج مین وہ کیا سامری کا سحر بھرا ہوا ہے کہ ادھر تمھاری آواز کانون کی راہ دل تک پہونچی کہ جی بیچین ہوگیا- زہے آشام تیری اس گھٹا ٹوپ اندھیاری اور اس سہانے سمان دیکھکے بھلا کیونکر بوتل کی لال پری کے فرق مین دیوانہ ہو جاتے جبکہ سارس اور بگلے جُھنڈ کے جُھنڈ اپنے بازو کھولے ہوئے تیری سیر کے واسطے جنگل سے نکل جاتے- مور اپنے پرون کو کھولکر ناچنے لگے- اور کوئل کسی حرمان نصیب عاشق کیطرح کوکو کی تانین لگانے لگی-

اے ابر نو بہار- تیری گھٹا رحمت سے نہ صرف سینۂ صحرا پر ضیا ہو رہا ہے بلکہ غریب دہقان کے دل مین بھی تیرے ہی دم قدم سے امید کی روشنی جگمگا رہی ہے- اور وہ کھیے دہانون پانی برسانے والے خشک زراعت کے سیراب کرنے والے- تیرا ایک ایک قطرہ اوسکی نظر مین قطرۂ نیسان سے کم نہین- صرف تیرے ہی بھروسے تیرے ہی سہارے وہ صبح سے شام تک کھیت کی زمین ناپتا اور کیاریان جماتا ہے- تیری ہی دستگیری سے اوسکا بیڑا پار ہے اور تیرے ہی بل سے اوسکی چھاتی پھولتی ہے-

اے عارض جانان کی جھلک دکھا دینے والی اور آنکھون مین چکا چوند ڈالنے والی برق جہانتاب تیری کیا بات تیرہ و تار راتون مین جبکہ نہ تو کچھ سامان سفر ساتھ اور نہ کوئی بدرقہ راہ ہمراہ ہوتا ہے اوسوقت خدائی مشعل کا کام تو ہی دیتی ہے جو ہمین قدم قدم پر ٹھوکرون سے بچاتی اور راستہ کے خطرون سے محفوظ رکھتی ہے- یہ تیری ہی برکت ہے کہ شکوہ سنج عاشق و معشوق گلے مل جاتے اور دل کے ارمان نکال لیتے ہین- اِدھر تو نے اپنی تجلی دکھائی اور نازک مزاج نازنین معشوق سہم کر اپنے عاشق کے گلے لپٹ گیا- اے بچھڑے ہوؤن کی ملا دینے والی روٹھے ہوؤن کے ملانے والی- تیری چھل بل اور اچھلاہٹ مین کس غضب کا بانکپن ہے کہ تیرے رعب حسن سے انسان کی گستاخ نگاہ تیرے انداز حسن دیکھنے سے محروم ہے صرف ایک جھلک دیکھنے ہی سے یہ حال ہوتا ہے کہ-

دل سے تری نگاہ جگر تک اوتر گئی
دونون کو اک ادا مین رضامند کر گئی

اگر یوسف کے عارض تابان دیکھنے سے مصر کی مدعیان جمال عورتون نے لیموں کے بدلے ہاتھ کی اونگلیان کاٹ ڈالین تو تیری ہی تجلی دیکھنے سے قدم ضرور لڑکھڑا جاتے ہین- اور آنکھین تاب نظارہ نہ لاکر جھپک جاتی ہین- او معشوق حسن و جمال تلون مزاج اور نورانی چہرہ والی دیوی- تو نہ صرف ہمارے مشاہدہ کو نور بخشتی اور اپنے جمال باکمال سے چشم بینا کو خیرہ کرتی ہے بلکہ انسان تیرا بندۂ احسان ہے- اوسکی بڑی بڑی ایجادین- اور تہذیب کے اعلے درجہ کی اختراعین صرف تیرے ہی بل پر تیری ہی قوت پر چل رہی ہین تو نہ صرف اپنی تجلی سے ہمارے دل مین کسی کی یاد دلاتی ہے بلکہ تیرا چھلاوا اس غضب کا ہے کہ گھڑی بھر مین ہمین سات سمندر

اوس یار کی خبر منگا دیتی ہے-

سچ یہ ہے کہ برسات کا پیارا موسم اور پیاری رت حسینون اور حسن پرستون دونون کے لیئے تم ہے- بازار حسن مین اسلیے سبب گرمی ہنگامہ اور کوچے محبت مین اسکے باعث رونق اور چہل پہل ہے- حسینون کے لیے نکھار سنگھار کے دن ہین- آرائش و زیبایش کی فصل ہے- دلونمین ہزارون امنگین ہین جو کبھی جھولے پر بیٹھ کے ملارکی تانون کے ساتھ اور کبھی چمن کی سیر مین گلچینی کرکے پوری ہوتی ہین- عاشق مزاجون اور حسن پرستون کا حال اور بھی بدتر ہوتا ہے- ہوش و خرد تو کیا مال سے لیکر جان تک دینے مین دریغ نہین- انسان تو بیخود ہوہی جاتا ہے غریب پروانون کو دیکھیے کہ کس اشتیاق سے جانبازی پر تلے ہوئے ہین اور شمع کی لگن کے سامنے اسطرح صفین باندھے کھڑے ہین آسمان پر دیکھو کہ چاند کے ٹکڑے پر کیا جوبن ہے- بھلا اس آب و تاب سے چاند کبھی نکلا ہے- یہ نکھری ہوئی چاندنی اور وہ چاند کا ہالہ کبھی اور بھی نصیب ہوا تھا- بھلا ایسی صورت نمائی اور جادوگری کے ہوتے چکور کیون گوشۂ عزلت مین پڑا رہتا وہ بھی اپنی بیکسی سے میدان آیا ہے دور ہی سے اپنی جانبازی کو نباہ رہا ہے اور صدقہ ہوا جاتا ہے- کنول کا پھول اس نظر فریبی کے ساتھ پر آب تالاب مین پھولا ہے اور اوسکا دلدادہ بھونرا کس طرح شیدا ہو کر فدا ہوا ہے صورت یار ہو- اپنے نباتاتی دنیا کو دیکھیے کہ وہ ان سب سے زیادہ برسات سے فیضیاب ہو رہی ہے یہان ایک نئے انداز سے اوسنے جلوہ گری کی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عالم ہستی کا شباب زورون پر ہے- اور جوبن کے اوبھار کے دن ہین باغ سبزہ زار شاداب مرغزار اور پر بو و رنگ کوہسار سے دنیا ایک سجی ہوئی دلہن بنگئی ہے-

ان تمام دلچسپیون کے ساتھ برسات کے بعض سین بلا کے درد انگیز اور قیامت خیز ہوتے ہین- ایک وطن سے دور افتادہ جو پردیس مین ہوتا ہے اوسے خدا جانے اس موسم کی بہارین دیکھ دیکھکے کیا کیا باتین یاد آتی ہین کہ نہ تو پھولون کے رنگ و بو سے اوسکے دل کی کلی کھلتی ہے نہ ٹھنڈی ہواؤن کے جھوکون سے اوسکا دل باغ باغ ہوتا ہے- اوسے اپنے وطن کی مانوس راہین- عزیزون اور یارون کے جی ہلانے والی باتین اور صحبت بار جلسے بھولے بچون کی پیاری پیاری خوش آیند باتین وہ باغون کی بہارین وہ یارون کے بے تکلفانہ قہقہے پردیس مین کہان نصیب- بلاشک قدرت نے اوسکا ساتھ پردیس مین بھی نہین چھوڑا وہی رت اور وہی سمان اوسے یہان میسر ہے مگر جن باتون کو مشتاق نگاہین ڈھونڈھتی ہین- اسے وہ کہان- دیکھنا وہ کس بیچینی سے نعرہ لگا رہا ہے ؎

اوگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالب ۔ ہم بیابان مین ہین اور گھر مین بہار آئی ہے
دیکھنا وہ کنارے کی قریب کی کانون کے کچھ فلک- وہ خانمان تباہ دیوانی جو رہ کون
اور گرستی کے ساتھ پھیرون پر بیٹھے ڈھر بھرا چلے جا- رہے مین مرکوئی ناخدا ہے نہ ذرّہ تک-

مضامین غیر

سوانح عمری ممبران پارلیمنٹ

دی رائٹ آنریبل سر جان لیوبک

سر جان لیوبک بیرونٹ - ایف آر ایس - یونیورسٹی لندن کی طرف سے ممبر ہین - غالباً آپ ہی ایک ایسے صاحب ہین جنھون نے علم تجارت کے تین زمانون مین امتیاز حاصل کیا ہے - آپ نے " پری ہسٹارک ٹائمز " کا قصہ لکھا ہے - دیہات کی صفائی کو ایجاد کیا ہے - اور اونیسوین صدی کی مہاجنی مین بہت سی ترقیان پیدا کردی ہین - آپ ہی نے بنک کے نوکرون کو تعطیل والی اور پنشن کی نسبت جو پوچھیے تو آپ کا کتا تک پڑھا ہوا ہے - آپ کی کتب بینی کی وسعت جو " بسٹ ہنڈرڈ بکس " اعلےٰ درجہ کی سو کتابون کی فہرست مین ظاہر کی گئی ہے - خاص آپ کے دوستون کو حیران و متعجب بنا دیا - ایک دوسرے صاحب نے کسیقدر تذبذب اور سست اعتقادی کے سوال کیا کہ آپ نے جن سو کتابون کے پڑھنے کا اورون کو مشورہ دیا ہے اونمین سے خود آپ نے کتنی پڑھی ہین یہ سوال ریلوے پلیٹ فارم پر کیا گیا - سر جان نے جواب دیا کہ پوری سو بات یہ ہے کہ جن لوگون کو سب سے کم وقت ملتا ہے اونھین کو سب سے زیادہ -

اور سر جان کی " لذات ولطف زندگی " ویسی ہی انواع انواع قسم کی ہین جیسی کہ مسٹر گلیڈ اسٹن کی - آپ " برٹش اسوسی ایشن " دیگر سو علمی انجمنون کے ممبر ہین - ونیز " بنکرس انسٹیٹیوٹ " اور " لندن اینڈ کاونٹی لبرل یونین " کے بھی - آپ ڈبلن - اڈنبرگ اور کیمبرج کے ال - ال ڈی - اکسفورڈ کے ڈی - سی - ال اور ورزبرگ کے ایم ڈی (طبی ڈاکٹر) ہین اور جو بات کہ آپ کے ان علمی و عالمانہ اعزاز کو زیادہ قابل لحاظ بناتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اسکول کی تعلیم ۱۴ برس کے سن مین ختم کی تھی - اور اسی زمانہ مین آپ کے والد نے آپکو لمبارڈ اسٹریٹ بنک مین مہاجنی کے کام کے لیے بٹھا دیا تھا - سر جان پبلک اسکول کمیشن کے ممبر تھے اور " برٹش میوزیم " یعنے عجائب خانہ سرکاری کے متولی ہین - آپ نے پارلیمنٹ مین بہت سے رفاہ عام کے کامون کی رہنمائی کی جیسے " بنک ہالیڈی ایکٹ " اور گزشتہ پارلیمنٹ مین شاپ اورز ریگولیشن ایکٹ پاس کرایا - آپ میونسپل ریفارم لیگ کے ایک سرگرم ممبر ہین اور اسیوجہ سے آپ لندن کاونٹی کونسل کی پہلے ہی نشست مین نائب صدر انجمن منتخب ہوئے تھے - جب لارڈ روزبری کرسی نشینی سے مستعفی ہوئے تو آپ اونکی جگہ پر مامور ہوئے بحیثیت صدر انجمن و نائب صدر انجمن دونون فریقون مین ہر دلعزیز رہے - اب آپ کا سن ۵۰ برس کا ہے آٹھ برس ہوئے جب آپ نے شادی کی تھی - " میڈ اسٹون " کی طرف سے ۱۸۸۰ء تک ممبر رہے - اس زمانہ مین آپ جس یونیورسٹی کیطرف سے پارلیمنٹ کے ممبر ہین پہلے اوس کے وائس چنسلر تھے ۔

راقم ————

ا - ع - ش

فتواے فرنگی محل

حقیقت بیانچ - ۲۲ جون ۱۹۰۳ء کے پرچے مین ایک صاحب نے فرنگی محل کے ایک فتوی پر کچھ خامہ فرسائی کی ہے اور اپنی زبان مین خلاصہ فتوی بیان کرکے جو جی مین آیا ہے اوسکا مضمون ظاہر کیا ہے اس غرض سے کہ ناظرین مغالطہ کھائین اور اصل بحث کو بخوبی سمجھ جائین ہم صرف اوس فتوی کی نقل درج کرتے ہین منصف مزاج حضرات خود ہی سمجھ جائینگے کہ کون غلط پر ہے -

وہو ہذا

کیا فرماتے ہین الخ .... خالد

ہر جمعہ کو مسجد مین امامت کرتے ہین اور وعظ فرماتے ہین اور اپنے تئین محدث بیان کرتے ہین اور یہ بھی بیان کرتے ہین کہ مجھکو حالات قبر ظاہر ہوسکتے ہین اور مین مردہ سے ملاقات بھی کرسکتا ہون ناچ دیکھنے اور گانا سننے کا شوق ہے باجا وغیرہ بھی بجاتے ہین خرچ ذاتی سے ونیز دیگر موقع پر جسطرح ممکن ہو طوائف وغیرہ کا ناچ دیکھتے ہین اور با مزامیر گانا سنتے ہین نجوم کے قائل ہین پنڈت کے کہنے پر عمل کرنے کو فرماتے ہین اور قاعدہ چٹھی ڈالنے کا جائز رکھتے ہین علم انگریزی پڑھتے ہین اور علم انگریزی پڑھنے پر باعث فخر ہین تقدیم سلام علیک کی کسی سے نہین کرتے بجز جواب دینے کے بلکہ یہ کہتے ہین کہ مینے آج تک بجز چار شخصون کے والد اور اوستاد اور مرشد اور امیر کسی کو سلام نہین کیا کیونکہ مجھے کوئی بہتر شخص میری نگاہ مین نہین دکھائی دیتا چاہون مین اس امر مین گنہگار بھی ہون عرصہ ایک داکا کہ زید و مولوی صاحب سے نزاع لفظی امور دنیاوی مین ہوئی مولوی صاحب نے صاحب سلامت و بول چال یکقلم موقوف کر دیا بعد پانچ چھ روز کے بکر سے اس شک پر کینہ رکھا کہ بکر زید کا شریک حال ہے حالانکہ یہ گمان غلط تھا جبکہ بکر کو حال باوجود علم و کمال

مولوی صاحب سے نہن ناحق کا صادر ہوا تب کرنے بھی بول چال ترک کیا جمعہ الوداع کو بکر وغیرہ نے اس زیادتی کرنا لہ نے عمل مین انکی امامت موقوف کی اور بکو امام بنایا جو مجتہد ہے امام بنتا تھا اس خیال سے کہ مولویصاحب کو اقتدا کرنے مین عار نہو اور جماعت قائم رہے اور وہ بھی مولویصاحب کا مرید ہے گو مولویصاحب نے نماز نہ پڑھی فوراً بلا ادا سے نماز مسجد سے چلے گئے اور وہ شخص علم معمولی جانتا ہے بروقت موقوفی امامت درمیان بحث مولویصاحب نے اپنے کلام مین یہ بھی فرمایا کہ ائمہ مجتہدین نے ناچ دیکھا ہے پھر مولویصاحب نے معاملہ موقوفی امامت روبرو رئیس صاحب کے جو غیر مذہب ہین پیش کرکے علاوہ دیگر تذکرات یہ کہا کہ مین آپکی فرمانبرداری چاہتا ہون اگر فرمایئے تو نماز کو چھوڑے مین چونکہ وہان یہان بجز دو چار شخصون کے جو کہ علم معمولی جانتے ہین جملہ جاہل مطلق اور مذہب سے بیخبر تھے یوم عید کو مولویصاحب کو . . . . ایسی مدد ملی کہ سب لوگ بمجبوری بخیال نوکری و وطن شریک ہو کے عیدگاہ جانے سے روکے گئے پھر امامت قائم ہوئی بوجوہات بالا زید و بکر نے کہ آب و تاب مقابلہ بخیال ترقی فتنہ و فساد نہین رکھتے تھے خاموشی اختیار کرکے جانا مسجد کا ترک کیا تا اندم فیمابین زید و بکر و مولوی صاحب صاحب سلامت ترک ہے اور شاید ترک رسنے پس ازروے شرع شریف ایسی حالت مین مولویصاحب کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہین اور زید و بکر کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہین بینوا و توجروا الجواب قطعاً یہ شخص فاسق ہے اور احتمال کفر کا بھی ہے کہ . . . ات تبعیہ و لائمہ کو حلال بتاتا ہے اور ائمہ پر بہتان فسق باندھتا ہے اور جملہ حرکات مذکورہ سوال اوسکے فسق بلکہ بعض کفر کے محتمل ہین . . . . . .

اوسکو امام بنانا حرام ہے باختیار و رضا خود جو اسکو امام بناوے گا وہ فاسق . . . . ہے کا زید و بکر کے پیچھے نماز درست ہے اگر امر فسق کا اونمین کوئی نہین اور ترک سلام اپنے . . . . ت . . . ست . . . . . ایسے . . . تصل ست بعض بوجہ اللہ ماجور ہے اگر ایسے جاہل . . . . ل امامت سے بیزار نہین تو دوسری مسجد مین یا دوسری جا مین نماز ادا کرے اوس مسجد کو ترک کرے یہ شخص بدنام کنندۂ بزرگان ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ کیا فرماتے ہین اہل الآخر (الجواب) چونکہ شخص مذکور سے بعض کلمات کفر صادر ہوئے ہین جب تک کہ توبہ و تجدید ایمان ظاہر نہو نماز اوسکے پیچھے درست نہین کہ شرائط صحت امامت سے اسلام ہے ایسی حالت مین نماز تنہا پڑھ لینا چاہیئے البتہ اگر فسق و بدعت تک نوبت رہتی تو انفراد سے افضل یہ تھا کہ اوس شخص کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ۔ وہذا اظاہر واللہ اعلم کتبہ مبلغ الخیر عفی عنہ

مہر

کیا فرماتے ہین علماے دین الخ (ہو الموفق) مولویصاحب کے پیچھے بدون تجدید توبہ نماز درست نہین ہے اور بمجبوری ترک جماعت مسجد درست ہے واللہ علیم حررہ ابوالاحیار محمد نعیم غفرلہ اللہ الرب الحکیم ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ ابوالاکرام محمد اکرم تجاوز اللہ تعالیٰ عما اجرم ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ

صح الجواب واللہ علیم بالصواب حررہ الراجی عفو ربہ الوحید ابوالحامد محمد عبد الحمید عفی عنہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ *

پوسٹماسٹر جنرل ممالک مغربی و شمالی و اودہ

(بڑا نام اور چھوٹے درشن)

یار پنچ تمکو بسنت کی ہی خبر ہے ۔ اتنا بڑا دفتر تمہارے شہر مین آئے اور تعجب کہ تم یون بیخبر بیٹھے ہو ۔ یار کوئی ترانہ مبارکبادی تو اوڑایا ہوتا ۔ کہ یہ نووارد لوگ جو بی اے اور ایف اے کی جھل جھل اپنے نامون کے ساتھ لگائے کرم ناکہ سکے کھا رہے ہین ذرات اس ڈاکخانہ کے اڈکرلے مین جتنے چرخ چون کرتے رہتے ہین کچھ تو اپنا دل بہلاتے ۔ اور تمہارے اس جوش خوشی اور مسرت کی داد دیتے ۔

آئے بھی آئے اور بہت سے آئے بڑے بڑے نوکیلے طرحدار ۔ چھلے چھلا خرادیہ چڑھے ۔ قسم قسم کے آدمی ۔ بھانت بھانت کے منہ کچھ ہو بھائی لکھنو علیہ الرحمۃ کی آبادی تو ضرور بڑھے گی اور پھر ایسی بوقلمونی اور رنگ برنگی کے ساتھ حقیقت تو یہ ہے کہ جو آج اودہ یون مدغم نہو جاتا تو یہ دوہرا سورت بربہا اتارت ہمین کہان دیکھنے مین آتین اور بے سری آوازین ہم یون بیٹھے کیون الاپتے سہ

تری کتاب قدرت کی قربان آنکھین

تماشے نئے خوش . . . . . کیسے کیسے

بجت اور فائدے کی باریکیان تو حضرت بنیئے اور بقال ہی جانین مگر اس الٹا پلٹی مین جو اوچھل کود کا لطف ملتے ہین انسپکٹرون اور گول مال پوسٹماسٹرون کو حاصل ہوا وہ کوئی ہمارے دل سے پوچھے ۔ ایک ہفتہ کے لیئے تو اودہ کا ہر انسپکٹر اور پوسٹماسٹر غبار آیا اوڑن کھٹولا بنکر ایسا اوڑ نچھو ہوا کہ ہمالیہ کی پہاڑیون اور چوٹیون ہی پر نظر آیا ۔ اب مصارف کی لیجیئے تو بسم اللہ ہی غلط ہے یہ کھکھیڑ سوا اپنے چینگی پولون کے الہ آباد سے آئی اوسکے مصارف ۔ ایک عالیشان کوٹھی کرایہ پر لیگئی اوسکے مصارف دفتر کو بہک جا لیے جاتی تھی اونٹ کی گاڑیان اور خریدی گئین اوسکے مصارف ۔ دو اگزامنر ایک لکھنؤ مین اور دوسرے فیض آباد مین مقرر ہوئے اونکے مصارف اور کلرک وغیرہ غرضکہ یہ سب گھاتے ہین ۔

سپرنٹنڈنٹ ۱۲ ۵۷

مسٹر کالون

صاف پانی

انوکھی مہربانی کھانے کی جگہ صرف پانی

اب دفتر کا انتظام دیکھیے تو واہ واہ "ایجاد بندہ اگرچہ گندہ" پوسٹ آفس کا تو محکمہ اور سکریٹریٹ آفس کی سی ترتیب و اہتمام - کہان اوسکے ضروری کاغذات اور کہان یہ ٹیاٹسے بنانے کی رڑیان - اور یہ ہوا یون کہ موجودہ پوسٹ ماسٹر جنرل دکن بہادر ایک زمانہ میں سکریٹریٹ آفس مین رہ چکے ہین - گو تنخواہ آپکی چشم بد دور آٹھسو روپیہ تھی مگر یاروں کی درجہ ہی تو تھے آپ کو وہی ترتیب پسند کی چھوٹے منہ لاٹ بن بیٹھے سے

کسی کا شال دوشالہ ہمارا ٹٹو ہے
کسی کا ترکی و تازی ہمارا ٹٹو ہے

یہان بھی مختلف ڈیپارٹمنٹ آپنے قائم کیے ہین اور وہ صرف ایک پتھو نعوذ باللہ اور کانی گھوڑی کی طرح ٹخ ٹخ کے انجن سے چلتے ہین - ایک معمولی کاغذ بھی جب تک دس جگہ چکر گھنیان کھا کر ذم مین نمبر اور نمبرے مین وہ نہین باندھ لیتا دفتر سے باہر نہین نکلتا - شیخ کی داڑھی تبرک ہی مین گئی - بی بی اور مین مین کے پاس شدہ کلرکون کی لیاقت اس دم چھلے نے بانٹ اور بعض بعض کے نکالنے کی [illegible] ہے اور کام کا پرخہ شام تک نہین کت چلتا - واہ دہی واہ - [illegible] یا اسٹامپنگ پیلیٹ سے تمہاری پٹھ ٹھونکنی چاہیے - سبحان اللہ سے

پاپوش مین لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

عملی کارروائی ملاحظہ کیجیے تو وہان کچھ اور ہی جلوہ ہے سپرنٹنڈنٹ افسر - بڑی بڑی تمان سے دیکھنے کے عادی - پھر سول سروس کا پاس - ایم - اے اور بیرسٹر ایٹ لا کچھ ہی قصور ہو - ایک چٹھی ادھر سے ادھر ہو گئی اور تین روپیہ جرمانہ - ایک ہفتہ کی تنخواہ ضبط - بڑے آدمی آپ کیا جرمانہ کرین گر بھائی آٹھ سو روپیہ مین سے اگر تین روپیہ کم ہو جائین تو ضرور کچھ نہین معلوم ہوگا لیکن پندرہ کی تنخواہ والے کے دل سے کوئی پوچھے یا اوسکے جورو بچون کی ہائے سے دریافت کرے کہ اس خفیف رقم کے کٹ جانے سے کیا مصیبت اوپر نازل ہو جاتی ہے - اور ابھی تو آپ سلامتی سے مستقل بھی نہین ہوئے - طفلی مین یہ جب حال ہے تو شباب مین نہین معلوم کیا کیا ستم ایجاد ہونگے - مگر اس بات کا بھی خیال رہے سے

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

کہین تھوڑے دنون بعد غتربود ہو کر چلتے پھرتے نظر آئین اور پھر ادرکی بادشاہت، آور لیجیے امین آباد - چوک - منصور نگر وغیرہ کے ڈاکخانے جبکہ آختہ کر دیے جائین کہ آیندہ یہ انڈے بچے نہ دینے پائینگے یعنی انکے ذریعہ سے خط خطوط پارسل منی آرڈر وغیرہ اب نہ تقسیم ہونگے وہ لوگ جو کم تنخواہ پاتے ہین اونکو تو اس سے غرض ہی نہین ع

فارغ البال ہوئے روز کا جھگڑا چھوٹا

مگر ہان جو لائق - نالائق - منشی یا سودائی بڑی تنخواہدار ہین اور جو ایک مدت سے اپنی جورو بچون کو لیے بیٹھے انڈے سینے کے عادی تھے وہ البتہ گھبرائے ہوئے ہین کہ دیکھیے اس گیند دھڑکے مین ہم کس پہاڑ یا خندق مین پھینکے جاتے ہین اور نیچے سرون مین یون تانین لگاتے ہین سے

راقم

جونپور مین محرم

واقعی حکام ضلع کی نیک نیتی او خوش انتظامی کی جانچ کا محرم اور دسہرہ وغیرہ کے تیوہارون مین خوب موقع ملتا ہے - جہان کلکٹر لائق اور صاحب نیکدست ہوتے ہین رعایا مین بھی کوئی فساد نہین ہوتا - دیکھیے جونپور اور [illegible] نہین [illegible] صاحب کے انتظام اور رعب کا سکہ رعایا کے دلون پر جما ہوا تھا کہ کسی نے چون و چرا بھی نہ کی کہ [illegible] بھی نکلا اور [illegible] بھی نکلی سب کچھ ہوا مگر کہین پتہ تک نہ ہلا اگر وش صاحب ایسے تجربہ کار اور منتظم نہوتے تو جناب جونپور مین بھی وہ ہی فتنہ و فساد پیدا ہوتے کہ خدا کی پناہ - مسٹر وش صاحب نے تسخیر قلوب کا وہ نسخہ سیکھا ہے کہ وا اللہ او ضمین توحید آباد کا رزیڈنٹ ہونا چاہیے پھر نہ مہدی علی نکالے جائین اور نہ سرور جنگ کا فساد ہو - محرم بخیر و خوبی ہو گیا اور ہم مسٹر وش اور اونکے مددگاران یعنے مسٹر ریبٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و بابو رام صاحب ڈپٹی کلکٹر کے بھی ادائے شکر سے باز نہین رہ سکتے "

راقم

وہی شاہ گنج والا

لوکل علیہ الرحمہ

فصل اچھی ہے - بارش بھی خوب ہوئی - واٹر ورکس کی بدولت نلون مین پانی تو ابھی دیر مین آئیگا مگر سڑکون پر خوب بھرا رہتا ہے - وجہ کیا کہ مرمت واجبی واجبی ہوتی ہے - اول نگرانی اچھی نہین ہوتی دوسری ہو بھی تو میونسپلٹی کے پاس اسقدر روپیہ کہان کہ واٹر ورکس بھی جاری کرے اور سڑکین بھی بنوائے ◆

سلہ چیا بنئے کا [illegible] سلہ [illegible] کا [illegible] وغیرہ [illegible] ہیں

مذاق کا چٹکلا

بیرنگ

پیام یار میں ایک صاحب نے اس تخلص کے ساتھ اپنی غزل بھیجی ہے۔ اب کیا ہے۔ ہمارے حضرات الارض حضرات مستعد ہو جائیں اور پنڈپ، پوسٹ، پوسٹ آفس وغیرہ وغیرہ تخلص اختیار فرمائیں۔

شاعری

کہتے ہیں وہ کہ گھر نہ ملا دن کو بھی ترا	ورنہ قسم خدا کی ہم آتے ضرور آج

اینجانب نے کہا۔

شاباش واہ سب اسی مصرعہ پہ اکتفا	جنگل کے نخل خشک میں الجھیں حضور کچھ

کل شی یرجع الی اصلہ

ایک ڈاکٹر صاحب نے قوت تشخیص کے ذریعہ سے بندروں کا شجرہ لکھ دیا تھا۔ سچ ہے۔ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود +

مطلب یہ کہ ڈاکٹر صاحب کے اور ہم قوموں نے بھی تفتیش و تلاش کے مادے میں تمام دنیا پر سبقت لیگئے ہیں +

را۔

ہم بادہ پرست آدمی ہیں ** آزاد ہیں مست آدمی ہیں

از مچھلی شہر

حل معما مندرجہ پرچہ ۲۲۔ جون ۱۹۳۴ء

حضرت آپ وبال ہیں۔ مگر مجھے بتلایئے کہ میں کون ہوں ؟

(۱) میں چار حرفوں کا ایک مہمل لفظ ہوں مگر ہر شخص کو میری تلاش ہے۔

(۲) اگر میرے سر کو قائم رکھکر باقی حرفوں کو اولٹ دیں تو بولنے لگوں۔ اور اگر صورت موجودہ پر مجھے اولٹ دیں تو میرے قبض و تصرف میں بہت سی چیزیں ہو جائیں

(۳) اگر میرے سر اور پانوں کو کاٹ ڈالیں یا نصف اول کو کاٹ کر نصف آخر کو اولٹ دیں تو میں ایک ہی مطلب ادا کروں۔

(۴) اگر میرے سر کو کاٹ کر باقی حرفوں کو اولٹ دیں تو میں لڑائی کی جان ہو جاؤں

(۵) اگر نصف اول کے حرف ثانی کو نکال ڈالیں تو میں وہ چیز ہو جاؤں جس سے سارا زمانہ پناہ مانگے۔

(۶) اگر صرف سر کو کاٹ ڈالیں تو ہر شخص میرا طلبگار ہو۔

(۷) اگر نصف ثانی کے حرف اول کو اوڑا دیں اور سر کو پانوں کے نیچے رکھدیں تو میں صرف سر اور اعضا کی حرکت سے کبھی زمین پر براجوں اور کبھی آسمان پر۔

(۸) اگر میرے سر کو کاٹ ڈالیں اور موجودہ سر کو دونوں حرفوں کے بیچ میں رکھدیں تو مجھے زمانہ بھر کا دل ٹھنڈا ہے۔

(۹) اگر میرے سر کے نیچے پانوں کو رکھدیں اور موجودہ پانوں کو اوڑا دیں تو میں لوگوں کو صدمہ پہونچاؤں۔

(۱۰) اگر میرے سر کو کاٹ کر موجودہ سر کو پانوں کے نیچے رکھدیں تب بھی مجھے لوگوں کو دکھ پہونچے۔

(۱۱) اگر سر کو کاٹ کر میرے پانوں کو دونوں باقی حرفوں کے بیچ میں رکھکر اونچے پہلی پانوں لگا دیں تو مجھے دل متاثر ہو۔

(۱۲) اگر نصف اول کے حرف ثانی کو پانوں پر رکھدیں تو ہر شخص میری قدر کرے۔

را۔

ا۔ع از کاکوری

دیگر حضرات جنھوں نے **وبال** کا صحیح حل کیا ہے۔

زود آورسنگھ۔ محمد احسان حسین سیتھ۔

سید نرائن تحصیلدار سیتاپور (ناتمام)، کالکا پرشاد بی اے شاہجہانپور منطقہ جارہ (ناتمام)۔ نظیر احمد کیرانوی تھور علی تحصیلدار کنڈہ۔ سید محمد رضا سندیلوی۔ چھیدی لال الہ آباد۔ تپش جونپوری۔ ٹھاکر سرپال سنگھ کسرنڈا۔ سید محمد عبدالغفور شہباز +

اطلاع

اکثر حضرات عبارت حل میں اسقدر فضول طبع آرائیاں فرماتے ہیں۔ کہ اگر سب صاحبوں کی پوری عبارت نقل کیجائے تو ایک ہی معمے کے حل میں سارا پرچہ صرف ہو۔ اگر طبیعت داری دکھانا ہے تو سوالات حل کرنے یا نئے بنانے میں دکھانا چاہیئے +

نئی چاشنی

حضرت پنچ۔ آپ کے دقیانوسی معمے اور چیستان کے رنگ سے جی گھبرا گیا۔ واللہ اب تو یہ طرز اجیرن ہو گیا۔ اجی حضرت کچھ نئی چاشنی چکھیئے۔ انگریزی فیشن کے معمے اور پہیلیاں بوجھیے۔ یہ دیکھیئے آپکا خادم ہدیہ ٹھہرلایا ہے اسے قبول کیجیئے۔ ذرا ناظرین کی عقلوں اور دماغوں کو تکلیف دیجیئے۔ اجی دماغ میں گتھیاں پڑتے پڑتے بیچ پیچ نہ ہو جائے تو میرا ذمہ۔

(۱) ڈائمنڈ پزل

ایک غیر منقوط حرف۔ ایک ہتھیار۔ ایک رنگ۔ مقام تفریح۔ ہندوستان میں آجکل ایک اعلے عہدہ دار بیش بہا اشیاء۔ ایک ہتھیار۔ ایک جانور ایک ہندی حرف۔

(۲) اسکویر ورڈز

(الف) (پنج حرفی) اچھوتی - جریدہ - ایک معدنی شئے - دونوں ایک معدنی شئے
(ب) (چہار حرفی) شرط بازی - احسان کرنیوالا - ایک رنگ - خراباتی
(ج) (سہ حرفی) ایک ملک - خودی - تری -
(۳) لطر چیپر یڈ -
ہندوستان کا ایک مشہور مرحوم شاعر اپنے نام کے حروف یون بیان کرتا ہے -

(۱) محراب مین ہون - منبر مین نہین
(۲) دیوار مین ہون - اور در مین نہین
(۳) فولاد مین ہون - لوہے مین نہین
(۴) بازار مین ہون - سودے مین نہین
(۵) ہون شمع مین اور بتی مین نہین
(۶) ہون لسب مین اور چمنی مین نہین
(۷) ساغر مین نہین - مے مین پھر ہون

بتاؤ میرا نام کیا ہے ؟

س - ع - از لکھنو

گیا

پیارے پنچ بہادر ہمارا شہر بھی کچھ عجیب تیلا ہے اسکو جو چاہا آسمان پر چڑھا دیا - جس سے طبیعت ناخوش ہوئی زمین پر دے مارا - کچھ عجیب رنگ ڈھنگ کا ہے -
واہ بھئی - واہ ! ملاحظہ کیجیے آجکل ہمارے شہر کے عرشی خیال مولانا غلام حسنین صاحب المتخلص بہ فریاد دوسرے بڑے بڑے استاذہ مثل ناسخ - آتش - وزیر - داغ - امیر وغیرہ سے ساڑھے ننانوے ہاتھ اوپر چڑھا دیئے گئے ہین ایک صاحب مے آو دیکھا نہ تاؤ - فوراً ایک کتاب مسمےٰ بہ نمونہ افکار جسمین ناسخ - آتش - وزیر داغ - امیر کی غزلین اور ان غزلون کے بعد فریاد صاحب کی بھی درج ہین - شائع کر دی اور دعوے یہ کہ فریاد صاحب نے بالکل نئے مضامین جمع کیے ہین اور پھر طرہ یہ کہ نئے مضامین جمع کرنے مین سوائے خواجہ وزیر کے سب کا چراغ ٹمٹما گیا ہے -
"برین عقل و دانش بباید"
یہان یار لوگ کب چوکتے ہین - وہان نمونہ افکار شائع ہوا یہان نمونہ پھٹکار !! سے توبہ مین کیا کہنے کو تھا - سہو ہو گیا - خیر ہر چہ باشد تیار ہے حضرت آپنے پھٹکار کے لفظ کو کیون استعمال کیا ؟ اجی حضرت انکسار سے ہان اچھا ریویو شروع کیجیے - بہت خوب ملاحظہ ہو ! -
جناب مولانا فرماتے ہین -

"یہ انسان قدِ آدم آئینہ ہے صورت جان کا
اسکو تاک کر توڑتا ہے خون ہر رازِ نہان کا"

مجھے مطلب سے کچھ غرض نہین مین صرف یہ دریافت کرتا ہون کہ جان کی صورت کیسی ہوتی ہے -
پھر فرماتے ہین -

" ہوا خس پوش تو نے خط سے ہر دل کے پھنسانے کو
پتا لگتا نہین ہے اندرون چاہِ زنخدان کا "

"خس پوش" یا تخت پوش ؟ اگر خس پوش ہے تو کوئی ہرج نہین مٹی کی آڑ مین سب کچھ مناسب ہے - اور اگر پتا نہین لگتا تو خوش ہو کر رینگنا کیا منع ہے -
مولانا کہتے ہین -
دستِ نگار مین نہ قدح ہے شراب کا ☆ ایک مہ کے ہاتھ مین ہے قدح آفتاب کا
قدح بار بار مناسب نہین - زیادتی ہر ایک چیز کی بری ہوتی ہے - پہلے مصرعہ مین یون کہیے " دستِ نگار مین نہین پیالہ شراب کا ☆
مولویصاحب کا مطلع ہے -
لکھینگے وصف جب یہ رخِ لاجواب کا ☆ گردون سے چھین لینگے ورق آفتاب کا
لفظ "یہ" محض بیکار ہے -
پھر فرماتے ہین -
پیالہ ہے عکس گیر رخِ لاجواب کا ☆ اولٹ کر ہو آفتاب پیالہ شراب کا
یہان بھی لفظ "یہ" بیکار ہے -
مولویصاحب ارشاد کرتے ہین -
کیونکر بو جھے نہ تیرہ درونون مین جوش دل ☆ بوتل مین رنگ اور ہے موجِ شراب کا
جناب مصرعہ اول ذرا درست کیجیے - اشارہ کافیست -
فرماتے ہین -
آنکھون مین سب کے مہر کی صورت ہے گھر ترا ☆ نورِ نظر تو ہی ہے ہر ایک آب و تاب کا
سبحان اللہ معشوق اور نورِ نظر - کیا ہی نیا مضمون ہے ! بھلا یہ آتش ناسخ وغیرہ کو کب سوجھتا
پھر کہتے ہین " -
ہر عضو عیب حسن سے تھرائے جاتے ہین ☆ فریاد وصل یار پیامِ قضا ہوا
اتنا یہ معشوق کا ہیکو ہے ملک الموت ہے -
کہتے ہین " -
میرا نون گمان اوس شوخ کا میم دہان ہو کر ☆ پھر آیا دائرے کے پھیر مین اب لامکان ہو کر
واہ ! " دہان " مین تو میم موجود ہے کیا ہی نیا مضمون ہے ! اوہو ہو ہو
اب فرماتے ہین " -
بجائے طائر دزدِ حنا ہاتھو نپہ رکھا اپنے ا اکما تک ب پھر و ن یون طائر بے آشیان ہو کر
شعر تو عمدہ ہے - خصوصاً یہان کے طوطی پالنے والون نے بہت پسند کیا -
پھر فرماتے ہین " اسکو شراب پینے کا کیا اشتیاق ہو ☆ منہ ہے پسارے دیکھو لوٹا شراب کا "
سبحان اللہ لفظ " پسارے " کیا ہی عمدہ ہے -
آپ کہتے ہین
زخمون پہ میرے جب سے نمکدان کنان ہین ☆ گل جتنے کھلے مین تیرے اس لال قبا مین
اس شعر پر ناظرین خود خندہ کنان ہونگے -
راقم - دلیر جو زن شیر از ؟ ! پ

(۲) نزلہ تپ - ثقل سماعت

جدید طریقے کا بجاے خود علاج

صاحبان نزول کو عموماً یہ معین کر یہ عارضہ متعدی ہوتا ہے اور اس سبب سے پیدا ہوتا ہے مشام اور اندر کی جھلی مین کیڑے ہوتے ہین جو کان سے منہ کو آتی ہے خوردبین سے یہ کیڑے نظر آتے ہین اور انکا ایک سہل علاج اسطرح کا ایجاد کیا گیا ہے کہ مریض اپنے گھر مین وہ نسخہ تیار کرے اور چند روز تک بعد ایکدفعہ استعمال کرنے تو بہت جلد اور بالکل دائمی صحت ہوجاے جسکو خواہش ہو اس اخبار کا حوالہ دیکر ۱/ کے ٹکٹ ای میڈکسن صاحب کے نام بہ نشان نمبر ۴۳ و ۵ ۳۔ ایسٹ بورن اسٹریٹ لرنٹو کناڈا کے نام بھیجدے ایک رسالہ آئیگا اور اس سے سب ترکیب معلوم ہوجائیگی ٭

دی انڈین فارمیسی

دوا خانہ ادویہ ہومیوپیتھی و ایلوپیتھی

اس دوا خانے مین ہومیوپیتھی و ایلوپیتھی طریقۂ علاج کی دوائین موجود رہتی ہین اور لائق اور تجربہ کار دوا سازون کی سپردگی مین ہین ایک تجربہ کار ڈاکٹر صاحب انکو فن معالجہ مین اعلے دستگاہ ہے نگرانی کرتے رہتے ہین -

اعلے قسم کی دوائیان معتبر کارخانون سے منگائی جاتی اور ہمیشہ کہنہ دوائین نکالکر تازہ مہیا کیجاتی ہین قیمت بھی اس خیال سے کہ ہر حیثیت کے لوگ خرید سکین ارزان لیجاتی ہے -

تقریباً یہان کے بڑے بڑے ڈاکٹر اس دوا خانے کی سرپرستی اور نگرانی فرماتے رہتے ہین -

ڈاکٹر تی سی گھوش ایک پرانے تجربہ کار ڈاکٹر اس دوا خانے مین ہمیشہ موجود رہتے ہین علاج کرتے ہین - جس کسی کو جسوقت مشورے کی ضرورت ہو آپ ہر وقت وہان ملین گے -

المشتہر

سی - تی - گھوش و کمپنی نظیر آباد لکھنؤ

اشتہار دانش آثار (س)

نئے مذاق کی کتابین جن حلقون مین شوق کی نگاہون سے پڑھی جاتی ہین یقین ہے وہان ذیل بھی لوگ مزوے لے کر پڑھینگے -

(۱) خیالات آزاد - اودھ پنچ کے مشہور ظریف طبع - اور شگفتہ خیال نامہ نگار حضرت مولنا آزاد کے منتخب ظریفانہ مضامین کا اخلاق آموز اور فصاحت ریز نوطرز دلکش مجموعہ - ۱۲۴ صفحہ - قیمت ۸ /

(۲) سوانح عمری مولنا آزاد - نئی قسم کی لالٹین جسمین نئی روشنی کا چراغ روشن ہے - کب کسی بال کے جھونکے آتے ہین مگر گل نہین ہوتا - یہ لالٹین بھی صنعت آزاد کے خاص کارخانہ کی بنی ہوئی ہے - ظرافت اور فصاحت سے تجربے اور معلومات کے شیشے عجب کاریگری سے لگائے ہین کہ ہر شخص اسمین اپنا چہرہ اور خط و خال بخوبی دیکھ سکتا ہے - ۱۲۰ صفحہ - قیمت ۱۰ /

(۳) دیوان آزاد - حضرت مولنا سید محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری کے خامۂ سحر طراز ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ - ۱۲۴ صفحہ - قیمت ۸ /

(۴) مسدس آزاد - حضرت ممدوح کا فارسی مسدس - قاآنی کی روش مین ابر و باران و باغ و بہار کی کیفیت - حکمت خیز آغاز - عبرت ریز انجام - ۴ صفحہ قیمت ۴ /

(۵) رباعیات شہباز - مذہب - قدرت - تعلیم - تمدن - اخلاق وغیرہ پر مختلف نئیے نوطرز - اور دلچسپ رباعیان ۹۴ صفحہ - قیمت ۴ /

اور کتابون کی فہرست عندالطلب - فرمائش ویلیو پے ایبل - محصول ذمہ خریدار

المشتہر

سید محمد عبد الغفور شہباز - صدر گلی - پٹنہ

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در بمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۱۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب براے فروش موجود است وسواے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرة الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر الاسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائبات کہ از آنہا روایت روایت شدہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضة الادب فی طبقات شعراے عرب و کتاب جمہرة العرب در شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صبا و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بروز مطبع طبع شدہ ہر کس کہ طالب باشد طلب دارد ٭

مضامین غیر

بنارس

از بنارس نروم معبد عام است اینجا
ہر برہمن بچہ لچھمن و رام است اینجا

برہمن بچارے تو مفت بدنام ہوئے واللہ اہیرون نے ناک مین دم کر رکھا ہے جب دیکھیے ہڑتال ۔ ضرور کسی اہیر صاحب نے دودھ مین پانی ملایا اور پکڑ گئے بیچے ہڑتال میونسپلٹی نے اکثرامی وصول کی اور حضرت نے ہڑتال کر دیا واللہ ہڑتال ہوا جو نیوسک کمیٹی بازی ہوئی ۔ ابھی کچھ ہی ہو دو دن ہوئے آج کل چرچا کا زور شور رہا ہے چاہیے آبرو سی پڑوسی ضلع والون کو تیر مار دیا ہو ۔ بات یہ ہے کہ اہیر بچارے کنھیا جی کے نازپروردہ بی کچہری کے بھائی بند وہ کب کسی کے ماننے والے ہین گورنمنٹ کو چاہیے کہ کوئی انتظام مناسب کرے جسمین تو ہمکو تو ملجایا کرے اور کچھ اس زمانہ مین ماننا تو بہت ہی دشوار ہے ۔ حضرت ایک بار آنکہ عرض کرتا ہون یہ کیا شے ۔ سنئے آپ کیا پوچھتے ہین جہان صدہا تہل ہوا کرتی ہین وہان ایک بات میری بھی سہی ۔ جونپور کے حالات مین دو ایک ضروری باتین رہ گئین ۔ وہ کیا ۔ وہ یہ کہ ایک سوشل رفارمر صاحب پیدا ہوئے ہین جنکے یہان اسدرجہ تعلیم و تہذیب بقول اونھین کے ترقی کر گئی ہے کہ صاحبزادیون کے ختنہ اور مکتب کی تقریبین ہوا کرتی ہین یقین ہو سوشل رفارمر کا پہلا پرچہ ملاحظہ ہو ۔ وہ بیچارہ بھی کیا کرے مردہ بدست زندہ ۔ آدمی کا ہیکو گھنچکر ہو رہا ہے جدھر جا ہاکل پھر گئی ۔ یار لوگ سب سمجھے بیٹھے ہین ؎

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے جفاکاری مین ٭
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین ٭

کہین دائی سے بھی پیٹ چھپ سکتا ہے ۔ اس معمے کی تفصیل آیندہ اور سنئیے ایک صاحب آج کل آدمی سے میان مٹھو ہو گئے ہین اس خانہ سے اوس خانہ اس پنجرے سے اوس پنجرے مین کوئی اڑا پسند ہی نہین آتا عزیز اقارب دوست احباب سب کو چھوڑ چھاڑ کنج قفس مین پناہ لی ہے ۔ آنکہ کے آگے ناک سوجھے کیا خاک مگر تاڑنے والے تاڑ ہی جاتے ہین اور بزبان ماضی یہ غزل نذر کر رہے ہین ۔

غزل

اسقدر ناز ہے کیون آپکو یکتائی کا | دوسرا نام ہے وہ بھی مری تنہائی کا
کانا پھوسی یہان ممکن نہین چھپنی ہرگز | کوچۂ یار تو بازار ہے رسوائی کا
اب نمائش تو مری جان ضرور ہی ہوگی | کون یان روکنے والا ہے بھلا آئی کا
گو کچہری مین نگہ بازی تھی اکثر ہوتی | یہ وصال آج ہوا ہے شب تنہائی کا
آج بھنگن سے اگر کل ہے چماری کوئی | دل ہے یا نقش قدم ہے کسی ہرجائی کا
جسقدر جلسۂ تہذیب نے رونق پکڑی | یہ نتیجہ ہے تری انجمن آرائی کا
اسقدر بڑھ گئی آپس مین عداوت جب سے | آبرو کا کوئی خواہان کوئی رسوائی کا
ڈاکٹر کی نہ خوشامد نہ دوا کی حاجت | ہو گئے جاری کہین قانون بھی دکھلائی کا

راقم ــــــ وہی

بک رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی ٭

بدنہ بولے زیر گردون گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

واللہ چغل خوری بھی دنیا کے عیوب مین کس درجہ بیہودہ اور لغو عادت ہے ۔ لینا ایک نہ دینا دو خواہ مخواہ کو جسکی دیکھیے شکایت کر رہے ہین ۔ جہان چار ہین کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور کہین جس سے کسی نہ کسی مرد شریف کی برائی پیدا ہو ۔ چغل خوری کوئی نئی بات تو ہے نہین ہمیشہ سے تھی اور ہمیشہ ہی بری بات سمجھی گئی یہان تک کہ واضعان قانون مذہب نے بھی الغیبت اشد من الزنا بانوار فتوی دیدیا قرآن پاک مین بھی اسکے متعلق صریح ممانعت کی گئی ۔ مگر مانتا کون ہے یہان تو خراب عادتون نے اسدرجہ دل و دماغ کو اپنے تسلط مین کر لیا ہے کہ چاہے نماز قضا ہو پنجگانہ کرین مگر صبح سے شام تک جب تک دس پانچ کی بدگوئی نہ کر لین کھانا ہضم نہ ہو ۔ غیبت نہ ہوئی کوئی چورن ہوا ۔ مگر اسکی جو کثرت آج کل گروہ افسران مین ہے دوسرے طبقہ مین نہین ۔ ہر شخص اسی فکر مین ہے کہ اپنے ہمعصر کو جا و بیجا ذریعون سے نیچا دکھائے اور خود رسوخ حاصل کرے ۔ اور اسکا ذریعہ اس سے بہتر کوئی نہین کلکٹر صاحب سے ملنے گئے ادھر اودھر کی باتون کے بعد کسی نہ کسی ہمعصر کی جھوٹ سچ شکایت جڑ دی صاحب بہادر بھی دس پانچ دن یہ سمجھکر کہ جب یہ شخص خود اس عیب کی برائی کرتا ہے تو اسکا مرتکب نہوتا ہوتا ہوگا خوش رہے مگر جب یہ راز افشا ہوا اور جناب ایسی باتین چھپنا بھی دشوار ہین لیجیئے اور ون نے بھی اپنے وار شروع کر دیئے اور اچھا خاصہ مشاعرہ ہونے لگا مین نے اونکو برا کہا اونھون نے مجھے برا کہا نتیجہ یہ ہوا کہ حکام کی نگاہ مین ملک کی نگاہ مین دنیا کی نگاہ مین اور سچ پوچھو تو خدا کی نگاہ مین دونون ذلیل ہوئے اور پھر ہوا ایسی تسکین کے کہ ؎

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد ٭

اور کچھ حاصل نہین ہوتا ۔ حکام کا قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور عوام مین بھی بدگمانیان پیدا ہوتی ہین ۔ حضرت اگر کوئی میری صلاح لے تو حکام کو خود ایسے آدمیون کو منہ لگانا نہین چاہیئے جو برائی بدشگونی کو اپنی ناک ہی

کٹوانا چاہتے ہیں اونکو شیخ سعدی کا یہ شعر یاد رکھنا چاہیے ؎

ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

ہمنے نہایت مسرت سے سنا ہے کہ بعض مقامات پر ترک غیبت کی سوسائٹیان قائم ہوئی ہین خدا کرے کل ہونے والی ہون تو آج ہی ہو جائین یہ آئے دن کے فسادات تو مٹین ❊

ر ا ــــــــــــــــــــــــــــــ م

ظریف

نا قدردان کی نوکری سے بری
کرنے بوریا شکر سخوری

ہمت تیری حیدرآبادی سازشون کے ذم مین خدا اور پلوڈن کے حوالے!

آخر کار نواب مہدی علی بھی بزبان حال ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہین لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

پڑھتے ہوئے حیدرآباد سے نکالے گئے - سچ یہ ہے کہ سرزمین حیدرآباد دس سال تک اول جنت آشیان کے لگائے ہوئے جتنے لیاقت اور قابلیت کے درخت تھے وہ سب بیخ و بن سے ملیامیٹ کر دیے گئے - مہدی علی کیسے ہی آدمی ہون مگر کوئی شخص اونکی قابلیت اور لیاقت پر دو رائین نہین دیسکتا اونکی برخاستگی نے جملہ بہی خواہان ریاست کو یقین دلا دیا کہ حیدرآباد پر کوئی نہ کوئی آفت ضرور آنیوالی ہے - اسوقت چاہے کوئی خوش ہو بغلین بجائے گر وہ وقت قریب ہے جب ؎

یہ مین نہ مانا کہ آج خنجر مرا گلو بھی نہین رہیگا
مگر مین قاتل کے اوستمگر ہمیشہ تو بھی نہین رہیگا

چاہے کوئی رہے یا نہ رہے ہمین تو بیچاری سلطنت آصفیہ کی خیر نظر نہین آتی - حضور نظام موم کی ناک ہو رہے ہین اور ذرا نیک و بد نہین سمجھتے - جب اپنے قدیم ملازمان معززہ معتمد کے ساتھ اونکی یہ حالت ہے تو رعایا کو اونسے کیا امید ہوسکتی ہے - واللہ حضور کی کمزوری تو لکھنؤ کے شہدون کا ایک مضمون یاد دلاتی ہے ایک مجلس مین مرثیہ خوان صاحب نے مصائب کربلا بیان فرمائے لوگ روتے رہے میان شہدے صاحب بھی تا دیر غور مین رہے اکبارگی ارشاد کیا "واہ رے اللہ! جب تو اتنے بڑے پیغمبرزادون کا نہوا تو یہان کس . . . کو تجھسے امید ہے - واقعی جب حضور نظام خلد اللہ ملکہ (گو اب مسٹر پلوڈن اور نواب سرور جنگ کے چلتے اسکی امید بہت کم ہے) مہدی علی اور مشتاق حسین کے نہوسکے تو او بیچارے ملازمین کس کھیت کی مولی ہین - پانیر نے کیا خوب صلاح دی ہے کہ جب تک زمانہ موافق رہے حیدرآباد مین آدمی لوٹتے مارتے جلد سے وہان یہ امید کہ بہت دن بکر خیر خواہی ریاست کرے محض حماقت ہے ❊

ر ا ــــــــــــــــــــــــــــــ م

ظریف

ٹائین ٹائین فش

برسون کی کوششون تدبیرون - چالاکیون حکمت عملیون سے اک ہتھپلیتی فرانس اور سیام کے جھگڑے کی طیار ہوئی تھی" بڑے بڑے کھیل بڑے بڑے تماشے" کا سامان کیا گیا تھا - ادھر سے پلیس اور ادھر سے دوچرکس - سازو یراق سے دونون جانب آراستہ یلا ! مانبرد آزماتے دونون کی بحری اور بری فوجین پیراستہ - یہ ایک طرف بھرے وہ دوسری طرف ہتھے پر اوکھڑے ہوئے روکے رکتے ہین نہ تھامے تھمتے - اگر ہماری نہ مانی تو ہم ضرور لڑینگے آٹے دال کا بھاؤ معلوم کرا دینگے - دوسرے صاحب جواب دیتے ہین ہم کیون ماننے لگے کچھ آپ سے ذلیل ہین ؟ اگر ہوس ہے ع

ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو -

آئیے دو دو ہاتھ ہو جائین - یہان بھی کوئی موم کا نہین - لوہے کے چنے ہین - دانتون پسینا نہ آجائے تو نام نہین - کیا ہمکو کوئی ایسا دیسا سمجھ لیا ہے چین سے جو منہ کی کھائی تھی کیا اوسکو بھول گئے - وہ بھی ہماری طرف ہے - اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ انگریز بہادر بھی اپنے ہی ہین - آپ کی حقیقت اونکے آگے کیا ہے -

غرضکہ فوج - گنبوٹ - گولہ بارود سبھی کچھ فراہم ہونے لگا - اب کیا ہے کوئی دم مین شدہ ہوا ہی چاہتی ہے - اب چلنا ہی چاہتی ہے - لڑائی کہنی نہین - سفیرون نے بوریا بدھنا سنبھالا - روانگی کی تاریخ مقرر ہوگئی - اخیر مراسلہ بھی آگیا - شرائط پر بھی حجت ہو چکی - بس چند گھنٹون کے بعد دیکھنا کیسی دھوم دھامی جنگ چھڑتی ہے - چیل کوؤن کی ان برسون کی دعوت کے سامان مہیا ہو جائینگے - لہو کی ندیان کیا سمندر بہ جائینگے - کشتون کے انبار لگ جائینگے - اور پھر یہ چنگاری نہین معلوم اس آندھی مین کس کس کے جھونپڑے اور محل جلائے - بھئیا ہوشیار ہو جاؤ - اپنا اپنا بیتا کرو - اب یہ بلا رکنے والی نظر نہین آتی -

فرانس کے اخبار سیام کیا اوسکے طرفدار انگریزون تک کو بے نقط سنانے مین باک نہین کرتے پارلیمنٹ مین کھلبلی مچی سر دست اور کیا ہو سکتا تھا دل کا بخار نکالنے کو ایک آدھ ممبر نے سوالات بھی پوچھ لیے اور گول جواب سن لیے - لارڈ ڈفرن بلا کر پھر پیرس بھیجے گئے - پیچیدہ گفتگو بھی پیش آگئی - ایک آدہ قلعہ بھی فرانس نے لیلیا -

محبانِ ہند۔ "اسکا حال تو دیکھیے" - لبرل وزارت - "آئرلینڈ سے چھٹی تو ہولے"۔

یا قوتیہ شور اشوری تھی - دونون اپنی اپنی ہٹ سے ہٹنے والے معلوم نہوتے تھے -
فرانس کہتا تھا -

آن زمین ما شمیم کہ رو بجنگ نتابیم ما

سیام جواب دیتا تھا -

آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

یا یہ بنے تکی کہ ایکبارگی چھینک جو ہوتی ہے - میان سیام صاحب کچھ سوچ سمجھکر آپ ہی آپ لیٹ ہی گئے کیطرح چاروں شانے چت لگے دم ہلانے - جو چاہو کہو سب منظور جو شرائط پیش کی بسر و چشم قبول

چھیئے صاحب مردان موقوف تقریر مسمار ساختند جنگ و جدال بر باد سپاہی چوڑیان پہنین گنسوٹ لنگر انداز ہون - ادوائی ہتھائی موقوف - مخالفت ملتوی جو کچھ فرانس کا نقصان اور خرچ ہوا ہوگا کُلے پائی ہم دینداء - یہی واہ انھون نے تو امیر شیر علیخان کے بھی کان کاٹنے دو بیچارہ تو انگریزون سے بگاڑ کر دو دو جوتیان اٹھا تو لیا تھا - اور جب بھاگا ہے تو مارے شرم کے مزار شریف مین منہ زمین تو ہوگیا تا دم انگریزون کو منہ دکھایا نہ رعایا کے سامنے آیا شاہ سیام تو اوس سے بڑھا غیرت دار نکلے

راقم جنگ طلب

نیا چٹخارا

حضرت نا - اودھ پنچ کے ایک پرچے کو دیکھتے ہی خوش ہوگیا طبیعت بھر بھرا اُٹھی مین تو آجکل فکر مین ڈوبا ہوا چکر گھنیان کھا رہا تھا خدا سے چاہتا تھا کہ اس پرانے فن کی سعی بازی نغز گفتاری سے بچیا چھوٹے بھاگے کو ایک ساتھی ملگیا معلوم ہوگیا کہ آپ بھی جدت پسند ہین دنیا مین اور بھی بہت سے پڑے ہوئے ہین - آپ ہی کیا یاد کرینگے - لیجئے آج بندہ بھی آپ کے مذاق کی چیز لایا ہے - اب جو آپ کو ادھر توجہ ہوئی ہے تو یہان خادم بھی چٹ لنگوٹ باندھے خدمت کو حاضر ہے - ابھی دو نئے نئے کھیل بڑے بڑے تماشے دکھاتے ہون کہ عقل دنگ ہوجائے -

(۱) ڈائمنڈ پزل -

ایک غیر منقوط حرف - احاد کا ایک عدد - ایک انگریزی لباس - ایک مشہور حکیم - ایک مشہور پیغمبر - ایک خوبصورت جانور - ایک منقوط حرف -

(۲) اسکوائر ورڈز -

(الف) پنج حرفی - ایک دوکاندار - ایک طرف مغموم - شادابی قوت -
(ب) چہار حرفی - خوبصورت - رحمت - ایک چوپایہ - شہرت -
(ج) سہ حرفی - ایک جرم ظلی شرعی مین ضرب المثل شے - مقدار قلیل
ایضاً - ٹرائی - بکرا - دام -

(۳) چیستان -

مین ایک جگمگاتا ہوا - نورانی لفظ ہون - اور دو اجزا سے مرکب ہون - دونون جزو ملاکر مین وہی ہون جو ہر ایک جزو کو علحدہ علحدہ لینے سے ہون -
بتاؤ مین کون ہون -

(۴) لٹریچر پزل - پرانے زمانہ کا ایک ہندوستانی شاعر اپنے نام کو یون بیان کرتا ہے -

۱- ناٹک مین ہون ناول مین نہین
۲- ناتے مین ہون نقل مین نہین
۳- مخمل مین ہون ساٹن مین نہین
۴- جالی مین ہون ململ مین نہین
۵- دامن مین ہون چولی مین نہین
۶- گاجر مین ہون مولی نہین -
۷- شکسپیر مین ہون ملٹن مین نہین -

بتاؤ مین کون ہون - ؟

ا - ع از کاکوری

تکیہ نامردان

لیجئے پنچ گروہ عرف علی گڑھ مین - مدرسۃ العلوم یا تہونہار - اوٹھتی کونپل - مسلمانون کے بچون کے واسطے تعلیم گاہ - کالج بورڈنگ ہوس تہذیب گھر تھا یا زمانے کی ہوا لگتے ہی تقلب ماہیت جو ہوتی ہے - ادھر اودھر کے متروک الدنیا مخرج البلد بزرگوارون کا مامن ہوگیا جو صاحب نوکری سے چھوٹے - عہدے سے برطرف کیے گئے - اپنی چراگاہ سے نکالے گئے سیدھے پوتے سر سید کی طرف منہ اوٹھائے آنکھین مارے خیالات کے بند کیئے سر سید کے قدوم تحریت لزوم کی بو سونگھتے علی گڑھ کیطرف بھاگے چلے آتے ہین - اور آتے ساتھ ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ دکنی کمائی کا گٹھر کاندھے سے اوتار پس پشت رکھ بسنہ الب سر آپا سافرون کو حقہ پانی دینے والون کیطرح اپنی معزولی کو قوم کے تنزل کے ساتھ مدغم کرکے وتعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر کی تفسیر قصۂ شاہ روم کے پیرائے مین اونچے سرون مین لگے الاپنے - مولوی انتصار جنگ جس آؤ بھگت کے ساتھ نکالے گئے سب پر ظاہر ہے کسی نے نصر ینصر آفنو ناصر کی گردان نہ پڑھی بیچارے ازان سو راندہ واتین ور ماندہ کٹے کنکوے کیطرح تہاتے دوسری دفعہ بھی شمال مغرب کیطرف کنیاتے حسب عادت جھپا کر ملیگڈھ مین مدرسۃ العلوم کی عمارت پر آگرے انتصار جنگی دم چھلا دکن کے طوفانی ہوا مین بکھر رہا یہان خالی خولی مشتاق مین ہوکر ہو پہنچے خیر صبح گئے سلامت آئے جان بچی اور لاکھون پائے -

دوسرا نمبر محسن الدولہ محسن الملک نواب مہدی علیخان منیر نواز جنگ کا تھا

انھون نے دیکھا مجھنے میشر دنے اوسطرف کی سیدھیان بھری ہین اور یجز وہان کے دوسری جگہ ملنا ہی کہان ہے یہ بھی اوسیطرف جھکے آپ جانیئے کام کا بھی آدمی بغیر کچھ کیے جی نہین لگتا ــ

رکا وخوب نہین طبع کی روانی مین
کہ بو فساد کی آتی ہے بند پانی مین

اور سیہ ستم یہ کہ زندیقان رہنیشن بوحیرانی جس بات سنے کہی ہچکیدان مین انکو سنبھالا تھا وہی ایک تازہ مصیبت کی باعث ہوئی یعنی اپنی سرنا کے بہت راز وان سے واقف تھے اب نکالے جیگئے اور نپشن مقرر ہوئی تو اس شرط کے ساتھ کہ خبردار کوئی راز نکلنے پائے اگر ذرا بھی بوبھوٹی تو وظیفہ تفرو والی الدین اس تی ہے نے ادب ہی ناطقہ بند کیا۔ اب سوا اسکے کہ مذہبی تصنیفات قومی مرثیون سے دل کا بخار نکالین اور کون صورت باقی رہی دل تو ماننے کی بھیری سے پہلے ہی سے ٹوٹ پھوٹ کر چور المیدہ ہو رہا ہے اب جو کچھ زبان سے نکلے کا موثر اور پُر درد ۔ حزین خستہ بھری بھری صدا کے ساتھ ہمالت قوم کے اظہار کے بہانے کچھ اپنے دل کے بخار بھی نکل جائینگے ۔ جیسے اکثر بڑھیا مین پڑوس مین اپنے شوہر یا بیٹے کو یاد کرکے خوب پھوٹ پھوٹ کر رولیتی ہین ــ

نمبر تین ہمارے مولوی الطاف حسین حالی یہ بھی سُنا ہے علی گڑھ ہی مین آپڑینگے یا آپڑے ــ

سب سے بڑھکر تاسف کی خبر یہ ہے کہ سید محمود ہمارے پنرہچرکے بیرزادے چیف جسٹس وغیرہ کے ظلم سے اکتا کر ہائی کورٹ کو چھوڑنے پر مجبور ہونگے ــ پھر آخر انکا ٹھکانا کہان ہے یہ بھی ہر پھر کر کیا عجب وہین آئین ــ بس اب سر سید صاحب ایک پرانی املی ہونگے جسمین یہ سب ہمگو ڈر اآکر تسکین کےئے ،،

راقم

مرد میدان

رموز مملکت خویش خسروان دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

اخبار اودھ پنچ مطبوعہ ۲۲ جون ۱۹۰۳ء مین ایک مضمون لکھنو فرنگی محل کا فتوی کے نام شائع ہوا دیکھتے یہ خیال گزرا کہ اس پرچے مین سماع و حل کی بھرمار ہے یہ مضمون بھی کوئی تازہ تصنیف مثا ہے جو اظہار مطلب کو مصنف صاحب نے مُشتہر کرایا ہے ـ لیکن غور اور فکر کے بعد معلوم ہوا کہ نہین نہین ایک فتوے ہے پر رسالہ کس ہین اور مخبر اوسکے کوئی شاہ صاحب ہین ـ اگر شناسے خود بخود گفتن جائز ہوا اوس سے کچھ نتیجہ نکل سکے تو وہ ڈاکٹر ہین حکیم بھی ہین

شاعر بھی ہین مضطر تخلص ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ عیسیٰ نگر مین ہین ــ
تقدس مآب حضرت شمس العلما ابو الحیا مولانا محمد نعیم صاحب کو سارا عالم جانتا ہے اور اونکے جمیع فضائل علم و عمل ایک دوسرے پر سبقت اور بزرگی حاصل کرنے کے لیئے فوق علے فوق اور پبلک مین مان لیئے گئے ہین جنکے واسطے مثل علوم متعارفہ اقلیدس ثبوت کی ضرورت ہی نہین یہ اعتراض انھین کے فتوی پر کیا گیا ہے جسمین پہلے تو غلطی کا اعتراف خط کے ذریعہ سے چاہا گیا تھا جسپر جناب ممدوح الشان کی خموشی اختیار کرنا لکھا گیا اب عام طور پر بذریعہ اخبار وہی خواہش ہے اور اس مرتبہ کا سکوت بخیال خود خواہ مخواہ غلطی کی دلیل تصور کرنے کو ارشاد ہوا ہے ہمکو کوئی وجہ اسمین قیل و قال کرنے کے لیئے نہین ہے اسواسطے کہ جناب فضیلت مآب کی خموشی مطابق آئین حکماے سلف بمصداق قول شیخ شیراز بجاے جواب مناسب اور احسن ہوئی ہے ـ اب ہمکو اسقدر ضرور دکھلانا اور ثابت کرنا ہے کہ یہ جواب کیسا موزون اور کسقدر اچھا شایان ہے ـ استعداد علمی معترض صاحب ملاحظہ ہو افاعلین اس فعل کے بدرجہ غوث و قطب و اولیا ہوئے) ایسے بزرگو کی فعل کا فاعل و مفعول کا کہنا کیا فصاحت و بلاغت ہے ــ درجہ غوث و قطب کے بعد اولیا کا درجہ سبحان اللہ ـ کیا مبلغ علم ہے قرآن پاک کی اس آیت کو الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ؕ دیکھین لیکن سمجھنا مشکل ہے کسی اردو لغت مین نظام الدین اولیا دیکھا ہوگا سمجھ مین نہین آیا کہ اولیا ولی کی جمع ہے ورنہ اولیا کا درجہ قرار نہ دیتے (اونکی علویت مرتبت پر جہان ناطق ہے) یہ اجتماع فاش غلطی ہے جو اردو کے حرف شناس بھی نہین کرتے علو مرتبت یا علیت مرتبہ (بالفتح ولث ریدیا) ہونا چاہیئے ـ (فتوی علما کا ثبوت وبا اسناد ہوتا ہے اور یہ اولیسے مبرا) لغت مین مبرا کے معنی پاک کردہ شدہ کے ہین معلوم نہین معترض صاحب نے کیا معنے ذہنی قرار دیئے ہین ــ استفتے اور فتوی کا خلاصہ جو لکھا گیا ہے اوسکے بعض فقرے قابلیت علم کی وجہ سے خبط ہین مگر جنکا مطلب واضح ہے اون افعال کا فاعل کوئی ولی نہین ہوا ہے اور جسنے کہ وہ افعال کیئے اوسکی مدح مین یہ شعر مولانا روم کا صادق ہے ؎

کار شیطان میکند نامش ولی
گر ولی این ست لعنت بر ولی

بڑی حجت جو معترض صاحب کے دل مین ہوگی وہ سماع خیال مین آتی ہے جسکو گانے کے لفظ سے لکھا ہے گانے اور سماع مین سنے اور رسے کا فرق ہے ـ سماع اگر جائز بھی ہو تو اہل حال کے لیئے نہ ابناے ملال کے لیئے ـ چونکہ انگریزی مین آجکل بیکن اور نیوٹن کے ملحدانہ خیالات ہوتے ہین اس لحاظ سے وہ قابل حذر ہے ـ اگر صرف زبان انگریزی کہی جاتی تو شاید بضرورت جائز ہوتی معترض صاحب نے حافظ جلال الدین

سیوطی کی کتاب دالقول الشرق فی تحریم الاشتغال بالمنطق کا نام نہین سنا ہے ورنہ علوم انگریزی کے پڑھنے پر کلام نکرتے - باقی اور افعال جو خلاصہ فتوی مین لکھے گئے ہین وہ سراسر شیطانی کام ہین لعنت اللہ علی الفاعلین ونعوذ باللہ من شرہم - اسناد اور ثبوت علما سے قول اوسوقت مندرج فتوی کرتے ہین جب اون مسائل کا اظہار اور استفادہ ارباب علم و اصحاب فن پر مبنی ہوتا ہے عاصی کے لیئے صرف صاحب فتوی کا استناد او اعتبار کافی ہے - اب معترض صاحب کو چاہیئے کہ وہ اس جسارت او گستاخی کی معافی چاہین جو اونھون نے ایسے برگزیدۂ زمانہ کی خدمت مین کی ہے اسلیئے کہ ہم مفتی فتوی کے علم و فضل او معترض صاحب کی ڈاکٹری اور حکمت اور نظم پایۂ چھوچھکا اور رتبۂ شاعری سے بخوبی واقف ہین ❊

راقـــــــــــــــــــــم

محمد الفت علی امیٹھی لکھنو

تو کار زمین را نکو ساختی

کہ با آسمان نیز پرداختی

بلکہ از کو ہم نہین کرتے ہین کہ وہ بقول خود اُردو مین نئی روح پھونکے اوسکے جذبات بڑھاوے بجلی کی رنگت کے لٹریچر کے نمونے دکھاوے اور نئے خیالات ظاہر کرے - اسکے لیئے وسیع میدان ناول اور دلچسپ عجائب خانہ ڈراما موجود ہے اور اگر اسپر بھی اوسکی طبع جولان کو سیری نہو تو گلستان تاریخ وسیر کی سلطنت و دولت کے چمن مین گلچینی کرنا اور نئے شگوفے کھلانا مضائقہ نہین ہے - لیکن وہ سیمرغ طبیعت پر سوار ہوکر آسمان کیطرف اسغرض سے پرواز نکرے کہ باغ بہشت کی روش پر پریون کو تماشا کرنے دلرہ کا پارک بناوے - اور دوزخ مین لکڑیون کے شعلون کو ہیچ و پوچ سمجھکر انجن کی اعلے ترین گرمی سے کام لے -

۱۰ ماہ جون ۱۸۹۳ء کے پرچے مین امیر معاویہ کا فتح قسطنطنیہ کے لیئے فوج بھیجنا اور اوسکے محاصرے مین حضرت امام حسین صلوۃ اللہ علیہ کا باتحتی یزید پلید شرکت کرنا کس آب و تاب اور بلند پروازی کے ساتھ لکھا گیا ہے جو سراسر عقلاً و نقلاً غلط ہے ہمکو یہان بحث صرف امام ہمام کی شرکت سے ہے جسکو ہم عقلی اور نقلی دونون دلیلون سے ثابت کرتے ہین کہ غلط اور کسقدر غلط ہے علامہ فضل اللہ الرشید نے کتاب جامع التواریخ کی تیسری جلد مین حضرت امام انام کی تمام کلی و جزوی سوانح عمری لکھی ہے جسمین اس واقعہ عجیب وغریب کا کہین نشان نہین وہ کہتا ہے کہ آپکے تمام سفر سرزمین عرب کے اندر واقع ہوئے اور ظاہر ہے کہ قسطنطنیہ بلاد یورپ مین ہے مؤلف مضمون کو ایسے نئے خیالات کے اظہار مین نام مورخ اسلامی کا نہ ظاہر کرنا چاہیئے تھا جس سے اوسکو وثوق ہوا اوسوقت دیکھا جاتا کہ لائق اعتبار ہے یا نہین - حضرت امام علیہ السلام کے حالات اور واقعات کی صحت مثل حدیث نبوی اسمار الرجال پر مبنی ہے اور ظاہر ہے کہ جو تفتیش اور کوشش مسلمانون نے اسمین کی ہے دنیا کی کسی قوم نے کسی بات کے لیئے نہین کی اور یہی اور جستجو انسانی حالت کی انتہا سے احتیاط ہے - خاندان امیر معاویہ سے اور حضرت امام سے صفائی اور میل جول نتھا جو ایسی شرکت گوارا ہوتی اور یزید کے سے امیر الجیوش کی ماتحتی آپ اختیار کرتے - حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ امیر معاویہ ایک سال شام سے حجاز مین آئے حضرت امام حسن مجتبی نے قصد ملاقات کا ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ اوس سے نہ ملو اور نہ سلام علیک کرو - مسلمانون کا امیر الجیوش اپنی فوجی جماعت پر حکمران اور زمانہ جنگ و جدل مین قاضی کا رتبہ رکھتا تھا اور پیشوا نے نماز بھی وہی ہوتا تھا - یزید کے فاسق و فاجر ہونے مین شک نہین حضرت امام اوسکی تبعیت کسطرح قبول کرتے اور اگر کی تھی تو آخر مین انکا بیعت عبث تھا اور جب انکا بیعت عبث تھا تو وقوع شہادت بھی صحیح نہین ہوا اور عدم شہادت سے نعوذ باللہ وہ تمام حدیثین رسول اللہ کی اور ارشاد نبوت پناہ غلط ہے - اسلیئے یہ واقعہ غلط اور جھوٹ آنحضرت پر بہتان عظیم ہے ؎

گفت انچہ حق بود گفتم تمام
تو دانی و تدبیر تو والسلام

راقـــــــــــــــــــــم

سید الفت علی - امیٹھی - لکھنو

حل معمّا مندرجہ اودھ پنچ ۲۳ - جولائی ۱۸۹۳ء

آپ "کمال" ہین

ح - ع عظیم آبادی - منطقہ حارہ - نظیر احمد کیرانوی - س - س -
ع - کاکوری - چہیدی لال الہ آباد - غلام اکبر خان اورنگ آباد -

اطلاع

نئی چاشنی کے حل ہفتہ آیندہ -

(۲) نزلہ تپ - ثقل سماعت

جدید طریقے کا بجائے خود علاج

صاحبان نزول کو معلوم نہین ہے یہ عارضہ متعدی ہوتا ہے اور اس سبب سے پیدا ہوتا ہے کہ نشام اور اسکی جھلی مین کیڑے ہوتے ہین جو کان سے نکلتے ہوئے خوردبین سے کیڑے نظر آتے ہین اور اسکا ایک سہل علاج اس طرح کا پیدا کیا گیا ہے کہ مریض اپنے گھر مین وہ نسخہ تیار کرے اور نیز اس کے بعد کیا جائے استعمال کرے تو بہت جلد اور بآسانی دائمی صحت ہو جاوے جسکو خواہش ہو اس دوا کا حوالہ دیکر ۱۲ ٹکٹ اور ٹامس صاحب کے نام بہ نشان نمبر ۳۲ و ۳۳ ایسٹ بورن اسٹریٹ ٹورنٹو کناڈا کے نام بھیجے ایک رسالہ آئیگا اور سب ترکیب معلوم ہو جائیگی۔

دی انڈین فارمیسی

دوا خانہ ادویۂ ہومیوپتھی والوپتھی

اس دوا خانے مین ہومیوپتھی والوپتھی طریقۂ علاج کی دوائین موجود رہتی ہین اور لائق اور تجربہ کار دوا سازون کی نگرانی مین ہین ایک تجربہ کار ڈاکٹر صاحب بھی انکو فن معالجہ مین اعلےٰ دستگاہ ہے نگرانی کرتے رہتے ہین۔

اعلےٰ قسم کی دوائیان معتبر کارخانون سے منگائی جاتی اور ہمیشہ کہنہ دوائین نکالکر تازہ مہیا کیجاتی ہین قیمت بھی اس خیال سے کہ ہر حیثیت کے لوگ خرید سکین ارزان لیجاتی ہے۔

تقریباً یہان کے بڑے بڑے ڈاکٹر اس دوا خانے کی سرپرستی اور نگرانی فرماتے رہتے ہین۔

ڈاکٹر سی - سی گھوش - ایک پرانے تجربہ کار ڈاکٹر اس دوا خانے مین ہمیشہ موجود رہتے ہین علاج کرتے ہین جس کسی کو بوقت مشورے کی ضرورت ہو آپ ہر وقت وہان ملین گے۔

المشتہر

سی سی گھوش و کمپنی نظیر آباد لکھنؤ

اشتہار دانش آثار (س)

نئے مذاق کی کتابین جن حلقون مین شوق کی نگاہون سے پڑھی جاتی ہین یقین ہے وہان ذیل بھی لوگ مزہ لے کر پڑھینگے۔

(۱) خیالات آزاد - اودھ پنچ کے مشہور - بلبلِ - اور شگفتہ خیال نامہ نگار حضرت مولنا آزاد کے منتخب ظریفانہ مضامین کا اخلاق آموز اور فصاحت ریز نوطرز دلکش مجموعہ - ۱۲۴ صفحہ - قیمت ۸ر

(۲) سوانح عمری مولنا آزاد نئی قسم کی لالٹین جسمین نئی روشنی کا چراغ روشن ہے - کس کس بلا کے جھونکے آتے ہین مگر گل نہین ہوتا - یہ لالٹین بھی مصنف آزاد کے خاص کارخانہ کی بنی ہوئی ہے - ظرافت اور فصاحت نے تجربے اور معلومات کے شیشے عجب کاریگری سے لگائے ہین کہ ہر شخص اسمین اپنا چہرہ اور خط و خال بخوبی دیکھ سکتا ہے - ۱۶۱ صفحہ - قیمت ۱۰ر

(۳) دیوان آزاد - حضرت مولنا سید محمد و صاحب آزاد جہانگیر نگری کے فارسی اور ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ - ۱۲۴ صفحہ - قیمت ۸ر

(۴) مسدس آزاد - حضرت ممدوح کا فارسی مسدس - قاآنی کی روش پر - ابر و باد و باغ و بہار کی کیفیت - حکمت خیز آغاز - عبرت ریز انجام - ۲۴ صفحہ قیمت ۴ر

(۵) رباعیات شہباز - مذہب - قدرت - تعلیم - تمدن - اخلاق وغیرہ پر نہایت منیہ نوطرز - اور دلچسپ رباعیان ۹۴ صفحہ - قیمت ۴ر

اور کتابون کی فہرست عند الطلب - فرمائش ویلیو پے ایبل - محصول ذمہ خریدار

المشتہر

سید محمد عبد الغفور شہباز - صدر گلی - پٹنہ

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی و فارسی و کتب قلمی در محلہ امیر کاری نمبر ۱۲ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروخت موجود است وسوائے آن کتاب منتخبات محمد شاہی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و عجم از صدر الاسلام تا زمان شتمبر اشعار عربی و فارسی و ہندی و غیرہا باقی کہ از آنہا روایت روایت شدہ کتاب خلائق نعائی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب بہجۃ العرب و شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ گلشند و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صبا و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ برزو مطبع طبع شدہ ہر کس کہ طالب باشد طلب دارد۔

مضامین غیر

نہ تاشے ہین نہ باجے ہین نہ نوحہ ہے نہ ماتم ہے
کہان کی روشنی برقی چمک کیا قدرتی کم ہے
برابر رو رہا ہے آسمان کو اسقدر غم ہے
چھتین ٹپکتی ہین گھر گرتے ہین چوطرفہ دھما دھم ہے
محبو خالی سر پیٹو محرم سے محرم ہے

واہ رے تری قدرت سبحان اللہ ستاری کی یہ صفت ہے خدا اسے تو کسی بات کا پردہ نہین ہمارے بہو کے پیاسے ننگے بھوکے غریب محتاج لکھنؤ شریف علیہ الرحمۃ کی حالت یون تو اظہر من الشمس ہے لیکن خدا خوب جانتا ہے فقط وضعداری سے ہمچشمون کی چشمک کے خیال سے طمانچہ مار کے منہ لال کرنا پڑتا ہے نہین تو ڈھول کے اندر خول امیر غریب ادنی اعلی سبکے یہان صبح ہے پھر خیال کرنے کی بات ہے کہ جب سکہ علیہ السلام جنکی ساری روشنی ہے وہی خفا ہین ۔ دیکھے جاتے ہین مناتا کیسا منت خوشامد سے بھی تشریف شریف کا ٹوکرا نہین لاتے جتنی لاجا لوجی کر دو اور بھی بتھے پر سے اوکھڑے جاتے ہین پھر فرمایئے دھوم کی مجلسین کہان سے ہون بھڑکے علم کہانسے اوٹھین جلجگاتی روشنی کہانسے ہو ڈھال سی شیہ بالین کیونکر پکین کھیر کی قفلیان حسین آباد کے تالاب سے بڑی بڑی کہان سے بھری جاین اب یہ باتین بالا عذر اگر ترک کیجائین تو مفت خورے کوستے ہین ہمصورت طعنہ زنی کرتے ہین دشمن کھلے خزانے قہقہے لگاتے ہین دوست دبی زبان سے اس بول گئے کہ کے سرنج کرتے ہین اکر کے سر ہلاتے ہین لہذا بوجوہات مرقومہ بالا کار کنان قضا و قدر نے وہ ترکیب معقول نکالی کہ ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے پردہ پوشی غربا کے لیئے افواج قاہرہ بادل خانصاحب جنرل کے نام حکم نامہ صادر ہوا کہ بالفعل بتعجیل تمام تمامی شہر پر اپنا تسلط قرار واقعی کر لو تھوڑے لکھے کو بہت جانو لے مرا بھائی اب جو اٹھائیسوین ذی الحجہ الحرام سے رسالے کے رسالے پلٹن کی پلٹن کمبل بن سے گھر آئین اور ہمدردی کے لیئے آنسو بہانا شروع کر دے کبھی پھسر پھسر اشک ریزی کبھی دو دھڑے کی موسلا دھار رقت کہ خدا دے اور بندہ لے طوفان نوح بھی گھلتے پانگ مین رہ جاے صبح سے صبح تک مجال کیا کہ بوندی تھمے آفتاب پرست مارے فاقون کے ادھ موئے ہو گئے آفتاب الدولہ بہادر نہ آج کھڑا دکھاتے ہین کل کلیان تو صاف مگر انگنائی مین کر کر دللا چھتون کی وہ کیفیت کہ چھلنی مین قدر کی تھی کیا طاقت ایک بوندی باہر ضائع ہونے پائے دل لگی باز مصیبت مین بن نہین پڑ کہتے یہ شعر استاد کا کلی اوڑھے چھتری

لگائے پڑھ رہے ہین سے

خدا کی رحمت ہے ہر جگہہ پر عجب طرح کی ہر اکی بارش
چھتون مین انگنا یکا ہے عالم گھرونین پی ٹپک رہی ہے

علم کہان کھڑے کرین تعزیہ کدھر رکھین فرش فروش زمین سوکھے تو بچھایا جاے کنول جھاڑ ہانڈی لپ سپکا رو کے تو روشن ہو بالغرض قدرت خدا سے چھت بھی لوہے کی ہو گئی اور تعزیہ بھی موم جامہ وغیرہ مین لپٹ کر آ گیا تو پانی راستہ نہین دیتا آئے جائے کون گھر والا یا گھر والی مجاور مجاورنی بنی شمع کے گل کاٹتی پھرتی ہین کبھی اٹھین آ کر لی تبی سالگا دی نوحہ مرثیہ کی یہ کیفیت کہ بغیر استطاعت سیار سارے محلہ مین گھر گھر پکارا لیکن پھر بھی کوئی نہ آیا بیوی میان متفق اللفظ حسن حسین کر کے صبر شکر سے بیٹھ رہے کوئی کسی کو کچھ کہہ ہی نہین سکتا کیونکہ ایک حمام مین سب ہی ننگے امیر امرا بادشاہ وزیرون کے امام باڑونین جہان کہ منقین دقیقہ مین منتمون متولیون کی چاندی ہو گئی کوئی کچھ کہی نہین سکتا کہ کیا ہوا کیا نہین ہوا اشا رونا رو رہے ہین صاحب قبلہ کل کی کڑک مین ایک الگ پچیس ہزار گیلن تیل کا بھرا پتی سے درست جلانے کی نوبت نہین آئی کہ پشت بزمین رسید چھن چھن کر کے ٹوٹ گیا کھانے کی دیگین جو بلا مبالغہ کئی ہزار ہو نگی دمڑے گی لگی سڑ کے پالس ہو گئین اور کوئی نہ آیا کہ حصہ تو بیچا تا وقت کی بات بہت ڈھونڈا مزدور بھی نہ ملے نہین تو گھر دن ہی پڑا دیجاندے کے بھجوا دیا جاتا آخر بہا دیے گئے گڑھا دیئے گئے راتون کو زیارتون کے بدلے شمع کا ٹونٹا ہاتھ مین لیئے مکان کے چارون کونے جھانکتی پھرتی ہین اے لیجیے ادھر سے بھی پانی آنے لگا لو صاحب ابتو کوٹھری مین صندوق تیرتے پھرتے ہین ۔ دالان مین چارپائیان غرقاب تخت چھوٹے ٹپالہ کیطرح تیر رہا ہے کوٹھہ مین کھاج مہری بند ہو گئی اب انگنائی مین پانی بھرنا کیسا ابلنا شروع ہو گیا جلدی بلاؤ رکیا بنائے بنتا چھپر کا بانس لے کھڑی لگانے سُم بیتی کرنے لگے پانی نکلتے ہی نکلے نکلے گا بالشت بھر کی مہری سے تین چار سمندرونکا پانی یکدم سے کیونکر نکل جائے یہان تک بھی خیریت تھی اب ہمسائے مین چیخم چیاخ غل پکار شروع ہو گئی ارے میان دوڑو چھپر اوندھ گیا دالان بیٹھ گیا اکہرہ نے سجدہ کیا سب سے بڑھ کے کوٹھری کی دیوار تلے بڑی بی دم سادھے دبی پڑی ہین انھین تو نکال لو اب قبلہ ادھر تو ترس خدا اودھر حق ہمسایہ کا واسطہ نہ جاتے بنتا ہے نہ جاتے پھر اپنا بھی خیال ایکتو گھر مین پڑی کدال کہان دوسرے ہین بھی حواسون کیطرح غائب باورچیخانہ سے توا اور دست پناہ لیکر دوڑے رات کے نو بجے سے صبح کی توپ دن سے چل گئی اور ادھے تودے مین مٹی ڈھوتے ڈھوتے جینا یا گیچی ہوئی مگر سوا اپاڈ مٹی نہ ہٹی کہ بڑھیا مائی نکلتین سچ پوچھیے تو بجائے تاشے باجے نوحہ ماتم وغیرہ کے ابکی محرم مین ان باتون کی سوا گھما گھمی ہے جدھر سنیئے ہائے والے کی آواز بلند ہے مطلب تو رونے سے امام صاحب کو نہ رونے اپنی مصیبت پر ڈاڑھین مار مار کر روتے ہین۔

اب فرمایئے جو مین نے پہلے عرض کیا تھا وہ سامان قدرتی ہوگیا یا نہین کہیئے ہان اب رخصت ہوتا ہون گلے ہاتھ آں فصل نوحہ سناتا ہون -

نوحہ

ہوئی بارش عذاب وا ویلا | روشنی شد خراب وا ویلا
ہوئے پہلے سے تعزیے ٹھنڈے | واہ رے انقلاب وا ویلا
ابر چھایا ہوا ہے دل بادل | چھپ گیا آفتاب وا ویلا
برق کی یہ تڑاپ یہ مینہ کا زور | رو رہا ہے سحاب وا ویلا
ایک سان ڈر سب سبکو ٹپکے کا | روتے ہین شیخ و شاب وا ویلا
پیاز ادرک فقط ہے حاضری پر | نہین ملتا کباب وا ویلا
مرثیہ خوان بھیگی مرغیان ہین | مرثیہ آب آب وا ویلا
چھڑکی انگریزی پڑیا ہلدل پر | نہین ملتا شہاب وا ویلا
تعزیہ خانون کی زیارت کو | نے گئے آہین شراب وا ویلا
کیا امیرون نے اردی ہمت | کیا ملیگا ثواب وا ویلا
خالی شربت مین بھی یہ خست ہے | قند کے بدلے راب وا ویلا
گھر سے باہر نکل نہین سکتے | سب ہین مسدود باب وا ویلا
بجلی اندھیاری بوندیان کیچڑ | کپڑے لت پت خراب وا ویلا

پنچ تم چونکتے نہین اب بھی
مثل خرگوش خواب وا ویلا

راقم
ستم ظریف

منہ چڑھا کر مرثیہ گویون مین شامل ہوگئے
مولویصاحب سے ملکر ہم بھی کامل ہوگئے

سردار الدولہ سردار الملک سردار جنگ مسٹر پنچ بہادر - سلام - رباعی مرثیہ عرض کرتا ہون - یا وحشت مینہ برسنے سے دماغ پر گرمی چڑھ گئی سلام تو سلام یہ رباعی اور مرثیہ عرض کرنا کیا معنے لے حضت بس آپ بھی کچھ یونہین سے ہین سیار لوگون نے غلط سلط کامل اور مشاق مشہور کر رکھا ہے - اتنی سی بات نہین سمجھتے - بندہ پرور آپ کو نہین معلوم کہ نیا سال ۱۳۱۱ محرم سے شروع ہوا - اور محرم غم کا مہینہ ہے اور غم مین مرثیہ سلام رباعی سبھی کرتے ہین - اگر مجھ جانب نے عرض کیا تو کیا قباحت ہوگئی - خیر جی بجا - بہت خوب بندہ سمجھ گیا اب آگے چلیئے - آگے کیا چلین - محرم آیا غم آیا - کسی کو امام باڑہ سجنے کا شوق چرایا کسی کو سوز کی دھن ہوئی - نئی حدیثون کی تلاش کی گئی نوحے تصنیف ہوئے مرثیہ سلام کہے گئے ایک مجلس مین بپر بالو شاہ میان بندہ درگاہ کو چوطرفہ سے گھیر کر لیگئین جاکر جو دیکھتا ہون تو بخت اور قدر جاہ اور دولہ تو ہیئے - اور مجلسی پنڈیت اور چھپے سب کے سب جمع ہین - اوپر جال بلا سے چار طرف دیوار کھڑی ہے دھوپ کی شدت جگہ کی قلت تو تلے مین اوپر کا معاملہ بڑے بڑے کامل اور مشاق ادھوڑی کی عینک لگائے ممبر کے سامنے موجود ظاہری ٹھاٹھ سے ہو کس - گرمی کی تو بس مین جو تھا زبان باہر نکالے دیتا تھا - مصنف صاحب نے سامعین کا دل ٹھنڈا کرنے کو برف کی سبیل کی - دیر ہونے کی وجہ سے دار و مدار حقہ لال ہوئے پانی موقوف تھے ندار د - حقہ پانی بند نمرود کی زغند - اب جو مڑکر دیکھتا ہون تو ایک عینک باز موجود ہی تھے - دوسرے ممبر پر جا دھمکے - ابراہیم عینک ساز پر اسقدر غصہ آیا - کہ آنکھین لال ہوگئین - خیر صاحب باعین کے بعد سلام شروع ہوا اور بلند اقبال ممبر سے بزمین رسید ہوئے - دفعتاً دوسرے صاحب عینک کا مرض لیئے جا پہونچے پہلی ہی رباعی پر دمڑی کے بٹیے باز کیطرح ہاتھ نکالنے شروع کیئے - مل اور بے محل بیساختہ دو ہاتھ جھکائے گئے کہ ہفتہ بھر مجالس کے بعد ہ شانے دکھائے گئے ہونگے - خیر سلام رباعیون کو تو سلام کچھ اپنے بدنام والون کی مذمت اور کچھ آنے والون کی خوشامد تھی - جنین اینجانب کا اول نمبر ہے - اظہار عیوب و تالیف قلوب کے بعد مرثیہ صاحب شروع ہوئے - مطلع ہی پر سے - دو ساڑے جو سامنے پنڈیت اوچھل اوچھل کے آوازین لگانے لگے یہ نیا ہے اور اسکو نیا کہتے ہین اور یون نیا کہتے ہین - نیا نیا نیا نیا - یا اللہ نیا اسقدر رٹا گیا کہ پرانا ہوگیا - محتشم مقبل و عبل حمیری فرزق حسان وغیرہ وغیرہ سب ہیچ پوچ - جو سب کے سردار ہمارے دوست لائق اچھا صاحب یون بھی سہی ایسا ہی ہوگا نہین تو تو مین ین سے کیا وہ پڑھا کیئے ہم سنا کیئے - اے حضت سنتے سنتے ایک دفعہ نگاہ قلا کرتی ہے - مولویصاحب کے شاگردون کو جو دیکھتا ہون سب کے سب منہ سے نکلے پڑتے ہین ہنسی ہے خوشی ہے مسرت ہے جوش ہے محویت ہے کہ دیکھی بنی صاف معلوم ہوتا ہے کہ انھین نے کہہ دیا ہے - پڑھنے والے تو مونس بفتح نون اور وغا بکسر واو اور عمرابن عبدود کو عبدود اور نہین یاد کہ کیا کا کیا پڑھ رہے ہین - اور اور لفظ و فقرہ در کنار اک اک حرف پہ ٹیچنے کی ضرورت ہے مگر ہمارے اور اونکے دوست کامل فرفر مصرع پڑھ رہے مین رو مین کچھ سوجھائی نہین دیتا کبھی حافظہ کوتاہی پر کوئے کے بچے کی طرح لال منہ کھولکر بھی رہ جاتے ہین - خیر یہ سیر تو جیسی تھی اچھی تھی ایک دفعہ پہلو مین جو دیکھتا ہون کھسر پھسر ہوتے ہوتے دو صاحب گتھ ہی تو گئے ایک قرآن اوٹھاتے ہین کہ انھین کا مرثیہ ہے دوسرے فرماتے ہین کہ میر خورشید علیصاحب نے کہہ دیا ہے یہ کیا کہین گے اسی پر بات بڑھی ایک صاحب کے گال لال ایک کے کالے ہوئے - ہاتھ اوٹھنے اور زبان کھلنے کو تھی اینجانب نے دونون کی باگ ڈور لی - اتنا کہدیا کہ مرد خدا مرثیہ ہوجانے دو باہر نکل کر سمجھ لینا - نہ تم بھاگے جاتے ہو نہ یہ - اس تو تو میں میں کے بعد - بندے نے بھی نشانہ باندھا - اور اوڑتے ہوئے

بول بے مرغے ککڑوں کوں

طائر مصایب جنھیں آگ نا تھا میر پھسل سے تنکار کر کے پر قینچ کر ڈالے - جو ملاحظہ سامی کے لیئے بجنسہ حاضر ہین - برسات کی وجہ سے کچھ اوقس اوبسا گئے ہون تو میرا قصور نہین - کان کھولکر یہ بھی سن لیجیے کہ یہ مرثیہ جناب میر نفیس صاحب جسکا مطلع مری زبانکو شرف مدح پنجتن سے ملا ہے تصنیف تالیف مرتب دل فرمایا گیا ہے - صبح کی کیفیت بیان کرنے مین فیل کی تماشہ بینی کی نسبت ارشاد فرماتے ہین - کہ اوسکی ؏

نگاہ شوق نے چھپ چھپ کے اپنا کام کیا

کسکے ساتھ میان گل کے ساتھ اب یہان بلبل کو تانیث اور گل کو مذکر بنانے والے مزا لیکر مصنف کو داد پر داد دین - دوسری جگہ حضرت علی ابن ابیطالب کے عقد کی نسبت ارشاد ہوتا ہے کہ ؏

خدا نے عقد پڑھا انبیا گواہ ہوئے

چہ خوش انکو کچھ اپنے بیان کی بھی خبر ہے زرا زلیخا کیطرح ایک آرہ کا دامن ہین ورنہ وہ تشریف لیئے جاتا ہے - شیخ صاحب - خدا کو عقد پڑھانا یا معتبر تھا جو انبیا کی گواہی لیگئی - اسکے علاوہ انبیا سے کہان اور اگر اوس انبیا سے مراد لی ہے - تو اوسکا ذکر نہین اونکے پیٹ کے اندر والی چیز کو نندہ ماتا نہین - ساقی نامہ مین فرماتے ہین ؎

نگاہ شوخ کا جلوہ شراب کا جلوہ
دکھا دے آج مہر آفتاب کا جلوہ

نگاہ کو ماہ بنانا سورج کو چراغ دکھانا ہے نئی اوپج کی تولی - معنے بگڑ گئے تو بگڑ گئے ایک لیپ تو پڑی ملی خاتمہ جنگ پر فرماتے ہین - کہ یہ ہوا وہ ہوا زلزلہ آیا بھونچال پہونچا - میدان کے پاؤن لگ گئے - لشکر کے جی چھوٹ گئے ادھر کی دنیا ادھر ہوگئی زمین گرہ باز کبوتر کیطرح سر نیچے کر کے ٹانگین اوپر کرنے کو ہوئی - اوسوقت بی سمک نے اپنی پیٹھ والی گائے یا زمین سے ازراہ ہمدردی فرمایا کہ ؏

سنبھال اپنے کو تو مین تو غرق ہوتی ہون

مبالغہ اور تعلّی کے علاوہ یہ ملاحظہ فرمایئے کہ اوپر والی چیزون کو تو خبر نہین بی مچھلی خواہ مخواہ تڑپنے لگین - اور پھر غرق ہونے کی بھی سنائی سنا دی مچھلی اور غرق ہونا نازم ہرین عقل گائے تو بیچاری اوسی کے سہارے پر تھی جسطرح سے مصنف صاحب کہ دینیوالے کے آسرے پر - پھر اس خبر دینے سے کیا حاصل پانی والا جانور تو غرق ہو جائے اور خشکی کا آپ کو سنبھال لے بھلا کوئی سمجھ مین آنے کی بات ہے مچھلی کے بچے کو پیر نا کسنے سکھایا الغرض کون بکے - اور کہان تک کہے مشتے نمونہ از خروارے یہ چار چوٹین تھین - سارے مرثیہ مین توارد اور تتبع کیا سینہ زوری اور اولٹ پلٹ غصب ہیر پھیری افیرہ وغیرہ سبھی کچھ موجود تھا ؏

جو کہا خوب کہا - خوب کہا خوب کہا

جناب میر نفیس صاحب کے مرثیہ کو بے گناہ حلال کر ڈالا اور پھر فخر ہے ناز ہے ہاہا ہے ہنگامہ ہے مجلس کا ہیکوتی معرکہ تھا - ارے وہ ہنکار نا ختم ہوا -

خود بدولت نیچے آئے - تعریف کی بوچھار پڑی - حضور علیہ الرحمہ تسبیح رومالی یہ شعر پڑھتے نو دو گیارہ ہوئے ؎

پرائے مال کو جو اپنا مال جانتے ہین
وہ بیکس کے لہو کو حلال جانتے ہین

راقم

اکمل لکھنوی

پنچ مل خدا مل پنچ

سونے چاندی کا مکالمہ

چاندی کہیئے حضرت مزاج کا تھرما میٹر آجکل کس درجے پر ہے - آپ نے تو خوب اوڑان گھائیان شروع کی تھین اکبارگی ہوا جو بھرتی ہے غبارے کیطرح اوپر ہی چڑھتے چلے جاتے ہین - مین تو سمجھی تھی اب آپ کا نزول اجلال حشر تک نہوگا - کیا عجب اس نیلے گنبد کے مکین ہوکر عالم بالا پر اقامت فرمائین اور فرشتون کی آنکھون مین چکا چوند لگائین مگر ؏

چلا جب جانور انسان کی چال اوسکا چلن بگڑا
ابتو انگریزون نے ٹنگڑی پکڑ کسیقدر نیچے گھسیٹ لیا -

سونا - چپ نمیبانی - تیرے زمانے حسد نے اتنی ذلت بھی مجھے دلوائی - مین اگر اوپر صعود کرتا جاتا تھا تو تیرے باپ کا کیا ہرج ہوتا تھا - مین تجھے منع کرتا تھا تیرے آٹے دن کی واویلا واصیبتا نے چند احمقون کو اس جانب متوجہ کر دیا کہ خواہ مخواہ مجھے نیچے گھسیٹین - مگر توبہ کرو - کسکے کیئے میرا بال بیکا ہوسکتا ہے -

چاندی - یہ تو مجھ بیگناہ پر تمھارا طوفان ہی طوفان ہے میرا تمھارا تو اول دن سے چولی دامن کا ساتھ تھا - تمھارے پیچھے پیچھے تو مین ہمیشہ لگی رہی اور تم نے بھی اشرافون کیطرح مجھے چھوڑا نہین - ہان چلن مین البتہ چند قدم تم آگے رہے - سو وہ بھی نپے تلے - کبھی تمنے بیباب مجھسے آگے قدم نہین رکھا - اب جب تمنے زقندین بھرنا شروع کین اور یورپ اور ایشیا اب زمانے کی رفتار سے بالکل ایک ہی ہوگئے ہین تمنے ان دونون براعظمون کے سفر مین مجھے بہت پیچھے چھوڑا - جب عورت تنہا رہجاتی ہے خصوص چلنے مین تو اکیلا پاکر لوگ اوسکو نظرون سے گرا ہی دیتے ہین مجھے لوگون نے اسقدر بیقدر کر دیا کہ مین لونڈی باندی کے برابر ہوگئی - مین نے داد بیداد مچائی کچھ بندگان خدا جو مجھی سے وابستہ تھے میرے مہربان ہوئے - تم اپنے ولایتی دوستون مین ایسے پھنسے جیسے کسی ہوٹل مین کوئی

جنگلوں میں خرابیوں اور جواریوں میں پھنسکر میم صاحب اور بابا لوگ سے
بچھڑ جاتا رات رات بھر وہین غین پڑا رہتا ہے پھر آخر سرکار
کے اہلکار اوسکو پکڑ دھکڑ کر ملا ہی دیتے ہین —

سونا — ارے نالائق کم بخت یہی تو حسد کی تعریف ہے کہ جو کوئی جسسے آگے بڑھجائے
اوسکو ہم اپنے ساتھ پیچھے کو گھسیٹنے کی کوشش کرین — میرا ایسا تھوڑا ہی
چلنے کا نہیں — مجھے اب صباحت ناپسند ہے کندن سے رنگ ولائتی
نظروں مین کھبتے ہین تو لاکھ جتن کرگر مین اب تجھے منہ نہ لگاؤنگا —
اور دیکھ لینا تجھے کوئی اب کوڑی کو نہ پوچھیگا — امریکہ کی منڈیان سلامت
رہین وہان تیرے جنس کی ڈھیروں پڑی بھرتی ہین —

چاندی — ہان یہ مین پہلے ہی سمجھی تھی تمہاری آنکھوں مین سرسون پھولی ہے —
اگلی چال بالکل بھولی — ساری بات گمراہی کی یہ ہے کہ تم یہان کسی کی
نگرانی مین تو تھے نہیں تم کو تو بے نکیل کا اونٹ بناکر حاکم نے چھوڑ دیا تھا
سارا قرق سکہ تو تمہی کی جان کے واسطے تھا بس تم بھی مہاجنون
ساہوکارون کی صحبت مین بیٹھکر خراب ہوے لگے پنجون کے بل چلنے —
تمہارے دوستون نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ڈھیر کے ڈھیر
جمع کیے اور سکہ ڈھلوا لیا اور لگے بے خرخشہ چلانے — آخر

اے زبر دست زیر دست آزار
گرم کب تک رہے تری بازار

میری پشتی پر بھی تو کوئی تھا — آخر چار چلے آ — یہ دن کو یہ بات بھلی نہ
معلوم ہوئی میرا تمہارا ایک قاعدہ باندھنا چاہا آنکھون سکہ کیلیے
ٹھنڈک اب بھی اگر سنبھل کے چلوگے تو کچھ نہیں بگڑا — نہیں قسم اپنی جوانی
کی مین بھی یہان سرکاری اجازت لیکر تمہاری بہن اشرفی خانم
کو بلا لونگی پھر تمکو بھی رہی گئی بوٹی نیا شور بلا کریگا —

سونا — کچھ ہوش کی دوا کر تیری بھی یہ مجال کہ اسطرح کی بات زبان سے نکالے
یہ بھی ہندوستان کی رسم کے مطابق مجھسے تجھسے نری نادسنجوگ ہوگیا
ورنہ ہم معشوقان پری رخسار کی زیبائش امرا اور بادشاہون کی آرائش
ہین یا تجھ ایسی نخیبون کا ساتھ دیتے ہین —

چاندی — بس بس میان بس بس ذری مجھسے بہت دون کی نہ لیجیے گا — کچھ
آپ مجھسے بڑھکر نہیں ہین — مین وہ ہون کہ امیر غریب سب کی
آرائش ہون — بلکہ ہیرا جو سب جواہرات مین بڑھ چڑھکر ہے جبتک
مجھے ساتھ نہیں لیتا — تمکو پاس نہیں پھٹکنے دیتا —

سونا — اری بیٹھ جلکے اودھر شغل کچھ دیوانی تو نہیں ہوئی ہے مین وہ ہون
کہ آج آفتاب کی دمک مجھ مین ہے —

چاندی — اور ماہتاب کی ہم مین نہیں —

سونا — بس جوڑ پر مری جاتی ہین — آئین وہان سے پڑی دہ بنکے دور ہو
میرے سامنے سے کم بخت چڑیل —

چاندی — دہائی سرکار بہادر کی یہ مردوا مجھے جلاتا ہے — گالیان دیتا ہے اور
چھوڑ چھوڑ کے خونے (خدا جانے) کہان کہان راتون کو موا رہی اماں جیا
کے ہان چلا جاتا ہے دہائی ہے دہائی لاٹ صاحب کی میری قدر سکے کی
دمڑی کے برابر نہیں — مین اس گھر کو لات لگاؤن — نابابا اب اس
گھر مین میرا گزارا نہوگا — مین جاتی ہون منہ کالا کرکے کسی طرف چلی جاؤنگی
اون اون — اون —

سونا — یار و دیکھتے ہو اس مکارہ کی باتین — آپ ہی تو لڑتی ہے — اور
آپ ہی دوہائی تہائی مچاتی ہے —

صاحب بہادر — ول تم لوگ کس ماٹک گربڑ کرتا ہے —

چاندی — صاحب آپ کو خدا ملکہ معظمہ کرے مجھ دکھیا کی داد دیجیے — آپ کی میم صاحب
سونے سے پیلی اور چاندی سے سفید ہین — میرے گھر والے سے مجھے
لڑائی ہے — یہ مجھسے کوسون دور رہنے لگا ہے — مین اسکو راہ پر
لگاتی ہون یہ نہیں آتا — اور اولٹا مجھی کو دس کھوٹی کھری سناتا ہے —

سونا — حضور اسکو خبط ہوگیا ہے دیوانی ہے —

صاحب بہادر — ول ہم جانتا تم بڑا بدمعاشی کرنا شروع کیا ہے ہم ہی کینے سکتا
تمہارا خیال ہمارا نقصان ہی کراتا ہے — اچھا صاحب حکم دیتا مسٹر گولڈ
(سونا) مس سلور (چاندی) سے سولہ کدم سے جیادہ فاصلے سے
مٹ رہے — کھبرڈار — اور مس سلور تم صاحب کو بہوٹ ڈک ڈیا —
تم ہمارا ٹکسال مین مٹ آئے — رخصت +

نئی چاشنی

حضرت اودھ پنچ — لیجیے آج ایک تازہ گل فرنگ لایا ہون — پھول ہے تو اوسی
چمن کا جسکا ایک گلدستہ پر بہار سابق مین پیشکش کرچکا ہون مگر ذرا بو باس بدلی
ہوئی ہے — سردست اپ اس سے مشام جان معطر کیجیے — آگے چلکر تو بلبل کا جی
کے سامان ہین — مگر ذرا بو سونگھ کے کبھی کبھی درود تو پڑھ دیا کیجیے — آپ سے بڑھکر
اس چمن بندی کا تماشائی اور کون ہے — دیکھیے یہ گل بکاؤلی کہ نہیں؟

چیریلم —

ہزارون گرفتاران محبت ایسے ہین جو میرے جزو اول کی یاد مین ونرات
بیچین وبیقرار رہتے ہین — کویل کی کوکو سے اونکے دل پر چوٹ لگتی ہے اور پپیہے
کی آواز تو تڑپا ہی دیتی ہے غرضکہ برسات کا موسم تو بغیر اوسکے کاٹنا قیامت ہے —
دنیا کے ہر کام مین میرے جزو آخر کا لحاظ ضرور ہے اگرچہ وہ بمقدار قلیل ہے
اور کم فہم لوگ اوسکے اوقات کو تھوڑا سمجھتے ہین مگر اسقدر بیش بہا ہے کہ اک ذرا سی
غفلت مین اوسکا ہاتھ سے جاتا رہنا لازمی ہے —
اگر دونون جزو ملا دو تو عجب سیر ہو کہ مین نہایت مقدس ہوجاؤن جتنے کہ

ایک گروہ کا گروہ میری پرستش کرنے لگے - بتاؤ تو بھی مین کون ہون - یاد رہے کہ مین حیوانات مین نہین ہون نباتات مین ہون -

راقم ـــــــــــ ت ـــــــــــ م

س - ع - از لکھنؤ

حل نئی چاشنی

مندرجہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۳ - جولائی ۱۹۱۳ء

(۱) ڈائمنڈ پزل

ک

ک ر چ

و ہ ا ن ی

چ م ن س ت ا ن

ک ر ا س ت ہ و ی ٹ

ج و ا ہ ر ا ت

ت ل و ا ر

ش ی ر

ٹ

ک - کرچ - وہانی - چمنستان

کراستھویٹ

جواہرات - تلوار - شیر - ٹ

(۲) اسکوائر ورڈز

پنج حرفی

ب ا ک ر ہ - باکرہ

ا خ ب ا ر - اخبار

ک ب ر ی ت - کبریت

ر ا ی ت ا - رائتا

ہ ر ت ا ل - ہرتال

باخرہ اکبرت ربتا کترال

ـــــــــــــــــــ

چہار حرفی

ق م ا ر - قمار

م ح س ن - محسن

ا س و د - اسود

ر ن د ی - رندی

[illegible]

ـــــــــــــــــــ

سہ حرفی

ی م ن - یمن

م ن م - منم

ن م ی - نمی

(۳) لٹر جیپٹو [illegible]

حیدر علی (متخلص بہ آتش)

(ڈائمنڈ پزل) ا - ع کاکوری - ع غ عظیم آبادی - (اسکوائر ورڈز) ا - ع کاکوری - ع غ عظیم آبادی

(لیٹر جیپٹو) ا - ع کاکوری - ع غ عظیم آبادی - شہباز - نظیر احمد -

کونسل مین سوالات

چونکہ اسدفعہ اصلاح کونسل کی بیٹ مین سوال پوچھنے کا بھی حق ملا ہے اور آنریبل ممبرونکو غالباً ابھی سوال کرنے کی عادت بھی نہوا سواسطے بطور نمونہ چند سوالات بتلائے دیتے ہین اگر اپنی جانب سے نہ بن سکین تو ان مین سے پوچھ لیا کرین -

(۱) اوس حصہ آسمانکی وسعت جو ہندوستان کے اوپر ہے کسقدر ہے -

(۲) جس مکھی نے ایک ہاتھی کو لات ماری تھی سرکار نے اوسکا کیا انتظام کیا -

(۳) پنجاب سے ٹڈیان بعض مقامات پر بہت آنے لگی ہین اونکا کیا انتظام ہوا ہے -

(۴) برسات مین مچھر اور کھٹمل ملکہ معظمہ کی رعایا کو بہت ستاتے ہین آیا اونکے واسطے کوئی انتظام ہوا ہے -

(۵) مینہ خوشی خواہ برساکرتا ہے ابر ت، کیا بندوبست کیا گیا ہے -

(۶) دریاؤن نے جا بجا بہت سر اوٹھایا ہے اونکی سرکوبی کی کون صورت تجویز ہوئی ہے -

(۷) کیا مہتمم رصد خانہ سرکاری مکمل نقشہ ستارون کا بنا کر پیش کر سکتے ہین جنمین پوری تعداد اون ستارون کی موجودات کو جگمگاتے نظر آتے ہین -

(۸) دریاے گنگ کے کنارے کی ریت مین کتنے ذرے ہین

(۹) کیا گورنمنٹ صحیح تفصیل بتا سکتی ہے کہ کانجی ہوس مین جو چارہ بھوسہ آتا ہے اوسکو کسقدر جانور اور کسقدر پھاٹک دار کھاتا ہے -

(۱۰) اون لوگون سے کیا قیمت اوس منشی شئے کی لیجاتی ہے جو شراب خانون مین نگرانی کرتے اور بوسے شراب سے مست رہا کرتے ہین -

قطعہ تاریخ انتقال فیل بی حیدر جان

بکری منڈی کیطرح گھر کی بھی رونق اوٹھ گئی

کیسا چٹ پٹ اسے اونکی مان کے ساتھی مر گیا

غم نے یہ تاریخ دونون کی کہی دو کر کے کم

زر کمانے والا بی حیدر کا ہاتھی مر گیا

۱۳۱۰ھ

راقم ـــــــــــ ت ـــــــــــ م

غم

(۲) نزلہ تپ۔ ثقل سماعت

جدید طریقے کا بجائے خود علاج

صاحبان ذہن کو معلوم ہے نیز جس میں یہ عارضہ متعدی ہوتا ہے اور اس سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ نزلہ ... اصلی جھلی میں کیڑے ہوتے ہیں جو ناک سے منہ کو آتی ہے خوردبین سے یہ کیڑے نظر آتے ہیں اور ان کا ایک سہل علاج اسطرح کا ایجاد کیا گیا ہے کہ مریض اپنے گھر میں وہ نسخہ تیار کرے اور چند دن کے بعد ایک دفعہ استعمال کرے تو بہت جلد اور بالکل دائمی صحت ہو جاوے۔ جسکو خواہش ہو اس اخبار کا حوالہ دیکر ۱۲ ... ٹکٹ ایمپرن ڈکسن صاحب کے نام بہ نشان نمبر ۴۴ ... ایسٹ ہوریا سٹریٹ لورنٹو کناڈا کے نام بھیجے ایک رسالہ آئیگا اس سے سب ترکیب معلوم ہو جائیگی۔

دی انڈین فارمیسی

دوا خانہ ادویہ ہومیوپیتھی والوپیتھی

اس دوا خانے میں ہومیوپیتھی والوپیتھی طریقۂ علاج کی دوائیں موجود رہتی ہیں اور لائق اور تجربہ کار دواسازوں کی نگرانی میں ہیں ایک تجربہ کار ڈاکٹر صاحب بھی انکو فن معالجہ میں اعلےٰ دستگاہ ہے نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

اعلےٰ قسم کی دوائیاں معتبر کارخانوں سے منگائی جاتی اور ہمیشہ کہنہ دوائیں نکالکر تازہ مہیا کیجاتی ہیں قیمت بھی اس خیال سے کہ ہر حیثیت کے لوگ خرید سکیں ارزاں لیجاتی ہے۔

تقریباً یہاں کے بڑے بڑے ڈاکٹر اس دوا خانے کی سرپرستی اور نگرانی فرماتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر سی۔ سی۔ گھوش۔ اک پرانے تجربہ کار ڈاکٹر اس دوا خانے میں ہمیشہ موجود رہتے ہیں علاج کرتے ہیں۔ جس کسی کو جسوقت مشورے کی ضرورت ہو آپ ہر وقت وہاں ملیں گے۔

المشتہر

سی۔ سی۔ گھوش وکمپنی نظیر آباد لکھنؤ

اشتہار دانش آثار (س)

نئے مذاق کی کتابیں جن حلقوں میں شوق کی نگاہوں سے پڑھی جاتی ہیں یقین ہے وہاں ذیل بھی لوگ مزہ لے لے کر پڑھینگے۔

(۱) خیالات آزاد۔ اودھ پنچ کے مشہور۔ طباع۔ اور شگفتہ خیال نامہ نگار حضرت مولنا آزاد کے منتخب ظریفانہ مضامین کا اخلاق آموز اور فصاحت ریز نوطرز دلکش مجموعہ۔ ۱۲۴ صفحہ۔ قیمت ۸/

(۲) سوانح عمری مولنا آزاد نئی قسم کی لالٹین جسمیں نئی روشنی کا چراغ روشن ہے۔ کس کس بلا کے جھونکے آتے ہیں مگر گل نہیں ہوا۔ یہ لالٹین بھی مصنف آزاد کے خاص کارخانہ کی بنی ہوئی ہے۔ ظرافت اور فصاحت نے تجربے اور معلومات کے شیشے عجب کاریگری سے لگائے ہیں کہ ہر شخص اسمیں اپنا چہرہ اور خط و خال بخوبی دیکھ سکتا ہے۔ ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت ۱۰/

(۳) دیوان آزاد۔ حضرت مولنا سید محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری کے فارسی اور ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ۔ ۱۲۴ صفحہ۔ قیمت ۸/

(۴) مسدس آزاد۔ حضرت ممدوح کا فارسی مسدس۔ قاآنی کی روش میں۔ ابر و باران و باغ و بہار کی کیفیت۔ حکمت خیز آغاز۔ عبرت ریز انجام۔ ۴۰ صفحہ قیمت ۴/

(۵) رباعیات شہباز۔ مذہب۔ قدرت۔ تعلیم۔ تمدن۔ اخلاق وغیرہ پر مختلف منیہ نوطرز۔ اور دلچسپ رباعیاں ۶۴ صفحہ۔ قیمت ۴/

اور کتابوں کی فہرست عند الطلب۔ فرمائش ویلیو پے ایبل۔ محصول ذمہ خریدار

المشتہر

سید محمد عبد الغفور شہباز۔ صدر گلی۔ پٹنہ

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی۔ فارسی وکتب قلمی دربمبئی محلہ امیر کاری نمبر ۱۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است سوائے آن کتاب منتخبات محمدی در صنائع جدید وکتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال معاریف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر الاسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و تجا باقی کہ از آنہا۔ روایت روایت شدہ کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب وکتاب جمہرۃ العرب در شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی وکشف الاسرار و تاریخ انگلینڈ وکتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صبا و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ برزو مطبع طبع شدہ ہر کس کہ طالب باشد طلب دارد۔

مضامین غیر

تہذیب شاہگنج

حضرت پنچ - چنانچہ تہذیب ناتو بہ تسلیم عرض ہے - این = چنانچہ چہ معنی دارد - کہین نیا اخبار تو نہین دیکہ لیا - جناب یہ لالہ بہائیون کے لبہجہ ہین - خیر اسے جانے دیجیئے مطلب کی بات سنیئے - آپ نے جونپور شریف کے حالات تو ملاحظہ کیئے - مگر شل مشہو ہے - چراغ تلے اندھیرا - شاہگنج کی تہذیب سے آپ ناہنوز ایسے ہی بے خبر ہین جیسے جونپور کے دیہاتی باشندگان - تہذیب کے نام سے - کیا خوب - اور بہر تا ہتو - اے سبحان اللہ - مگر ذرا ٹہریئے - یہ تہذیب شاہگنج یعنی چہ - شاہگنج ہوا یورپ کا کوئی خطہ ٹہرا کہ آپ لگے وہان کی تہذیب لکہنے - سرِیزشن تحریر کرنے - ہون - کیون اسمین تعجب ہی کا ہے کا - شاہگنج خطہ یورپ نہین نہ سہی - جونپور شریف کے ضلع مین ایک مقام تو ہے - پہر یہ کیا کم باعث تہذیب امر ہے - چہ خوش - آپ کے نزدیک جونپور کیا ہوا لندن شریف ہو گیا - جہان آئے دن گلون کیطرح نئی نئی تہذیب جدید جدید فیشن ڈہلا کرتے ہین - کیون کیا کچہ جہوٹ ہے - ملاحظہ کیجیئے - جونپور اور لندن مین فرق ہی کیا ہے - کوٹ پتلون - بیٹ بوٹ کو وہان بہی پہنتے ہین اور یہان بہی - کہڑے کہڑے لوگ ہمارے وہان بہی لگاتے ہین اور یہان بہی - دن دوپہر لوگ عینکین وہان بہی چڑہاتے ہین اور یہان بہی - کیک بسکٹ - ڈبل روٹی کری لوگ وہان بہی کہاتے ہین اور یہان بہی - نوشیدن کا صیغہ وہان بہی گردانا جاتا ہے اور یہان بہی - آندہی کی چال - طوفان کی رفتار سے لوگ وہان بہی چلتے ہین اور یہان بہی ناچ رنگ - کہیل تماشے وہان بہی ہوتے ہین اور یہان بہی - عیش و عشرت - مزے گہچرے وہان بہی اڑتے ہین اور یہان بہی - جلسے - میٹنگ - کمیٹیان وغیرہ وغیرہ وہان بہی ہوتی ہین اور یہان بہی - سب سے بڑی بات - ہزار بات کی ایک بات یہان ولایتی طریقہ پر جلسۂ تہذیب کا وجود با جود سراپا مقصود ہے جو سوا راے بریلی شریف کے ہندوستان کے کسی اور شہر کو نصیب ہونا کیا معنے خواب مین بہی میسر نہین - رہا ایجاد و اختراع کا مسئلہ - صنعت - حرفت کا معاملہ - یہ اگر چیزون مین نہین تو باتون مین ضرور ہے - ہان کسر ہے تو حضور ملکہ معظمہ کے محل اور ممدوحہ کی رونق افروزی کی - مگر سا ہیکو غور کیجیئے تو اونکے افسر خداوند ضلع صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر کے بنگلے اور قیام سے یہ نعمت بہی موجود - الغرض جس پہلو سے دیکہیئے جونپور شریف لندن سے کسی بات مین کم نہین - یہی تو سبب ہے کہ آج جونپور کو یورپ کے ساتہ وہ نسبت ہے جو شاہگنج کو جونپور سے - پہر یہان کی تہذیب پر آپ کو حیرت ہونا چہ معنی دارد - جناب - ابہی کیا ہے - ذرا جلسۂ تہذیب کو ترقی تو کرنے دیجیئے - پہر کانون سے دیکہ کیا لیجئے آنکہون سے سن لیجیئے گا کہ ضلع کے تمام مواضع اور پر گنے مارے تہذیب کے اکدم سے شریف نہ ہو جائین تو ممبران تہذیب کا ذمہ - حضرت بات تو یہ ہے کہ آجتک دنیا جہان مین جونپور کے قاضی مشہور تہے - مگر اب ان باتون کے دیکہتے خیال ہوتا ہے کہ اسکے بدلے جونپور کی تہذیب مشہور ہو جائے تو عجب نہین - اچہا تو اب مطلب کی بات - شاہگنج کی تازہ و دم تہذیب ملاحظہ کیجیئے - قسمت کی خوبی - تقدیر کی یاوری سے ایک دن جو نخل تہذیب جونپور مین ہوا خواہون کی ہوا و ہوس کا جہونکا لگتا ہے تو اوسکی ایک شاخ جہومتی جہامتی لالہ شاہگنج مل کے سر پر آکے لوٹ ہی تو پڑی - آپ جانیئے - برسات کا موسم - برکہا کی فصل - بارہ ماسے - کجلی کے دن - میلے ٹہیلے - جلسے تماشے کے ایام - خبر ہوتے ہی ہم تم - یہ وہ - اپنے بیگانے - تیلی تنبولی - ترکی عراقی کشتی دنگل - ناچ رنگ - شعبدے کرتب کے خیال سے حشرات الارض کیطرح اوچہلتے کودتے اٹہتے - ادہر فرش بچہا - میز کرسی لگا - کاغذات کہول - سوا خدا رصندوق رکہہ سب سامان لیس - خدا کے نام پر دینے والونکا انتظار ہونے لگا - کچہ کانا پہوسی کے بعد کارروائی جلسہ کیا شروع ہوئی کہ لکچر کا مینہ - اسپیچ کی بوچہار - وعظ کی بہرمار - اشلوک بہجن کا طومار بندہ گیا - چیختے چیختے ایڑی کا پسینہ چوٹی پر - اسپر طرہ - چکیا چلے گہوم گہوم - کبہی ادہر کبہی اودہر - پہر کیا تہا - وہ سمان بندہا کہ واہی واہ - کوئی ننگے منہ نہار پانون کہڑا چندیا کہجلا رہا ہے تو کوئی پالہتی مارے توند سہلا رہا ہے - ایک تو رنگ مجلس کا اثر - دوسرے حکامی خوشنودی کا ہت - ضبط کس سے ہو سکتا تہا - جہٹ سے ایک شاعر بے بدل - منشی اکمل - لالہ صاحب نے اوٹہ ایک قصیدہ مدحیہ پیشکش ہی تو کر دیا - مگر حاکم صاحب ایک ہوشیار آدمی - سرسری نگاہ جو ڈالتے ہین تو قصیدہ کا ریکو بنیا اخبار کا پرچہ تہا - اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدہی - فرط خوشامد اور غلبۂ تملق سے الفاظ کا خیال نہ صحت کا دہیان - سُنا ڈپٹی صاحب نے پڑہنے پڑہانے کے عوض - داد خوش بیانی دینے کے بدلے چپکے سے کاغذ تہیا کر دوالیس کر دیا - بندہ درگاہ جلسہ

مین موجود تو تھے نہین کہ لالہ صاحب سے کسیطرح لاجہ اوجی کرکے پرچہ اڑا لاتے پاس بیٹھے تھے۔ اب آتنی مدت بعد بنجاب کو جو خبر ملی تو جی لوٹ گیا۔ جھٹ پٹ بھیس بدل۔ خیر خواہون مین داخل ہو لالہ صاحب کے پاس جا پہونچے۔ ادھر ادھر کی گپ شپ اڑانے کے بعد جب قصیدہ کا ذکر آیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو دس روز کوئی اور و بیاقی منہ گوار اٹھا لیگئے ہین۔ اب کیا کیا جائے۔ بہزار قت بکمال منت خوشامد نقل ہاتھ آئی۔ دیکھتے ہین تو قصیدہ کا ہیکل کشت زعفران ہے۔ واللہ خوب ہی جھک مارا ہے تو بہ ارشاد فرمایا ہے۔ نظم و نثر دونون کی ٹانگ توڑ کیا ہے گردن مروڑ دی ہے۔ کوئی پوچھے کہ جناب کو اس ضعیفی مین ملا جپنے۔ رام رام کرنے کے عوض شاعری چہاتنے۔ شاعری بگھارنے کی کیا ضرورت پڑی اور نہ بیچاری اردو پر تو رحم کیا ہوتا۔ سبحان اللہ ذرا آپ بھی سنئیے اور لالہ صاحب کی لیاقت فصاحت کی داد دیجیے۔ ارشاد ہوتا ہے ۔۔

نظم

بھوانی جو ہون آج مجھپر سہاے — تو بادشہ ہون مجھپر بھوانی سہاے
جو ڈپٹی کلکٹر جونپور ہین — عدل داد مین جو کہ مشہور ہین
خدا اونکو رکھے سلامت دوام — غریبون کا جسنے کیا انتظام
کہ مفلوک غربا ہوئے شادکام — و بیکس و محتاج ہین بامرام
کرون کیا مین اونکے عدل کا بیان — بیان لال موتی سے ہے خود بہ عیان
کلکٹر ضلع کو کرون پھر سلام — اکہ محتاج خانہ کے جو ہین نظام

نثر

بخدمت صاحبان عالیشان روسا رحاضرین جلسہ بعد سلام ملتمس بکلام ہو کہ ایسے حکام محتاجون او مفلسون کے خبرگیران و منعام و فیاض آجتک اپنی تمام عمر مین کہ سن ضعیف کو پہونچا نہ کہین بچشم خود دیکھا و نہ کانون سنا جیسا کہ حاکم وقت نے محتاجون کے لیئے انتظام آنماز کیا ہے ویسا انجام کو پہونچانا آپ لوگون کی مدد سے نہایت ضروری کام ہے اور ہندو شاستر اور مذہب کتابون سے بخوبی ثابت کیا ہے کہ خیرات و دان پن کے برابر اور کوئی بات نہین ہر شائقین کے شاعران اور کمال والون و رسیدہ لوگون نے بھی ایسی تحریر کی ہے اور اگر ترقی علم او زراعت اور تجارت اور صفائی مین اور تخفیف فضول شادی و غمی بھی کوشش کرنا چاہیئے کہ جو موجب بہبود دین و دنیا ہے۔

بندہ ۔ ۔ ۔ ۔ ساکن ۔ ۔ ۔ ۔ پنشن یافتہ

آہاہا! واہ لالہ صاحب واہ اور پھر واہی واہ۔ بیتے خوب فرمائے ہو۔ علم قسم کا قلدان تک شکست کر ڈالیو۔ ہمکو تو استعجاب ہوت ہے کہ ایسن سندون طبیعت کہانسے حاصل فرمایو۔ بھلا ایسی اعلیٰ شعر او رصفا نظم کوئی انسان ارقام کر سکت ہے۔ کبھون نہین کبھون نہین۔ کیا کہین بہت دراز تعویق منقضی ہونے گئی ورنہ کتاب قسم ہمتو سفارش کرکے محتاج خانہ کا افسیا بطر مقرر فرما سے دیتے۔ خیر یابندہ وجلہ۔ باقی آیندہ کسی موقع پر دیدہ خواہد شد۔ لاب رخصت تسلیم۔ بندگی۔ کورنش۔ چنانچہ شفقت توجہات۔ مہربانی۔

راقم

سر اسر دل دکھاتا ہے کوئی ذکر ادہی چھیڑو +
پتہ خانہ بدوشون سے نہ پوچھو آشیانے کا +

نیا چٹخارا

شیخ صاحب لیجیئے حضرت یہ ڈال کا ٹوٹا شگوفہ ملاحظہ ہو۔ ابکی مین نے اور ہی ڈھنگ نکالا ہے۔ دیکھیئے۔ حیرت کیسے یہ معنے ہین۔ لفظون کی صناعی بلکہ گلکاری ہے۔ نگینون پہ مینا کا کام ہے۔ بڑی کاوش سے یہ لفظ بنے ہین۔ میرا ہی دل جانتا ہے کہ کسقدر خون جگر کھاکر یہ گنج شایگان جمع کیا ہے آپ کہین رایگان نہ کر دیجیئے گا مگر واللہ آپ تو کبھی سر بھی نہین لاتے بھلا یہ بھی کوئی بات ہے۔

(۱) ڈائمنڈ پزل۔

ایک غیر منقوط حرف۔ محبت۔ ظلم۔ ہندوستان مین ایک نامور شخص جو بقید حیات ہے۔ دہریت۔ ایک علم۔ ایک غیر منقوط حرف۔

(۲) سنگل ایکراسٹک۔

اگر الفاظ ذیل کے مترادف الفاظ کے سرون کو جدا کرکے بہ ترتیب رکھین تو زمانہ حال کے انگلستان کے ایک شخص کا نام بنجاے۔ بتلاؤ وہ نام کیا ہے اور کسطرح ان الفاظ سے نکلتا ہے۔

جرم۔ دم۔ برکت۔ خوف۔ حجر۔ تمسخر۔ ایک پیڑ۔

راقم

ا۔ ع۔ از کاکوری

بلوہ اعظم گڈھ پر مسلمانون کی اشک شوئی

حل نیا چٹخارا

مطبوعہ اودھ پنچ ۱۷ جولائی ۹۳ء

(۱) نمبر نقشہ ذیل

ا
و ف ت

۱- ہفت - پتلون — پ ت ل و ن
افلاطون — ا ف ل ا ط و ن
مصطفیٰ - مور - ن — م ص ط ف ی
م و ر
ن

۲- اسکوائر ورڈ

پنج حرفی:

ب س ا ط ی — بساطی
س ک و ر ا — سکورا
ا و د ا س — اوداس
ط ر ا و ت — طراوت
ی ا س ت ن — یاستن

چہار حرفی:

ح س ی ن — حسین
س ل ا م — سلام
ی ا ب و — یابو
ن م و د — نمود

سہ حرفی:

ق م ر — قمر
م د م — مدم
ر م ق — رمق

س ب ق — سبق
ب ق ر — بقر
ق ر ض — قرض

(۳) چیستان
خور - آفتاب
شید - آفتاب
} خورشید - آفتاب

(۴) لٹریچر - بنام کالیداس -

ڈکل اس-ع - کاکوری - (۱) (۴) کالکا پرشاد بی اے -

لی اوڑھی طرزِ فغاں بلبلِ نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روشِ چاکِ گریباں ہم سے

حضرت سرپنچ بہادر دام خیالکم - آپ نہین معلوم کس خواب خرگوش مین رہا کرتے ہین کبھی کبھی اینجانب کی بھی دو دو باتین جنکو زمانۂ حال کے عقلمند گدھے کی لاتین اصطلاحاً کہتے ہین سن لیا کیجئے دھوتی پکڑ کر ہنسئے تو جانوں ابھی خوب آپ نے بہت سے زمانۂ حال و استقبال و مضارع و امر و نہی کے شعرا کے کلام دیکھ ڈالے مگر افسوس یہ ہے کہ ابھی تک آپ کی نظر فیض اثر سے کلام بلاغت نظام مولانا وارث علیہ السلام کا نہین گزرا یہ حضرت قصبہ موئی تحصیل سنی گھاٹ ضلع بارہ بنکی کے خاص باشندے ہین - ہر علم مین یکتا بلکہ دو تا ہر فن مین بے مثل بلکہ یونانی کی دستاویز - اساتذہ کے کلام سے کچھ بھی نسبت نہین - چہ نسبت خاک را الخ -

گلزار محبت کے نام سے ایک دیوان آپ نے چالیس برس کی محنت مین جمع کر کے طبع کرایا ہے جس سے کبھی دل سیر نہین ہو سکتا - دیکھئے تو کیسے کیسے سٹ داب قطعات اور کیسے کیسے ہرے بھرے پھل اور پھول لہلہا رہے ہین جنکے دیکھنے سے دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے - سردست دیوان موصوف کے چند اشعار نذر کرتا ہون جہان کہین معنی اور مطالب سمجھ مین نہ آوین راقم سے بذریعہ ڈبلیو پی ایل دریافت کر لیجئے گا - اور رضہ کمیشن تنہا سے ریوڑیان لیکر بھیو چھپا کرکے تمام ہندوستان بلکہ آسمان والون تک کو تقسیم کردیجئے گا -

آپ کی خاطر سے اس مرتبہ حل بھی اشعار مندرجہ کا دیا جاتا ہے اور اول کمیشن بھی معاف کیا جاتا ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملا وارث نیم حکیم

لیجئے مطلع دیوان ملاحظہ کیجئے۔

صفحہ ۱ آفتاب حشر ہے مطلع مرے دیوان کا
صورت کچھ کم نہیں افغان دل نالان کا

سچ کہیئے گا۔ مطلع کا مصرعۂ اول مطلع خورشید سے بڑھکر ہے کہ نہیں اور مصرعۂ ثانی کی توصیف مین تو قلم ہی ٹوٹ گیا۔

صفحہ ۴ کیا مبارک قدم ہین معاذ اللہ
حشر رفتار سے مچا دینا

بس نہ پوچھیے۔ معاذ اللہ کے ساتھ مبارک قدم کیا ہی مناسب اور برجستہ ہے۔ اوسکو جانے دیجئے مصرعۂ اول کی دھن تو ملاحظہ کیجئے۔

صفحہ ۱۳ کمان ابرو جو اوٹھاتا تو اے ناوک انداز
صید آہو و خجل نرگس حیران ہوتا

یہ نیا وزن ملاحظہ ہو۔ ابرو مین واو کی اضافت نے تو غضب ہی ڈھا دیا۔ اور آہو (و) کے بعد واؤ تو کچھ عجب شوخیان دکھا رہا ہے۔

صفحہ ۱۵ جلا دے عاشق بیجان کو تا ل سے
زبان مین تری سے جو خاصہ ہے جانفزائی کا

اے سبحان اللہ یہ آجہی معلوم ہوا کہ اصل لفظ خاصہ جو اینجانب امیرون کے کھانے کو سمجھے ہوئے تھے ہے۔ اور خاصہ جانفزائی یہی ہے کہ عاشق بیجان یا اپنی زبان کو جلا دے۔ واللہ مانتا ہون۔

صفحہ ۴۵ نکل آتی جان ہے شوق وصل مین کیا حکم ہے
ٹوٹ جائے یا نکل جا یار ہے تم ناک مین

یہ وزن طبع زاد ہے مصرعہ اولی کی دھن کو ملاحظہ کیجئے اور مصرعۂ ثانی کی بندش کو دیکھیئے۔ ٹوٹ جائے یا نکل جا یعنے ٹوٹ جائے۔ مطلب کا پتہ ہی نہین یار کے تھمنے کی جگہ دل سے بہتر اگر کوئی ہے تو ناک ہے کیونکہ جب کبھی یار کو دیکھنا چاہا ابرام گھاٹ سے تار دیکر سا کمو کا لٹھہ طلب کرکے باریک بتی بنا کر جون ہی ناک مین کی یار دہم سے آگے کود پڑا اسکو مین اوٹھا ہی تو لیا۔

اچھا دوسرا شعر بھی ملاحظہ ہو۔

صفحہ ۱۰ حور جنت کا تماشا ہو نصیب
جسکو ملجا آپ سا خوش خو سے دوست

کیون حضرت! آپ ملجا کے معنے تو سمجھ ہی گئے ہونگے۔ اوپر کے شعر مین تو (جیسا کہ اسم کی جگہ ضمیر کا استعمال کیا جاتا ہے اور ضمیر تکرار اسم کی وجہ سے لائی جاتی ہے) اسی طور پر مولانا نے بھی نوال کو استعمال کیا ہے۔ ایک جگہ ٹوٹ جائے لا چکے تھے اب دوسری جگہ (جائے) کی (ی) دونون جگہ کام دے سکتی تھی۔ المعنے فی بطن الشاعر۔

صفحہ ۱۹ مطلع مین نے دیکھا ہے کسیکا رخ تابان آج
ہو گیا خار جو آنکھون مین گلستان آج

اے حضرت! اس زمین کی پوری غزل کھلونہ کا طائفہ ہے تماشا یہ ہے کہ ہر شعر اسی دھن مین ہے۔

صفحہ ۲۰ ذبح کر تیغ سے یا تیر سے بسمل ہی کر
قاتلا رہیگی گرمیٔ میدان کب تک

پہلے ردیف اور قافیہ سن لیجئے۔ میدان۔ نادان۔ حیران۔ پریشان وغیرہ یہ تو قافیہ ہین۔ کب تک ردیف ہے۔ اب پھر شعر کو ملاحظہ کر لیجئے۔ سند نامہ اک اور سنیئے مولانا نے بطور خود اسکی صحت بھی کی ہے تو کسطور پر۔

رہے گی قاتلا یہ گرمیٔ میدان کب تک

یہ تو کہیئے کی ذرہ ٹھہری کتنی ہی سیدھی کی وہی ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہی نہ تو مصرعہ موزون ہوا اور نہ (قاتلا) کی گرم بازاری کم ہوئی۔

لیجئے کتنے شعر آپ کو سنا دیے گر کوئی مقطع نہین سنا یا زبانہ مانیئے گا وہ بھی سنتے جائیے۔

صفحہ ۶۷۔ محبت مین طفل برہمن کے وارث
(مسلمان سے بندھا) میان جی سے۔۔۔ بنا چاہتا ہے

(باقی آیندہ)

راقم

دل لگی باز

گاے کی داد بیداد

یہ کہان کی دوستی ہے کٹے مرتے ہین ناحق
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی نس کو بڑھاتا

آپڑے یا بیچارے بلوے - ہنگامے - کشت و خون کے قصے فساد سنے ہی ہونگے، وہ گورنمنٹ گورنرون کی اپیچین بھی سنی اور پڑھی ہی ہونگی - گو رکھشی سبھاؤن کی سرگرمی اور پر جوش ممبرون کی کارروائی اور اوسکے نتیجے دیکھے ہی ہونگے اب آج ذرا اپنی گئو ماتا کی زبان سے بھی دو ایک جملے سن لیجئے -

یہ لوگ جو آج میری طرفداری مین جان دیتے اور لڑنے مرنے مین بھی تامل نہیں کرتے ایسے عقل کے پتلے ہین کہ خدا کی عنایت سے جو تدبیر کرتے ہین اولٹی ہی ہوتی ہے - گائے بیل کا ٹھکانا نہیں - بُرا ہو ان کی تدبیرون کا - اگر کوئی کام کرتے ہین تو الٹا - انکو اور کچھ تو سوجھا نہیں لگے پیلے ہی پہلے اس بات پر زور دینے کہ مجھے لوگ ذبح نہ کرین - لو صاحب اسکا سننا تھا کہ بھنا بھی مین اور بھی ضد پڑ گئی - اب لوگ آدھا کے میرے پیچھے چھری بغدا لیکر دوڑے - تمہاری نالائقی یا کم بختی یا خوش قسمتی سے اس ملک مین لوگ طرح طرح کے بھرے پڑے ہین - ملک کا ہیکو دیوانی باندھی با فقیری کیری ہے - سبھی کچھ کھانے پینے والے بلانوش - ہزار جس کوئی صرف گھاس پھوس کھاتا کوئی بیر گوشت اور مجرب نقصے کے نوالہ نہین توڑتا - بھیڑ بکری - اونٹ بھینس سبھی کو چٹ کر جانے مین آندھی - مین ایک بیچاری کرکسیت کی مولی ہون - انکے کان مین میری حفاظت کی صدا کا جانا تھا کہ جوع البقر کے اکسیر اسپیٹ مین گدبون سکے مل چلنے لگے - اب سب کو چھوڑ چھاڑ مجھی پر آ ٹوٹے یہ آفت سچ پوچھو تو تمہین نادان دوستون نے برپا کر دی -

پہلے اگر از کار رفتہ بیمار - لاٹھی مین ڈالکر اوٹھانے والے جانور کو جو کچھ ہی دیر کا چار اور چمڑے کی دعوت کا سامان تھا یہ لوگ ذبح کرتے تھے تو اب مارے ضد کے اچھے خاصے ہٹے کٹے کو ڈھونڈھنے لگے -

انصاف کرو تمنے یہ تو چاہا کہ میری اولاد ماری نہ جاوے اور پراگاہ دنیا مین طبعی عمر تک چرتی چگتی رہے - مگر کبھی تم کو اسکا خیال بھی آیا کہ اب جسقدر موجود ہے وہ کیا کھاتی پیتی ہے - شہرون کی نکمو وہان اگر معدودے چند نے تجس کی سانی کھائی اور صاف شفاف پانی پیا تو نسل بھر پرورش نہین پا سکتی کثرت تو دیہات مین ہوتی ہے - وہان میری آرام و آسایش کھانے پینے کا سامان تمکو معلوم ہے ؟ تمہین پوچھنے والون مین سے کون رحمدل ہے جو میرے بچے کو سخت بیدردی کے ساتھ بدھیا کرنے مین تامل کرتا ہو - اور ہل اور چھکڑے مین جوت جوت کر اوسکی ساری گردن لہولہان کر ڈالتا ہو ذرا چلنے مین رکا اور زبان اور ہاتھ سے فیاضی کے ساتھ مرمت شروع ہوگئی مان بہن

کی گالیان تو جا بے پانی سے ہزار گونہ زیادہ باکھری مین بھرتی ہوتی ہین - پھر پادھی کا استعمال اس سخاوت سے کیا جاتا ہے کہ بدھیان پڑنا کیا زخم تک پڑ جاتے ہین - دم اوسکی ہر دم مروڑی جاتی ہے - ڈنڈے اوپر پڑتے ہین - لاٹھیان اوسپر ٹوٹتی ہین -

اگر نا رمین ہانک دیا تو چر واہے نے اوس زمین پر جا کھڑا دیا - اب دانہ ہے نہ پانی - چٹیل میدان - دھوپ - پانی - گرمی سردی مین کھڑے ہین جگالی کرنے کو ایک منہ بھر چارہ نہیں - چرواہے صاحب دور ببول کے درخت کے تلے کمل یا انگوچھا بچھائے برہے گا رہے ہین اور یہ تمہاری گئو ماتا کے بیٹے بیٹیان اوسی قہر مین کھڑے تمکو دعائین دے رہے ہین - دن ڈھلا یا شام ہوئی - پلٹیون کو کسی گندہ نالے یا سڑے بدبو دار سیاہ پانی کی گڑھیا کیطرف ہانک دیا جسمین دن بھر سورین لوٹی ہین اور گاؤن بھر نے اپنے جسم کی نجاست دھوئی ہے - بس اسی پر اپنی مدارات کا اندازہ کر لو - اور انصافاً کہو کہ تم جو میرے نام پر جان دیتے اور ماتا کہکر پوجتے ہو بڑھکر دشمن ہو یا کوئی اور - مین اون لوگون کو کچھ نہیں کہتی جو جہان کہ بلا یا تغافل سے قصائیون کے ہتھے مجھکو بیچ ڈالتے ہین کیونکہ اکثر یہ بات ضرورت اور حاجت کرواتی ہے - جو انسان کو انسان کے بیچ ڈالنے اور اولاد تک کو کھا جانے پر آمادہ کر دیتی ہے تم میری محبت کا بڑا دم دعویٰ رکھتے ہو مگر سچ کہو تم نے میری نسل کو دن پر دن خراب ہوتے دیکھا ہے اوسکے واسطے کون تدبیر اختیار کی ہے - کہان سے چھانٹ چھانٹ کر دودھاری گائین اور بڑھیا سانڈ منگائے ہین -

تم مجھکو گئو ماتا کہتے ہو گر دودھ بھینس سے زیادہ ملتا ہے اسلیے اوسکی نسل نہین خراب ہونے دیتے کسی ایک جگہ کی گایون اور بھینسون کو جمع کر کے دیکھا جاوے کہ فیصدی کے بھینسین خراب حال ہین اور کے گائین تو تمہاری گئو پرستی کی قلعی کھل جائے اسکی صرف یہی وجہ ہے کہ اوس سے تمکو بہت سا دودھ دہی عموماً ملتا اور گھی بکتا ہے - اگر اس اعتبار سے تمکو گاؤ پرست کی جگہ غرض پرست اور شکم پرست کہا جائے تو میرے نزدیک زیادہ مناسب ہے -

انہین لڑائی بھڑائی کی اصل وجہ بھی مین خوب سمجھتی ہون - ہمکو تو مفت خدا نے دوسرے کینے اور عداوت نکالنے کے واسطے ایک آڑ بنا لیا ہے - کسی نے نام آوری کسی نے اپنی سبھاؤن مین اپنی زبان آوری دکھانے کا ذریعہ سمجھا ہے باقی میری

(۲) نزلہ تپ - ثقل سماعت

جدید طریقے کا بجائے خود علاج

صاحبان نزول کو عموماً خبر نہیں کہ یہ عارضہ متعدی ہوتا ہے اور اس سبب سے پیدا ہوتا ہے کہ زکام اور اسکی جھلی میں کیڑے ہوتے ہیں جو کان سے منہ کو آتی ہے خوردبین سے کیڑے نظر آسکتے ہیں اور انکا ایک سہل علاج اس طرح کا ایجاد کیا گیا ہے کہ مریض اپنے گھر میں وہ نسخہ تیار کرے اور چند روز کے بعد ایکدفعہ استعمال کرنے تو بہت جلد اسکو دائمی صحت ہو جائے جسکو خواہش ہو اس اخبار کا حوالہ دیکر ۱۲ ۔ کے ٹکٹ اوین ڈکسن صاحب کے نام بہ نشان نمبر ۳۴۳ و ۵۴۔ بیسٹ بلوریا سٹریٹ ٹورنٹو کناڈا کے نام بھیجدے ایک رسالہ آئیگا اوس سے سب ترکیب معلوم ہو جائیگی۔

دی انڈین فارمیسی

دوا خانہ ادویۂ ہومیوپتھی والوپتھی

اس دوا خانے میں ہومیوپتھی والوپتھی طریقہ علاج کی دوائیں موجود رہتی ہیں اور لائق او تجربہ کار دواسازون کی سپردگی میں ہیں ایک تجربہ کار ڈاکٹر صاحب بھی انکو فن معالجہ میں اعلے دستگاہ ہے نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

اعلے قسم کی دوائیاں معتبر کارخانون سے منگائی جاتی اور ہمیشہ کہنہ دوائیں نکالکر تازہ مہیا کیجاتی ہیں قیمت بھی اس خیال سے کہ ہر حیثیت کے لوگ خرید سکیں ارزاں لیجاتی ہے۔

تقریباً یہان کے بڑے بڑے ڈاکٹر اس دوا خانے کی سرپرستی اور نگرانی فرماتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر سی۔سی۔گھوش۔ اک پرانے تجربہ کار ڈاکٹر اس دوا خانے میں ہمیشہ موجود رہتے ہیں علاج کرتے ہیں۔ جس کسی کو جسوقت مشورے کی ضرورت ہو آپ ہروقت وہان ملین گے۔

المشتہر

سی۔سی۔گھوش وکمپنی نظیر آباد لکھنؤ

اشتہار دانش آثار (۳)

نئے مذاق کی کتابیں جن حلقون مین شوق کی نگاہون سے پڑھی جاتی ہیں یقین ہے وہان ذیل بھی لوگ مزے لے کر پڑھینگے۔

(۱) خیالات آزاد سا ودھ پنچ کے مشہور طباع۔ اور شگفتہ خیال نامہ نگار حضرت مولنا آزاد کے منتخب ظریفانہ مضامین کا اخلاق آموز اور فصاحت ریز نوطرز دلکش مجموعہ۔ ۱۲۴ صفحہ۔ قیمت ۸/

(۲) سوانح عمری مولنا آزاد نئی قسم کی لالٹین جسمین نئی روشنی کا چراغ روشن ہے۔ کس کس بلا کے جھونکے آتے ہیں گرگل نہین ہوتا۔ یہ لالٹین بھی مصنف آزاد کے خاص کارخانہ کی بنی ہوئی ہے۔ ظرافت اور فصاحت سے تجربے اور معلومات کے شیشے عجب کاریگری سے لگائے ہیں کہ ہر شخص اسمین اپنا چہرہ اور خط و خال بخوبی دیکھ سکتا ہے۔ ۱۲۰ صفحہ۔ قیمت ۱۰/

(۳) دیوان آزاد۔ حضرت مولینا سید محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری کے عاشقانہ اور ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ۔ ۱۲۴ صفحہ۔ قیمت ۸/

(۴) مسدس آزاد۔ حضرت ممدوح کا فارسی مسدس۔ قاآنی کی روش میں سا بربہار باغ و بہار کی کیفیت۔ حکمت خیز آغاز۔ عبرت ریز انجام۔ ۴ صفحہ قیمت ۴/

(۵) رباعیات شہباز۔ مذہب۔ قدرت۔ تعلیم۔ تمدن۔ اخلاق وغیرہ پر مختلف نئے نوطرز۔ اور دلچسپ رباعیان ۶۴ صفحہ۔ قیمت ۴/

اور کتابون کی فہرست عند الطلب۔ فرمائش ویلیو پے ایبل۔ محصول ذمہ خریدار

المشتہر

سید محمد عبد الغفور شہباز۔ صدر گلی۔ پٹنہ

اشتہار

کتب مطبوعہ ایران و مصر و بیروت عربی۔ فارسی۔ کتب قلمی در بمبئی محلہ امیر کا نمبر ۱۲۹ جناب آقا میرزا محمد صاحب شیرازی ملک الکتاب برائے فروش موجود است و سوائے آن کتاب تحفۂ ات محمدی در صنائع جدید و کتاب تذکرۃ الخواتین در شرح حال و لطائف نسوان عالم از عرب و روم و عجم از صدر الاسلام تاکنون مشتمل بر اشعار عربی و فارسی و ہندی و عجائب اتفاق کہ از آنہا روایت روایت شدہ و کتاب خلائق المعانی و تاریخ چنگیز و روضۃ الادب فی طبقات شعرائے عرب و کتاب جمہرۃ العرب در شرح فصوص الحکم از ملا جامی و دیوان ابن عربی و کشف الاسرار و تاریخ انگلیسی و کتاب مقناطیس الابدان در علم قوت جاذبہ کتاب شاہنشاہ نامہ تصنیف فتح علی خان صبا و وقائع جنگ ایران و روس و تاریخ بروز مطبع طبع شدہ ہر کس کہ طالب باشد طلب دارد۔

مضامین غیر

صوبہ بہار پر نیچری کانفرنس کا ناکامیاب حملہ

سب سے پہلے سر سید احمد خانصاحب نے جس نیک نیتی سے ایجوکیشنل کانفرنس کی بنا ڈالی تھی اوسے کم ذہین تمام واقفکار اور باخبر لوگ واقف ہین اونھون نے اپنے ذہن مین گویا نیشنل کانگرس کا جواب دیا تہا اور اونکی غرض یہ تھی کہ مسلمانون کا خیال اونکی نئی تعلیمی مشاعرے کے طرف بٹ جاوے اور وہ نیشنل کانگرس کیطرف متوجہ نہون پہلے ہی سال کا منعقدہ تمام ہندوستان کے قابل اور ذی ہوش لوگون پر کہل گیا کہ مطلب حدی کیا تھا سوا اونکی خاص جماعت کے لوگون کے بہت کم لوگون نے اس مجمع بے عکس ہندنام زنگی کانفرنس کی شرکت کی اور اسکی اجلاس ہوتی خاطر خواہ کامیابی مغربی و شمالی مین ہوئی کیونکہ وہان کے لوگ سر سید اور اونکے تمدنی کرشمون سے واقف تھے مختصر یہ کہ ایک انتہاتک ان مجمعون مین کام ہوا کہ سر سید کی تمام تر ہمدردانہ خواہی سرچشمی سے بہان نوازی اور پلاؤ خوری - اور یہ تقدر رفراتہ آزادی پسندہ جبکہ مغربی و شمالی مین اسکا رنگ اچھی طرح جماتب یہ سب نے پنجاب کی طرف رخ کیا کیونکہ وہان اوس زمانہ مین انکے عقیدتمندون اور فدائیون کی ایک بڑی جماعت تھی وہان پہلے ہی سال گویا سارا بھانڈا پھوٹا اور پنجابیون کے حسن ارادت کا استوار تار بڑے زور سے ٹوٹا اس شکست کی آواز تمام ہندوستان مین پھیل گئی اور انکے تنددا اسی لشکر کو پنجاب سے کوچ کرنا پڑا لیکن عام مسلمانون کی راست نے بول دیا اوس ناکامیابی کا خار انکے اور انکے عقیدتمند چیلون کے دل مین چبھتا رہا پھر اسی عرصہ مین مولوی سمیع اللہ خانصاحب بہادر کا جھگڑا پھیلا جس سے ایک بہاری صدمہ نیچری جماعت کو پہونچا اور بہت سے اونکا سربستہ فاش ہوا اور بہت سے ناگفتنی امور دونون طرف کہے گئے اوس شکست کے بعد سے برابر حضرات نیچریون کی یہ دلی خواہش ہی کہ پھر کسیطرح پنجاب کے سیدھے سادے سپاہی مزاج لوگون پر دہنی چھاپہ مارا جاتا مگر اسکا موقع ہاتھ نہین آتا تھا مگر دہلی کے بعض ناتجربہ کار مسلمانون کے حسن استعمال سے پھر پنجاب مین ایجوکیشنل کانفرنس کی بنا سال گذشتہ ڈالی گئی اور گذشتہ دسمبر لاہور مین اوسکا اجلاس منعقد ہوا جسمین پھر سر سید کو سلاطین تیموریہ سے قصیدون اور دوسری نظمون مین بڑہایا گیا اور اسپیچ مین ایسے ایسے مضامین درج کی گئے کہ جنسے سچے مسلمانون کے خیالات دینی اور انصاف پسند لوگون کے دلون کو سخت صدمہ پہونچا معلوم نہین کہ دہلی مین مسلمانون کی حمیت اور عزت کا تھرمامیٹر اب کس ڈگری پر ہے کہ وہ ایسے مضامین دلآویز اور دلشکن سننے کے متحمل ہو سکتے ہین اسیوقت سے پھر پنجاب کے مسلمانون مین غیر معمولی جوش و خروش پیدا ہوا اور ہمنے پنجاب کے اردو اخبارون مین بہت سے مضامین اوسی کانفرنس اور اوسکی کارروائی کے خلاف مین دیکھے خلاصہ یہ کہ اہل اسلام پنجاب کی حرارت مذہبی رفتہ رفتہ بڑہتی گئی اوس آگ پر پانی ڈالنے کی غرض سے مولوی نظیر احمد صاحب پہر لاہور تشریف لے گئے اور وہان جاکر پہر اپنی غلط ناعاقبت اندیشانہ کارروائی اور اپنی پرجوش اسپیچ سے اختلاف اور نفاق کی ایسی آگ پنجاب کے مسلمانون مین پہیلا آئے کہ جسکا شعلہ آجتک ہمالیہ کی چوٹی سے بہی بلند ہے اور جس آفت خیز آتش زنی سے اونکی اونکے احباب اور حضرات پنجاب کی عافیت اور تسکین جلکر بالکل خاک سیاہ ہوگئی ہے اور جسکو سالہا سال تک شاید کوئی دمکلانہ بجہا سکے اس آتش اختلاف اور نفاق کے پہیلنے سے کیا ہوا اور اب کیا ہو رہا ہے اسکی تفصیل کی یہان ضرورت نہین ہے کیونکہ وہ قصہ ہنوز ناظرین کے خیال مین تازہ ہے اور دونون طرف کے مقدمات ابہی پند رہ ہوسے عدالت سے اوٹہائی گئی ہین دہلی کے اونحضرات نے کہ جنکی اندرونی تائید سے یہ آفت وہان برپا ہوئی تہی اب بخوبی تجربہ کی عینک سے دیکھ لیا ہوگا کہ اونکی غلط خیالی کا نتیجہ کیا ہوا اور مسلمانون نے کس زور و شور اور جوش و خروش کے ساتھ نیچریون کے حملون کو پھر پنجاب مین روکا ہے گو اوسمین اونکی جانب سے بہی غلط کارروائی ہوئی ہو جو کہ ان مذہبی ہنگامون مین کوئی تعجب کی بات نہین ہے مولوی چشتی صاحب اگر اپنے قلم کی باگ اس ہنگامہ مین روکے رہتے تو گویا بازی اونہون نے لے ہی لی تہی مگر اونکی ناتجربہ کاری اور راتب کی کامیابی کی مدہوشی نے اونکو اخیر مین کسیقدر ناکامیاب کر دیا اب نیچریون کو پھر پنجاب مین قدم رکھنے کی امید نہین ہے کیونکہ انکا وڑبہ بالکل جھک گیا اور اگر اونہون نے اودہر کا رخ کیا تو پھر قلم کی لڑائی سے زیادہ لڑائی کا گمان ہے، وہان کی شکست اور مغربی و شمالی کی ناکامیابی نے سر سید کے خیال کو بہار کے سرسبز اور شاداب سبزہ زارون کی طرف پھیرا ہے وہ غایت رغبت کی نیم باز آنکھ سے اس صوبہ کی طرف چند زمانہ سے دیکھ رہے تھے مگر اونکو اودہر قدم بڑہانے کی رغبت نہیں ہوتی تھی کیونکہ ان اطراف مین اونکے نیچری مریدون کی تعداد آدہے درجن سے کسیقدر زیادہ نہین ہے اب شاید اونکو بعض ناتجربہ کار نوجوانون نے کچھ ہمت دلائی ہے اور اسلئے رہتاس گڑہ کے پہاڑ کے اردگرد ایک شکست بازو اور بہوکے گرگس کیطرح عالم خیال مین منڈلاتے ہوئے نظر آتے ہین اور چند ناتجربہ کار چرمیار اونکی پیشوائی کے لئے جانے پر مستعد ہین -

ابھی تک پنجاب کی آگ پوری طرح بجھی نہین ہے وہان کے مسلمانون کے دلونکا زخم بہی خشک نہین ہوا ہے اونکا مذہبی جوش و خروش گھٹا نہین ہے ہمارے مین ابہی علم کا قصہ چھڑا ہوا ہے اور شیعہ و سنی ایک فضل جنگ مین مشغول ہین سیکڑون کل ضرورتون کے لئے اہل ملک کو بے انتہا روپے کی ضرورت ہے، ایسے خوفناک وقت مین ہم سنتے ہین کہ ایک بے آفت کے اس شہر پر نازل ہونے کا سامان ہو رہا ہے چند روز ہوئے بانکی پور مین ایک کمیٹی بہی ہوئی تہی - اس کمیٹی مین قریب ۲۵ پچیس اشخاص کے حاضر تھے اور سنا جاتا ہے کہ ڈیڑہ سو روپیہ کے چندے کے لئے حاضرین جلسہ نے دستخط بہی کئے یہان کے مسلمان

اس کانفرنس کے اس صوبہ مین ہونے کو دلسے پسند نہین کرتے ہین اور جو لوگ
کہ اس آفت کو کسی شہر پر یا ملک پر نازل کرنا چاہتے ہین اونکی تعداد بہت
کم ہے اور شاید وہ اخراجات کانفرنس کے متکفل بھی نہین ہوسکینگے ابھی تک
یہ امر بھی ناہد تصفیہ نہین پایا ہے کہ چندہ سے بعد وضع اخراجات جو بچت ہوگی
اوسکا مصرف کیا ہوگا سرسید صاحب کی ایسی خواہش معلوم ہوتی ہے کہ بچے ہوے
کل روپیہ علی گڑہ فنڈ مین داخل کئے جائین اور اسکے سوا دوسرے کسی کول فنڈ
مین نہ آئین اسکو بھی یہان کے لوگ پسند نہین کرتے ہین لوگو نسے اصرار ہورہا ہے
کہ تم ایسی پوری دو دو چار چار مہمانون کی مہمانداری اپنے ذمہ لو مگر کوئی
اسپر خوشی سے راضی نہین ہوتا ہے کیونکہ مان نہ مان مین تیرا مہمان اس اصول
کے مہمانون کو اپنے مکان مین اتارنا آسان نہین ہے -

اکثر زندہ دل لوگ اس کانفرنس کو ایک تھیٹر یا تماشا جانتے ہین اور
بعض واقف کار اس سے خوش ہین کہ ہندوستان کے بعض خاص سخن فہم و عرفان
کے ساتھ مشاعرہ اور مبادلہ خیالات کا موقع ملیگا دو چار روز تک بانکی پور
مین اچھی چہل پہل اور شعرخوانی رہیگی بعض حضرات کو بمدپیٹگی پریسیڈنٹ
بننے کی بھی خواہش ہے بعض پورانے امیدوار نئی امید واردون کے حلقہ مین
نظر آتے ہین -

پورانے خیالات کے دین دار مسلمان اس کانفرنس کے مضمون کو نہایت
غصہ اور غضب سے دیکھتے ہین اور عام مسلمانون مین اسکے خلاف مین ابھی سے
ایک غیر معمولی اور پر آشوب جوش و خروش سے بیسون طرح کے حملون
کی طیاری ہورہی ہے یہ سب فقط اس موہوم خیال پر کہ تعلیمی مشاعرہ یہان
ہوگا حالانکہ ابھی تک چندہ کے کاغذ کے سوا نیچری لوگون کی جیب خیال مین
اور کوئی چیز پائی نہین جاتی ہے پنجاب کے فساد کا حال لوگون کو معلوم ہے اسلئے
یہان کے مسلمان پہلے ہی سے اس آفت کے روکنے کی فکر مین سرگرم نظر
آتے ہین یہ پنجاب کا ملک نہین ہے کہ جہان ایک میان چشتی ہی فلاطون
گنے جاتے تھے یہان مسلمانون کی ایک بہت بڑی قابل دولتمند اور
ذی اقتدار جماعت ہے کہ جسکی کارروائی اس بیکار سالانہ مشاعرہ کے
خلاف مین نہایت قوت کے ساتھ ہوگی -

یہان درصورت دایر ہونے مقدمات کے کوئی مقدمہ عدالت سے اوٹھایا
نہین جایگا - اور غالباً بی بی تمیز صاحبہ (جو کہ نیچری اسپیچ کی گویا اماجان ہین)
آپکی یہانسے (درصورت تشریف لانے کے) اتیانیہ کا ایک بڑا سبق پاکر تشریف
لیجائینگی یہان ایسے ہی بیسون آدمی ہین کہ کانفرنس مین کہڑے ہوکر ادب تہذیب
و شایستگی کے احاطہ مین بند رہکر بی بی تمیز کی بے تمیزی اور بعض خوشامدی
شاعرونکی بیہودہ سرائیونکا خاکہ دم بہر مین اوڑا دیسکتے ہین اگر اگلی کانفرنس بانکی پور
مین ہوا تو واقعی بڑا لطف ہوگا -

راقم
کوئی اللہ کا بندہ

پنچ کی جے

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

واہ بہئی پنچ تمہارے توند کا بول بالا اور دشمن کا منہ کالا - واللہ ہے تمنے
بڑا ہی کام کیا - پرمیشر تمہارے قلم کو زور اور دماغ کو قوت عطا فرماے -
بیچارے ڈاکخانہ والون کی آبرو رکھ لی ورنہ مارے جرمانون کے فشار بگڑ جاتا اپنی
تک نہ رہتی - اس مہینے مین گیہون نہ خریدے جاتے چوہے گہرون مین ڈنڈ
پیلتے - للاین دال بہات کو ترستین اور ہم خوف کے مارے پوسٹ ماسٹر جنرل کے
آفس مین داخل دفتر اگر ہوجاتے تو کسی مسل کی جہل جہل یا دم چھلا بنکر وہین
فائل مین رہجاتے - تم ہی سوچو اگر تنخواہ اسمرتبہ بھی کچھ کتر لی جاتی تو بہلا جان
بچتی - ہماری قبیلہ عرف للاین جان چہوڑتین توبہ کیجئے جناب واقعی بری گت
ہوتی - دفتر مین جرمانہ ہاے ہاے - لیبے سے تو گہر مین چل پون اور غرفشن
جورو صاحبہ تو خفا ہی تہین کہ چینگی پونے ہی چل جاتے - وہ رون رون اور کائین
کائین ہوتی کہ الہی تیری پناہ - مانتی ہی نہین یقین کیسا - بس فوراً یہی خیال
ہوتا کہ لاہ جی رنگین تو آدمی مین کہین جنگلی اوڑا گئے - مگر اصل یہ ہے کہ جب اس زمانے
مین بیتے ڈیڈلیٹر آفس کے چکر مین پڑے لاوارثی چیٹی کیطرح چون چون کرو حضرت
لون تیل لکڑی کے سوا کچھ سوجہتا ہی نہین - جسکے نوکر نپڈرہ کا خرچ - جرمانے
کی کتر بیونت گہاتے ہین - پہر آپ سمجھئے کیا ننگی نہاے اور کیا نچوڑے -

وہ تو یون کہئے کہ بہائی جان اسمرتبہ تو تمنے واللہ جان بچائی ورنہ گلنپ ہونے مین
رہی کیا گیا تہا - خیر سے مسٹر پسن کو تمہارے مضمون کی ست تو ہوگئی - واقعات
پر غور کیا کچھ سمجھے - کچھ سمجہا گئے - جولائی کے کل جرمانے معاف - ہرا پیسٹر
تم جم جم جیو - تمہارا اخبار جاری - تمہارا مطبع قایم - تمہارے چہر برقرار - تمہارے
پریس مین تندرست اور ہوشیار - یہ تمہاری ہی تحریر تھی کہ جسنے مسٹر پسن کے
دل پر اثر کیا - معافی جرمانہ کے ساتھ ہی ایک اسپیچ بھی دی اور فرمایا کہ مین نہ
ظالم ہون نہ جابر - صرف ہوشیاری اور مستعدی سے کام لینا چاہتا ہون - ہان
صاحب صحیح - ہم بہی لنگوٹ باندہ کر حاضر - صبح سے شام تک برابر شمع بنکر
رہنگے - چون و چرا کرین تو ناک کان ندارد مگر خدا کے لئے یہ جرمانے بہم کے گولے
نہ برسا گا کہ جو کل ہمارا ایمپلی سسٹم - سانڈ اگہر بار اس برسات کے موسم میں
اڑا ارا ادہو ڈیم کرکے گر پڑے اور ہم ع چہاگرا دیوار گری گہر پہسل پڑا
اونچے سُرون مین الاپتے ہین -

ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی - ہان صاحب تمکو تو دعا کیجئے
کچھ مسٹر پسن صاحب کی شان مین بھی کہہ ڈالین - نہین صاحب اب جو آپکو ظالم
یا جابر کہے وہ احمق - بیوقوف - چغد - اُلو اور نہین معلوم کیا کیا کچھ - آپ رحم دل
آپ فیاض - غریب نواز - غریب پرور - جگ جگ جیو - بڑے
بڑے مراتبے - اعلےٰ اعلےٰ درجے - روح القدس کا سایہ تنخواہ مین اضافہ

انگریزی معدلت اور ہندو مسلمانوں کی گائے پر حجت

اولادین ترلی - دو دھون نہاؤ پوتون پہلو - یسم صاحب اور بابا لوگون کی تقدیر یہ ہے لاٹ صاحب ہو کہ جو ہم عیال وارون پر بھی حضور کو رحم آئے - اور جرمانون سے بچکر ہم اپنے جورو بچون مین رات کو تو تکیے تہکاوٹ، راحت اور آرام سے سوئین اور صبح آپکی جان و مال کو اٹھکر دعائین دین اور اظہار اطاعت مین غلامانہ کہانی نیچی نظرین کئے چکوڑ کیطرح سے شام تک دفترمین کام کرین -

راقم
وہی

نئی کل

حیدرآباد کا معاصر مشیر دکن خبر دیتا ہے کہ وہان آٹا پیسنے کی کل جاری ہوی ہے مگر کل کا آٹا ہضم مین ذرا دیر سے آتا ہے - ہم دیکھتے ہین سٹریلوڈون کی ریزیڈنسی مین ہندوستانیون کے پیسنے کی بھی کل جاری ہوگئی - اور خدا کی عنایت سے کئی من ہندوستانی غلہ جو دکنی ہزارون من کے برابر تھا اوسی کل مین کام آگیا بہت کچھ تو رد ادر دان ہوگیا - اور جو باقی ہے وہ بھی پکی مین ہے کہ دیکھا چاہیئے اس چرخ نیلگون کی گردش مین کون کون دانا پستا ہے اور کون باقی رہتا ہے - ہماری جدید پولیٹکل کل کا آٹا بھی دکنیون کو ہضم ہوتا نہین معلوم ہوتا - کیونکہ اس آٹے مین انگریزی تہذیب کے ملے ہوئے ضرور ہونگے جبکی روٹی دکنی ہاضمہ کے حق مین لوہے کے چنے ہون تو عجب نہین - اور اگر شاید انقلاب کے چورن سے ہضم بدن بھی ہوا - تو ایک وقت مین سنگ مثانہ تو یقینی سمجھنا چاہیئے -

راقم
دکنی

من فارسی راٹنگ می تولم

ظرافت کی زمین - لطافت کے آسمان - ہمارے گروگھنٹال حضرت نادو پنچ

کوڑیون تسلیم - درجنون آداب - ٹوکرون بندگی - کہانچون مجرے - بائین ہاتھ سے منہ موڑکر خم ہو کے فرق اقدس پر نثار کرتا ہون - مابدولت مفلس قلاش کے پاس اور تو کچھ موجود نہین لیکن ہان ایک ڈال کی ٹوٹی تازی فارسی اسوقت ہدیہ ناظرین ہے - گورنمنٹ اسکول کے ایک حضرت کو جو شوق چرایا تو اپنی اوکہلی مین فنون فارسی جہانٹ ڈالے (دیکھئے نہ)

برادرم تسلیم - من بخیریت بودہ باشم و خیریت شما و اقارب شما خواہم باشم - من بسیار رنجیدہ کہ شما در عقد مناکحت شمارا اطلاع نہ بخشیدہ - اگر شما طلبیدہ من فوراً حاضر خدمت میشوم - مرا بسیار تعجب باید باشد کہ از ذات شما این قدر امیدنہ داشتہ باشم خیر - ہرچہ باشد گزرہ خواہد شد - مگر در زمانہ این سال این روایت باید باشد - کہ فلان شخص شمارا در شادی زوجہ خود نہ خواہد طلبید کرد - خیر گذشتہ را صلواۃ باید کردم - من بسیار اشتیاق بہ ملاقات شما خواہم داشتہ ام اگر شما آوردہ بسیار خوشی مرا باید پدیدم - من بعد عید بہ ملک بنارس باین وجہ کہ میزان امتحان مرا قریب دارد (بہ سواری آن چیز کہ او بسیار زود بر پارچہ آہن روان میشود و اول خانہ را ابن را مثل کوہ آتش فشان شرر ہمارے دل انگیز بچکانہ وہق ہق ہق ہق مثل دم اژگر کردہ میشود) میرفتہ شوم - اگر در درمیان میزان امتحان مرا ملاقات شما باشید - من بسیار فرحت گرفتہ میشوم - دانستہ باید گرفت کہ ہر یک فرد زندگی دست بدست دارد این رددن بہتر خوب معلوم میگردد شود - کہ قبل از رفتن بنارس ملاقات بدہ - ورنہ آن غم من کہ در شادی شما نہ شرکت گرفتہ شدہ بودم - بتازگی عود گرفتہ خواہد شدہ بود - آیندہ اختیار بدست مختار خواہم دادہ بودم - من بسیار نمی گفتم شمارا اختیار ہر فعل قبیح و حسین اختیار دارد - من دوبارہ نوشتہ خواہم کہ اگر شما پند مرا در گوش خود نخواہی گرفتہ من در قیامت دامن قبائے عروسی ترا در پنجہ خود بمضبوطی تمام و بسیار گرفتہ خواہم کرد - تا کہ ترا شرمندگی بسیار غالب شدہ باشد اگر پند من عمل نہ کردہ بودی آیندہ دست تاسف خواہی مالیدہ شد - نہ شنیدہ بودے کہ وقت جوان از دست ایشان رفتہ خواہد شد بعد از ان ہیچ نہ رسیدہ خواہد شد - زیادہ حد ادب قبال داشتہ بودم - من بخیریت بودم و خیریت شما خواستہ بودم - مرا بسیار سلام بہ ہر یک خورد و بزرگ بدہ - اور جواب باصواب ضرور گرفتہ خواہی شد

راقم
ہم فارسی کے قالب مین ایک نئی روح پھونکینگے - آزاد مچھلی شہری

چھوٹے زمینداورنکا حشر

اضافہ مالگذاری کا چھوٹے زمینداروںکو آفت مین ڈالے گا - چھوٹے زمیندار بعد بندوبست کے بعد اودہ سے ادن یہودیونکی طرح جو روس سے نکالے گئے خود بخود مفقود الخبر ہونگے اعلی تعلقدار و نیز اگر اضافہ مالگذاری کا ہوا تو وہ اپنے نمایشی اخراجات گھٹاکر اعتدال کے دایرہ مین رہینگے - چھوٹے زمیندار کوئی تخفیف نکال نہین سکتے اونہین یہی آسان ہوگا کہ وہ ترک وطن کرین - اعلے تعلقدار دس ہاتھیونکی جگہ دو ہاتھی اور سو گھوڑون کی جگہ پچاس گھوڑے رکھین گے - ملبوس ماکول مشروب مین بھی تخفیف کو دخل دین گے بجائے کامدانی و جامدانی کے عمدہ ڈہاکہ کا ڈوریہ اور ولایتی شربتی اور لکھنؤ کی چکن پہنینگے اور فصل سرما مین بجائے جامہ وار مخمل کاشانی و زربفت چینی عمدہ گرنٹ و باپ مین و بانات استعمال مین لاوین گے تنجن و نان ختائی کی جگہ پلاؤ و شیرمال نوش فرماوین گے سختی بندوبست کیا چیز ہے جو اونکی امیرانہ زندگی مین ذرہ خلل انداز ہو - سختی جمع کی جو آفت اور مصیبت چھوٹے زمیندارون پر نازل کرے گی اوسے مین کیونکر لکھون قلم دہائی دیتا ہے - کہ یہ ٹریجڈی کا سین مجھسے نہ لکھا جاویگا اسوقت چھوٹے زمیندارونکی زندگی اس قطع پر بسر ہوتی ہے کہ مارکین کا پاجامہ مین سکھ کا انگرکھا زیب بدن رکھتے ہین چنے اور گیہون کی ملی ہوئی روٹی چٹنی کے ساتھ کہاتے ہین وہ اپنی قوت اور جوانمردی سے روح کو جسم مین بزور رکھتے ہین - اگر تخفیف

کفر و اسلام کو چھوڑا دیو سے
مین ہون حاضر یہ دل سے قاتل
بُت پرستی تو کرتا ہے ہر دم

کون تھا یہ اگر شیرا جا ناہ
تیغ ابرو پھر آ نہ جا نانہ
کسنے وارث کو یار سا جانا

اہل محفل - مولانا آپکے پیر پارسا ہونے مین کس نا معقول کو شک ہے - آپکے ذکر شمون نے دلسکون رہا جملہ از مکتب الغات صفحہ ‎$\frac{1}{10}$‎ ×۰۰) تو بس شاعری کی دُم مین بندھا (آدھا گیلا آدھا سوکہا) باندھ کر انکوری گہاٹ سے گوتی پار اوتار ہی چھوڑا - کیون نہین -

عاقبت پیر زادہ پیر شود

مولانا - لیجئے حضرت ابتو بندہ دفع دفان ہوتا ہے - یار باقی صحبت باقی -

راقم
دہی دگی باز -

نئی چاشنی

(۱) اسکوائر ورڈ -

(الف) پنج حرفی - عزت کرنا - خرق عادت - لگاد - دیدبان - ہندونکا ایک تیرتہ گاہ -

(ب) چہار حرفی - عبادت گاہ - مسلمانونکا ایک رکن عبادت - نہر گنجفہ کا ایک ورق -

(ج) سہ حرفی - سحاب - جلی - تحریر -

(د) ایک حقیر جاندار - ایک درندہ - میرا کتا -

(۲) ہندوستان کے چند مشہور مقامات کے نام معمے کے پیرایہ مین -

۱ - ایک پہل -
۲ - ایک حرکت + لانیوالا -
۳ - دراز + فرق -
۴ - خون مکرر -
۵ - ایک لباس -
۶ - ایک عنصر + راستہ -
۷ - ایک کہانے کی چیز -
۸ - دودہ پینے والا - محب -
۹ - ایک غذا + ایک معدنی چیز -

(۳) فارسی کا ایک مرحوم مشہور شاعر اپنا تخلص یون بیان کرتا ہے

۱ - خفتان مین ہون جوشن مین نہین -
۲ - تلوار مین ہون آہن مین نہین -
۳ - بہادون مین ہون - ساون مین نہین -
۴ - ہون پوس مین اور اگہن مین نہین -
۵ - مستی مین ہون - جوبن مین نہین -
۶ - نسرین مین ہون سوسن مین نہین -

راقم
س - ع از لکہنو

---

[1] اسی گہاٹ سے وارث معہ نظلہ اپنے مکان قصبہ موئی کو تشریف لیجاتے ہین ۱۲ -

حل نئی چاشنی مندرجہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۳ء

پل - معشوق
پل گہڑی - وقت } پیپل مقدس درخت

ا - ح از کاکوری - نور الحسن از ریاست دکن -

سینے دنیا مین بہت دیکھے ہین انشاپرداز
ایسے کم دیکھے ہین جنکے لیئے اصلاح نہو

مجبی منشی لالہ اودہ پسیج راے صاحب بہادر تسلیم ۔ کورنش ۔ مجرا ۔ آداب بندگی ۔ ایک بیش بہا نوٹ پیش نظر کرتا ہون ۔ قبول فرمایئے ۔ ع ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔ ہمارے مہربان عال لالہ چرونجی لال خلف بدامی چند صاحب نے بنظر اصلاح بھیجا ہے ۔ آپ ذرا غور سے ملاحظہ کیجیے اور براہ مہربانی اسکو گوشہ اخبار مین جگہ دیکر ممنون کیجیے ۔

لالہ صاحب کا خط

جناب مشفق مہربان دوستان منشی مشیان سلامت ۔ بعد تسلیمات و کورنشات زیادہ مانی شفقت تا کہنہ دعایات بوسیدہ کہ مثل ناوندیدہ و نشنیدہ ۔ از احوال منجملہ خود ۔ قیمطراز ہے ۔ کہ لالہ چرک راین کے وقت مار جب ہمارے عبارت اصلاح مزین و زیب ہوتے ۔ رہے جب کا لطف کیا زیب تسلیم ہو ۔ چھ دن سے آپ مرنوم خلد مان آشیان گیر ہے ۔ تب سے لطف سخن ہی جاتا رہا ۔ اب ایک تحریر سراپا تنویر چھپوا خادم کے بہدست ابلاغ خدمت کرتے ہین فایز الخدمت ہو لی ۔ آپ براہ کرم گستری اصلاح سے مذیق (ذایقہ دار) بنا کے واسطے پٹ کی تہانہ مین بھیجیجی (لالہ صاحب شاید اپکا یہ مطلب ہے کہ نمک مرچ لگا کر بنائی جاے) زنار داران کی کثرت سے (برہمن) پرمشیر سوگند ہمارہ و اس عالم بالا پہ پروا نہ کرتے ہین ۔ کہ جسے عموماً احتمال منماظر و مخایف دیسی رعایا سخت مظلوم ہے ۔

اب مضمون اغاز ہوتا ہے

۲۲ ۔ جون سنہ الیہ کو بعد بارش دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اراضی جو ریان کہ جسمان کاشتکاری تخمیناً ہزار روپیہ کی بالیدہ (طیار) مگر قدموسی سیلاب پودر اندازہ سے سخت مظلوم و مغموم ۔ علی العموم یہ سیلاب پودر کا دیدہ و دانستہ ہوا اور کل پودر مدعاعلیہم نے تعمیر مکان مین تصرف کیا جسمین کثرت پانی سے خودی خودی جب نکاس نہین تو ڈوب جاوے ۔ انسداد و نقصان پانی ایک غار عمیق جو متصل مکان مدعاعلیہم ہے برآورد کیا گیا کہ اوسکو بند کر دیا ۔ (واہ لالہ صاحب آپکی عبارت جب خودی بخودی مذیق و چٹپٹی (ذایقہ دار و چاشنی دار) ہے تو اصلاح کی کیا ضرورت ۔

آج کا واقعہ یہ (بیان فرمائی) کہ دروازہ مقبوضہ کثرت غلاظت کہ جسکی صفائی و انسداد و عفونت وغیرہ مساۃ خوشوقتی پڑاین کہ از ان جملہ زنار داردن سے دروازہ بند کر کے ہزاردن گالی دیا کی چونکہ مین ایک معقول آدمی ہون ہرچند بشیرین زبانی در طیب اللسانی فہمایش کی اور چند شعر جو ہمارا چاچا

لالہ عزت لال نے نور چشم بلند اقبال بہیا جیالال کی کتخدائی کی تقریب مان فی البدیہ موزون فرمایئے تھا وہ مرے کیسہ خواطر مین پنہان سے تھے پڑہ کر سنائی مگر اوس ستمگارہ نے تلخکامی سے شیرین زبانی کی طرف گردش نہ دی ۔ شعر

غضب تم آج گرہاوت ہو ہمکا	لپک کے چوم بہون لعل یگون
پیارے دیکھی دشنام تورے	قسم گنگا کی دئی بہن بیکب ہون
جوکیہو زادہ (زیادہ) اب تم نا ملایم	تو گاری خوب تم کا دیب ہم ہون

(لالہ صاحب یہ رٹ کیا ہے گویا اپکے خاندان کا اعمال نامہ ہے) ۔

واقعہ موقوعہ امشب

مظہر کو دوازدہ گہنٹہ رات کو بمقام بود و باش دروازہ پر کتون کی آواز کی کثرت ہوئی کہ جسکے انجام مین خودی بخودی اوٹہنا پڑا اور اوس برخاستگی مین نگاہ دان پر نظر کیا کہ دو نفر نگاہ معہ ایک فرزند لی گاؤ قیمتی سو روپیہ دیکھی نگئی ۔ بیقراری کی پیدا ہونے مین بجانب باغ توجہ کرتا پڑا آخر اونکا بسبب تعاقب سخت تردد یون مری بیل واگذاشت ملی اسلئے بامید اندراج درج حوالہ قلم ۔

واقعہ امروزہ یہ کہ گہمانی و لیس لال کہ واقع مین مظہر چار بہائی پہلے ہین نے بخشش دوسرے سے بھوانی پرشاد دکانو رام مین صداقت اس امر کی عدالت کی ڈگری کہ چارون شخص مساوی کے حقدار بموجب اوسکے قبضہ و تقسیم کا ہنوز انتظار و بس نتیجہ کے نہ پیدا ہونے مین حیو ۔ بددیانتی دامادگی کی کثرت کہ جسمین اسوقت مظہر اپنے جان محفوظ مین بیلون کے چارہ کاٹنے مین لسونا گارتا تہا کہ جسکے تعرض مین مساۃ خوشوقتی و بہوانی پرشاد دونون شخص متعرض ہوے کہ جسکا نتیجہ بعدم موجودگی مظہر یہ پیدا ہوا کہ میری ہمخانہ کو بعزرات مکا و یک و گہونس سخت مارپیٹ کیا و تمام چوڑیان اوسکی ٹوٹ گئین (کیا خوب ۔ شعر ۔ یہ مکا دیک گہسا ویس کی ایکی لکہی نئے الفاظ نیا طرز نئی بندش ہے ۔) ۔

اگرچہ ضرر شدید نہین ہے تو بہی اوسکی آرام مین خلل ڈالا گیا تعریف اوسکی دفعہ ۵۶ ہ مین ہے مابعد اندراج مظہر کو ہدایت نالش (لالہ صاحب آپکو قانون خوب یاد ہے شاید آپ مختاری کا امتحان سید رآبادی مین دیچکے ہین) اگرچہ جرایم مذکورہ مین دست اندازی نہو مگر ایندہ احتمال مخاطرین استدعا مظہر یہ کہ رسید بہدست ہو ۔

راقم
ہمین توہین ۔ از جونپور
ن ۔ ہ

مضامین غیر

کشت افغانستان + +

لومڑی - لینا - لینا - دوڑنا - لپکنا - اے آیا - وہ گیا ! جانے نہ پائے - پکڑیو ! گھیریو !!

شیر - ہائین ! ہائین !! یہ شور کیسا - (ایک درہ سے نکل اور پہر کر) یہ کون گیدی ہے - جو اسطرح سے تمکو ستاتا ہے -

لومڑی - کیا عرض کرون - یہ ناشدنی اپہالو نہین - شاید دیکھو مجھ بجتی ہی کے کہیتون کا ستیاناس کرجاتا ہے - اس موذی کاٹے پر خدا کا غضب نازل ہو یہ دیکھئے غارت گر نے اس میرے کہلیان کا ستیاناس کردیا اسکے جہرے بالون پر بجلی ٹوٹ پڑے -

شیر - مگر تم میرا تو کہنا مانتی ہی نہین - وہ بہندے اور جال جو میز تمکو اوس سال اسکی روک تہام اور گرفتاری کے لئے بہیجے تہے تمنے اپنے کہیتون اور کہلیانون مین کہان لگائے ! -

لومڑی - اے ہے لگائے کیون نہین اگر یہ جوانا مرگ کسی روک تہام کو خاطر مین لاتا ہے ادہر پہندے لگائے کہ اسنے کود پہاند شروع کی - وہ سب ٹوٹ ٹاٹ برابر ہوگئے

شیر - اچہا بہئی تو ایک بات کرو - مجھے واقعی تمہارے ساتھ ایک قسم کی ہمدردی ہے - مین سچ کہتا ہون کہ مین تمہارا دوست ہون تمہارے بہلے کی کہتا ہون - اس موذی کے حملون سے اگر تمکو محفوظ ہی رہنا ہے تو بس میری بات مانو - جو مین تمسے کہتا ہون اوسپر عمل کرو - تم بہی جانتی ہو کہ مین تمہارا خیر خواہ ہون - واللہ مجھے تمسے محبت ہے مین یہ کب پسند کرسکتا ہون کہ میری ہوکر تمہارے اوپر یہ مظالم ہون میرا یہ قوی بازو تمہارے لئے سپر ہوگا - یہ میرے تیز دانت اور پنجے تمہارے دشمنون کو بہنبوڑ کہائین گے - مین اکیلا نہین ہون میرے پاس فوج اور سپاہ بہی ہے - ایک دم مین تو اسس ریچہ کو جمنی کا ناچ نچا دونگا - بخدا ابہی تو میرے اہالی موالی ایک اشارہ مین یہین پہونچتے ہین - کہو کیا کہتی ہو ! اس بہالو کو پیشقدمی کا مزہ چکہا دون ؟ ڈہکون اور بُلا ؤن اپنے جان نثارون کو - ؟

لومڑی - اے اللہ کے شیر ! تیرے بازؤن مین طاقت - تیرے پنجون اور دانتون مین تیزی - اللہ کرے یہ موذی کا ٹا تیرا شکار ہو اور اپنے کئے کو پہونچے - مگر ایک عرض اس لومڑی کی ہے - حضور میری رعیت کے مزاج سے واقف ہین کہ وہ خودسر - آزاد اور شورش انگیز ہے حضور کی اس فوج کے یکایک چلے آنے سے (گو وہ مدد ہی کے لئے کیون نہ آئے) ضرور ! دین ایک جوش و خروش پیدا ہو جائیگا -

شیر - اچہا تو مین پہلے اپنے مشیرون کو بہیجون - اونسے مشورہ اور صلاح ہو - تمہاری رعیت کا وہ اطمینان کردینگے -

لومڑی - مگر حضور کو اسقدر ضرور خیال رہے کہ وہ مشیر خودغرض اور حکمت عملی کے پتلے نہون - صرف اپنے ہی مطلب پر نجائین بلکہ اورون کے عزت - وقار اور ارادے کا لحاظ رکہین کیونکہ مین گو حضور کے زیر سایہ رہتی ہون مگر پہر خودسر ہون نہ ہو کہ ایک بہیڑیا میرے گلے کی رکہوالی کے لئے مقرر کیا جائے (جو خود ہی اوسکو چٹ کرجائے) یا ایک ہاتھی میرے خرمن اور کہلیان پر مسلط کردیا جائے عقاب یہان بیٹہے گا - چیتا یہان کمین گاہ مین رہیگا یہ نہو - کیونکہ بلوچستان کی وحشت انگیز حکمت عملی میری رعیت کے دماغون مین ہنوز تازہ ہے - ورنہ مجھے اور میری قوم کو اپنی قسمت پر شاکر رہ کر یا تو اس شعر کا مصداق بنا پڑے گا ؎

کہ از چنگال گرگم در ربودی + +
چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

یا یہ کہنا ہوگا "بخشو بی بلی مرغا بنڈ ورا ہی جئے گا"

راقم
افغانی لومڑی

کیا وقت کی بھی کوئی قیمت ہے

ہندوستانیون مین عموماً وقت کی قدر و قیمت نہین ہے اور اسوجہ سے اونکا اور دوسرون کا نقصان بہت ہوتا ہے - افسوس اسکا ہے کہ اس نقصان کی پوری حس بہی اونکو نہین ہے بعض فرقون نے البتہ عمدہ تعلیم و تربیت کیوجہ سے وقت کی قیمت دریافت کی ہے اور چونکہ اونکو دوسرے فرقہ کے لوگون سے کم ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا ہے اسلئے وہ ایک طرح پر اوقات کے پابند ہین اور اسبات کا خیال اونکو اپنے اخلاقی برتاؤ اور تعلقات مین رہتا ہے جیسے کہ اب بنگالی اور پارسی لوگ ہین انہین اکثر لوگون کی تعلیم مغربی اصول پر ہوئی ہے اور انکے اکثر افراد باکار ہین ان وجوہات سے انکو آنے کی ضرورت

پیدا ہوئی ہے کہ یہ وقت کی پابندی کرین اس خصوص مین سب سے زیادہ خراب حالت معزز اور شریف مسلمانون کی ہے جو بالکل اسکے مفہوم ہی سے واقف نہین ہین کہ وقت کی پابندی کس جانور کا نام ہے اور اس سے کتنے فواید پیدا - ہر انسان کو ہر روش زندگی مین حاصل ہوسکتی ہین بعض متعدد اور مرفہ الحال کسبیونکو بھی شاید اکثر مسلمان امرا اور روساسے زیادہ وقت کی پابندی ہے اور وہ بھی اپنے ذلیل پیشہ کے انجام دہی کے لئے وقت کی قیمت سمجھتی ہین مسلمانون مین اتنے مختلف عادات اور خصایل کے لوگ ہین جنکی وجہ سے اکثر ایک شخص کی حالت دوسرے سے نہین ملتی ہے یہ بات بھی اور اقوام مین کم پائی جاتی ہے اگر مسلمانون کے قدیم ترقی یافتہ زمانہ کی طرف نظر ڈالی جاے تو صاف معلوم ہوگا کہ زمان اوج ترقی و کشورکشائی مین عام مسلمانون کی ایک ہی عادت اور ایک ہی طرحکی وقت کی پابندی تھی ایک اسباب کو خیال کرو کہ ہر مسلمان ضروری نماز صبح کے وقت ہونکتا اور جماعت کی نماز مین شریک ہوتا تھا اب مسلمانون کے خواب راحت سے بیدار ہونے کا وقت ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دن تک ہے -

بغیر وقت کے عمدہ انتظام اور مدبرانہ تقسیم اور سخت پابندی کے انسان کوئی کام کامل اور شایستہ طور پر انجام نہین دیسکتا ہے اور اسکی ہزارون مثالین ممالک تہذیب یافتہ مین مل سکتی ہین دور جانے کی ضرورت نہین ہے ہین انگریزون کی حالت کو دیکھو اور اوس سے سبق لو- مسلمانون مین جو عموماً کسی فن یا کسی پیشہ مین کوئی فرد کامل ہو نہین سکتا اور کسی خاص علم و ہنر مین بڑی ترقی نہین کیا نہین سکتا اسکی ایک بہت بڑی وجہ اونکی سوسیٹی کی بے انتظامی اور بے اصولی ہے دنیا مین رہکر کوئی شخص سوسائٹی سے چارہ نہین سکتا ہے اونکی سوسائٹی کسی وقت کے خود پابند نہین ہین اور نہ دوسری کی پابندی وقت کا مطلق لحاظ کرتے ہین پھر کیونکر کوئی شخص کیسا ہی باکار اور بیمار مغز اور شوقین کیون نہو کسی کام یا پیشہ کو مدحت انگیز طور پر انجام دے سکتا ہے ملاقات کے لئے کوئی وقت نہین ہے صبح سے شام تک بلکہ دس بجے رات تک جسکا جسوقت جی چاہتا ہے دوسرے سے ملنے چلا جاتا ہے اور پھر جتنے وقت تک جی چاہتا ہے وہان ٹھہرتا ہے اکثر بیکار مہمل اور بیہودہ باتین ایسی ملاقاتون مین ہوا کرتی ہین اور اوسکا کوئی اچھا اثر طرز معاشرت پر کبھی نہین پڑتا ہے اور حقیقت مین دو شخصون کا وقت ضایع ہوتا ہے خوش اخلاقی اس سے عبارت ہے کہ بیہودہ تضیع اوقات کو کوئی نہ روکے اور ہر شخص کو اپنے گھر کا قبالہ لکھوا لینے کی اجازت عام دے رکھی بے انتہا قہقہے لگاے اور بے تحاشا حقہ پیتا اور تنباکو پان

کہا جاے اکثر ملاقات مین کسی مفید اور ضروری مضمون پر گفتگو نہین ہوتی اور اکثر کسیکی غیبت یا شکایت کا سیاہ دفتر پیش رہتا ہے اور اسکے کسی فساد کے پیدا ہونے کا گمان ہوتا ہے ہر تجربہ کار آدمی شاید اسکو جانتا ہے کہ کم قابل مسلمان ایسے ہین کہ جنکو گھر پر پابند وقت ہوکر کسی علمی شغل کے کرنے کی پوری اور پرتسکین فرصت ملتی ہو اور یہی وجہ ہے کہ آج قابل اور کامل لوگون کی مسلمانون مین ایسی کمی ہے - ایسی ملاقات تو واقعی مجمع آفات اور قومی ترقی کے روکنے کے لئے سد سکندری سے کم نہین ہے -

ملاقات مین اکثر حکام کی خوش مزاجی اور بد مزاجی اور مختلف طرحکی بے بنیاد اور بے سود اخبار اور افواہون پر بحث ہوتی یا اور کوئی ایسا مضمون پیش ہوتا ہے کہ جس سے ایک تربیت یافتہ آدمی کو سواے نفرت کے اور کچھ حاصل نہین ہوسکتا ہے مگر بمجبوری ملاقاتی صاحب سے اظہار اخلاق کے لئے اپنی خلاف طبیعت بھی اکثر بیہودہ مضامین پر گفتگو کرنی پڑتی ہے اخبار پڑھنے یا لینے کا معمول نہین کتابون سے اور ضروری لوکل مضامین سے ایسی معصومانہ ناواقفیت کہ جیسے فرشتو کو عصیان سے - ایک نہایت تربیت یافتہ اور روشن خیال ڈاکٹر کسی بڑے شہر مین رہتے تھے اونسے اور ایک عیاش مزاج اور نیم تعلیم یافتہ مسلمان رئیس سے ملاقات تھی چونکہ رئیس صاحب کا مذاق اور وسعت معلومات ڈاکٹر کو معلوم تھی اسلئے جب وہ آتے تھے تو اونسے اکثر بی منی اور بی جادی میان منو اور علی بخش خان وغیرہ کے معاملات اور کمالات کا ذکر ہوا کرتا تھا ایک روز رئیس صاحب نے نہایت چین بر جبین ہوکر فرمایا کہ کیا آپ مجھکو ارباب نشاط مین سمجھتے ہین کہ جب مین آتا ہون اسی قسم کے عشرت انگیز مضامین پر آپ گفتگو کرتے ہین ڈاکٹر نے جواب دیا کہ پھر کیا کرون آپسے کیا گفتگو کرون فلسفہ طب تاریخ جغرافیہ شعر و شاعری منطق و حدیث کسی فن سے آپ واقف نہین پھر مین آپسے باتین کرون تو آخر کس فن مین کرون اسلئے آپکے مذاق کے مطابق آپکے ساتھ باتین کرتا ہون -

اکثر ملاقاتون کی قریب قریب یہ حالت بھی ہے کہ مجبوراً ایسے ایک تربیت یافتہ شخص کو اپنے خلاف مذاق اور مرضی ایک ملاقاتی سے ملاقات کرنی پڑتی ہے -

اب تربیت یافتہ اور مہذب لوگون کے مشاغل بھی آجکل بہت زیادہ ہین اور طلبا کو بھی بہ نسبت سابق کے بہت زیادہ دماغی محنت کرنا پڑتی ہے ایسی حالت مین ضرور ہے کہ مسلمان اپنے اس بڑے نقصان کو دیکھین جو کہ اونکو بسبب نہ رہنے پابندی

جس گہر مین پہوٹ ہوگی وہ گہر خراب ہوگا

ہندو۔ ارے کم بختو کیون لڑے مرتے ہو دیکہو مین تباہ ہوجاونگی"

دونون۔ یہ ہم تو لڑین گے۔ تم خفا ہو یا خوش"

اپنا گھر بار سب کچھ رکھا - اور اپنے سارے صفات کو تمہاری محبت کیوجہ سے غارت ہونے دیا - یہانتک کہ سب کچھ کھو بیٹھے - مگر جانے کا نام نہین لیتے بقول شخصے گھر کا راستہ بہول گئے - اب ہم تم سے کیونکر جدا ہوسکتے ہین - تمہارا حق بھی بہت ہے اور بہت سے - جب یہان تمکے رہنے والے ٹھہرے اور آیندہ بھی یہین رہین گے تو تمہارے نفع نقصان کے ساتھ ہمارا نفع نقصان نہ شریک ہوگا تو اور آخر کسکے ساتھ ہوگا -

ہندوستان - تمہارے بچے جئین - کیا اچھی بات کہی ہے - اور میرا دل بھی خوش کیا - مگر اب یہ بتاؤ منہ دیکھی کہتے ہو یہ باتین جمع خرچ کرتے ہو - یا دل سے یہ بات نکلتی ہے اور اسپر عمل بھی کرتے ہو یا نہین -

ہندو - میان صاحب کی جی حال اونکے خدا کو معلوم ہوگا - مگر اپنا حال تو یو پیٹ کا محتاج نہین - ارے ہم ایسا نہ کرین گے تو نیا کو ہے اور کہہ ہے جہان یہ سب باتین جاکر کرین گے -

مسلمان - اجی ہماری نہ کہو - ہمتو جھک مارکر چار نا چار خوش یا ناخوشی سے وہی سب باتین کرین گے جو وطن کے ساتھ چاہیئے -

ہندو - اجی یہ پلچھ ہے اسکی بات کا کیا اعتبار اس نے آکے ہمارے سارے دہرم کو نشٹ - اریاورت کو گندہ کیا - یہ کہین جاے ہی اپنا دوسرا اڈا بنا سے - ہم تمہاری رونق کو کانی ہین - کیا یہ نہوگا تو تم اوجڑ جاؤ گی - مرغا نہوگا تو کیا صبح ہی نہوگی -

مسلمان - چونچ سنبھال کافر - اگر تم کچھ ہوتے تو لی صاحب کی چندیا باہر کے حملونسے آئے دن کیون گنجی رہتی - ہمارے قول قرار دیکھو کیسے مضبوط رہے ہین - اور سچ پوچھو تو اب ہم بھی ہندوستان کی بتیسی کی ڈاڑھین اور کچلیان ہین - جو گنتی مین کم مگر کام کی زیادہ ہین - یہ سچ ہے ہم کہانے کے دانت ہین دکہانے کے نہین دہرم نشٹ کرنے مین تم خود کیا کم ہو - خیر اگر ہمارے سبب سے کچھ تو مسلم ہوسے تو کہین تمہارا بیڑا تو لگا - کسی دہرم مین تو رہے اور اب تو تم خالی بیدہرم ہوکر زبانی دہرم دہرم پکارتے ہو اور ساری باتین بیدہرمی کی خود بخود بغیر کسی کے کہے سنے کرتے جاتے ہو - دہولی کے کتے گھر کے نہ گہاٹ کے -

ہندو - ابے زبان سنبھال کر بات کر - تیری بدولت ملک بہر پر یہ آفت آئی گئو ماتا کو مارکر یہ آفتین سب پر لاتا ہے -

مسلمان - چپ رہ مردود - تو ہماری سنت کی رسم موقوف کرایا چاہتا ہے -

ہندو - (آستین چڑھاکر) ارے تجھکو یہ بات چھوڑنا پڑے گی -

مسلمان - (مونچھون پر تاؤ دیکر) کسکی مجال ہے جو چھڑا دے کسیکو دیتے نہین -

ہندو - (ایک چانٹا رسید کرکے) ہم ہین دیکھ - یون بزور جھنک چھوڑاتے ہین -

مسلمان - (گھونسا مارکر) تو یون پٹتے بھی ہین -

حاکم وقت - ہائین ہائین یہ کیا واہیات ہے - نہ مانو گے تو دیکھو دیکھو بری ہوگی (کوئی نہین سنتا اور دونون لڑتے ہین)

حاکم - تم نہ مانوگے - دیکھو بری ہوگی - اچھا یہ لو (بندوق فیر کرتا ہے اور دونون زخمی ہوتے ہین)

ہندوستان - ہاے ہاے ان دونون کی سمجھ پر کیسی پتھر پڑگئے میری تباہی ہوگئی آپ ہی مارے پڑے اور میری بھی بدنامی کرائی

راقم

ہندوستانکا دوست

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

روس — ہاے برآئی نہ افسوس تمنا کوئی | ہاے ابتک نہ ملا ہند کا صوبا کوئی

انگلینڈ — اے بچا قصد نکرنا کبھی ایسا کوئی | غیب سے ورنہ پڑیگا ابھی جوتا کوئی

کابل — ہم مجبور ہین کسی کا نہین ہمکو کہٹکا | کیا غرض ہمکو رہے یار ہے زندا کوئی

سیام — ابتو سب میرے معاون ہین مگر تنگ ہے وقت | ہاے افسوس مرے پاس نہین ہٹکا کوئی

روس — پاؤن پیچھے نہ ہٹین گے کبھی پاس سراب | مجھکو کیا اس سے غرض خوب ہو رسوا کوئی

جرمنی — مجھکو مٹی جو کہین سلطنت شخصیہ | پارلیمنٹ مین ہر سر نہ اوٹھاتا کوئی

ایران — راہ کو گانٹھ لیا میری ثنا خوانی نے | ہان کہین پہاؤ نہ بیچ سے پڑا کوئی

روم - یہ حضرت اس بحر سے بالکل الگ سرالاپ رہے ہین مصرع

خامشی موجب رضا خدا ست

گمنام — اور فرزند ریاست سے رہینگے محروم | یا الٰہی نہو اس میم سے بچہ کوئی

نیچری — پیر سید ہین وہین ابتو چلے نیچر گڑہ | اس سے بڑھکر نہ ملیگا مجھے تکیا کوئی

راقم

مجہلی شہری

(۲) **اشتہار عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ** (۱)

بمقدمہ اجرائے ڈگری دینہ یال ڈگری دار بنام تلسی سنگھ وکالی سنگھ مدیونان بمطالبہ اکالی عـ ـ جایداد مفصلہ ذیل بتاریخ ۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۳ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہو گئی ۔ تفصیل جایداد ۔ ۷ پائی ۱۲ کرانت تعداد اراضی ۔ تعداد نکاسی خام ۔ تعداد مال گذاری وگون خرچہ ۔ حصہ کالی سنگھ وحصہ ۲ پائی ۱۱ کرانٹ ۳ دسمل تعداد اراضی ۔ بیگھہ ۱۰ بسوہ تعداد نکاسی خام ۔ تعداد مال گذاری وگون خرچہ ۔ حصہ تلشی سنگھ واقع شیرپور پرگنہ لکھنؤ تعداد منافع حصہ کالی سنگھ ۔ تعداد منافع حصہ تلشی سنگھ ۔

دستخط منشی جوالا پرشاد صاحب بہادر منصف

(۲) **اشتہار** (۱)

اشتہار عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ بمقدمہ اجرائے ڈگری یال گوبند وبدری پرشاد ورام ادہین ڈگریداران بنام کالیچرن مدیون ڈگری ۔ بمطالبہ ۔ جایداد ذیل بتاریخ ۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۳ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی ۔ جایداد مفصلہ ذیل دو لاٹ مین نیلام ہوگی ۔ اول منجملہ حصہ مقرورقہ نیلام ہوگی اگر ایفاء مطالبہ نہ ہو تو باقیماندہ بہی نیلام ہوگا ۔ تفصیل جایداد ۔ حصہ ۲ ر ۹ پائی تعداد اراضی مارلہ سنگھ ۵ بسوہ ۶ بسوانسی ۱۱ کچوانسی موضع رگڑہ پرگنہ ملیح آباد تعداد نکاسی خام ۔ ۵ ر ۹ پائی ۔ تعداد مال گذاری وگون خرچہ ۔ ۱ ر ۲ پائی ۔ تعداد منافع ۔ ۱۱ ر ۳ پائی ۔ اور مسمی درگا کا ۔ ربارہن باقبضہ ہے ۔

دستخط منشی جوالا پرشاد صاحب بہادر منصف

(۴) **اشتہار** (۱)

واضح ہو کہ مینے علم جوتش شاستر وتنتر شاستر وبیاکرن وبید ک شاستر حتی الوسع اچہی مہارت حاصل کی ہے خصوص جوتش اور تنتر شاستر مین زیادہ محنت کی ہے یعنی کشمیر اور سیلون جسکو لنکا کہتے ہین وہان جاکر علم حاصل کیا ہے بلکہ سیلون سے ایک کتاب لوسن سنگہتا لے آیا ہون جو جنم پتر کے حال تبلانے مین فرد ہے یعنی اس کتاب مین عجیب وغریب وصف ہین وہ یہ کہ سایل صرف جنم نام ونقل کنڈلی یعنی چکر جنم پتر معہ گرہ میرے پاس بہیجدے مین یہانسے سمت مہینہ وتہ دن جوگ نچہتر اسٹ کال وغیرہ پیدایش معہ پہل صحیح یعنی سایل کی زندگی شادی تعداد اولاد اسقاط تکلیفات وغیرہ وغیرہ لکھ بہیجونگا ۔ زیادہ عمدگی یہ ہے کہ سنگہتا کی روسے اسٹ کال پیدایش درست ہوجاتا ہے کہ جو اکثر جنم پترون مین غلط رہنے سے پہل مطابقت نہین کرتے ۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرے لکہے ہوے سمت وغیرہ مین فرق ہو فیس واپس کردیجاوے گی ۔ چونکہ مجہے اس علم سے فایدہ ونام منظور ہے لہذا انہیں ایک جنم کنڈلی کے پہل لکہنے کی صرف دوروپیہ ہین اور قبل آنے پر پہلا اپس وغیرہ لکہی جاینگی اور زیادہ کچہ حال دریافت کرنا ہو اوسکے لیئے علحدہ فیس لکہنے پر ملے ہوسکتی ہے ۔

المشتہر

آپکا عنایت خواہ پنڈت کالیچرن مصر موضع پانڈے پور اڈاری ڈاکخانہ پہپنا ضلع بلیا ۔

زندہ کرامات

کیا آپ :- بلامدد استاد قلیل عرصہ مین کامیابی کے ساتھ علم مسمریزم سیکہا چاہتے ہین ۔

کیا آپ :- تصوف کی کنجی - یوگ کا زینہ - عرفان کی کمند مفت معلوم کیا اور لیا چاہتے ہین ۔

کیا آپ :- سحر وجادو - جب وتسخیر - خوارق عادات وکرامات کی اصلیت جانا وسیکہا چاہتے ہین ۔

کیا آپ :- بلامدد دوا ودعا حکیم وڈاکٹر جملہ امراض سلب کرنا سیکہا چاہتے ہین تب یہ ضروری بات ہے کہ ،

آپ اپنا پرشاد ایف - ٹی - ایس - مراد اباد سے مندرجہ عنوان کتاب ضرور اور جلد منگا لین ۔

عمدگی کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ ایک ماہ مین ہزار جلدین فروخت ہوئین ۔

(۴) **اہل مطبع کو مژدہ** (۱)

ضرور توجہ فرماکر ملاحظہ فرماوین

ہمارے یہان ہر ایک ناپ ووزنکا کاغذ چکنا دسریامپوری چہاپہ خانہ کے استعمال کو تمام بازار ونکی نرخ سے بکفایت مل سکتا ہے جن صاحب کو جس قسم اور وزنکا کاغذ درکار ہو نرخ وحالات تحریر کے ذریعہ سے دریافت فرماوین اور امید ہے کہ جو صاحب ایک مرتبہ خریداری کرینگے تو آئندہ کیلئے دوسری جگہہ کا نام نلیوینگے

المشتہر

سرودڈر اسمتھ کمپنی کانپور

ادقات اور قدر وقت کے پہونچ رہا ہے بنگالیون مین جہان تک معلوم ہوتا ہے کسی شخص کا وقت تلف نہین ہوتا ایک کو دوسرے کے وقت کا خیال ہے بہت بڑی ضرورت اسکی ہے کہ ہملوگ اپنے طریق معاشرت کی اس خرابی مین جلد اصلاح کرین کیونکہ بغیر اسکے ممکن نہین ہے کہ مسلمان کسی قسم کے اعلے درجہ کی ترقی کر سکین ۔

راقم

اے ز فرصت بیخبر در ہرچہ باشی زود باش

"لیڈی برطانیہ - اور اوسکے سوتیلے بچے"

تو یر سر

اس شوخی سے ایک بلند پروازی کا مضمون کسی صاحب نے لاہور کے ایک اخبار مین شایع کیا ہے ۔ جسمین استعارتا ۔ ہماری ملکہ معظمہ کو "لیڈی برطانیہ" اور خود کو "سوتیلا بچہ" قرار دیا ہے ۔ واقعی اس جودت اور مضمون آفرینی پر ہم بھی حضرت کی صنعت داری کی داد دیکر صرف اسقدر اور پوچھنے کی جرات کرتے ہین کہ آیا فرضی "بچہ" مان نے سوتیلا ہے یا باپ کیطرف سے ۔

راقم
قہقہہ

خواب وخیال

لاٹ صاحب کا دربار ہے ۔ نواب ممدوح سر جھکائے فکر مین ہین زبان حال سے کہہ رہے ہین ۔ تاسف دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا دیدہ سمندر سا ہو گیا ۔ گھور کشتی سبہا ۔ تو ۔ کیا سے کیا ہو گئی ۔ صدہا جانین تو نے ضایع کین ۔ ہزارہا ۔ بچے یتیم کئے ۔ صدہا ۔ عورتین بیوہ کردین ۔ اعظم گڑھ کے دورہ مین کیا کچھ نہ دیکھا ۔ چھاتیان کٹین ۔ ناکین جدا ۔ مظلوم ۔ فقیر ۔ بے خانمان ۔ گھر لوٹے گئے ۔ پریشانی ۔ ویرانی سب دکھلائی ۔ جی تو چاہتا ہے کہ ایسے ظلم کی ۔ ایسی سزا دین جیسے غدر ۱۸۵۷ء مین دی تھی ۔ مگر کیا کرین ۔ ہندو ۔ تو اب بے قابو ہو گئے ۔ اس لایق کب ہین کہ اونسے سختی کیجئے ۔ ہزارون اخبار چھپین گے ۔ ملک دشمن ہو جائیگا ۔ بڑا بلوہ ہو گا ۔ نورو جی پارلیمنٹ مین سوال پیش کرین گے ۔ کہ فوج کم بیرونی دشمن سر پر پہر ملک کو ۔ ذرا سی بات پر کیون بگاڑ دیا ۔ کیا ہند و پسرت کی دہمکی نے پہلے سے خبر نہ دی تھی ۔ کہ ۱۸۵۷ء ہو جائیگا ۔ پہر سوچتے ہین کہ گاؤکشی بند ہو گی ۔ تو فوج کو گوشت کہان سے آوے گا ۔ خرچ بڑہ جاویگا ممبران کونسل ۔ جواب دیتے ہین ۔ آپ نے معاوضہ اکسچینج کے لئے کرور روپیہ سے زیادہ خرچ کر دیا ۔ ایسی صورت مین کیا آپ ملک اپنے ہاتھ مین باقی رکھنے کے لئے پچاس لاکھ بھی خرچ نہ فرماین گے ۔ بکرون کا ۔ بھیڑون کا ۔ گوشت کہائے ۔ یہی نہ ۔ کہ خرچ زیادہ ہو گا ۔ سمجھئے ۔ یہ بھی نہسہی کیا ہزارہا آدمی ساگ پات کہا کر زندگی بسر نہین کرتے ۔ دودہ پیجیئے سستا بکیگا طاقت زیادہ ہو گی ۔ گورنمنٹ جواب دے رہی ہے ۔ کہ بات تو صلاح کی ہے ۔ لیکن اگر کل کو آپ نے فرمایا کہ جب سے ملیچ لوگ دیس مین پہیل گئے ہین گندگی ایسی پہیل گئی ہے کہ کوئی پوجا شدہ (صحیح) نہین ہوتی ۔ دہرم جاتا رہا ۔ بہتر ہو کہ آپ اپنے ملک کو جایئے ۔ تو بہلا ۔ ہماری قوم کیونکر پرورش پائے گی ۔ حضرات کونسل ۔ جواب دیتے ہین کہ ہم آپکے شکر گذار ہین ۔ آپ نے ہمکو پڑہایا ۔ آپ نے ہمکو اس لایق بنایا کہ ہم آج برابری کے ۔ بلکہ برتری کے دعویدار ہین ۔

مسلمان احمقون نے ہمکو تباہ کر دیا تہا ۔ مگر آپ کی ضرورت اب ہمکو باقی نہین رہی ہم خود اپنے ملک کا ۔ آپ بندوبست کرین گے ۔ آپ پرنسپل انسانی کے مطابق اس ملک پر حکومت کرنے کا اور اوسکا روپیہ خواہ مخواہ لیجانے کا حق ہی کیا ہے ۔

لاٹ صاحب ۔ حیران سوچ ہی رہے تھے کہ ایک مسلمان سائل آن پہونچا ۔ مصاحبین چلا اوٹھے ۔ یہ ملیچ یہان کیسے آنے پایا اتنے بندوبست پر بھی ۔ لاٹ صاحب فرماتے ہین ۔ نفرت ۔ نفرت ۔ نکالیئے ۔ نکالیئے ۔ ہم اِنکی صورت سے بیزار ہین ۔ ورنہ غصہ ہمکو آجائے گا ۔

آنکھ کھل گئی ۔ جب آنکھ کہلی تو کچھ نہ دیکھا تہے ۔

تعبیر

گاؤکشی بند ۔ مسلمان رخصت ۔ عملداری سرکار کی رُو سے زمین پر فراخ ہے ۔ دوسرا جزیرہ آباد ہونے کو عنایت ہوا ۔

راقم
ضیغم

صلہ معقول

مسٹر اودھ پنچ فدائی فوجدار تسلیم ۔ آپ نے کچھ اور بھی سُنا اخبار دار السلطنت کلکتہ مین لکھا ہے کہ جن لوگون نے بلوہ بمبئی کے فرو کرنے مین پولیس کو مدد دی تھی یا اپنے ماتحت اشخاص کو گھر وںمین بیٹھے رہنے کی ہدایت کی تہی یا گھر ونمین بیٹھے تہے اونکو بہت شکریہ کے ساتھ شال ۔ اور کنگن بطور انعام از جانب سرکار دولت مدار عطا کئے گئے زندہ دلوان اور دل لگی بازونکا مقولہ ہے کہ ہز اکسلنسی گورنر ظریف طبع آدمی معلوم ہوتے ہین کیونکہ جو لوگ گھر ونمین بیٹھے رہے یا در پردہ پولیس کو مدد دیتے رہے اونکو شال اور کنگن کا انعام بہت موزون ہے یعنی شال بجاے اوڑہنی اور کنگن بجاے

اوڑھنی اور کنگن بجائے چوڑی استعمال کرنے کی غرض سے یہ انعام سرکاری بہت ٹھیک ہے ہمارا بھی اسپر صاد ہے اب آئندہ اوس نواح کے رئیسون اور امیرونکو امید رکھنا چاہئے اگر خدا نخواستہ نصیب دشمنان بلوائیون کے کان بہرے کون ہوے - فساد کا معاملہ پیش آئیگا اور یہ لوگ ایسی ہی خدمت ادا کرین گے تو سرکار کی جانب سے ایکی بار طلائی کڑا اور کوئی چھوٹا موٹا کپڑا انعام مین عطا ہو سکا - پس اینجانب بھی انعام مذکورہ بالا پانے والونکو بہت مسرت کے ساتھ مبارکباد اور دعا دیتے ہین کہ آپ لوگ ہمیشہ اسطور کے انعام موافق اپنے حوصلے کے پاکر سرکار دولتمدار کو خوشنود و رضامند رکھین -

راست

بے پینک کا افیون

نیا چٹنارا

(۱) پیرا ٹ پزل -

ایک منقوط حرف - کام - اد جالا - سپاہیانہ مزاجی -
بیچون بیچ مین فارس کے ایک اگلے بادشاہ کا نام ہے جو ایک خاص خصوصیت کے سبب مشہور ہے -

(۲) چیرٹیڈ -

میرے جزو اول کے وہی معنی ہین جو جزو ثانی کے ہین لیکن دونو کو ملا دیجیے ایک جزو بدن کی زینت کا سبب ہی ہو جاتا ہون اور نہ صرف دنیا داری میرے آرزو مند رہتے ہین بلکہ عارفان حقیقت بھی میرے قدردان ہین - کیونکہ ذکر خدا کے وقتون مین اونکی مدد کرتا ہون اور رنگیلے سیارونکی بھی زینت کا سبب ہون - مجھے پہچانو کہ مین کون ہون -

راقم

ا - ع - از کاکوری -

حل نیا چٹنارا مطبوعہ ۳ - اگست ۹۳ء

ڈائمنڈ پزل - س - بیت - بیدار - سیدا حمد - الحاد - رمل - د
ایکراسٹک - گناہ - اہد - ڈرسنگ ٹھٹہول - واحد - نہال (گ + ل + ی + ڈ + س + ٹ + و + ن) = گلیڈسٹون -
س - ع از لکھنؤ - کالکاپرشاد بی اے (نامکمل) - نظیر احمد کراتوی

تصحیح نئی چاشنی مطبوعہ ۱۰ - اگست ۹۳ء

اسکوائر ورڈز - غلط - صحیح -

(الف) دیدبان - بوندیان

(و) میراکتا - ایک قسم شراب

(۸) ہندوستان کے شہرونکے نام معمے کے پیرایہ مین } پینے والا - بیچنے والا -

دونون کی ضد نے خاک مین ہمکو ملا دیا

ہندوستان - (ہندو مسلمانون سے) پہلے تو تمسے مین یہ پوچھتی ہون کہ آخر تم کہان کے رہنے والے ہو - اور آیندہ ہوادیہ حالات کہان رہنے کا قصد ہے - دوسرے یہ سوال ہے کہ آخر میرا بھی کچھ حق ہے - اور تیسرے یہ بات ہے کہ میرے نفع نقصان مین تمہارا فائدہ یا خسارہ شامل ہے یا نہین -

ہندو - واہ وا - آپ کی بھی کیسی باتین ہین - بھلا انکا پوچھنا کیا - ساری دنیا جانتی ہے کہ ہم پہلے کہان سے آئے تھے اور کہان کے رہنے والے تھے - مگر اب تو ہزارون برس بیت گئے - اور ہم بھی تمہارے ہان کے رہنے والون مین گنے جانے لگے - جو جانگلو ہم سے پہلے یہان آباد تھے وہ گھربار چھوڑ چھاڑ پہاڑون اور جنگلون مین جا بسے اب تو ہم یہین کے رہنے والے اور تم ہمارا ہی وطن گنی جاتی ہو - ہم نے تو یہان تک پابندی اختیار کی کہ تمہاری گود سے نکلنے کو گناہ سمجھنے لگے - مرین گے پڑین گے اور یہین رہین گے - اب تو ہم نے گوہ کی طرح زمین پکڑی ہے جیسے دانت مسوڑون کو - اگر جدا ہوے تو سوا پھینکدینے کے اور کسی کام کے نہین - مسوڑے صفا چٹ میدان کھیتون کی مینڈ بن گئے - کھانے کا مزا نا عمر کو قوت -
سچ پوچھو تو اب ہماری تمہاری آبرو اور رونق ایک دوسرے کے ساتھ ہی مین ہے -

مسلمان - یہان کیا کہین - تمہارے تجاہل سے البتہ تعجب ہوتا ہے - ایک تو مفلس پر سوال حرام ہے - دوسرے جو بات پوچھنے والے کو نہ معلوم ہو اوسکے جواب مین جی بھی لگتا ہے کیا تم نہین جانتین ہم کہان کے ہین اور کہان سے اور کیونکر آئے ہین - اور اب کہان رہتے ہین - ہم نے مارے کم بختی کے اپنا وطن گھربار چھوڑا - اور آج کل کی ہوشیار اور خود غرض قومون کیطرح مغائرت نہین اختیار کی بلکہ تمہاری ہی نا

مضامین غیر

آنیوالے وایسرائے

آخرکار پردہ اوٹھ گیا - اور اخباری دنیا کے چرچے موقوف ہو گئے - قیاسات غلط نکلے امید آیندہ کا باب مسدود ہوگیا - خرمن توقعات وتمنعات پر صاعقۂ فنیشیل نوٹیفکیشن (اعلان سرکاری) نے شرر باری کی - ہرشل بکرومر - رابرٹ سب منہ دیکھتے رہگئے - اور ان لوگون کے وہم سے جتنے خیالات کی گھڑیان پک رہی تھین سب ذہنیت بربت ہوتے داغ کی گئین - سرکاری طور سے معلوم ہوگیا کہ لارڈ لینڈسڈون کے قائم مقام سر ہنری نارمن صاحب ہونگے - اب تک کسی کو حضرت کیطرف توجہ بھی نہ ہوئی تھی - ہر ایک شخص کے دل مین یہی خیال تھا کہ لارڈ کرومر یا لارڈ ہرشل یا لارڈ رابرٹ صاحب ہونگے - اسی ثبوت مین سے توحید نکلے گی کسی کا بھی گمان نہ تھا کہ اونکے سوا کوئی [illegible] اب [illegible] حضرت کا اسم گرامی آگیا تو ہر ایک شخص [illegible] کر حضرت کے سوانح زندگی کا کم سے کم اور [illegible] کا حال تو ضرور معلوم ہو جانا چاہیے بہت ہندوستان سے تعلق [illegible] تو معلوم ہو جاسے کہ حضرت کی پالسی کیا ہے اور ہم ہندوستانیون کو کیا امیدین آپ کی ذات سے وابستہ کرنا چاہیے - ہم اپنے ناظرین کی آگہی کے واسطے کچھ حالات جناب ممدوح کے شائع کرتے ہین - حضرت موصوف کا پورا نام مع خطاب یہ ہے - سر ہنری دائلی نارمن جی سی بی - جی سی ایم جی - سی آئی ای

ہندوستان مین سر ہنری نارمن صاحب کی مدت ملازمت مارچ ۱۸۴۴ء سے شروع ہوتی ہے - اوسوقت آپ فوجی خدمات مین تھے مختلف عہدون پر رہتے تھے آخرکار ایام غدر ۱۸۵۷ء مین جبکہ آپ کی عمر اکتیس سال کی تھی آپ افواج متعینۂ دہلی کے اڈجوٹنٹ جنرل مقرر ہوئے تھے اور آپ ہی کے دباؤ اور رعب داب نے اس خیال کے عملدرآمد مین مدد دی کہ دہلی کی فوجین بلا کسی نقصان وخطرہ کے اوٹھا لیگئین - اس عہدہ کے خدمات انجام دیکچنے پر آپ انگلستان واپس گئے اور وہان آپ لارڈ کارنگ کے ملٹری سکرٹری اور کوئین کے ایڈیکانگ (حضور قیصرہ کے ایڈیکانگ) مقرر ہوئے - لیکن بعد چندے پھر ہندوستان نے کشش کی اور آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے ملٹری (صیغہ فوج) کے سکرٹری مقرر ہوکر یہان تشریف لائے - یہ زمانہ سر جان لارنس کا تھا - اونکی پورے زمانہ حکومت تک آپ اسی عہدہ پر ممتاز رہے - اس عہدہ سے آپ کی ترقی وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے فوجی ممبری پر ہوئی - اس عہدہ پر آپ مدت معینہ سے زیادہ یعنے سات برس تک رہے - اور اس زمانہ مین آپ نے بہت سی جدید اصلاحین فوجی صیغہ کے اخراجات مین کین ہندوستان سے واپسی پر سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کی کونسل مین آپ کو جگہ ملی - اور یہان اپنی تدبیر وحسن انتظام سے آپ نے بڑی نیکنامی حاصل کی - جسکے سبب جمیکا کے کپتین جنرل اور گورنر ان چیف مقرر ہوئے اس عہدہ پر پانچ سال تک آپ کام کیا کیئے اور پھر یہان سے آپ کا تبادلہ ۱۸۸۹ء مین کوئنس لینڈ کی گورنری پر ہوا کہ آپ کی عمر سرسٹھ سال کی ہے آپ کوئنس لینڈ سے ہندوستان کی ایوان گورنر جنرلی کو شرف بخشنے تشریف لاتے ہین ان حالات کے معائنہ سے ہندوستان ہرگز کچھ بہت خوش نصیب نہین کہا جا سکتا کہ جسے ایسا وایسرائے ملتا ہے جسکا تجربہ زمانۂ حال مین کچھ زیادہ بکار آمد نہین معلوم ہوتا - سر جان لارنس کے زمانۂ حکومت مین ہندوستان کچھ اور تھا اب کچھ اور ہے - وہ زمین ہی نہ رہی وہ آسمان ہی نہ رہا - وہ غدر کا پر آشوب زمانہ تھا - ملک مین اک حشرات کا سا سناٹا تھا - تمام معاملات نظم ونسق درہم وبرہم تھے - گورنمنٹ کی پالسی ہی کچھ اور تھی - کورٹ مارشل کے اجلاسون مین گورنمنٹ اپنی سطوت دکھا رہی تھی - اور تسلط بٹھانے کی غرض سے بہت کچھ رعب وداب قائم رکھنا چاہتی تھی - سیاست کے قوانین پر سختی ودرستی سے عملدرآمد کیا جاتا تھا - اب خدا کے فضل سے ایک مطمئنہ حالت قائم ہوگئی ہے - ابواب ترقی کھلگئے ہین - جن اصلاحون اور ترقیون کی نشو ونما صرف زمانہ صلح پر موقوف ہے [illegible] اونکے چشمہ جاری ہوگئے ہین اور گورنمنٹ کا اب صرف یہ فرض ہو گیا ہے کہ ہر ایسے ایسے کامون مین رعایا کی سرپرستی کرے جس سے اونکی رفاہ وفلاح متصور ہو - لوکل سلف گورنمنٹ کی آزمائش مین فی الجملہ کامیابی ہونے سے گورنمنٹ کا اعتبار رعایا پر بڑھگیا ہے انتہا یہ خوشنودی مین جو خیرخواہی و جان نثاری کے صلہ مین ہمکو حاصل ہوئی ہے گورنمنٹ نے اپنا پورا اعتبار ہم پر ظاہر کیا ہے اور کونسل مین الکشن کا حق بھی ہمکو دیدیا ہے - معہ ہا اصلاحین ایسی ہوئی ہین جنسے نارمن صاحب ہندوستان کو بالکل تبدیل شدہ پائینگے اور اسواسطے اونکو جبراً قہراً بہت کچھ اپنی پالسی کا رنگ بدلنا پڑیگا گو بعض حالات سے اسکی امید ضرور ہے کہ وہ ہندوستان کے واسطے ضرر رسان نہونگے مگر تاہم ترقی کی بھی کچھ ایسی قوی امید نہین - علاوہ اسکے حضرت ممدوح کے تمام خدمات اور کارنامے زیادہ تر فوجی صیغہ سے متعلق رہے ہین - اور سول ایڈمنسٹریشن کو اونسے بہت کم تعلق رہا ہے اس سے اک گونہ تشویش ہے لیکن با اینہمہ اس خیال سے فی الجملہ تسلی ہے کہ حضور ممدوح کے خیالات ہماری موجودہ سرحدی پالسی سے بالکل مختلف ہین اونکے نزدیک گورنمنٹ کی موجودہ پالسی نہایت کمزور اور خزانہ ہند پر ایک ناقابل برداشت بار ہے - اس سے امید ہوتی ہے کہ شاید آپ کی ذات سے خزانۂ ہند کی یہ تنگدستی وپریشان حالی کچھ رفع ہو - اور سرحد کے اوپر جو چاندی کا فرش بچھ رہا ہے وہ شاید آیندہ نہ بچھنے پائے - ایک اور بات بھی تسکین بخش ہے یعنے ٹائمس آف انڈیا کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ممدوح لارڈ لٹن صاحب کی پالسی کے سخت مخالف تھے - اور اسلیئے یقین ہے کہ بہت کچھ اعتدال اور عاقبت اندیشی کو صرف فرمائینگے - دیسی اخبارات کو خوش ہونا چاہیئے کہ آیندہ وایسرائے اونکے دشمن کی پالسی کے دشمن ہین - اس رشتہ سے عجب نہین کہ اونکے دوست ہون ❊

راقم - مدبر

راز و نیاز

سپنچ - گڈ مارننگ - دیکھئے وہ فقرے کی تحریر نذر کرتا ہون جسے زمانہ حال کا مرقع کہنا بارہ سہو گا - آپ کے کارسپانڈنٹ سیر گشتیان کرتے ہوئے ایک گلی مین پہونچے - جونپور کا ضلع چشم بد دور آجکل کسی مہذب خطے سے کم تو ہی نہین جہان دیکھئے تہذیب کھاری جاری ہے - جدھر نظر کیجئے سولیزیشن کو مہذب لوگ بیٹھے پل رہے ہین - رات کا وقت جسمین میان بیوی کو ہر قسم کی باتون کے اظہار کا موقع ملتاہے - اب تہذیب کے تذکرون نے اوسپر بھی اپنا ہاتھ صاف کرنا شروع کردیا سو رستانگی پٹ پڑ گئے - آپ جانتے ہین چکنی چپڑی باتون سے مجھے پرہیز ہے - للّو پتّو مین جانتا ہی نہین واللہ تہذیب کا اثر میرے قدم تلے بے کم وکاست جو کچھ آنکھ سے سنا کان سے دیکھا نذر ناظرین کرتا ہون - لے ذرہ مولوی پٹارہ کیطرح گردن ہلا دیجئے گا -

میان - بیوی کی طرف مخاطب ہوکر - بھئی تہذیب بڑی اچھی چیز ہے -

بیوی - این تمنے کیا کہا میرے خیال مین یہ بات ٹھیک نہ آئی -

میان - خیر تو مجھے کوئی صحیح جواب کرو تو سوال دیا جاسے -

راوی - دیکھئے تہذیب کے نشے مین آپ کو تینون ترلوک سوجھتے ہین - صاحب! عقل سے کام لیجئے - ہوش مین آئیے - خلل دماغ کی دوا کیجئے - مگر کیا کیجئے گا - تہذیب تو آپ کی عقل وزبان پر چربی بنکر چھا گئی ہے -

بیوی - بھئی مین تو تہذیب نہ سمجھی یہ کوئی گول چیز ہے یا لانبی چوکھنٹی یا دائرہ نما -

میان - اجی دیکھو تہذیب جیسے سعادتمند معلم کی شان مین ایسے ویسے فقرے نہ نکالو -

بیوی - آپ تو نہین آنکھین پھاڑ پھاڑ کے مجھے دیکھتے ہین - "تہذیب کے معنے بتائیے" بس اسیقدر میرا سوال ہے -

میان - افسوس اور ہزار افسوس کہ تہذیب کوئی مجسم چیز نہین جسے مین دکھا دون -

بیوی - اولاً تو مین یہ پوچھتی نہین اور اگر پوچھتی تو ہرج ہی کیا تھا - کیون کہ آپ فرماتے ہین کہ اسے سخت سخت نہ کہو وہ ایک سعادتمند معلم ہے اب مین آپ سے تہذیب کا مطلب پوچھتی ہون -

میان - تہذیب نئی روشنی کے پاکیزہ - مقدس قابل پرستش اصولون کو کہتے ہین - اب سمجھین

بیوی - لاحول ولا قوۃ الا باللہ - تم فضول بات کو شیطان کی آنت - دلّی کی لاٹ - بنارس کے دھوحرے کیطرح طول دیتے ہو - اچھا مختصر طور پر یہ بتاؤ کہ اگر مین مہذب بنا چاہون تو مجھے کیا کرنا ہوگا -

میان - اول جنٹلمینون کی صحبت اختیار کرنا ہوگی - دوم کھڑے ہوکر دھار مارنا ہوگا - سوم - سایہ پہننا ہوگا - چہارم - ہمارے ساتھ فٹن پر ہوا کھانے کے واسطے نکلنا ہوگا - مختصر طور پر مین نے کہدیا ہے - خفا نہونا -

بیوی - این یہ کیا تم کہ گئے - شریف زادیان اوسا ایسا کرین - توبہ توبہ میان منہ بنواؤ - ذرا جاکر ٹھنڈی سڑک پر کمپنی باغ کی ہوا کھاتا بھتیا مین یہ نہ کرونگی -

میان - استغفار - تمہاری سمجھ خدا جانے کیسی ہے - اجی ابھی یہ کون کہتا ہے کہ تم کرو پہلے راہ پر آؤ (یعنی بیباک ہو) شرم دور کرو - لحاظ کو دفن کردو - یہ سب پیچھے سے کرنا - پیری مین کوئی عیب بھی نہ مانیگا -

بیوی - معقول - ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

مونڈی کاٹے اگر پھر ایسی باتین زبان پر لائے گا تو اچھی بات نہوگی -

میان - تم کو لامحالہ اختیار کرنا ہوگا -

راوی - بی بی کو اسقدر تاب کہان تھی خدا کے فضل سے تھین بھی مضبوط چیٹ پٹ لتّی جڑ دوپٹا سنبھالتی ہوئی الگ جا رہین میان چارپائی کے نیچے سے فرمانے لگے "اچھا کسی دن رات ہی کو اسکا بدلہ لونگا" میان تو نیچے اوندھے پڑے تھے اور چارپائی اوپر سے بلائین لے رہی تھی - اینجانب یہ تہذیب دیکھکر آخ تھو کرکے ۹-۲-۱۱ ہوئے ہماری دانست مین فی الحال میان کو اس خیال سے درگذرنا تھا تہذیب کا یہ مطلب بھی نہین - یہ آزادی کا اخیر درجہ ہے - سچ ہے جوش آدمی کو اندھا کردیتا ہے +

راقم

نہی راز دان

یک نہ شد دو شد

لیجئے - یک نہ شد دو شد سہ شد چہار شد پنج شد ابھی بلکہ شش شد - ارمان شد کی کوئی حد بھی ہے واہ حضرت جب خون اور بلوؤن کی کوئی حد نہین تو پھر شد کی انتہا معلوم - ابھی اعظمگڈھ کے مسلمانون کی اشک شوئی ہوہی رہی تھی یا بمبئی مین گتھم گتھا ہوگئی ایک اخبار کہتا ہے کہ بمبئی کا جھگڑا مذہبی نہ تھا - بجا ہے اگر کھڑے ہوکر دھار مارنے مین کوئی مانع نہوتا تو اوسکو آپ مذہبی لڑائی کہتے - غضب خدا کا - ع

آدمیان گم شد ند ملک خدا خر گرفت

راقم

پھلی شہری

تعطیل ندارد

اسے میرے لاڈلے پنچ واللہ وہ خبر سناؤن کہ ڈال کی تاریخ قابل ناشتہ اس مرتبہ جو سررشتۂ تعلیم کے سب ڈپٹی دورہ مین تشریف لائے تو آپ نے پنڈت جی سے فرمایا کہ ڈل کا نتیجہ ہر سال خراب ہوا کرتا ہے اسلیئے تعطیلین بلا زمانہ امتحان آخ کرلیجائین - پنڈت جی نے عرض کی - بہت خوب - افسوس تعطیلین
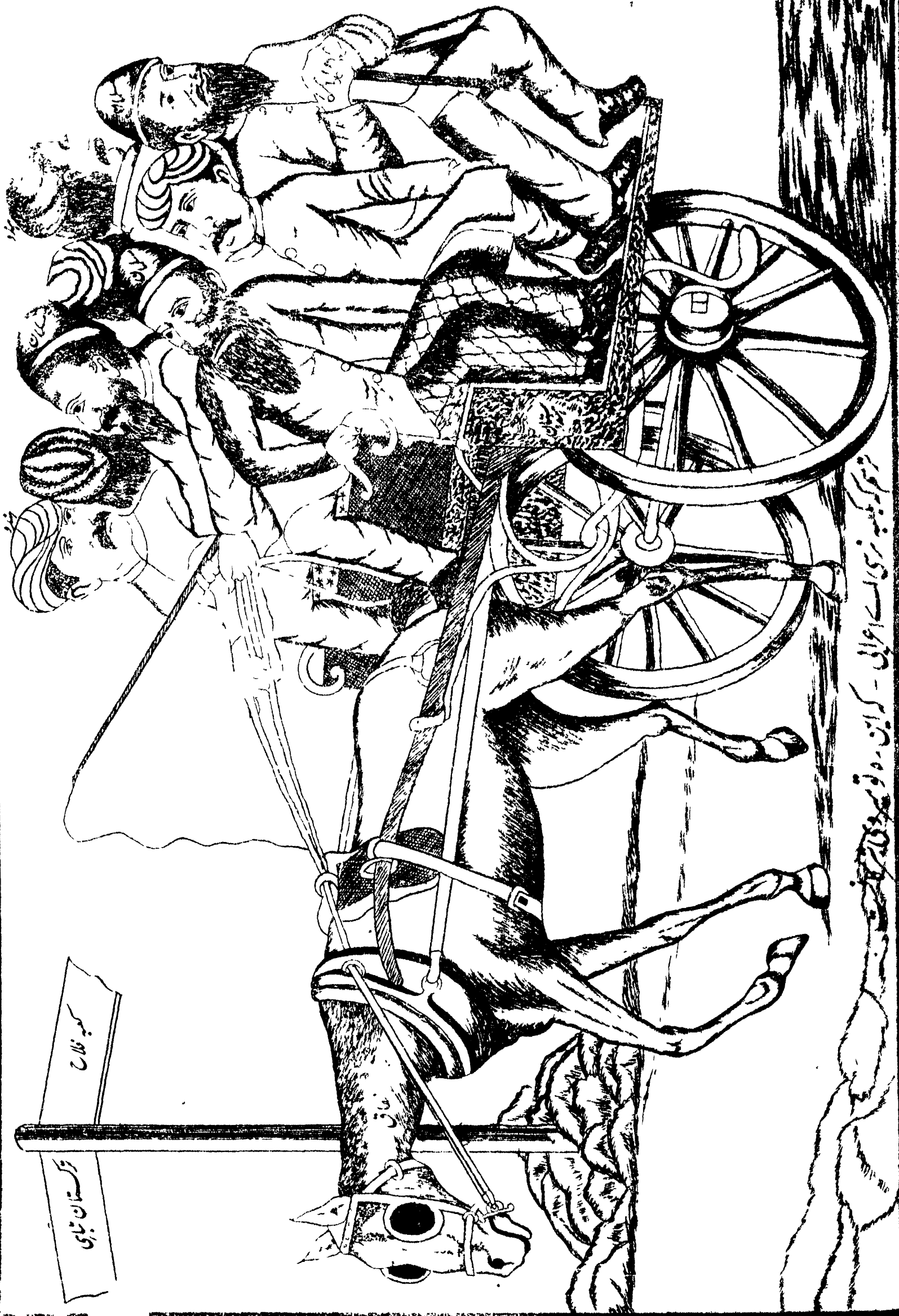
ترسم کہ بکعبہ نرسی اے اعرابی - کہ این رہ تو میروی بترکستانست

اگر با ضابطہ اختصار کیا ہوتا تو ہمکو کچھ اور زیادہ لکھنے کا موقع ملتا -

راقم

پھلی شہری

زور مین آتے ہین جب نت نئے گھر گھالتے ہین

منہ مین جو آتا ہے اسے پنچ وہ کہہ ڈالتے ہین

امیر الامراء سراج الدولہ مشیر نواب اودھ پنچ خانصاحب بہادر دام اقبالہٗ
علی بیانہ اے توبہ مولویانہ تسلیم عرض ہے اگرچہ بندہ دیر حاضر ہے لیکن غیر حاضر
نہین چشمہ زرسے کلمۂ تلاوت کے حال مین پھنسکر تسبیح کے دانون کیطرح چکر
مین پڑا رہا بارے صد شکر کہ دفعتہً طمع کے زور سے درستی کے ڈورے کا بل
کھلا اور وہ ٹوٹا اینجانب بھی چھیدا ہوا کلیجہ لیکر دغا طان کے مانند لنڈھ ڈھلتے ہوئے
نشیب عافیت مین آدھمکے -

مگر حباب بالا پار سے تشنہ بھوشے

حرام کی دولت مفت کا مال پایا اور اوڑایا - آنکھ کے آگے ناک سو جھے کیا
خاک ؎ کیا تماشا ہے کہ شمس مہ نور پا فرغ

جانتے اپنی حقارت کو ہین شہرت والے

بھئی خدا بچائے ان قل اعوذیون سے - چار حرف پڑھ کر یہ تو خدا سے بھی ڈرنا
چھوڑ دیتے ہین ؎

زہد و تقوی تیرے نزدیک ہنسی ٹھٹھا ہے

پھوٹی تقدیر سے ماتھے پہ پڑا گھٹا ہے

نہ جھوٹی قسم کھانے مین عار نہ تسبیح اوٹھانے مین انکار جب آفتاب پر خاک ڈالی
تو ستارے کی اصل و حقیقت کیا ؎

ہم بھی اوٹھواتے مگر کیا کرین افسوس اسے پنچ

چور مشتاق چرا لیگیا اے توبہ لاحول ولا

یہ نہین میرے بہکنے کو معاف کیجیے گا زمانہ نازک ہے اور دماغ ضعیف دل
رنجیدہ خاطر کبیدہ مزاج مین خلل - حواس مختل - یون ملاحظہ فرمائیے کہ ؎

دوست بنکر دشمن نادان نے بھیجا کھا لیا

کیا بتاؤن اور بھیجے کے سوا کیا کھا لیا

خفقان کو تھوک کر کسا منہ نوجوان کا غش کیطرح پورے سنو شوقی جگ گیا ایک
کم نہ زیادہ ؎

آن دزد کہ مشتاق جہان بہ بہ فن خود

بردا ز دل و جان سبحۂ نایاب گہر را

جان و دل سے تسبیح کا چرانا اے توبہ لیجانا دوستی کا ترانہ اور باخدا ہونے کا بہانا ہے
آدم بہر مطلب ڈھونڈا ؎

دیکھ پائی ہے انھون نے نردبان کہکشان

اب مرے نالے برابر آسمان پر جائینگے

ہم ہون اور رونا دنیا ہو اور اور اودھ پنچ جو لکھا چلے یار ؎

چہ خوش گفتست اکل فی البدیہا ٭

اہاہا اور قہ قہ اور ہی ھا +

کیا قافیہ پیدا کیا ہے - زور علم اسکو کہتے ہین کیون نہو - سبحان اللہ - اسے
ماشاء اللہ ؎

ہم ہی موجود ہین سر کوبی اعدا کے لیے

دشمن نادر بھلا بچکر کہان پر جائینگے +

نادر دشمن کی صفت ہے اور معنے اسکے معدوم کے کما قال العرب النادر کالمعدوم -
جی یہ تو سمجھا ہے لیکن سلمہ اللہ تعالے کا حاشیہ کھٹکتا ہے ۲ نہ کھٹکنے کا تو نے ٹھیکہ نہین لیا
[illegible]
کون - ؟ کون کان تو مین جانتا نہین آجکل وہ نعوذ دین مین محتسب تکدہ ولیت
او خلوتکدۂ عشرت کی خبرین ہم ایسے ولیون کے سوا دوسرا کیا جانے جو حاضر و
غائب ہوسے گل کیطرح گھر کیا دماغون میں نا گھر کرتے پھرتے ہین ؎

کیا کہین ہم کہ ہمین کیا ہے مرے جان معلوم

سب سے حال شکم اقدس جانان معلوم

(حال شکم اقدس جانان) مین دو تین اضافتون کی ترکیب مولوی مشتاق عینکی ہے

بام رفعت کو ہمارے ہین عدو کیا سمجھے

بچہ مور ہے یان شوہر (ای توبہ ہستر نقا) ہوتا

گلی گلی بندون کے اعتراضون کا رد نا اپنی بات کھونا اوسی کی اوجھن اوسی کی سکوٹ
اوسی کی کیٹیان اوسی کے جلسے - یہ ہو - وہ ہو - اس سے کہو - اوس سے کہو -
کبھی ظلم بالجبر کے دعوے کی تجویز ہے کبھی ازالہ حیثیت خاقانی (ہجا - عرفی) کی -
پیٹ مین چوہے چھوٹتے ہی چو طرفہ ٹوہنے چھوڑ دیے گئے وہ بھکوے ایک ایک
کا (نام) پکڑتے پھرتے ہین - تم ہو - وہ ہین یہ ہین - آپ ہین - چہ خوش ہاہا
کوئی نام ہی نہین لیتا - ارے ڈنکے کی چوٹ ہم ہین - کھلے خزانے ہم ہین - لاکھ
مین ہم ہین - کرور مین ہم ہین - ہم ہین - ہم ہین - زور سے کہتے ہین ہم ہین ہم
ہین ؎ ایک دو تین چار مین کہہ دین ٭

سو مین کہہ دین ہزار مین کہہ دین ٭

---

۲ سلمہ اللہ تعالے ۱۲

مینک سے بھی نہ سوجھے تو وارہ غہ سنخرے کی تنخواہ مین مجرا۔ نہ بلور کی لالا نہ بلّور کی۔ آتش شیشے کی لالا جسنے نگاہ کی جوت کو جلا تھا کرنماک سیاہ کردیا اور یہ نہین تو آتش غضب کا قصور ہے جو کانون سینہ ہے۔ مین بصد جوش و خروش شعلہ زن ہوکر لو۔ وہ حدّاد بنا گئی ہے

تم کیا بڑون بڑون کا یہان دست رس نہین
نعرہ یہ شیر کا ہے بلنبن مگس نہین

خفیہ جلسون مین وہ چلّو زیادہ پیکر ہمارے صاحب بہادر رائف لاموردانہ ہوگئے باورچی خانساماں قلی چپراسی دھوبی سئیس۔ آیا گیا جو تھا سنا کی شے کہ بابا اوسیم تنتا پر بھی لپشتک رسید کی سب سے زیادہ جو ولبہ یا تیتھا ہوگیا۔ وہ بیچارہ سرا رتھا جسکے سر پر ہمارے حاضر طبع موکل کذار یا کابوس کیطرح ہر وقت سوار موجود رہتے ہین۔ اوسکا ذہن ہٹ ہوتا تھا کہ جھٹ جیب سے پنسل نکال لگے آپ بھی ہاتھ صاف کرنے چند اوڑتے اوڑاتے شعر بندہ کی بھی سامعت مبارک مین آگئے نذر لیئے جاتے ہین پسند آئین تو واہ واہ نہ پسند آئین تو آہ آہ۔

تم حدت جو گذرے تو خفا ہو گئی سمہ کار ہے ہے مرے سردار
افسوس ست کیا بھیتری اور بودی پڑی مار بڑی مری سرکار

بھیتری اندرونی مار کو کہتے ہین۔ جو زبان کے آلہ سے لگائی گئی ہو۔

کامل نہ کسیطرح ہوئے لاکھ کیا زور یا تنک لہ بنے چور
نکو ہوئے ہر جلسے مین رسوا سربزار بڑی مرے سردار
دو چار رہو اخواہون نے گو ملکے اوچھا المحفل کو سنبھالا
پر نام نکلنے کے عوض دب گیا یکبار بڑی مرے سردار
مکار سے بھا سا سمجھے اوکہ وکیک نادان ہو رہ پہ نادان
ہنواتے ہین احمق سمجھ یہ طامع وعیّار ہے مرے سردار
کیلری جو کسی شاعر کی قلم تک آفت تھی ستم تھی
اک ضرب مین دو شخصون کی محنت ہوئی بیکار بڑی مرے سردار

لیجیئے حضرت شعر وہ آپڑا جسکی ہندی کی چندی ہی واجب اور تربہ فرض ہے ہے

بد۔ برا سمجھیگا اور نیک بھلا سمجھے گا
جب ملک مین نہ بتاؤن کوئی کیا سمجھے گا

دو شخصون سے بعض مترجمین والدین مراد لیتے ہین جنکی محنت سے عدم کا وجود ہوا۔ جب سردار کے ضرب جید پڑی تو اوسکے والدین کی محنت برباد گئی یہ قول ضعیف ہے بلکہ اضعف اصل یہ ہے کہ یہان مراد صرف سردار اور اوسکے اُستاد سے ہے وہ اُستاد جس سے اوسنے پرائیوٹ طور پر روٹی کمانے کو نہین۔ بلکہ نام بڑھانے کو یہ فن خاص حاصل کیا تھا۔ مقصود حضرت شاعر کامل یہ ہے کہ ایک چوٹ مین اُستاد و شاگرد دونون کی قلعی کھل گئی اور کی کرائی محنت اکارت ہوئی ہے

یا وہ کوئی موجب تخریب بن ہوجائیگی
سستی زائد باعث ایذائے تن ہوجائیگی

ایک بات اور یاد آئی لگے ہاتھ وہ بھی کہہ ڈالون ورنہ ذہن کند ہوجائیگا ہے

تم بھی یون حضرت کے سکان سے نکلے
(مار) وشیطان ہین جسطرح جنانسے نکلے

القط۔ پہلے مصرع کی جھڑ گئی ہے دم
داہ۔ مہربان حد کے بیوقوف ہو تم

راقم

خار ہین گل سے تقابل کی ہمک دو کرتے
چاند کے نور پہ سگ ہین یونہین عوعو کرتے
بقلم۔ حضرت اکمل لکھنوی مدظلہ العالی +

کر سے مقراض سے گھائل بہادر اسکو کہتے ہین

شاباش جزاک اللہ آفرین صد آفرین کیون نہو تجھے (غلام علی محمد) مانتا ہون تجھکو

ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اودہ اخبار سے معلوم ہوا کہ تونے غضب ہی کیا واللہ تم باللہ وہ مقراضی بہادری کی کہ چار دانگ عالم مین تیرا بھی نام ہوگیا اللہ اللہ ایک قینچی جسکے پھل نوانچہ سے زائد نہ تھے اوس سے وہ شیشے کھڑکیون کے توڑ ڈالے میان جعفر زٹلی مرحوم ایسی ہی بہادری کی صفت مین فرما گئے ہین شعر

من از پہلوانان روئین تن ام
کہ وہ پا پڑا از مشت یک بشکنم

مگر یار تو اوس سے بھی وہ چند بلکہ بست چند بڑھا ہوا ہے یہ کیا کم بہادری ہے کہ اپنے ہموطنون کو مار ڈالنے کی نیت سے اونپر حملے کیئے طرّہ یہ کہ اور کوئی ہتھیار نہین صرف قینچی کے بھروسے اور پھر سب کو بھگا یا بہت سے چینیون کو طاقت مقابلہ نرہی بھاگ کھڑے ہوئے چند دوکانداروں نے اپنی اپنی دوکانیں بند کرلین عجب نہین کہ وہ دوکاندار بزاز کپڑا بیچنے والے ہون یہ خوف پیدا ہوگیا ہو کہ کہین یہ قینچیہ بہادر ہماری دوکان کے تھان کے تھان مقراض سے نہ کاٹ ڈالے اسی لیئے اون بیچارون نے وہ کانین بند کرلی ہونگی۔ خیر صاحب یہ سب بہادری تو اوسکے بائین ہاتھ کا کرتب تھا صرف کے کی بہادری تو یہ ہے کہ جب پولیس کے لوگ طلب ہوئے تب بھی اس بہادر کو کچھ ہراس نہوا اور میدان داری مین ثابت قدم رہا جب پولیس والون سے مقابلہ ہوا اور نہین بھی سخت مشکل پیش آئی قینچیہ بہادر نے کانسٹبل مین کے ہاتھ قینچی سے کاٹ لیئے اور کانسٹبل بیکانول کے تو کئی بار پیٹ مین قینچی بھونکنے کا ارادہ کیا پولیس والون کو جان بچانے کی پڑگئی

چاندنی رات مین سگ ہین یونہین عوعو کرتے +

ذات تیرے پولیس والون کی دم مین قینچیہ بہادر کی مقراض بہت بیچاری پہلے بانسون پر ڈونڈہ بازی کیا کرتے تھے اب مقراض الدولہ قینچی خان بہادر آپ کا توند پھاڑنے اور قینچی گھسیٹرنے کو پیدا ہو گیا - ان یہ تو رہی جاتا ہے ہمارے ممدوح قینچیہ بہادر کا سن شریف کیا ہے ساٹھا پاٹھا تو آپ نے سنا ہوگا یہ ساٹھ سے بھی کم کلام صرف چالیس برس کی عمر کا ہے خیریت یہ گذری کہ بھون نے چیتے پلر بنا کر حکمت عملی سے گرفتار ہی کر لیا ورنہ خدا جانے اب تک کتنون کو گھائل کرتا یقین ہے کہ اس بہادر کے بارہ مین سفارش کیا دے اور سال آیندہ کی سالگرہ قیصرہ ہند مین اس بہادر کو بھی کوئی خطاب مرحمت فرمایا جاوے اسلیئے کہ اس بہادر نے ایک کپڑا قطع کرنے کی مقراض سے تلوار تمنچہ تیر تفنگ برچھی تمنچہ بندوق سب ہتھیارون کا کام لیا ❊

راقم ——

بے بینک کا افیونی

نئی چاشنی

حضرت پنچ - دیکھیئے یہ وزن ہے - آپ نے اور ہی ٹھاٹھ باندھا ہے - آپ کے شوق نے مجھے بھی بے چین کر رکھا ہے خدا جانے کہان کہان سے کھیپ لاتا ہون - انصاف شرط ہے - دیکھیئے کتنے زور کی کوڑی لایا ہون - نیا رنگ ہے - نئے ٹھاٹھ ہین - الفاظ کی ترکیب اور ہے - معانی کی بندش جدا ہے - ایسی ہے کہ نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے "پزل" آپنے بہت دیکھے سنے مگر یہ سب سے نرالی انداز کا ہے - اہرام مصری سے رتبہ مین بلند ہے - جواہرات سے زیادہ بیش بہا ہے مختصر یہ ہے کہ اسکے آگے نہ پیرامڈ پزل کی وقعت ہے نہ ڈائمنڈ پزل کی - مقدس لوگون کی ایجاد ہے اسی سے "کراس" پزل نام ہے -

کراس پزل:—

میرا پہلا رہنے کا مکان ہے — میرا دوسرا نفرت ہے
میرا تیسرا ایک منحوس جانور ہے — میرا چوتھا یہی دنیا ہے
میرا پانچوان ایشیا کا ایک ملک ہے
میرا چھٹا ایک چوپایہ ہے — میرا ساتوان ایک قسم سواری ہے
میرا آٹھوان ایک عنصر ہے — میرا نوان احاد کا ایک عدد ہے

راقم ——

س - ع - از لکھنؤ

حل نئی چاشنی

مطبوعہ ۱۰ - اگست سنہ ۱۹۰۳ء

(۱) اسکوائر ورڈز -

(الف) اکرام - کرامت - رابطہ - اعطار - متھرا -

(ب) مسجد - سجدہ - جدول - دہلا

(ج) ابر - برق - رقم -

(د) گس - گرگ - سگی -

(۲) ہندوستان کے مشہور مقامات کے نام معمے کے پیرایہ مین -

(۱) آنولہ - (۲) پیش آور (پشاور) (۳) مد + راس (مدراس)

(۴) دم دم (۵) شملہ - (۶) آگ + رہ (آگرہ) (۷) پوری

(۸) گوال + یار (گوالیار) (۹) نان پارہ

(۳) لٹرچر پیڈ - فردوسی -

(کل) ا - ع - از کاکوری (اسکوائر ورڈز ج د اور (۲) مین ۱ - ۲ - ۵ - ۶ - اور لٹرچرپیڈ کا لکا پرشاد بی اے ❊

نقشہ شطرنج حل طلب

ناظرین کی دلچسپی کے لئے یہ نقشہ [illegible] درج اخبار ہوتا ہے

(سیاہ)

			بادشاہ سفید			پیادہ سیاہ	
						پیادہ سفید	
		پیادہ سیاہ	بادشاہ سیاہ		پیل سفید		
			پیادہ سیاہ	اسپ سفید	رخ سفید		
	رخ سفید			پیادہ سفید	فیل سفید		
اسپ سفید					فیل سفید		

سفید

سفید کی چال اور سیاہ پر تین چالون مین مات

سیاہ

	پیل سیاہ						
	اسپ سفید	پیل سیاہ					
اسپ سیاہ		اسپ سیاہ					
	پیل سیاہ						
		شاہ سیاہ			شاہ سفید		
رخ سفید	پیدل سیاہ	پیدل سفید					
				پیدل سیاہ		فیل سفید	وزیر سفید
				فیل سفید			

سفید

سفید کی چال اور سیاہ پر تین چالون مین مات

ش - ح - از گدیا - بارہ بنکی ❊

(۲) اشتہار عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ (۱)

بمقدمہ اجراے ڈگری دینہ یال ڈگری دار بنام تلسی سنگھ و کالی سنگھ مدیونان بمطالبہ ۱۲ اللعہ جایداد مفصلہ ذیل بتاریخ ۲۳۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی۔ تفصیل جایداد ۔ ۷ پائی ۱۲ کرانت تعداد اراضی ۔ تعداد نکاسی خام تعداد مال گذاری وگون خرچہ حصہ کالی سنگھ وحصہ ۲ پائی ۱۱ کرانٹ ۳ دسمل تعداد اراضی للعہ بیگھہ ۔ تعداد نکاسی خام تعداد مال گذاری وگون خرچ حصہ تلسی سنگھ واقع شیر پور پرگنہ لکھنؤ تعداد منافع حصہ کالی سنگھ تعداد منافع حصہ تلسی سنگھ للعہ ۔

دستخط منشی ... پرشاد صاحب بہادر منصف

(۳) اشتہار (۱)

اشتہار عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ بمقدمہ اجراے ڈگری بال گوبند وہری پرشاد و رام ادہین ڈگریداران بنام کالیچرن مدیون ڈگری۔ بمطالبہ ۱۱۱ جایداد ذیل بتاریخ ۲۳۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی۔ جایداد مفصلہ ذیل دو لاٹ مین نیلام ہوگی۔ اول ۳/۴ منجملہ حصہ قرق نیلام ہوگی اگر ایفاء مطالبہ نہ ہو تو ۱/۴ باقی ماندہ بھی نیلام ہوگا۔ تفصیل جایداد ۔ حصہ ۲ ر ۹ پائی تعداد اراضی مالہ سکھ ۵ بسوہ ۶ بسوانسی ۱۱ کچوانسی موضع رنگڑہ پرگنہ ملیح آباد تعداد نکاسی خام ۵ ر ۹ پائی ۔ تعداد مال گذاری وگون خرچہ ۔ تعداد منافع ۔ ۱۱ ر ۳ پائی ۔ اور مسمی درگا کا ... رہن باقبضہ ہے ۔

دستخط منشی ... پرشاد صاحب بہادر منصف

(۴) اشتہار (۱)

واضح ہو کہ مینے علم جوتش شاستر و تنتر شاستر و بیاکرن وید ک شاستر مین حتی الوسع اچھی مہارت حاصل کی ہے خصوص جوتش اور تنتر شاستر مین زیادہ محنت کی ہے یعنی کشمیر اور سیلون جسکو لنکا کہتے ہین وہان جاکر علم حاصل کیا ہے بلکہ سیلون سے ایک کتاب نوسن سنگھتا لے آیا ہون جو جنم پتر کے حال تبلانے مین فرد ہے یعنی اس کتاب مین عجیب وغریب وصف ہین وہ یہ کہ سایل صرف جنم نام و نقل کنڈلی یعنی چکر جنم پتر معہ گرہ میرے پاس بھیجدے مین یہانسے سمت مہینہ و تیہ دن جوگ نچھتر اسٹ کال وغیرہ پیدایش معہ پہل صحیح یعنی سایل کی زندگی شادی تعداد اولاد اسقاط تکلیفات وغیرہ وغیرہ لکھ بھیجونگا۔ زیادہ عمدگی یہ ہے کہ سنگھتا کی رو سے اسٹ کال پیدایش درست ہوجاتا ہے کہ جو اکثر جنم پتر دن مین غلط رہنے سے پہل مطابقت نہین کرتے۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرے لکھے ہوے سمت وغیرہ مین فرق ہو فیس واپس کردیجاوے گی۔ چونکہ مجھے اس علم سے فایدہ و نام منظور ہے لہذا فیس ایک جنم کنڈلی کے پہل لکھنے کی صرف دو روپیہ مین ۱۰ ر قبل آنے پر پہلا دیس وغیرہ لکھی جائینگی اور زیادہ کچھ حال دریافت کرنا ہو اوسکے لئے علحدہ فیس لکھنے پر مے ہوسکتی ہے۔

المشتہر

آپکا عنایت خواہ پنڈت کالیچرن مدرس موضع پانڈے پور امڈاری ڈاکخانہ پہپنا ضلع بلیا ۔

زندہ کرامات

کیا آپ :۔ بلا مدد استاد قلیل عرصہ مین کامیابی کے ساتھ علم مسمرزم سیکھا چاہتے ہین۔

کیا آپ :۔ تصوف کی کنجی ۔ یوگ کا زینہ ۔ عرفان کی کمند معلوم کیا اور لیا چاہتے ہین۔

کیا آپ :۔ سحر و جادو ۔ جب و تسخیر ۔ خوارق عادات وکرامات کی اصلیت جاننا سیکھا چاہتے ہین ۔

کیا آپ :۔ بلا مدد دوا و دعا حکیم و ڈاکٹر جملہ امراض سلب کرنا سیکھا چاہتے ہین تب یہ ضروری بات ہے کہ ا

آپ ایبا پرشاد ایف ۔ ٹی ۔ ایس ۔ مراد اباد سے مندرجہ عنوان کتاب ضرور اور جلد منگا لین ۔

عمدگی کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ ایک ماہ مین ہزار جلدین فروخت ہوئین۔

(۴) اہل مطبع کو مژدہ (۱)

ضرور توجہ فرماکر ملاحظہ فرماوین

ہمارے یہان ہر ایک ناپ و وزنکا کاغذ چکنا دسر یا میپوری چھاپہ خانیکے استعمال کو تمام بازار و نکی نرخ سے بکفایت مل سکتا ہے جن صاحب کو جس قسم اور وزنکا کاغذ درکار ہو نرخ وحالات تحریر کے ذریعہ سے دریافت فرماوین اور امید ہے کہ جو صاحب ایک مرتبہ خریداری کرینگے تو آئیندہ کیلئے دوسری جگہہ کا نام نلیونگے

المشتہر

سرو ڈر اسمتھ کمپنی کانپور

اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست

آج کل گاؤکشی پر ہندو مسلمانون مین جوتی پیزار - گہمسان گھانس - لاٹھی پاٹھی - تلوار بندوق - مار دہاڑ - کشت و خون - خوب شد - پولیس فوج حکام - ادہر سے ادہر اور ادہر سے ادہر شور و غل مچاتے پہرے - ہائین ہائین یہ کون حرکت خلاف ضابطہ و تہذیب ہے - کیا کرتے ہو - کیون لڑے مرتے ہو - مارے جاؤگے - پٹوگے - چالان ہوگا - قید ہوگے - سزا پاؤگے - نہین مانتے - دیکھو سمجہاے جاتے ہین تمہارے حق مین برا ہوگا - مگر توبہ کیجئے کون سنتا ہے پڑے بکا کرو - دونون لڑپڑے - اور خوب لڑپڑے بیسیون لنگڑے لولے - اپاہج زخمی - اور قتل - ہوگئے سیکڑون خانمان برباد ہوے مقدمے قایم ہوے - سزائین ملین - حاکمون کی خفگی سُننا پڑی - درباروں مین ڈانٹے گئے - رزولیوشنون مین لعنت ملامت کی گئی -

اب فرصت کے وقت خیال پیدا ہوا کہ آخر اس دنگے فساد بلوے ہندر کی وجہ کیا ہوئی - کیونکہ مزاجون مین شورش آئی ان کم بختون نے کیا نسے یہ سب مروّت اور جرأت پائی کہ نہ آپس کے میل ملاپ کو مانا نہ حاکم وقت کی طاقت کو کچھ جانا یعنی اب رائے زنی بلند پروازی کیواسطے بہت اچھا موقع ملا - لوگون نے اپنی اپنی جگہ طرح طرح پرکٹیان اوڑانا شروع کین ہماری لوکل گورنمنٹ تو دو ہی زینے کی عاشق اوس نے ہندی کی چندی اور چندی کی بندی سے قطع نظر فرماکر سیدھی سی بات پیش پا افتادہ مضمون کو پکڑلیا اور سارا مظلمہ گئو رکھشنی سبہا کے سر تھوپا - کہ کچھ نہین یہ سب کرتوتین اسی سبہا کی ہین - یہی ان جھگڑون کی بانی مبانی ہے - اسی نے جاہل ہندو مین شورش پیدا کی - ولایت کے اخبارات نے تار ہی دیکھکر بے سوچے سمجہے آنکھ بندکرکے نادرشاہی حکم لگا دیا کہ سب آفتین کانگریس نے پیدا کی ہین اسکی تائید مین مسٹر پایونیر کو چوتڑون سے کان گانٹنے مین نہایت دقت پڑی حاجی محمد اسمٰعیل خان نے اصلاح کونسل اور رسم عہد امتحان سول سروس کو بنا قرار دیا سے فکر ہر کس بقدر ہمت اوست سے ہر کس بخیال خویش خبطی دارد ممکن ہے گہوسی کی بہینس مرجاے اور وہ کہے کانگرس نے کہالی - خاکروب کا چھوپڑا پھنکے اور وہ سمجھے کانگرس نے چہید کردے - ہنڈیان کہیت کہا جائین اور کسان کہے کانگرس سب غلہ ہڑپ کرگئی - بچون کو چیچک نکلے اور مان باپ روئین کہ کانگرس ماتا کی خفگی ہے - اسیطرح انٹی ماردن کو اگر اسکا وہم ہوگیا ہے تو وہ قابل معافی ہین -

مگر آپ جانئے اصل وجہ بتانا اور ان جھگڑون کی بال کی کہال اور بال سے بال نکالنا عمیق نظر صاف دل اور عالی دماغ مانگتا ہے -

سوا اسکو خدا کی عنایت سے بجز این جانب کے اور دوسرے کو نیچر نے عطا فرمانے مین بہت کچھ کفایت شعاری کو دخل دیا ہے -

یہی بات ہے کہ ایسے معاملون کے اسباب کچھ یکبارگی تو جمع ہو نہین جاتے عارضے کیطرح مدت سے مواد جمع ہوتا رہتا ہے - جب ایک حد تک پوری مقدار کو پہونچ لیتا ہے تب جاکر پھوٹتا ہے -

یہی حال ہند و مسلمانون کی جوتی پیزار کا ہے - اول تو انگریز بہادر کے زمانے مین مذہبی آزادی کی بھنگ - اوسپر طرہ یہ کہ مسلمانون کی حالت موجودہ - بقول شخصے دُبلے کی جورو سب کی سلہج - تعلیم مین سرکاری عہدون مین - امتحانون مین سب مین پھسڈی رہ جانے والے پھر پولیٹکل ضرورت سمجہیے یا غلط فہمی ناانجام بینی قرار دیجیے - بعضے اوقات بعضے حکام کو اس جانب رجحان کہ ہندو مسلمان یکدل ہونے پائین - اور ملک پر حالی ہو کہ پہلی سلطنت (مسلمانون کا زمانہ حکومت) سے ہماری عملداری بہت اچھی ہے - پھر تقابل کے خاطر سے مسلمانون کی حکومت کے مظالم اور نقائص کا اظہار اور اعلان ضرور ہے آخر سُنتے سُنتے ہندون کو خیال آہی سکتا ہے کہ اب بحیثیت رعایا ہم اور مسلمان برابر - بلکہ کئی طرحکی قوت مین آگے بڑہے ہوے ہین - کینۂ دیرینہ نکالنا چاہیے -

اور سب سے پہلے تو یہ ہے کہ جو افعال مسلمانون سے ایسے سرزد ہوتے ہین جو ہماری دل آزاری کے سبب ہین اونسے انکو باز رکہنا چاہیے - سیدہی طرح نہ مانین - بزور منوائین - بات بڑہتے بڑہتے یہان تک پہونچی کہ زبردستی کی نوبت آئی -

اب فرمائی گئو رکھشنی کو کیا علاقہ اور کانگرس کو کیا واسطہ - ابی یہ تو انگریزی طرز حکومت کے کہلے کہلے نتایج ہین - یہ گاے اور محرم اور دسہرے پارسناتھ کی رتھ وغیرہ تو حیلے ہین جنکے پیرایہ مین بخارات نکلتے ہین بخارات پیدا ہونے کے اسباب پر نظر کرنا چاہیے - کسی جگہہ ان بخارات کی بدولت پھوٹ نکلے - کہین مزدورون کے بلوے - جہازون پر اور معدنیات مین کام کرنے والون کے فساد کی صورت مین دکہائی دے کہین اسامی اور زمیندار کی ہم چخ مین سنائی دی - یہ ہوئے ہین اور ضرور ہون گے اور جب تک اون اسباب کا اثر رہے گا جنہون نے انکو پیدا کیا ہے برابر ہوتے جائین گے -

ہر ملکی معاملے کے جلسے مین وہی لوگ ہوا کرتے ہین جو دنیا مین کچھ کرنے دہرنے والے پبلک معاملات پر توجہ اور غور کرنے والے ہین اسیوجہ سے وہ لوگ جو کانگرس مین شریک ہین ممکن ہے گئو رکھشنی سبہا مین بھی ہون مگر یہ کہنا کہ سب کانگرس والے ایسے ہی ہین - ایسا سچ ہے جیسا رات کو دہوپ کا نکلنا -

باقی اگر یہ کہا جاے کہ جن اسباب نے ایسی سبہائین پیدا کین نہین نے

کانگرس بھی بنگالی زور پچاڑیکا اسٹیم تو ایک ہی ہے ایک سے مفید کام لئے جاتے ہیں دوسرے سے مضراب اسکا انتظام کہ مضر کام ہوسکین اوس انجینیر کی عقل پر منحصر ہے جس نے اس انجن کو فٹ کیا اور چلایا ہے ۔ چھوٹی چھوٹی کلون اور پرزون پر کیا انتظام جب اون میں تحریک پیدا کی جائیگی بلا ارادہ چلنے لگین گی ۔

صاف گو

شاید بخواب مرگ فتد بحث دو بدو
صد گفتگوے بر سر افسانہ بردہ ایم

"کیا وقت کی بھی کوئی قیمت ہے"

حضرت خدا کیلئے کہین حیثیت سے زیادہ مہنگی تا دیجئگا جو اس مفلسی مین خریدنے کی ہمت ہی نہ پڑے ۔ ہان جناب یہ بھی فرمادیجئے یہ کہلونا ملتا کہان ہے اسکا بازار کوئی الگ ہوگا ۔ راجس کے کارخانہ مین تو نہین ڈہلتا ۔

آپکے شہر کی پیپرمل کپنی مین شاید بنتا ہو ۔ کابل کے سردون کے ساتھ آتا ہوگا نہین دکھن کے حسینہ بی غانون مین ضرور ملیگا ۔ نیچرستان علیگڈہ کے خرابات مین کسی ترکی ٹوپی کا پھندنا تو نہین ہے ۔ ہفتہ دار بازارون مین باہر سے آجاتا ہوگا ۔ لکھنؤ کی منڈیان چلو ڈہونڈین ہو نہو وہین ہو ۔

حیدرآباد کی درک شاپ رہی جاتی ہے اسے بھی دیکھتے چلین تو واہ ملا دوپمفلٹ لسن مین سب صرف ہوگیا اب نیا آسے تو ملے نہین تو اور دوکان دیکھیے ۔ کل ایک شخص کہتا تھا حیدرآبادی غانون غانوسپے کی کمیٹیون مین بہت ساپڑا ہواتہا مین گٹہری باندکر لے آیا چلو دیکھین بچا کچا ہمین بھی ملجائیگا اوہو وہ تو سب انتلافات کے مرہوکے چٹ کر گئے اچھا ایک دوکان رہگئی ہے وہ ذرا چلتی بھی ہے اور بنیئے مہاجن سب چیزین لگا بھی رکہتے ہین کہ ضرورت والے اچھے دام لگائین تو بس کارخانہ بنیا اخبار مین ملے پر ملے واسے ناکامی یہان تو حکام کی خوشامد اور فسانہ آزاد کے اہتمام مین اسقدر بے بہا خرچ ہوگیا کہ دوکان ہی خالی پڑی ہے بس اب کہین نہ ملے گا ۔ معلوم ہوتا ہے یہ کوئی چڑیا ہے کہ پہر سے اوڑی یہان سے وہان ہو رہی تو مین بھی ایک بے فکری کا جال بنتا ہون پھسے پر پہنسے جاتی کہان ہین بی بیڈکی ۔ اچھا کہانا ملنے کے بعد ذرا پیٹ کا ہنم ہنڈا ہوسنے تو اسکی تلاش سوجہے ۔ کپڑے اچھے ہون مگر شکار کا معاملہ ہے ڈبل زین کا تنگ پلڑا اور کی لی کملی کا شکاری کوٹ ضرور درکار ہے موزہ بھی ہو پہاپرانا ہی سہی بغیر اسکے کیسے جاؤن اچھا یہ سب موجود بھی ہے مگر جانے کتنے دن تلاش مین گذرتے ہین گہرین جو رو بچون کیلئے یا تو تولہ بہر دہ سفید سفید چیز جسکا نام لیتے رونا آتا ہے فرید کرکے دیتا جاؤن نہین تو چوری یا جھوٹی گواہی کی اجرت سے کچھ آٹا دال لواؤن خدا جانے ۔

پلٹون تو کب پلٹون اتنے دن انکے لئے دی دو تدبیرین ہین اور ہان صاحب وہ بی چڑیا صاحبہ ملین گی تو پھر کیسی بنیگی اونکو بنہ کا ہی مین کرد نگا نہ پنجرا موجود ہے نہ خریدنے کی قدرت گھر سارا اپکی بہات مین سپیدہ مین پڑا ہے کہ یا اللہ میرے مالک کو سر چھپانے کی جگہ دے ۔ کوٹہری یون غایب شد پہر آستین مین اگر اوسکو چھپاؤن تو شانے سے نکلی ہوئی ہے اور جیب مین رکہون تو گرہ کٹ نے اوسکو پہلے سے کہلا خزانہ کہر دیا ہے پٹلون مین نیفہ ہوتا نہین ٹوپی ایسی چھوٹی موٹی ہلکی پہلکی ہے کہ چڑیا اوسے بھی لے اوڑے تو ہاتھ کی آئی بھی گئی ننگے سر سر بازار پڑا پہرا کرون ہان ایک جھبری تنہائی کی بڑے صاحب کی کوٹھی کے سامنے سے اوٹھا لایا تھا اوسکے نیچے بند کر دونگا مگر کنگال حلوائی نے اوسکو ایسا بنوایا ہے کہ یہ بڑے بڑے بغارے پڑے ہوے ہین اومین سے تو یہ ننہی چڑیا صاف اوڑجائیگی اچھا جاتا ہون نہنے مرزا سے اونکی تیو برس سال والی ٹیڑون کی کابک لے آؤن آلو اوسکا جال ہی غایب ہے اونکی بی بی نے اپنے نقاب مین صرف کرڈالا خیر چڑیا ملی تو سہی اور کچھ نہ سہی منہ تو کہین نہین گیا ہے دن رات منہ کے اندر چکنی ڈلی کیطرح گہلایا کرونگا ۔ اور اگر غٹ سے نیچے اوتر گئی تو اندہیری کوٹہری مین وہ اچھی طرح رہیگی مگر میری ساری محنت دشمنون کے کلیجے مین ۔

خلاصہ یہ کہ سر دست قابو مین آ تو جائین اگاڑی پچھاڑی باندہ کے نہ رکہا تو سہی بچا جی دم کا بال نہین چہونے دیتے تھے اب بتاؤ کیسی بکری بنے کہڑے ہو مینے تو تجھے جان جوکہم اوٹہاکے پایا ہے اگر پل کے ہیری پہیر نہ رہ جاسے تو میرا ذمہ صبح شام تو کاٹھی باندہ ہونگا سواری لونگا اور باقی رات دن مارے چابکون مارے اوگیونکے بولا بولا دیا ہو قیمت کی بات ہان اب بھی رہی جاتی ہے فرض کرو مجھے کہین پڑا مل گیا اور بالکل مال مفت سمجھکے مینے ہتیا لیا تو پہر جب مین اسے بیچون تو کس قیمت پر ۔ آنہ دو آنہ مین تو بہلا مین کاہیکو دینے لگا ہوائی جب تک نہ کہنکے یار لوگ نظر بھی نہین اوٹہاتے سودا بنجاسے گا تو دیدونگا ورنہ سڑا ڈالون خاک مین ملادون اور یون کوڑیون کے مول تو دو دن ندون بیکا جا رہا ہے غضب خدا چار آنہ مین بھی مین بیکہ مہینے کے ساڑہے سات بھی برابر نہین پڑتے کیونکہ انگریزی مہینے ۳۱ دن کے اور ہماری سرکار مین خورداد ۳۲ کا ہوتا ہے ۔

بہلے آدمیو دقت کی قدر اور پابندی وہ کرے جسکے گال ذرا تو چکنے ہون تین تین دن تو چولہا نہین سلگتا اور ہم اینٹھے بیٹھے ہین کہ وقت

ہند میں افیون کا آیندہ قائم مقام

کی پابندی سے ٹھیک گیارہ بجے ایک منٹ ادہر نہ ادہر خاصہ ملاحظہ فرمائینگے نہین بہین بریک فاسٹ نوش بان کرین گے ان کے کپڑون کے سوا دوسرا جوڑا ہو تو کفن کو لگے اور تین یہ کہ دوسرے ہی دن کپڑے بدلینگے کیونکہ وقت مقرر کر لیا ہے صبح کو اوٹھے تورات سکے فاقہ سے مگر پابندی وقت ہے کہ منہ کہولے ہوا کہانے چلے جاتے ہین تاکہ صحت مین فرق نہ آئے دفتر مین نوکر ہین اور حاکم صاحب نے آرڈر دیدیا ہے ۹ بجے کے ادہر ہی ادہر کچہری پہونچ جانا چھ بجے تک برابر حوالات ہے مگر ہم توہین پابند وقت ہین کہانا کیا بجے کہائینگے بارہ بجے تک کتاب دیکہینگے پہر قیلولہ ہوگا تین بجے سے پہلے اگر مسلمان ہین نماز پڑہینگے کچھ دیر اخبار دیکہینگے پہر گہر کا حساب جانچینگے بی بی کو ہدایات مناسب نوکرون سے محاسبہ لینگے پانچ بجے لینڈو دنیز سوار ہونگے باغ عامہ یا سکندر آباد کی چہاونی تک ہوآئینگے پہر کچھ لوگونسے ملاقات کرین گے آٹھ بجے ڈنر ہوگا نو بجے تک۔ ذرا دیر چمن مین ٹہلین گے بس سے قریب اتنا فیصل ہو جائین گے۔ چار بجے کوئی اوٹھا دیگا اوسیوقت حمام کرکے نیا جوڑا بدلا ہوا چرے چلے جائین گے۔

روز مزدوری پر گذر ہے خواہ کسی قسم کی ہو ٹوکری ڈہونے اور اجرت پر کاپی لکہنے تک ایک ہی شرح اور یہی اجرت سرمایہ رزق ہے ورنہ رمضان شریف موجود مگر تیری ایسی تیسی وقت کی پابندی نکرے تو نیچری - وہی سویرے اوٹہا وہی مناسب کام کچھ دیر خط کتاب تہوڑی دیر ملاقات چند گہنٹے اخبار پہر کہانا اوسکے بعد آفس وہانسے لوٹ کے اثنا اور کرکٹ شام کو کلب مین پیانو یا علوم قدیم و جدیدہ پڑہا کہ آٹھ نو بجے ڈنر دس بجے استراحت پانچ بجے بیداری - دیکہیے شخص کیسا وقت کی پابندی پر قادر ہے مجال ہے جو ذرا بھی آگے پیچہے ہوسکے مفلس سے مفلس اور بادشاہ سے شہنشاہ تک سب اپنے اختیار مین وقت کو برابر رکھ سکتے ہین مگر یہ پابندی وقت نوع مخلوقات بہایم کے لئے ہے یا انسان کے لئے ہی نہ کہلا - سب انسان تو ذرا مشکل ہے کہ ایسے پابند ہون جیسے جانور ہوتے ہین - غذائین محدود اعراض محدود سارا دن تمام - مان شاذ کا ذکر نہین مگر بات تو وہی اچہی ہوتی ہے جو عام طور پر مفید ہو اور یہی غیر ممکن محال عقلی ہے اسلئے یہ کلیہ بھی ساقط کہ سب کے سب پابند وقت ہو جائین ابھی اقبال اور دولت ہو وقت خود ہمارا زر خرید غلام بلکہ چنبیلی لونڈی کا جنا ہوا خانہ زاد غلام ہے سب کچھ ہمارے ہاتھ مین ہے سارا اختیار ہمارا ہے میان وقت صاحب بھی چرن برداری کرین اور پابند وقت دو نوتب کی سند - اگر یہ گول گول سفید جسکے کنارہ پر دندانہ بھی ہوتے ہین نہو تو کچھ بھی نہین ہو سکتا بلکہ غریب کو تو وقت کے پہلے بیوقت مرنا ہی بڑی پابندی وقت ہے - اعتراض ہوگا کہ بہت سے رئیس اور امیر مالدار صاحب دولت و اقبال ہین جو

بالکل پابند وقت نہین اور بری طرح وقت کاٹتے ہین جواب دیا جائیگا بہت سے ایسے پابند وقت بھی ہین اور بہت سے نہین پس کہین وہ وقت کے پابند ہوے کہین خود وقت اونکا پابند ہے اسمین شکایت ہی کیا خلاصہ یہ کہ دنیا مین کسی بات کا ایسا کلیہ کوئی قایم نہین ہوسکتا کہ سب اوسکے چکر مین آجائین کیسکے لئے پابندی ضرور ہے تو کسی کے لئے آزادی لازمی ہو جاتی ہے - اس زمانہ مین بڑے قدر دان وقت انگریز اور اونکے قدم بہ قدم پارسی وغیرہ اقوام ہین (جنکے پاس روپیہ بھی ہے) مگر مینے اپنی آنکہونسے دیکہا ہے کہ کوئی صاحب بہادر یا پارسی صاحب جو ضلع مین اچہی خدمتون پر بیش قرار مواجب کے ساتھ مامور ہین مگر تنخواہ دشمن صاحب ضلع کے ماتحت ہین - صاحب ضلع کی ملاقات کو تشریف لائے جو امیرانہ مزاج کے آدمی ہین اور اوسوقت محل مین تشریف رکہتے ہین آنیوالے صاحب نے اطلاع کرائی جواب آیا تشریف رکہئے مین آتا ہون کرسی پر بیٹہ گئے پندرہ منٹ ہوے صاحب نے گہڑی دیکہی - رکھ لی آدہا گہنٹہ ہوا ایک ہوا ڈیڑہ ہوا دو ہو گئے اور بیٹہے ہین کئی چرٹ بھی پی ڈالے کچھ دیر ٹہلے بھی مگر ہم لوگونسے بات تک نہین کرتے کیونکہ قابل خطاب نہین مگر وہ برآمد نہین ہوے اور آپکی سر کی قسم اندر محض بیکار بیٹہے ہوے تھے اوڑ رہے ہین آخر خدا خدا کرکے تشریف لائے شیک ہینڈ کے بعد صاحب نے کچھ اپنے اعراض بیان کئے سُن ہی رہے تھے کہ سامنے مستغیث آکھڑا ہوا اوس سے مخاطب ہوگئے اور صاحب چپ آخر ہزار خرابی تین چار گہنٹون مین گنٹہ سے دار اونکا مطلب سُنا کچھ جواب دیا کچھ ٹالا بالا بتایا اور رخصت کیا - دوسرے دن پہر موجود اور معہ لیڈی صاحبہ اطلاع ہوتے ہی اندر سے آئے صاحب تو باہر ہی رہے لیڈی کا ہاتھ تہاما اور اندر داخل بیگم صاحب سے ملاقات کرائی جا رہی ہے دو گہنٹہ کے بعد نکلے صاحب نے میم کو گہبی پر بٹہایا اور چلدی تیسرے دن پہر نہ حاضر ہون تو جائین کہان ماتحت ہین ہنس ٹہٹہا - فرمائے اب وقت کی پابندی صاحبہ کہان تشریف لے گئین اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت اور غرض یا ضرورت وقت اور اقتضائے وقت - نفس وقت سے زیادہ قوی ہے ورنہ ضرور تہا کہ پابند وقت کے غیر پابند وقت لوگ ہمیشہ دست نگر اور مطیع ہوا کرتے یا کم سے کم اوسکو ان بیوقوفون سے یہ غرض ہی نہ پڑا کرتی مگر ایسا ہرگز نہین ہے پہر کس برتے پر پابندی وقت کو اسقدر بانس پر چڑہایا جاتا ہے اپنے موقع اور محل پر یہ بھی ایک مفید چیز ہے جو انسانی خوبیون مین حصہ پا سکتی ہے نہ یہ کہ لنگوٹی تو بندہی ہے اور پابندی وقت کے ردے پڑ رہی ہین ایسی چیز بتاو کہ سبکو دنیا مین کام آسکے وہ اس زمانہ مین صرف روپیہ ہے جو نہ پابندی سے ملتا ہے نہ آزادی سے سو تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور روپیہ ہی نیزی گھیرے باقی ہیچ ۔ ہے
این مردۂ تغافل واوکشتۂ نگاہ +
مقدور کہ تت دیدن وناد یدن چنین

راقم

نطقۂ حارہ

قاعدے کی سخت پابندی

دو دل جو ہون جانتے ہین ۔ اثنین
تب بھی نکرین نکاح قاعدین

ملک فرانس بھی واقعی عجیب ۔ عزیب خطہ ہے ۔ آزادی بھی ہے تو انتہا کی اور جکڑ بند بھی قیامت کی ۔ حال مین ایک عجیب انوکھا واقعہ ہوا ۔ ایک نوجوان گبھرو نے ایک سیم تن پری وش مس پر ڈورے ڈالے مہینون آمد رفت کا غم ڈورا اڑا کیا ۔ ایک دوسرے کے مزاج سے واقف ہوئے وہ ان سے خوش یہ اون سے راضی ۔ برسون کی دوڑ دھوپ ۔ چھان بنان ۔ دیکھ بھال کے بعد دونون نے اپنے اپنے والدین سے رضامندی حاصل کی اور یہ ٹھہرائی کہ باقاعدہ عقد ہو جائے ۔ پھر کیا تھا ۔ تیاریان ہونے لگین ۔ دولہا صاحب نے تحفے تحائف ۔ عقد کی انگوٹھی کا سامان کیا ۔ دولہن نے زرق البھرک دہوم دھامی شاہانہ جوڑا تیار کرالیا ۔ دوست احباب عزیز و اقارب نے بھی شادی کے تحفے بہم پہونچائے عقد کا دن مقرر ہوا ۔ پادری صاحب کو خبر کی گئی ۔

یار دوستون کو نیوتے تقسیم ہوئے ۔ دن کے دن سب کے سب گرجا گھر پہونچے ۔ کسی کی جیب مین چاول بھرے کوئی پاکٹ مین پرانی دُہرانی سلیپر دبائے ہوئے ۔ آپس مین چہلین ہونے لگین ۔ عقد کا وقت ایجاب و قبول کا موقع آیا ۔ پادری صاحب نے دعا پڑھی دولہا نے ضروری سوال پوچھا کہ "تم میری بیوی ہوگی" ۔ دولہن ہان کہنے ہی کو تھی کہ اتنے مین گرجا گھر کا کلرک ایک کتاب بغل مین دابے ہان ہان کرتا ہوا آن پہونچا ۔ سب کے سب گھبرا گئے کہ خدا خیر کرے ۔ اوسنے کتاب کھول کر سامنے رکھ دی کہ دیکھو جب یہ مس صاحبہ پیدا ہوئی تہین تو رجسٹر پیدایش مین یہ لکھا گیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوا ۔ یون تو جو جی چاہے ہون مگر رجسٹر کے لحاظ سے تو مس صاحبہ مسٹر ہین ۔ مرد کا مرد سے نکاح نہین ہو سکتا ۔ پادری صاحب افعال خدا سے بڑھکر زیادہ ضابطے کے پابند آپ نے نکاح پڑھانے سے یک لخت انکار کیا ۔ ہزار سب کہتے ہین کہ رجسٹر مین غلطی ہو گئی ۔ والدین تصدیق کرتے ہین ۔ دولہن کی دائیان ۔ کھلائیان شہادت دیتی ہین کہ ہمنے بچپن سے کھلایا پلایا ۔ نہلایا دُھلایا ۔ اتنے سے اتنا کیا کبھی ایک سکنڈ بھر کیواسطے تو مرد ہوئی نہین ۔ مگر وہان سنتا کون ہے ۔ پادری صاحب نے ایک نہ مانی ۔ عین کڑیال مین غلہ لگا ۔ براتی سراسیمہ اپنے اپنے گھر کھسکنے لگے نہ دولہا دولہن نے سر پیٹ لیا کہ یہ کیا خدائی غضب ہے ۔ کیا کایا پلٹ ہے دولہن کی ہمجولیون مین ایک منہ پھٹ بیباک مس نے پادری کو خوب ہی زچ کیا ۔

آپ جھپٹ سے پادری کے پاس پہونچ گئین اور فرمایا کہ اچھا صاحب دولہن مرد ۔ رجسٹر مین مرد تو بیچ بیت مرد ۔ ہزار مین مرد لاکھ مین مرد ۔ اچھا مین تو رجسٹر مین عورت ہون ۔ میرا اور دولہن کا عقد کر دیجئے اب تو پادری صاحب پھر بغلین جھانکنے لگے دیکھین اس آخری تضیہ کا تصفیہ کیا ہوتا ہے ۔

راقم

نیا چیستان ا

(۱) ایکراسٹک ۔ الفاظ ذیل کے مترادف الفاظ سے یورپ کے ایک گذشتہ تاجدار کا نام نکلتا ہے جو اپنے چند خصوصیتون کے سبب بہت مشہور ہے ۔
آنکھ ۔ جیب ۔ طایر ۔ تعریف ۔ ٹکڑا ۔ تاریک ۔ فتح

راقم ۔ ا ۔ ع ۔ از کاکوری

حل نیا چیستان مطبوعہ ۱۷ ۔ اگست ۹۳ء

(۱) پیرامڈ پزل

(ج) — ج
ع (م) ل — عمل
ر و (ش) ن ی — روشنی
ج و ک (ی) د ا ر — چوکیدار
ن ا ز ک (د) م ا غ ی — نازک دماغی

س ۔ ع از لکھنؤ ۔ جگدنبا پرشاد مچھلی شہر (جونپور)

(د) چیستان ۔
ما ۔ نہین
لا ۔ نہین
} مالا جو گلے مین پہنا جاتا ہے اور جسپر پرمیشر کا نام جپا جاتا ہے ۔

راقم ۔ س ۔ ع از لکھنؤ

شیخ صاحب - آپ کو نہین معلوم - یہ تو الم نشرح ہے - ڈھنڈھورا پٹ گیا ہوگا۔

نواب صاحب - تمھین واللہ سچ کہو - یار بے موت مرے - میرا تو ابھی سے نشا اوتر گیا - کیون صاحبو آخر اس مین سرکار کا سوا فائدے کے کون خسارہ تھا - اجی یہ بھی ان انگریزون کی شرارت ہے - رعایا کو ستانا - بڑا انصاف بڑا انتظام اور اتنا نہین سوجھتا آخر یہہ یہ لاکھون کرورون بندگان خدا کا دل دُکھانا کچھ بھی نہین -

مرزا صاحب - یہ تو نہ کہیئے افیون کو جائیں صاحب بڑا ام سمجھتے ہین اور ہندوستان سے اوٹھ جاے ہم خوش ہمارا خدا خوش - مگر کوئی بڑا مرد ہو تو اسکے عوض مین ہم کو دوسری چیز دے - کچھ افیون کے ہاتھ بک تو گئے نہین - یہی نا کہ عادت پڑگئی ہے اب کرین تو کیا کرین -

شیخ صاحب - خدا خدا کرو اسمین سرکار پر کیا الزام اجی یہ سب کرتوتین اون حاسدون کی ہین جنکی طرف تنی بیگم نظر اوٹھا کر نہین دیکھتین یہ لوگ جل جل کر اونکی عداوت کرتے ہین -

مولوی ٹما - لے اب کہو کیا کہتے ہو ہمنے کیا بھس ملایا تھا -

نواب صاحب - ہم سمجھے - اجی یہ سب شراب زیادہ بکنے کی تدبیرین ہین - نشے پانی کے لوگ جب افیون نہ پائین گے تو جھک مارکر شراب پئین گے - مین گزارش کرون -

مرزا صاحب - اجی آپ کو کیا منفعت کا وثیقہ پاتے ہو جو چاہو کہو باقی رہا دین اوسکی کیا پروا - مرن تو ہماری ہے -

شیخ صاحب - مین تمسے کہون اصل بات یہ ہے کہ تم جانو اسکا نشا تو عجیب مزے کا ہے نا - کئی انگریزون نے اسکو شروع کردیا ہے بلکہ ماسٹر کہتے تھے ایک نے بڑی سی کتاب بھی اپنی افیونی پنے کی لکھی ہے - اب انگریزون نے دیکھا کہ اچھی بلا لگی اسکو ایک دم سے موقوف ہی کردو -

شیخ صاحب - آپ بھی واللہ عمر بھر جو پنچ رہے - اوّل تو افیون پینا کوئی ہتک کی بات نہین دوسرے سرکار انگریزون کو منع کردین یہ اک سرے سے موقوفی کیا ہے - مین کہون بات یہ ہے کہ یہ دو ایک سال سے کئی انگریز چنڈو خانون اور چار خانون کی سیر کو جو آیا کرتے تھے انھون نے ہماری عیش پر رشک کھایا بس انھین نے جاکر آگ لگا دی - اسی مارے تو ہم کہتے ہین کوئی بات انگریزون کو نہ بتانا چاہیئے -

مرزا صاحب - واللہ اگر افیون بند ہوگئی تو تم دیکھ لینا بمبئی اعظم گڈھ کی طرح آئے دن بلوے ہنگامے نہو اکرین تو میری ناک کاٹ لینا -

یہ ہمارا ہی فرقہ ہے جو تقدیر پر جابر شاکر رہتا ہے - ارے سرکار کو تو لازم تھا - حکم لگا دے جو افیون نہ پیے اودھ کی عملداری سے چلا جاے پھر نہ ہتھیارون کی لسن کی ضرورت نہ مجسٹر کی حاجت رہے دنگا نہ فساد فوجداری نہ دیوانی - ساری خلقت ہیل میل کے ساتھ لوٹیان جمائے جھپکی اوڑایا کرے -

مولوی ٹما - اوہان غلہ بھی کم خرچ ہو پھر انگریز جسقدر چاہین غلہ اپنے ملک کو لیجائین - خالی گڑ اور شکر اور پونڈے اور کیسر پیالے او تھوڑی سی چاء چھوڑ جائین اور بس -

راقم

تشکی سوار

آگیا

مولانا ہمارے شیخپورہ - حسین آباد (ضلع مونگیر) کے لوگ بھی کچھ عجیب فطرت کے ہین - آؤ دیکھا نہ تاؤ - مینونسپلٹی قائم کرنے کی تحریک کرہی دی - چوکیدار م کی خبر ہی نہین - میونسپل ٹکس کی فکر کرنے لگے - لکھی سرا سے شیخپورہ تک کی سڑک تو درست ہی نہین - ادھر ادھر کی سڑکون کی فکر پڑی - آپس مین جھگڑنا تو بائین ہاتھ کا کھیل ہے - قیداغیرہ وغیرہ کا تو خوف ہی نہین - آجکل دیکھتا ہون سب کا رنگ بدلا ہوا ہے - سارن کو ملاحظہ کیجیے - ہمارے ہندو بھائیون نے کمشری اسٹیٹ پر دن سے حملہ کرہی دیا "گؤ ماتا" "گو ماتا" کہتے ہوئے لڑ ہی گئے - کچھ فوجی جوان سُنتا ہون - انتظام کے لیئے وہان موجود ہین - خیر آپ لوگون کا ذکر محض بیکار ہے -

کون سُنتا ہے نصیحت میری

دوسری خبرین سُنیئے - یہان شہر گیا مین ہمارے ہر دلعزیز نواب میر حسین خانصاحب بہادر انسپکٹر جنرل صیغہ رجسٹری ۱۸ - ستمبر کو رونق افروز ہوئے تھے - آفس ملاحظہ کرنے کے بعد واپس گئے - جناب ممدوح شاید جناب کیفرس صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہان بھی مدعو تھے -

پٹنہ مین محمڈن کونفرنس کے اجلاس کی خبر گرم ہے دیکھیئے یہان کون کون شاعر جمع ہوتے ہین - کہیئے آپ کی کیا راے ہے - مین بھی کوئی میجرل غزل لیکر وہان جا دھمکون -

راقم

شیر شاہ

گیا

آجکل جسطرف دیکھئے گاے کا جھگڑا ۔ جس طرف خیال کیجئے اسیکا تذکرہ قصبہ بلیہ ضلع پٹنہ مین (حال کا واقعہ ہے) ہندو مسلمان گاے کیواسطے ایسے لڑے تھے کہ بہت سے مسلمان اور ہنود قیدخانہ مین بہیجدئے گئے تھے ۔ مگر مسلمانون کی ۔ اپیل سے ۔ ابھی کی بات ہے ۔ رہائی ہوگئی ۔ مئو کا معاملہ تو مشہور ہی ہے ۔ ضلع گیا مین بھی سامان خرابی دکہائی دیتا تہا ۔ مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حسن انتظام نے کل فسادات کو اچھی طرحسے روکا ۔

گاؤرکہشنی کے اغراض کے خلاف کبھی کوئی نہین ہوسکتا ہر شخص یہی کہیگا کہ گاے کی پرورش کر ۔ گاے کی خبرگیری کرو ۔ گاے اگر بیمار ہوجاے تو اوسکی حفاظت کرو ۔ جس سے پوچھا جائیگا ۔ ان اغراض کی موافقت مین آدیگا ۔ اور یقین ہے ۔ گاؤرکہشنی کے یہی سب اغراض ہین ۔ مگر گاؤرکہشنی کے ممبرونکو دوسرے شخص کی چیزون پر کیا اختیار ہے یہ لوگ کبھی اسکے مجاز نہین ہین کہ دوسرونکی گاے چہین لین اور اسکیواسطے حملے کرین ۔

خیال کرنے سے یہ بات معلوم ہوگی کہ گاؤرکہشنی کے ممبران ایسے ایسے کشت وخون مین کبھی شریک ہونگے ۔ کیونکہ یہ بات تو ثابت ہے کہ اس فعل کا عمل مین لانا عین گاؤرکہشنی کی بیخ کنی کرنی ہے ۔ اور گورنمنٹ کو اپنی طرف سے بدگمان کرنا ہے ۔ اسکے ممبران بڑے بڑے دماغ والے ہین ۔ وہ ایسا کرنا کبھی نہین پسند کرینگے ۔ خصوصاً وہ لوگ جو قانون مین مذاق رکہتے ہین ۔

وقوع سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فعل اور لوگونسے ظہور مین آیا جو صرف اسپر عمل کرتے ہین کہ "گوماتا کو بچاؤ" ۔ گائے کو ذبح ہونے دو نہ ۔ سبحان اللہ ۔ آپ گوکشی کو تو روکتے ہین مگر مردم کشی پر آمادہ ہین ۔ افسوس ان لوگون نے گورنمنٹ کو خود ہی اپنی طرف سے بدگمان کرنا چاہا ہے ۔

اگر اسطرحکے جھگڑے برابر ہوتے رہینگے اور نفاق کی جڑ مستحکم ہوتی جائیگی تو یقینی نوکریان بھی ہندوستانیونکو بمشکل ملینگی ۔ کیونکہ جب دو مذہب کے لوگ آپس مین لڑینگے اور سرکاری نوکر جو ان دو مذاہب مین سے کسی ایک کا پیرو ہوگا سرکاری طور پر اگر اسمین کارروائی کریگا ۔ تو یقینی اپنے مذہب کا پاس کریگا ۔ پس اس لحاظ سے ضرور ہوا کہ گورنمنٹ کسی ایسے کو بہیجے جو ہندوستان مین جتنے لڑنے والے مذاہب ہین اون مین سے کسی کی مطابقت نکرتا ہو ۔

اکثر جاہل تو ایسے ہین کہ اپنی اوس ماتا کی خبرگیری کچھ نہین کرتے جسکی پیٹ مین نو مہینے تک رہے اور جس نے مدتون اسکے آرام کیواسطے اپنی نیند کو حرام سمجہا ۔ مگر "گوماتا" کیواسطے مردم کشی کو بہتر سمجھے ہوے ہین ۔

ابتو ان لوگونکی پالیسی کچھ آگے بڑہتی چلی ۔ سارن ۔ مین ہندؤن نے کمسریٹ کی بھی گاے کو چہین لینا چاہا تہا "برا ین عقل و دانش بباید گریست" کیون صاحب اسکے معنی کیا ہین؟ کیا گورنمنٹ کی فوج کو بھی اس سے منع کرتے ہین؟ مگر گورنمنٹ کو اگر کوئی مانع ہو تو اوسکی یہ کارروائی محض عقل کے خلاف سمجھی جائیگی اسکے نتیجہ کا اندازہ ہر شخص کرسکتا ہے ۔ سچ تو یہ ہے گاؤرکہشنی اگر اوٹھے گی تو خود ان ہنود کی اس تعجب خیز پالیسی سے ۔

اگر گورنمنٹ یہ ایک خاص قانون بنادے کہ گاؤرکہشنی اگر اپنے اون اغراض کو برتے گی جنکا اظہار قایم کرنے کے وقت کیا گیا تہا تو اپنی حالت پر رہے ۔ اور مسلمان اوس گاے کو قربانی دین جو ہندؤنکے دکہاؤ سے دور ہے ۔ اور پہر اس پر بھی جھگڑے اور حملے ہوا کرین ۔ تو زیادتی کرنیوالے کو گورنمنٹ آسانی سے پہچان لیگی اور زیادتی کرنے والے کے ارادونکو سمجھ لیگی ۔

راقم

شیر

مفت اخباربینی کے لٹکے

چونکہ ہندوستان مین اکثر حضرات کو اخباربینی کا شوق بڑہتا جاتا ہے اور اخبارات بھی ماشاءاللہ حشرات الارض کی طرح دن دونے رات چوگنے ترقی پر ہین ۔ مگر زر قیمت عشق نہین ۔ لہذا چند لٹکے درج ذیل ہین ۔

(۱) ہر ہفتے کسی نہ کسی اخبار سے نمونہ طلب کرلیا کرے ۔

(۲) درخواست خریداری بہیجدے کہ بے تکان اخبار جاری کردیجئے پرچہ دیکھتے ہی قیمت روانہ ہوگی ۔

(۳) ایک فرضی کلب قائم کرے اور سکرٹری بنکر پرچہ کا خریدار ہوجاے بعد چندے لکھدے کلب شکست ہوگیا ۔

(۴) نامہ نگاری کی درخواست بہیجدے اور لکھ دے کہ دو چار پرچے دیکھکر مضامین بھیجونگا ۔

(۵) کسی رئیس کا بیٹا یا بھائی بنکر درخواست بوعدہ اداے قیمت بہیجدے ۔

(۶) فرضی نام سے پرچہ طلب کرے اور جب مطالبہ بہت ہوجاے یہ لکھکر پرچہ واپس کردے کہ مکتوب الیہ فوت ہوگیا ۔

(۷) پہلے ایک آدہ مہینے کی قیمت بہیجدے پہر برسون کروٹ نہ لے

اسیطرح ہر ہر لٹکے مین ہزار ہزار پہلو مین راہ صرف بتادی گئی ہے باقی حوالۂ مفت خور ۔ راقم مفت را چہ گفت +

(۴) اشتہار (۴)

واضح ہو کہ مینے علم جوتش شاشتر تنتر شاشتر ویاکرن وبیدک شاشتر مین حتی الوسع اچھی مہارت حاصل کی ہے خصوص جوتش اور تنتر شاشتر مین زیادہ محنت کی ہے یعنی کشمیر اور سیلون جسکو لنکا کہتے ہین وہان جاکر علم حاصل کیا ہے بلکہ سیلون سے ایک کتاب ومسن سنگہتا لے آیا ہون جو جنم پترکے حال تبلانے مین فرد ہے یعنی اس کتاب مین عجیب وغریب صفت ہین وہ یہ کہ سایل صرف جنم نام ونقل کنڈلی یعنی چکر جنم پتر معہ گرہ بہیجے پاس بہیجدے مین یہان سے سمت بہیدہ وتہہ دن جوگ نہچتر اشٹ کال وغیرہ پیدایش معہ پہل صحیح یعنی سایل کی زندگی شادی تعداد اولاد اتفاقی تکلیفات وغیرہ وغیرہ لکہہ بہیجونگا ۔ زیادہ عمدگی یہ ہے کہ سنگہتا کے رو سے اشٹ کال پیدایش درست ہو جاتا ہے کہ جو اکثر پترون مین غلط رہنے سے پہل مطابقت نہین کرتے مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرے لکہے ہوئے سمت وغیرہ مین فرق ہو فیس واپس کردیجاویگی ۔ چونکہ مجہے اس علم سے فایدہ ونام منظور ہے لہذا فیس ایک جنم کنڈلی کے پہل لکہنے کی صرف دو روپیہ ہین اور قبل آنے پہلا دلیس وغیرہ لکہی جائنگی اور زیادہ جو کچہ حال دریافت کرنا ہو اونکے لئے علحدہ فیس لکہنے پر طے ہوسکتی ہے ۔

المشتہر

آپکا عنایت خواہ پنڈت کالیچرن مسر موضع پانڈے پور امڈاری ڈاکخانہ پہنیا ضلع ملیا ۔

زندہ کرامات

کیا آپ ۔ بلامدد استاد قلیل عرصہ مین کامیابی کے ساتہ علم مسمریزم سیکہنا چاہتے ہین ۔

کیا آپ ۔ تصوف کی کنجی ۔ یوگ کا بہید ۔ عرفان کی کمند مفت معلوم کیا اور لیا چاہتے ہین ۔

کیا آپ ۔ بلامدد دوا ودعا حکیم وڈاکٹر جملہ امراض سلب کرنا سیکہنا چاہتے ہین ۔

تب یہ ضروری بات ہے کہ

آپ اپنا پرشاد ایف ۔ ٹی ۔ ایس ۔ مرآدآباد سے مندرجہ عنوان کتاب ضرور اور جلد منگالین ۔

عمدگی کا ادنے ثبوت یہ ہے کہ ایک ماہ مین ہزار جلدین فروخت ہوئین

(۴) اہل مطبع کو مژدہ (۴)

ضرور توجہ فرماکر ملاحظہ فرمادین

ہمارے یہان ہر ایک ناپ ووزنکا کاغذ چکنا وسریرامپوری چہاپخانہ کے استعمال کو تمام بازارونکے نرخ سے بکفایت مل سکتا ہے جن صاحبان کو جس قسم اور وزنکا کاغذ درکار ہوے نرخ وحالات تحریر کے ذریعہ سے دریافت فرماوین اور امید ہے کہ جو صاحب ایک مرتبہ خریداری کرینگے توآیندہ کے لئے دوسری جگہ کا نام نلیوینگے ۔

المشتہر

سرود اسمٹ کمپنی کانپور

اشتہار دانش آثار (س)

نئے مذاق کی کتابین جن حلقون مین شوق کی نگاہون سے پڑہی جاتی ہین یقین ہے وہان ذیل بہی لوگ مزہ لے لے کر پڑہینگے ۔

(۱) خیالات آزاد ۔ اودہ پنچ کے مشہور ۔ طباع ۔ اور شگفتہ خیال نامہ نگار حضرت مولینا آزاد کے منتخب ظریفانہ مضامین کا اخلاق آموز اور فصاحت زیر نوطرز دلکش مجموعہ ۔ ۱۲۴ صفحہ ۔ قیمت ۸ر

(۲) سوانح عمری مولینا آزاد ۔ نئی قسم کی لالٹین جسمین نئی روشنی کا چراغ روشن ہے ۔ کس کس بلا کے جہونکے آتے ہین مگر گل نہین ہوتا ۔ یہ لالٹین بہی مصنف آزاد کے خاص کارخانہ کی بنی ہوئی ہے ۔ ظرافت اور فصاحت نے تجربے اور معلومات کے شیشے عجب کاریگری سے لگائے ہین کہ ہر شخص انمین اپنا چہرہ اور خط وخال بخوبی دیکہہ سکتا ہے ۔ ۱۶۸ صفحہ قیمت ۱۰ر

(۳) دیوان آزاد حضرت مولینا سید محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری کے فارسی اور ریختہ کلام کا نہایت بیش بہا مجموعہ ۱۲۴ صفحہ ۔ قیمت ۸ر

(۴) مسدس آزاد ۔ حضرت ممدوح کا فارسی مسدس ۔ قاآنی کی روش مین ابر وباران دباغ وبہار کی کیفیت ۔ حکمت خیز آغاز ۔ عبرت ریز انجام ۔ ۴ صفحہ قیمت ۴

(۵) رباعیات شہباز ۔ مذہب ۔ قدرت ۔ تعلیم ۔ تمدن ۔ اخلاق وغیرہ پر مختلف مفید نوطرز ۔ اور دلچسپ رباعیان ۴ صفحہ قیمت ۴ر اور کتابون کی فہرست عند الطلب ۔ فرمایش ویلیو پی ایبل ۔ محصول ذمہ خریدار ۔

المشتہر

سید محمد عبد الغفور شہباز ۔ صدرگلی

پٹنہ

مضامین غیر

امی آمدنت باعث آبادی ما

مین صدقے مین قربان اس آنے کے آیئے آیئے حضور تشریف لایئے
سرفراز کیجیے مہربانی فرمایئے خانہ خانۂ شماست مدت سے آپ کے انتظار
مین آنکھین پتھرا گئین اب ہملوگ بہت مسرت سے آپ کا خیر مقدم کرنے کو
حاضر ہین — یا اللہ خیر تہان ہے تہان ذرا پینک سے آنکھین تو کھولیے
یہان کون ہے کسکی آمد کا آپ خیر مقدم کر رہے ہین جن صاحب کی آمد کی
خوشی کا اظہار کر رہے ہین دیکھیے تو آپ کہان ہین — لاحول ولا قوۃ آپ
کیا مجھے پینک مین سمجھتے ہین مجھے تو کبھی پینک آتی نہین البتہ آپ اپنے
حواسون مین نہین ہین دنیا مافیہا کی کچھ خبر نہین اے حضرت ذرا یہ ہاتھ کھیر
لاہیے شہری اخبار کو تو اوٹھا کر دیکھیے دیکھیے کیا لکھا ہے یہ ہان مین وہ آتے ہین
جنکے آنے کی برسون سے تمنا تھی وہ آتے ہین جنکی تشریف آوری پر ہماری موت
و زندگی کا مدار ہے وہ کون ہمارے کرمفرما صاحبان ممبر تحقیقات کمیشن افیونی
حضرات معاف کیجیے گا قسم جناب امیر کی مجھے خبر نہین کیسی کمیشن افیونی اور
کون ممبر تحقیقاتی — سچ کہو میرے سر کی قسم تمکو کچھ بھی نہین معلوم لو مجھسے سنو
ارمان کمبخت چغلخورون نے ملکہ کے دربار مین چغلی کھائی تھی لگائی بجھائی
کی تھی کہ یہ جو سنہ ۱۸۵۷ء مین بلوا بھاگڑ ہوئی تھی وہ اسی افیون کی بدولت بات
یہ ہوئی کہ پہلی انگریزی مین افیونیون کے پاس تلوار بندوق قرولی تمنچہ تیر بچھہ
قرا بین تیر تبر نیزہ سب ہی کچھ تھا اور سنتے نستے افیون کے ٹھیکے ہوتے تھے
ایکر ٹھیکہ دار کی جو شامت آئی تول مین کمی کی افیون پوری ندی اول تو
افیونی قیمت کے بڑھ جانے سے بددل تھے ہی کمی تول سونے مین سہاگہ
ہوگئی بگڑے دل افیونیون نے قرولی تمنچے سے ٹھیکہ دار کی خبر لی بلوا ہوگیا
تلنگون نے جو خزانے پر تکی دیکھا کہ افیونی افیون کے گولے اوٹھائے لیے
جاتے ہین خزانے پر جھکے توڑے کے توڑے لادلے گئے بات کا بتنگڑ ہوگیا
جو کچھ ہوا سب نے دیکھا جب ملکہ ٹوریہ کو خبر پہونچی افیون ... کردی
سب بلوا موقوف ہوگیا مگر ہندوستانیون سے ہتھیار لے لیے گئے تب افیونی
جا تو پابند ہونے لگے ایکی سال ہندو مسلمانون مین جو جھگڑے فساد ہوئے ہین
اسکو بھی کہاہے کہ افیونیون نے کیا ہے افیونیون کی ذات سے برا ہے
سرکار افیون بونا موقوف کرادے نہین تو ہندوستان ہاتھ سے جاتا رہیگا
افیونیون کو سرکار ایسا ویسا نہ سمجھے ان مین سب بانکے سورمان بہادر
ہین دیکھنے مین دبلے پتلے اونگھتے ہین مگر چیوٹ کے بہت بڑے ہین اگر
بگڑ جائین کسی کے مان کے نہین وہ تو کہیے انکو غصہ آتا نہین
اور نہ بگڑتے ہین اور یہ سب کرتوت آپ جانتے ہین کسکی تھی یہ سب

کیا دھرا اوسکا ہے نام تو یہ کیا ہیٹ ہپ نام ہے وہی کنگریسی کمیٹی اگلے
سال جو گاڑیون پر جھنڈیان لیکر نکلے تھے کوئی اونسے پوچھے کہ ان
بے زبان معصومون کے ستانے سے تمکو کیا فائدہ حاصل ہوگا یہی نہ
کہ بے صبر کرینگے جسکا نتیجہ اچھا نہوگا — خدا بخشے مولائی کو جن دنون یہ کنگریسی کمیٹی
شہر مین ہوئی تہی ایکر وزمنہ بنائے آیا ہملوگون کے پوچھنے پر کہا کہ مین ٹریضا
کے بنگلے پر بیٹھے ہوئے چلا آتا ہون خانساما ان سے صاحب کہتے تھے
کہ کنگریسی کمیٹی والون نے ملکہ ٹوریہ کو لندن مین عرضی بھیجی ہے کہ ہملوگ انگریزی
خوب پڑھ گئے ہین قانون یاد کرلیا ہے ولایت ہو آئے ہین ہملوگ
ہندوستان کے حاکم بنائے جائین انگریز اپنے اپنے گھر و نکا راستہ لین
ہم تنخواہ بھی کم لین گے اور خزانہ بھی ہمارے سپرد کردیا جائے ضرورت ہو
تو ساہوجی کی ضمانت بھی ہم دے سکتے ہین شراب اور افیون کا ٹھیکہ بھی ہمین
کو دیا جائے سوائے ہمارے اور کوئی بیچنے نہ پائے ہم جس بھاؤ چاہین
بیچین افیون سے رعایا ہندوستان کی ... باقی سب ہم افیون کے کرٹے
داموں بیچین گے تب لوگ صرف دوا کے لیے لینگے اسمین بہت
فائدہ ہوگا مگر کیا کہنا ہماری ملکہ بادشاہزادیکا عورت ذات ہو کر مردون
کے کان کاٹتے ہین جیسے یہ کاغذ سامنے گیا کہا کہ ہم خوب جانتے ہین کہ
اس درخواست کے منظور کرنے سے ہماری رعایا ہندوستان کی تباہ
ہوجائیگی بس درخواست نامنظور نامنظور نامنظور تین مرتبہ نامنظوری
لکھ دی لیکن اوسوقت بیچارے مولائی کو سبھون نے جھوٹا بنالیا تھا بیشک
وہ سچا تھا اوسکا کہنا سچا تھا دیکھو نا یہ اوسیکا دگرا ہے اوس زمانے مین
کچھ نہ چلی اتنے دن خاموشی رہی ایکی دفعہ اوسی کمیٹی والون نے پھر لندن
مین عرضی بھیجی کہ تمام ہندوستانی رعیت تباہ ہوئی جاتی ہے مری جاتی
ہے شراب سے تو جان کا نقصان نہین ہے افیون سے جان کا نقصان
ہے بونا موقوف ہو بیچنے والے کو سزا دیجائے سرکار نے ہمکو ٹھیکہ نہین دیا
ہے تو خود بندوبست کرے بونا بند کر کے کرٹے دامون بکوائے ملکہ کے
دربار مین جو یہ عرضی پہونچی اور پڑھی گئی درباریون سے پوچھا کہ کیا یہ سچ
ہماری رعایا مری جاتی ہے درباروالون نے کہا کہ پیر مرشد پہلے آپ
چیف صاحب سے دریافت کرین پھر سب حال معلوم ہوجائیگا تب چیف صاحب
کے نام حکم جاری ہوا کہ تم اسکا حال لکھو چیف صاحب کے نیچے جتنے دن
یہ دن اونکی ترقی ہوا اونھون نے لکھ بھیجا کہ افیونی نہ کسی سے لڑتے ہین نہ
کوئی آجتک جھگڑا کیا افیون کھانے سے مرتے بھی نہین ہین مگر جاے
زیادہ جیتے ہین سو ہمنے اونکی چار کا بندوبست کرادیا ہے کمیٹی والے
خود غرض ہین اونکی بات کا اعتبار نہ کیا جائے جب بیان سے یہ ...
گیا تو ملکہ بادشاہزادیکا ارادہ خارج کرنیکا ہوا تھا مگر ایک درباری نے کہا
کہ تھوڑے آدمی ہندوستان مین جاکر تحقیقات کرین کہ افیون —

قصدا ان سے کر فائدہ سو آج اودہ اخبار سے معلوم ہوا کہ کمیشن بیٹھی اوسکے روبرو جو گواہی گذری ہے اوس سے افیونیون کا نفع ہے خدا نے چاہا ہے تو سب ایسی ہی گواہیان گذرینگی اور ہنٹو پشیمان ہونگے ہملوگ تو اپنے اللہ پر صابر شاکر ہین مُہیب کی داد خدا سے ملیگی —

افیونی

بقلم بے پینک کا افیونی

تو برطرف - تم برطرف - اور حضور بھی برطرف

میرے متوالے بانکے چھیل چھبیلے مسٹر پنچ صاحب بہادر دام مدا قہم۔ بعد آداب تسلیماتین وگذاری کورنشاتین کے عرض معروض کو یون معروض کرتا ہون — لیجیے — اور ملاحظہ کیجیے — وہ ذائقہ کی تحریر بگھارتا ہون کہ آپ دیکھتے دیکھتے مہذب التہذیب کو بالاے طاق رکھکر گردش زدہ کرینگے — اینجانب شام کو سیر گشتی کرتے ہوئے ایک ضلع جوہان مانند رنگ موہان مین نکل کھڑے ہوئے تو جدھر دیکھیے بند و بست کے قوانین جاری ہو رہے ہین — بھئی ایسے قوانین کہ جنکا سر نہ پیر — آج دس امیدوار بھرتی ہوئے — تو کل بارہ ملازم موقوف کیے گئے — جزاک اللہ حرمتہ — اینجانب رنگ لیلا ملاحظہ فرماتے ہوئے ایک کوچہ ناہنجار مین داخل رسید ہوئے — تو ہمارے ایک ظریف طبع اپنے آشیانۂ مبارک سے نازل ہوئے — اینجانب کو دیکھکر فرمانے لگے — گڈ ما ننگ مائی ڈیر — ارے بھئی کچھ بسنت کی — اے لاحول بندہ کی ہی خبر ہے — اجی حضت کچھ نہ پوچھیے خم کا خم بگڑا ہوا ہے — وہ کالا بھجنگا تو یار تو بالکل غضب کر رہا ہے — ذرا چلیے کچہریان بند و بستیان نظر غور سے چشم زدہ فرمائیے — اینجانب ہمراہ ہو کر روانہ منصوب ہوئے — تو ایک منشی حسب سمی گنگا گولی لال بعمر پچاس اور ایک اکیاون اور چار سال ایکسٹر ٹمٹی پر سوار سامنے سے تشریف فرما ہوتے تھے —

(ظریف) منشی صاحب مجرا بند و بست کرتا ہون —

(منشی) جواب مندارد —

(اینجانب) این — دونون آنکھین اور دونون کان تو موجود ہین مگر بند و بست کرتے کرتے دق ہو گئے ہین —

(ظریف) اجی حضت — تسلیمات کا صیغہ گردان کے بند و بست کرتا ہون —

(منشی) ارے برادر تسلیمات لیکے کا کری —

(ظریف) خیر باشد — کیون حضت — کیا شگون مبارک نہین کا نہین ہے —

(منشی) برادر بجان برابر بلکہ از جان بہتر — اینجانب کا ایک ماہواری بہوا کہ محکمہ بند و بست مان بہ تقرری محرر بمشاہرہ دس روپیہ رونق افروز تھے — امروز اینجانب کا برطرف کردین ہمرے ذہن مبارک مان نا ہین فہمید آوت ہے کہ کون دقیقہ سے برطرفی کردین — اب بندہ درگاہ یہ خیال فرماوت ہین کہ فرشی لال کی ہماری مخدوسہ مکر سے کون دقیقہ پیش لائی —

(ظریف) آپ ذہن مبارک القافیہ سے یون دپیش کیجیے گا کہ سپرانسر نے حکم دیا ہے کہ آپ پیمائش کا مطالعہ کرین —

(منشی) درحقیقت آپ بسیار راست فرماین — صیغۂ پیمائش مان ابہون کا ابھی تک دقیقہ نا ہین رسید ہے —

بعد گفتگوے منشی بوزن مجلسی اینجانب رخصت ہو کر صاحب ظریف کو داخل منزل مقصود کر کے — یہ جا — وہ جا — باقی پھر مذکور انشاءاللہ کرونگا —

راقم

م - پ - افسوس کنندہ - از - ہ - ر - ۰ ۰ ۰ ۰ ی

ہردوئی شریف

مسٹر پنچ — آپ جانیے اینجانب ایک سیلانی مزاج کے آدمی طبیعت بلا کی بے چین — ایک جگہ ٹک جانا کیا معنی — آج یہان کل وہان — ایک روز طبیعت جو گدگدائی تو بوریا بندھنا پیٹ — ریلوے پورٹ منٹو درست کر کے کرایہ کی گاڑی — فرسٹ کلاس — (یہ نہ سمجھیے گا کہ آپ کا نامہ نگار سکنڈ کلاس مین سوار ہوتا ہے) منگا کر ریلوے اسٹیشن پر جا پہونچا — یا وحشت! وہان پہونچکر خیال آیا کہ مرد خدا آخر جاتے کہان ہو — کہین نہین — کدھر کی سیدھیان ہین — کسیطرح نہین — کبھی سوچا کہ کلکتے جائین اور سونا گاچھی مین مکان لیکر کچھ دنون داد عیش دین — کبھی خیال آیا کہ بمبئی چلکر مالا بار ہل کے کنارے سمندر کی لہرین گنین — پھر طبیعت نے ابھارا کہ چلو کشمیر جا کر آنکھین سینکین مگر سردی کے خیال سے ہاتھ پاؤن ٹھٹھر گئے — یہ خیالات اینجانب کے دماغ شریف مین قلابازیان کھا رہے تھے کہ اتنے مین یاد آیا کہ انشاءاللہ آج کے چوتھے روز ہمارے دوست شیخ صاحب — وہی نا جو کنکر والے کنوئین کے قریب رہتے ہین — انھون نے وعدہ کیا ہے کہ بھئی کسی باغیچے مین ایک دھوم دھامی دعوت دوست احباب کی ہو — جھولے پڑین — ساون اور ملاریا گائی جائین — یار لوگ رنگ رلیان منائین — لے بھلا یہ کس خدا نے کہا ہے کہ ایسا موقع ہاتھ سے جانے دین — اگر کہین دور کی سیدھیان بھرین تو یہ کیفیت سال بھر نصیب نہوگی — آپ جانیے دنیا با امید قائم — یہ سوچ سمجھکر دور کے ارادے فسخ کر دیئے — آخر پھر کرین کیا — اسٹیشن سے اپنا سا منہ لیکر گھر پلٹ جانے مین ہیٹی ہوتی ہے — اسی ادھیڑبن مین تھا کہ دفعتاً یہ خیال آیا کہ آپ ساری دنیا کی خبرین لکھا کرتے ہین — مگر ضلع ہردوئی جسکا لکھنؤ سے ڈانڈا ملا ہے اوسکا حال کبھی معلوم ہی نہین ہوتا چراغ تلے اندھیرا اسکو کہتے ہین — حسن اتفاق سے ریل بھی اودھر جانے کے لیے تیار تھی —

دھرے گئے دلِ خانہ خراب کے بدلے

پھر تو آو دیکھا نہ تاؤ جھٹ پٹ ہردوئی کا ٹکٹ لیکر سوار ہو لیا۔ مگر واہ رے ریل کی تیز رفتاری۔ جو برومی گاڑی کو بھی مات کر دیا۔ چرخ چون چلی جاتی ہے۔ جس اسٹیشن پر پہونچی ٹلنے کا نام ہی نہین لیتی۔ یا اللہ آخر اس لوکل ٹرین کیا آفت ہے کہ جہان دیکھیئے وہین اٹک گئی۔ بہزار خرابی خدا خدا کرکے پونے تین بجے تین سوا گیارہ منٹ ساڑھے تین سکنڈ باقی تھے کہ ہردوئی کا اسٹیشن ملا۔ باہر آکر دیکھا تو دو کرایہ کی گاڑیان نظر آئین۔ بہت ہی جی خوش ہوا کہ ایسے چھوٹے سے مقام پر گاڑی مل جاتی ہے وہی فرسٹ کلاس گاڑی کی تلاش مین آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہون کہ گاڑی کا ہیکڑ سے جڑ ضمے۔ گویان ایڈن کے قابل۔ سارے انجر پنجر ڈھیلے۔ ایک پہیہ تو رب بھاگا جاتا ہے۔ دوسرا پچھم کو بسیان تو ڑاتا ہے گاڑی ایک طرف جھکی ہوئی۔ دوسری جانب اوٹھی ہوئی شری گلی گدیان۔ ایک پٹ دس جگہ سے ٹوٹا پھوٹا۔ دوسرا پٹ بالکل ندارد۔ ایک طرف دیکھا کہ ایک بیچارے شریف صورت پڑے کراہ رہے ہین۔ ارے میان کیا ہوا۔ کون سی آفت نازل ہوئی معلوم ہوا کہ مارے شان کے اسے چھوڑ کر یہی گاڑی صاحب پر سوار ہوئے تھے۔ راستے مین وہ تو اتر اتر ادھر غم سے کرتی ہوئی اولٹ گئین۔ یہ تلے وہ اوپر۔ سارا بدن پلپلا ہو گیا۔ بدن جا بجا سے چھل گیا۔ وہ تو کہیئے کہ گاڑی مین کچھ حال ہی نہ تھا ورنہ جان کے لالے پڑ جاتے۔ اور ہان ایک بات یہ بھی تھی کہ اونکی بی گھر بسی نے چلتے وقت امام ضامن باندھ دیا تھا۔ وہ آڑے آیا۔ یہ حالت دیکھکر مین نے دوست کیا سکنڈ کلاس گاڑی سے بھی توبہ کر لی۔ ہڈیان پسلیان کون تڑوائے۔ خدا جانے ہردوئی کی میونسپلٹی کون بڑے بڑے اہم معاملے طے کیا کرتی ہے کہ ان کمبخت گاڑی والون کی خبر نہین لیتی۔

اسی شش و پنج مین کھڑا تھا کہ بستی کو کیونکر جاؤن۔ اکے پر چڑھنا خلاف شان پھر پتلین کوٹ پتلون بابا۔ مجبوراً کپڑے ہلاتے قلی کو ساتھ لیئے پاپیادہ چلدیئے راستہ آندھی رد گٹ ہو گیا۔ کمبخت شیطان کی آنت تھا کہ کاٹے ہی نہین کٹتا۔ دو میل کیا مجھے تو پچاس کوس معلوم ہوئے۔ ایک وکیل صاحب دوست تھے پوچھتے پوچھتے اونکے مکان پر اینجانب پہونچے۔ کمرے کے دروازے بند۔ اندر سے کچھ دھیمی دھیمی دبی ہوئی آوازون کی بھنبھناہٹ باہر آتی تھی۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ یا میرے اللہ یہ کیا غضب ہوا۔ بالکل سناٹا ہو گیا۔ کوئی سنکتا تک نہین۔ پھر گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخنا شروع کر دیا کھڑکیان دے دے پٹکین۔ ایک ہنگامہ سا برپا ہو گیا۔ نوکر کمبخت الگ ڈرا ٹلنے لگا کہ کون ہس دروا جا توڑے ڈالت۔ محلے کے کتے الگ بھونکنے لگے۔ خدا خدا کرکے دروازہ کھلا۔ دیکھا کہ تین چار صاحب بیٹھے ہوئے ہین مگر چہرے سب کے فق۔ میرے دوست اوٹھکر جب بغلگیر ہوئے اور مینے نام بتایا تب اور لوگون کی تشویش رفع ہوئی مین نے اپنے دوست کی ٹنگڑی لی کہ یار تم عجب نامعقول آدمی ہو مجھے پریشان کر دیا اور دروازہ نہ کھولا۔ وہ

بیچارے بہت سٹ پٹائے کہا آپ دیتے ن نہ پڑا۔ پھر دروازہ انھون نے بند کر دیا۔ این! کیا خوب! کیا قید کیجیئے گا۔ جی نہین سنیئے بات یہ ہے کہ ہمارے بڑے صاحب بہادر نے اوپج کی لی۔ علاوہ انکم ٹکس اغیرہ وغیرہ یہ تجویز فرمائی ہے کہ وکیلون سے خاص ایک پروفشنل ٹکس لیا جاے۔ ادھر جوڈیشلی والے سال مین پچاس گنا لیا کرتے ہین۔ ادھر اور فرمائشی طمانچہ پڑنے والا ہے۔ میونسپل بورڈ سے جسطور پر یہ تجویز منظور ہوئی اوسکا حال بھی ہرگز نہ کہونگا چاہین آپ برا مانین یا بھلا۔ اب ہم لوگ اسوقت مشورہ کر رہے تھے کہ ایک عذر داری براہ راست گورنمنٹ بھیجدیجاے۔ اچھا پھر یہ دروازہ بند کرنا کیا معنے۔ آپ بھی بس وہی ہین۔ ارے بھئی اگر کہین بڑے صاحب کو خبر ہو جاے کہ یہ سازشین ہو رہی ہین تو انکی چھوڑ کمیشن مین کون پڑے۔ زمانہ ٹھہرا نازک۔ پھونک پھونک کر پاؤن رکھنا چاہیئے۔ غرضیکہ اسیطرح باتون مین وقت کٹا۔ کھانا کھایا۔ رات کو لمبی تان کے سو رہے۔ دوسرے روز صبح کو بستی دیکھنے نکلا۔ مقام ویران سا معلوم ہوتا ہے۔ اوجڑے پجڑے مکانات۔ ہان دو چار وکیلون نے کچھ عمارتین بنائی ہین۔ ایک کوٹھی ایک پنڈت صاحب بنوا رہے ہین۔ اوسے دیکھکر مجھے بے اختیار آپ کے اخبار کے ایک نوحے کا خیال آگیا اور خاصکر وہ مصرع ع

لکھنؤ چھوڑ کے ہردوئی کو جا رہی منگا *

خیر بچارے پنڈت صاحب کا دم غنیمت ہے کہ جنگل مین منگل منانے کے سامان تو کر لیتے ہین۔

وکٹوریہ ہال اور کتب خانے کی عمارت اچھی بنی ہے۔ کتابین کچھ ایسی ویسی ہین۔ ایک کمرا بہت ہی صاف شفاف پایا۔ معلوم ہوا کہ اسمین شام کو صاحب لوگ جمع ہوتے ہین۔ کتابین اخبارات پڑھا کرتے ہین۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ ہندوستانی لوگ پورے طور پر اس کتب خانے سے فائدہ نہین اوٹھاتے۔ روپیہ پیسا اونھین کا۔ مگر اس کم توجہی کا کیا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ اس ضلع مین عام راے کی کوئی وقعت نہین۔ لوگون کو اپنا پیٹ پالنے۔ حکام کی خوشامد کرنے کے سوا اور کوئی دنیا کا کام نہین۔

کچہری کے پاس ایک بہت بڑا مجمع دیکھا۔ آخر یہ آج کیا ہے کہ ہزارون دہاتی بھرے ہوئے ہین۔ معلوم ہوا کہ چھوٹے لاٹ صاحب کی رسد کا سامان ہونے والا ہے اسلیئے یہ سب لوگ بلائے گئے ہین۔ لاٹ صاحب ابھی کہان آتے ہین۔ اخیر دسمبر تک آئینگے۔ ابھی سے انتظام ہونا ضروری ہے۔ بھوسہ۔ پیال۔ کنڈا لکڑی۔ برتن بھانڈے پیشتر سے لے لیئے جاین۔ پڑاون کی آراستگی کا سامان لیس ہو جاے۔

ادھر اودھر پھر تا کمپنی باغ دیکھتا ہوا مکان پلٹ گیا۔ ارادہ کیا کہ ہیلک بڑے صاحب کو سلام کر آؤن اور اونسے کچھ ضلع کی کیفیت دریافت کرکے

آ کے کلیمن - برش سے کوٹ پتلون صاف ہوا - ترکی ٹوپی پٹاری سے نکال کر پہنی رکھی اور چلنے کا ارادہ کیا کہ ہمارے دوست نے ٹوکا کہ ہائین یہ کیا غضب کرتے ہو ارے بھئی کیا خطا ہوئی - وہ بڑے صاحب کے ان ٹوپی پہن کر جاتے ہو قیامت ہو جائیگی کیون خیر باشد - یہی ٹوپی پہن کر گورنر جنرل سے مل آیا - اسی کو سر پر رکھے ہوئے لفٹنٹ گورنر سے ملاقات کی - آج اس ٹوپی مین کون دوسری دم لگ گئی - جی نہین - یہان بغیر پگڑی باندھے ملاقات نہوگی ارے میان آخر ہین تو پردیسی سیاح سمجھے یہ قاعدہ نہ برتا جائے گا - آخر اور حکام - ڈپٹی کلکٹر وغیرہ تو ٹوپی پہن کر جاتے ہونگے - واہ کوئی کالا آدمی بغیر عمامہ باندھے نہین جا سکتا - جب خانساماں - بیرا - سردار - عمامے باندھ باندھ کر حاضر رہتے ہین تو اور کالے آدمیون مین کیا فوقیت ہے کہ وہ ٹوپی پہن کر جائین - چاہین وہ ڈپٹی ہون - یا مہاراجہ ہون - ینجانب کے پاس پگڑی کہان - اور پھر خاص لندن کے بنے ہوئے کوٹ پتلون پر لٹ پٹی دستار کیا موزون ہوتی - معلوم ہوتا کہ کسی جنگلی آدمی کو بے قرینے کپڑے پہنا دیئے گئے ہین - تیسرے پہر کچہریون کی گشت کی بجی مین ایک عجیب مقدمے کا حال معلوم ہوا - یہان کوئی قصبہ شاہ آباد ہے - وہان ایک پنڈت صاحب منصف ہین اونسے ایک وکیل سے چل گئی - وکیل نے کسی نقلی گھونسہ لگایا اگر عدالت کا لحاظ نہ تھا تو پنڈت صاحب کی ہستی کا خیال کیا ہو مگر وہ وکیل آدمی تھا اب عدالت کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا - درست دراز کر بیٹھے تھما صاف کیا - دونون مین دو دو چونچین ہوگئین - منصف صاحب بہادر نے دو سو روپیہ جرمانہ ٹھونک دیا اوسی کی اپیل تھی - سنتے ہین کہ دونون جانب سے خوب ہی تنا تنی تھی - اصل وجہ فساد کی عدالت مین کھلی نہین مگر غالباً ع

کوئی معشوق تھا اس پردۂ زنگاری مین

ابتو حضرت لکھتے لکھتے جی اوکتا گیا - باقی پھر کبھی -

راقم — سیاح

نئی چاشنی

(۱) پیرامڈیزل حرف غیر منقوط - صورت - ایک دہات - ایک ہندوستانی ساخت کا نفیس کپڑا - یونانیون کی ایک مرکب دوا -
بیچون بیچ مین اگلے زمانہ کے ایک بڑے فاتح شہنشاہ کا نام نکلتا ہے -

(۲) اسکوائر ورڈز (پنج حرفی) وقت - مے آشام - بے کینڈے - اونٹون کی قطار - طرز -

(چہار حرفی) دھڑکا - آوازہ - شان - مانند -

(سہ حرفی) کھیل - جوش محبت - قیام -

راقم — س - ع - از لکھنؤ

حل نئی چاشنی مطبوعہ ۲۴ - اگست ۱۸۹۳ء

کراس نپل -

د (ا) ر	دار
ظ (ف) ر	ظفر
چ (ن) د	چند
ع ا ل م (ا) س ب ا ب	عالم اسباب
ا ف غ ا (ن) س ت ا ن	افغانستان
ب ا ر ہ (س) ن گ ھ ا	بارہ سنگھا
ر (ت) ھ	رتھ
ن (ا) ر	نار
پ (ن) ج	پنج

(افغانستان)

راقم — ا - ع از کاکوری

ترقی معکوس

بھئی واہ - میان جونپور صاحب علیہ التہذیب بھی عجیب حضرت ہین - سلامتی سے آپ کو جو سوجھتی ہے اُلٹی ہی - ملاحظہ کیجیے - شروع شروع جب آپ نے دُنیا جہان مین جنم لیا تو خود کو جیون پور کے نام سے موسوم فرمایا پھر رفتہ رفتہ آپ نے کیا کیا کہ ترقی عمر کے ساتھ تنزل کی طرف مائل ہو کر جیون پور سے جون پور مشہور ہو گئے - یہانتک تو خیریت تھی تماشا سنیئے کہ اب جو آپ نے خوش قسمتی سے تہذیب کا زمانہ - تقلید کا عہد پایا تو جھٹ ہی ہندوستانی چولا بدل - انگریزی جامہ ڈانٹ - جونپور سے ٹون پور ہو گئے - اسپر بھی بس کرنے والے کی ایسی تیسی - یکایک نیم وحشت سے نفرت جو ہوئی تو لیجیے وہی روز مین ٹون پور سے ٹون پون ہو کر پورے مہذب ہی تو بن بیٹھے - پھر کیا تھا لکھنے مین - پڑھنے مین - بولنے مین - کہنے مین - یہانتک کہ اخباری دنیا مین آپ اسی اسم سے موسوم - اسی نام سے مشہور معروف - مندرج - الٰہی خیر کہا جونپور کہا ٹون پون - اس غلبہ تہذیب کا کچھ ٹھکانا ہے - آپ شاید کہینگے ارے ان نہین - یہ سب غلط ہے ایسا ہو نہین سکتا - تو جناب سنیے - اینجانب نے خدا رکھے - جب سے جلسۂ تہذیب کا نام نامی سن پایا ہے - جھوٹ بولنے - بات بنانے کی قسم کھالی ہے یہانتک کہ "دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنہ انگیز" کے لحاظ سے ضرورت کے وقت بھی دروغگوئی خلاف تہذیب تصور فرماتے ہین - اب بھی اگر آپ کو بندہ درگاہ کے

قول پر یقین نہ آئے تو جاپے بنیا اخبار اور ریاض الاخبار کی گھوڑ دوڑ والی خبرون سے تصدیق فرما لیجیے۔

حضرت آپ ایسے مترجم خواہ کاتب کے سر ہون۔ مگر انجناب تو یہ کہے بغیر نہ رہینگے کہ اگر مسٹر جونپور صاحب بہادر بخیال تقلید۔ میدان ترقی معکوس مین یون ہی کچھ دنون اور سوپلایزڈ مین خوش فعلیان۔ مہذب کو دیہاند مچاتے رہینگے۔ تو عجب نہین آپ بلحاظ حیثیت آادی لوگن ہون سے بھض گون (قصبہ) ہی موسوم ہوجاہین اور دور کے واقفکارون کو غایت تہذیب سے آپ کی شکل شریف کے پہچاننے مین وقت پڑے۔ اور یہ کہنے کا موقع ہوسے

مرتبہ پست اوج رفعت سے ہمارا ہوگیا
آفتاب اِتنا ہوا اونچا کہ تارا ہوگیا ٭

الاف ——— م

کوئی ہوگا

ہم تو سمجھے تھے کہ جلسہ مین رہیگی تہذیب
یان وہ بھگدڑ پڑی آکر کہ الٰہی توبہ ٭
خدا خیر کرے

ڈیپٹی۔ سامان ... سب لنتر اے تھے۔ ... تہذیب خلجان تھا۔ رد من کمشنی کے ہاتھ بڑھا ہوا تردد۔ جونپور مین میلہ غوث پور نہ ہوا کوئی سرحدی از ہوئی جسمین کامیابی کی آدھی صورت اور ناکامیابی کی پچاسون۔ ایک مہینہ سے مختلف خوفناک افواہین سنتے سنتے کان بھر گئے آج تحصیلدار صاحب کے پاس چار خط گمنام پہونچے۔ کل کلکٹر صاحب کی خدمت مین چہ رسید جو مضمون سب کا ایک۔ رسد ہم پہونچاو۔ اتنے آدمی ہتھیار بند آتے ہین۔ میلہ مین گاوکشی نہونے دینگے کہ اوسکا پلاو پکاکر جین سے نیاز دلوائی جائے: اطراف غوث پور مین دور دور تک سیکڑون خطوط اسی مضمون کے نام بنام آئے مگر چندان اضطراب نہ تھا۔ دور اندیش طبیعتین اسی کاغذی گھوڑ دوڑ کو سرکار کی توجہ اور انتظام خاص کے لیئے مہیز سمجھتی رہین لیکن ع

کیا کہین کچھ کہا نہین جاتا

فی الحقیقت رنگ پھیکا ہے۔ ۲۷ ماہحال کو جلسۂ تہذیب نے شاہگنج مین اگر وہ کیا کسی سے نہوتا۔ بس حضرت اوسی وقت سے زہین جو تلوون سے نکلی جاتی ہی تھی۔ بھلا جلسہ والون سے کوئی پوچھے کہ تم اغراض اور مقاصد جلسۂ تہذیب بیان کرنے آئے ہو یا گئوکشنی سبھا کے ہو بہو مضامین سنانے۔ یہ ماناکہ اس مرتبہ جلسۂ تہذیب کا اجلاس شاہگنج مین اسی غرض سے ہوا تھا کہ باہمی اتحاد اور ارتباط قائم رکھنے پر موثر اور دلچسپ تقریرین ہونگی جو میلہ غوث پور کے بخیر و خوبی ختم ہونے کے لیے بالتخصیص پورا کام دے سکین اور غالباً اسی اُمید پر تقریباً سولہ ہزار آدمیون کا مجمع ہوگیا تھا لیکن

لیسے اُلٹے مین ہمارے کام آدھے رد گئے

کسی صلحپسند غیر متعصب اسپیکر نے طرفین کے اطمینان کے لیئے یہ نہ فرمایا کہ باہمی اتحاد کو جدید مزاحمت سے کمزور نہ کرو۔ بلکہ خلاصہ سب کی تقریر کا ماحصل یہی تھا کہ اس میلے مین وہ برتاو ہونا چاہیئے جس سے دل کسیکا نہ دکھے۔ ایک بڑے اسپیکر صاحب نے وہ رنگ جمایا کہ بچارے قصاب کا مین نکر اقرار کرنے لگے کہ جتنے بدمعاش قصاب ہونگے بج کی تحقیقات کرکے پنچایت سے خارج کیئے جاینگے اور بس ——— پھر تو جناب باہمی چہ میگوئیان ایسی جوش زن ہوئین کہ سارے جلسہ پر پانی پھر جاتا اگر فوری انتظام جلسہ کے ختم ہونے کا نہ کیا جاتا۔ سُنا گیا ہے اب فوج نہ منگوانیکا قصد بھی مصمم کرلیا گیا ہے۔ لکھی میلہ ہے اور مقامی پولیس سے چلیئے فیصلہ شد۔

راف ——— م

راقمی بہ قضا

کھٹمل اور مچھر کا مناظرہ

ایک پانی پتی شاعر نے مدت ہوئی رحم اور انصاف کا مناظرہ لکھا تھا۔ اینجانب کو جوش آیا تو کھٹمل اور مچھر کا مکالمہ لکھ مارا انصاف کو ہاتھ سے جانے دیجیئے۔ دیکھیئے اسمین اور اوس مین فرق ہی کیا ہے صرف اتنا کہ قصیدہ وہ مثنوی یہ ظرافت آمیز وہ خشک یہ لفظاً مختصر معناً مطول وہ بنیا اخبار والی ناول یا بجو کی دم یا گھاگرا کا پاٹ۔

کھٹمل۔ ماہ دولت وہ ہین شاہنشہ ملک ایذا
اپنے پنجے سے کوئی نیک ہو یا بد نہ بچے
مجھسے ہین جور و ستم دونون کی آنکھین روشن
مین ہون نور نگہ چشم تعدی و جفا
قوت بازوے اندوہ و مصائب مین ہون
لوگ کہتے ہین مجھے جور و ستم کا پتلا
میرے ظلمون کی وبا ایسی ہوئی عالمگیر
کہ جہانگیر مرے رب نے لقب مجھکو دیا
سامعین اسکو ذرہ کانون سے اپنے دیکھین
ناظرین آنکھون سے سُن لین یہ ہمارا اطلاع
مین پلنگڑی پہ گیا جوش شجاعت آیا
مردم فتنہ مرے رعب سے بیدار ہوا
کھلبلی مچ گئی اک آن مین میرے ڈر سے
کوئی ڈونڈا تو کوئی لمپ اوٹھا کر لایا
پیارے ہاتھون سے کسی شوخ نے تو تنگ آکر

مرد نے اٹھ کے پلنگڑی کو وہین دے پٹکا
مثل گرگٹ کے وہین رنگ جو بدلا مین نے
ڈھونڈھنے سے بھی کسی نے نہ مجھے پھر پایا
دور دورہ ہے مرا چار طرف عالم مین
لب پہ لاتے ہین مرا نام سبھی صبح و مسا*

مچھر — تم نے جانا نہین شاید کہ یہان مین بھی ہون
نام اس بے ادبی سے کبھی لینا نہ بجا
دم مین چاہون تو ترے پیسے کو دو کر ڈالون
پھر جو دعوی تو کرے چیر کے رکھدون کلا
بات اتنی ہے کہ مجھ مین نہین للّو پتّو
اور تو جمع عیاری و مکر و حیلا
جنگ کا وقت بتا دیتے ہین پہلے سے ہم
یہ شجاعت بھی ہے اک خاص ہمارا حصّا
منفعل ہونے لگے کیدن کہ بہادر ہین ہم
کوئی سوتا نہ رہا کھا کے ہمارا دھکا

کھٹمل — تیری لاثانی تو مشہور ہے لیکن تو دیکھ
ہم ہین اک لال پری حسن مین اس شے یکتا
چٹکی کاٹو جو کہین خون نکل آئے وہین
حسن کے باب مین ادنی ہے یہ اک وصف مرا

مچھر — سچ ہے تو پیار کے قابل ہے اری لال پری
حق یہ ہے نور کے سانچے مین ڈھلا جسم ترا
ہم بھی ہین [illegible]
آپ پر تو ہے اجی خاص ہمارا پہرا
آج تہمت سے جو دم بھر کو بھی خلوت ہو جائے
بھائی واللہ کرے خوب ہی ابلق بچّا

اسکے بعد مین نہین کہہ سکتا کہ کیا ہوا۔

راقم

مچھلی شہری

وقت کی قیمت

پیارے منطقۂ حارّہ کسی غریب کی لتھاڑ مین اس ہیڈنگ سے کیا وقت کی بھی کوئی قیمت ہے ایک مقام پر فرماتے ہین " چڑیا ملے تو سہی اور کچھ نہ سہی منہ تو کہین نہین گیا ہے دن رات منہ کے اندر چکنی ڈلی کیطرح گھلایا کرونگا۔ اور اگر منٹ سے نیچے اتر گئی تو اندھیری کوٹھری مین اچھی طرح رہیگی" میری

* دیہات مین مچھر کو مسا کہتے ہین ۱۲

دانست مین یہ ترکیب نہایت ہی معقول ہے۔ کیونکہ روزانہ صبح کو ہمارے دوست اوسکا معائنہ بھی کرسکتے ہین ان چڑیا کے اڑ جانے کا خوف ہے۔ جسکے واسطے ہمارے دوست کو بہت تردد کرنا ہوگا ٭

راقم

خطِ استوا۔ مچھلی شہری

تصحیح

ہمارے پرچۂ مطبوعہ ۵۔ اپریل سنہ حال مین ایک صاحب نے مقطع پر اعتراض کیا تھا اب ہم کو ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ وہ مطلع یون تھا۔

سبکباری کا رکھنا دھیان تجھکو ٭
کہ دم مین دم نہین منزل کڑی ہے ٭

پچپن سال کی ملازمت

اور

ایک بوڑہے کی فریاد

بوڑہے مقدس مولانا پنچ - نہین خدا کی قسم - میرے اس پوپلے مُنہ کی متبرک باتون کو ذرا غور سے سُننا - واللہ ہے ذرا ان کلجگ کے لڑکون کو دیکھنا کہ بڑے بوڑہون پر منہ آتی ہین - ہمین واہی تباہی سناتے ہین - کہتے ہین بوڑہا ہے - خپاٹ ہے - نکما ہے - ایک پاؤن قبر مین لٹکا ہے مگر عدالت کی کرسی نہین چھوڑتا - ہوس بڑھ گئی - اسکو اللہ یان پنشن دین تب یہ چھاتی کا پتھر ٹلے - معاذ اللہ! یہ کل کے چھوکرے - جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش اور ہمارے سامنے باتین کہارین سچ تو یہ ہے کہ صاحبزادے ہین عقل کی خامی - تجربہ ندارد - وہ دُنیا کو کیا سمجہین گو دُعا ہے مگر مین کوس کر کہتا ہون کہ خدا انہین بوڑہا کرے تب انہین قدر عافیت معلوم ہو -

مولانا پنچ غور کرنے کی بات ہے کہ ہم تو آج مرے کل دوسرا دن اس دُنیا مین اب کہین کے دن جینا ہے - پہر اس تہوڑے سے زمانے کو کیون غنیمت نہ سمجہین اور کیون دُنیا کی عیش جی بہر کے نہ لوٹین -

ساقیا یان لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

جوانون کے لیئے تو ابہی بہت بڑا حصہ عُمر کا عیش کے لئے موجود ہے یہان گنتی کے چند سال - وہ بہی اعتباری نہین - پہر آرام اور مزے کے لئے روپیہ ضروری پنشن مین بہت ملیگی تو آدہی تنخواہ - تو لیجیئے آدہا مزہ جاتا رہا - ہماری تہوڑے دنون کی آسائیش بہی ان نوعُمرون کو نہین بہاتی یہ ہی نہ سہی تو ہم سرکار کے قدیم نمک خوار ہمسے یہ کب ہوسکتا ہے کہ سرکار کا نقصان کرین - ادہر ہم تو پنشن کا روپیہ الگ لین اور ادہر غریب گورنمنٹ کو ہماری جگہ دوسرا آدمی مقرر کرکے پوری تنخواہ دینی پڑے - حضرت یہ تو بندے سے نہ ہوگا - جسکا کہائے اوسکا گائے جسکی بدولت ساری عمر حکومت کی مزے لوٹے اوسیکا خسارہ ہماری وجہ سے ہو - یہ کیسے ہوسکتا ہے - پہر ہمنے اتنے دنون کام کیا - معاملات مقدمات سے خوب واقف ہوئے - تجربہ حاصل کیا - لیاقت بڑہائی - وہ کس دن کے لئے - کیا اوس قابلیت کو منکر نکیر کے ساتھ صرف کرین - نہین ہرگز نہین - سرکار کی رعایا کا ہماری ذات سے بہلا ہوگا - ہمارے تجربون کا نفع گورنمنٹ حاصل کرے گی - یہ مانا کہ ہاتہون مین رعشہ ہے - کام جلدی نہین ہوتا - مگر پہر بہی دیکھو کیسے کرسی پر ڈٹے رہتے ہین - دماغ تو ہمارا صحیح ہے - واللہ باللہ صحیح ہے - جسکو یقین نہ آئے اس مضمون کے دلائل دیکھ لے - ہم صبح سے شام تک - شام سے بارہ بجے کیا دو دو بجے رات تک سرکاری کام کیا کرتے ہین - نوجوان تو شام کو نو بجے ہی سے لمبی تان کے سوتے ہون گے - اگر کانون سے ہمین کم سُنائی پڑتا ہے تو آلہ صوت کا استعمال بہی تو ہم کرتے ہین اور اپنی گرہ سے خریدتے ہین -

ذرا ان بچون کی سمجھ دیکھیے گا - کہتے ہین کہ کنجوس ہے - روپیہ کیا چہاتی پر لے جائیگا - ان ناسمجھون سے کوئی نہین پوچھتا کہ اگر ہمنے روپیہ جمع کیا - گاؤن خریدے - سود پر روپیہ چلایا - تو آخر یہ کام کسکے آئے گا - یہی نوجوان اوس روپیہ سے حظ اوٹہائین گے - خدا کی پناہ - وہی عورتون والی مثل ہوئی کہ جسکے کارن سر مونڈایا وہی کہی سر مونڈی -

پہر یہ کی ساری عمر تو ہمنے حکومت - ہزارون بندگان خدا نے حضور جناب کے الفاظ سے یاد کیا - جدہر نکل گئے لوگ سلام کو جہکے - جہان پہونچے وہین اودہگت ہوئی - جسپر خفا ہوگئے اوسکا ستیاناس بول دیا - جس سے خوش ہوئے اوسکو بنا دیا - ساری دُنیا کی غرضین ہمسے متعلق ہوگیئن - سرکاری چپراسی مفت مین ہمارا کام کرین - بڑے بڑے رئیس نواب زادے راجہ مہراجہ ہمارے سامنے مستغیث یا گواہ بنکر کہڑے ہون - ہمارے ذرا سے اشارے مین اونکا نفع نقصان ہو جائے - ہماری خوشی پائین تو دنیا کی نعمتین حاضر کرین - جہان جہان ہمارا تقرر ہوا ہماری دوہائی پہر گئی - ان حالتون کے بعد حکومت چہوڑ کر معمولی آدمیون مین شامل ہو جانا - اُف! اُف! ستم ہے! قیامت ہے! آفت ہے! نا بہئی یہ تو ممکن نہین - اس زندگی سے موت ہزار درجے اچھی -

یہ کچھ نہ سہی یہ بتلائے کہ پنشن لیکر ہم کرین کیا - نوجوان تو کہین کتابین پڑہتے ہین - اخبارون سے جی بہلاتے ہین لکچر دیتے ہین - میگزینون مین آرٹیکل لکہتے ہین - کتابین تصنیف کرتے ہین - وجہ یہ ہے کہ وہ سرکار کا حق نمک ادا نہین کرتے - آٹھ پہر کی پوری تنخواہ تیسوین دن گن لیتے ہین - پہر اپنا پورا وقت سرکاری کام مین کیون نہین صرف کرتے - ہمکو دیکھیے کہ رات دن اوسی کولہو مین جتے ہوئے - ہر وقت اوسی کام مین جی لگایا - اب ہم ہین کہ ایک کام کی کل ہین جو رات دن چلی جاتی ہے اور کہٹا کہٹ فیصل شدہ معاملات کا گہن نکلا کرتا ہے - اگر یہ کام ہمسے چھوٹ گیا تو ہم کہین کے نہ رہتے نہ ہمسے اخبار دیکہا جائے گا - نہ کتب بینی ہوگی - نہ دنیا کا اور کوئی دہندا ہوگا - ہم تو اسی سرکاری کام کے عاشق رہے - اب بوڑہوتی وقت

دوسری طرف خیال رجوع کرین - الہی توبہ - کفر ہے - ہم وضع داری نہین چھوڑتے - ہماری تو دعا یہ ہے کہ بیمار پڑین - مرین - سڑین - گلین تو اوسی ابتلا ... کی کرسی پر -

راقم

ریلوے کانفرنس شملہ

مسٹر پنچ - آئے دن کانفرنس - کانگریس کمیشن - برساتی کیڑون کی طرح ادہر رہی ہین - ہم غریبون کی فریاد کوئی سُنے تو ہم جانین - یہ نہین کہ اسی بہانے شملے کی ہوا کہائی - ادہر ادہر مُلک کی سیر کر آئے - دو چار دوستون سے ملے - ایک جہوٹی سچی رپورٹ تیار کر کے اپنے سر کا بوجہ ٹالا خیر کوئی سُنے یا نہ سُنے مین اپنا دُکہڑا تو عرض کئے دیتا ہون - ایک روز کا ذکر ہے کہ بنارس کی ایک پربہی کے لیئے بریلی اوس پار ایک بڑے اسٹیشن سے ریل پر جانے کا قصد کیا - دہان آدمیون کی وہ کثرت کہ الامان الامان - اول تو ٹکٹ لینے ہی مین جو جو آفتین بہگتنا پڑین خدا دشمن کو نصیب نکرے - ٹکٹ بکنے کے دروازے سے دور تک سیکڑون آدمیون کا تانتا لگا ہوا - ادہر دیکہا ادہر دیکہا - ایک طرف سے ہمنے بہی گہس پیٹھ شروع کی - مگر کمبخت گٹھری جو پیٹھ پر بندہی ہوئی تھی وہ جہان دیکھیے دہان مخل ہوتی ہے - ایک شخص نے دہکا دیا تو دو چار پر ہم بہی گرے - اون لوگون نے پیچھے ریل دیا اب ہم ہین کہ بہیڑ مین دبے جاتے ہین - ہزار ہائین ہائین کرتے ہین مگر سُنتا کون ہے - ایسا دُبلے پتلے نحیف آدمی کچومر نکلا جاتا ہے - ہڈیان پسلیان چور ہوئی جاتی ہین - کوئی ادہر کہنیا رہا ہے - کوئی دائین سے ریلتا ہے - کوئی بائین ڈانٹ رہا ہے کہ مردے آدمی ڈہکیلے کیون دیتے ہو - اوس وقت کی مصیبت ناگفتہ بہ - خدا خدا کر کے ٹکٹ کے دروازے پر پہونچے - اب ہم ٹکٹ کا روپیہ ہاتھ مین لیئے ہوئے کہڑے ہین مگر پیچھے سے بہت لمبے ہاتہون والے ہاتھ بڑہا بڑہا کر ٹکٹ خرید رہے ہین - بابو صاحب نے روپیہ لیا ٹکٹ دیا - ایک کل ہے کہٹا کہٹ کہٹا کہٹ چلی جاتی ہے - ہماری کوئی سنتا ہی نہین - بہزار مشکل روپیہ دکہایا اور بنارس کا ٹکٹ مانگا - بابو صاحب نے روپیہ پہیر دیا کہا کہ پیسے نہین - پیسے بہنا کر لاؤ - یا مرے اللہ! یہ اور مصیبت نازل ہوئی ہم کچھ چین چپڑ کرنے کو تہے کہ سپاہی نے ہاتھ پکڑ کے ہٹا دیا اور کہا کہ ہونہہ - بابو صاحب کے کا کا بیٹھے پیسہ بیچتے ہین تون کاہے نا ہین لیت ہو -

اب سخت مصیبت مین جان ہے - مرتا کیا نہ کرتا - جا کر پیسے بہنائے مگر ۱۵ ار ملے - ہم ایسے غریب آدمی کے لئے دو پیسے دو روپیئے تھے مگر کرتے کیا بابو صاحب کے آفس کا بہی تو پیٹ پالا چاہین - پیسے تو لُٹ گئے مگر اب اتنی ہمت باقی ہے نہ ہاتہون پاؤن مین سکت ہے کہ پہر اوس ریلے مین گہُسین - کچھ سوچنے لگے کہ گہر پلٹ جائین پہر سوچے کہ اتنی بڑی پربہی ہاتھ سے جاتی ہے - لوگ تو دہان مرنے جاتے ہین - خیر اگر ہمارا کام راستے ہی مین تمام ہو گیا تب بہی کچھ نہ کچھ ثواب تو ضرور ملے گا - مگر ٹکٹ کیونکر ملے - اتنے مین ایک آدمی نے کہا کہ ہونہہ کچھ خرچ کرو تو ٹکٹ ملتا ہے - ارے بہائی کیسے - خیر اب اسکا پورا ذکر مین نہین کر سکتا - کہین تعزیرات ہند کی کوئی دفعہ نہ عاید ہو جائے - بہر حال ہم تو یہی کہین گے کہ بیچارے سپاہی کی بدولت اور کچھ ہماری بدولت ٹکٹ مل گیا - یہ تو ہماری سمجھ مین نہ آیا کہ جب اسقدر روپیہ ریل والون کو ملتا ہے تو کیون تین چار مقامون پر ٹکٹ تقسیم کرنے کا انتظام کیا -

اسٹیشن کے چبوترے پر جو پہونچے تو بوکہلائے ہوئے چارون طرف گاڑی کے کنارے کنارے دوڑتے پہرتے ہین - اگر کسی درجے مین گہُسنے کا ارادہ کیا تو لوگون نے دُتکار بتائی - ایک کالا بہُجنگا انگریزی پوشاک پہنے پہر رہا ہے اوسکے ہاتھ جوڑے - گڑگڑائے کہ صاحب ہم کہان سوار ہون - خدا کرے اوسکے بال بچے جئین اوسنے ایک درجہ کہولا - مگر اندر سے ہائین ہائین کی آوازین آنے لگین کہ اسمین جگہ کہان - ہم پندرہ[۱۵] سولہ آدمی بیٹھے کیا کہڑے ہین - مگر واہ رے صاحب بہادر اوسنے ڈیم سور کالا آدمی کہکر ہمکو بہلی بسی مین داخل ہی کر دیا - اب کہڑے کدہر ہون - بنچی کو کیا کرین - خوشامد در آمد کر کے کہڑے ہونے کی جگہ مل گئی - غرضیکہ کسی نہ کسی طرح ریل چلی - دس پانچ اسٹیشن طے کیئے - صبح آٹھ بجے کا وقت آگیا - یہ کمبخت قدرتی حاجتین نہ موقع دیکہتی ہین نہ وقت مجبور کرتی ہین - کئی اسٹیشن تو پیٹ دبائے ہوئے چلے گئے - مگر ایک جگہ بہت جی بے چین ہوا - کنارے پر تو ہم تہے ہی - کہڑکی کے باہر سر نکال کر لوٹا ہلانا شروع کیا کہ پانی پانڈے! پانی مہراج - ا پانی والے ہوت - اب ہم ہین کہ چیخ چیخ کر گلا پہاڑ رہے ہین کہ دہان پانڈے مہراج کا کہین پتہ نہین - اتنے مین ریل بہی چل دی دوسرے اسٹیشن پر خدا خدا کر کے بہزار خرابی پانی ملا - اب ہم بنچی باندہے پوچھتے پہرتے ہین کہ پاخانہ کدہر ہے - دہان تک پہونچے تہے کہ گہنٹی ہو گئی - اب کیا کرین - نیچے دردن نیچے بِرون کا معاملہ تہا - مگر جی کڑا کر کے بے سمجھی بوجہے اولٹے پاؤن ریل کی طرف بہاگے - بیچارے ایک ساتھی مسافر کا بہلا ہو کہ اوسنے پہر اشارے سے بُلا لیا اور ہم اوسی گاڑی مین جا کر کہڑے ہو گئے - مگر طبیعت

دونون کی ضد نے خاک مین ہم کو مِلا دیا

الٹی کھینچ ہے کہ معاذاللہ - دوسرے اسٹیشن تک یہ مصیبت وقت کٹی - وہان تو نہ رہا گیا - کہا کہ جو کچھ ہو اب تو حاجتین ٹالے نہین ٹلتین - مین پاخانے گیا اودہر ریل چل دی - پلٹ کر پہر ایک سے کہتے پہرتے ہین کہ یارو اب کیا ہوگا - ایک بابو کے پاس اپنا دکہڑا بیان کیا - پہلے تو وہ بہت بگڑے کہ ہم نہین جانتے تمکو دوسرا ٹکٹ لینا ہوگا - بہزار منت وسماجت فرمایا کہ دوسری گاڑی پر چلے جانا - جان مین جان پڑی - دوسری ریل کا انتظار کیا - بھوک بہی معلوم ہوئی - مگر وہان سوا ہوا کے اور کہانے کو کیا ملتا - چار پانچ گہنٹے کے بعد دوسری ریل آئی - مسافر گاڑیون پر تل رکہنے کی جگہ نہین - اب ہم ہین کہ بابو صاحب کے پیچہے پیچہے پھر رہے ہین - وہ ہین کہ ڈانٹ رہے ہین "جاگہ نائین" - ایک کہلی ہوئی گاڑی جسپر کنکر لادے جاتے ہین اوسپر بھی مسافر تھے - اوسپر ہمکو بھی تھوڑی سی جگہ مل گئی - دہوپ کی وہ تیزی کہ سر پھٹا جاتا تھا - گاڑی تو اسی تل ہی تھی - اوسوقت کی کیفیت کچھ نہ پوچھیے - کچھ نازک عورتین - کچھ چھوٹے چھوٹے بچے مارے گرمی کے تڑپ رہے تھے - دو ایک کو لو آ گئے - دوستین بیان کرتے طبیعت کو قلق ہوتا ہے - ان مصائب کا کہان تک ذکر کرون - جیتے مرتے لکہنؤ پہونچے - سب کے سب گاڑی سے اوتار دیے گئے کہ اب دوسری ریل پر جانا ہوگا - اور شامت اعمال سنئے کچھ مسافرون نے ارادہ کیا کہ یہی اس بڑے اسٹیشن پر مسافر زیادہ ہون گے چلو آگے اسٹیشن پر سوار ہو لین گے - اوسوقت یہ گہبراہٹ مین یہ نہ سوجھا کہ آخر ریل تو یہین سے روانہ ہوگی - کئی کوس اون مسافرون کے ساتھ پیدل چلے گئے - دوسرے اسٹیشن پر پہونچے اور ریل کا انتظار کیا - ریل جو آئی تو کچا کچ بہری ہوئی - بابو صاحب نے ایک مال گاڑی مین غلے کی بورون کیطرح ہم سبکو بھی لاد دیا - آدمیونکی کثرت حبس کا عالم -

کہین کسی بچے نے پیشاب کر دیا - کہین گاڑی اور حبس کی - کونون مین لوگ دبکے ہوئے ہین - آسمان ہی دکہائی نہین پڑتا - کال کوٹہری مین بہی یہ مصیبت نہ ہوگی - ادہر بہوک کی بہی شدت ہوئی - اکثر اسٹیشنون پر مٹہائی کا نام نہین - اگر کہین کوئی مٹہائی والا نکلا تو دو چار گاڑیون کے پاس بیچتا رہا - چارون طرف سے لوگ اوسے پکار رہے ہین مگر وہ کہان کہان جائے اتنے مین ریل چل دی - پندرہ ۱۵ بیس اسٹیشن اسطرح طے کئے اور ایک دانہ نصیب نہ ہوا - ایک جگہ کچھ مٹہائی سڑی گلی مل گئی - پانی ہو تو کہائین - آگے اسٹیشن پر پانی کی فکر کرین گے - ریل چلی تو قریب ہی دوسری ریل کہڑی تھی اوسپر کچھ فوجی گورے سوار تھے - ہم لوگون کو دیکھ کر ڈیم - بگر چلا چلا کر کہتے جاتے تھے - جب میری گاڑی قریب ہو کر نکلی ایک کمبخت نے تہوک دیا - مین کنارے پر تہا تمام چھینٹین آکر پڑین - آفت پر آفت - مٹہائی الگ خراب ہوئی اور بند دو آدمی بے نہائے دہوئے کہائین کیسے اب بنارس تک فاقہ ہی فاقہ ہے - راستے مین دیکہا کہ سیکڑون مرد عورت پیدل بنارس جا رہے ہین - ریل پر نہین جاتے - کرایہ اسقدر زیادہ ہے - خدا جانے کرایہ تہرڈ کلاس کا کیون کم نہین کرتے اسی درجے کے مسافرون سے آمدنی ہے - اون کی آسایش کا سامان بہی نہین - کیا یہ ممکن نہین کہ ہر گاڑی مین ایک کنارے پاخانہ بنا دیا جاے جیسا اوس ریل مین ہے جو جبلپور سے بمبئی کیطرف جاتی ہے - کیا کرایہ کم کر دینے سے اور آمدنی زیادہ نہ ہوگی جسطرح پوسٹ کارڈ جاری کرنے سے آمدنی بڑہ گئی -

کیا یہ ممکن نہین کہ جسطرح برف والون کو کمرہ دیا جاتا ہے اوسیطرح کسی حلوائی کو کمرہ دیا جائے کہ وہ چلتی ہوئی گاڑی پر بہی مٹہائی بیچ سکے - کیا یہ نہین ہو سکتا کہ جب ریلون کی بہیڑ بہاڑ ہو اور کمپنیون سے گاڑیان مانگ کر استعمال کی جائین اور ہم لوگ بہیڑون کی طرح مال گاڑیون مین نہ بہر دئے جایا کرین - کیا یہ خلاف قاعدہ نہین ہے کہ مسافرون کے ایک درجے مین پندرہ پندرہ سولہ سولہ آدمی بٹہا ے کیا کہڑے کئے جائین -

ایک اور طرفہ ماجرا ریلون پر دیکہا - مال گاڑیون مین ہزارون کا مال لادا جاتا ہے مگر اون مین قفل تک نہین لگایا جاتا ہی ایک فیتہ اور اوسپر مہر - واہ کیا مضبوطی ہے اور کیا احتیاط ہے - اگر کمپنی اپنے قفل نہین لگاتی تو تاجرون سے لے لیا کرے - تب ہی تو آئے دن مال کٹ جایا کرتا ہے -

راقم

مسافر تہرڈ کلاس

مہذب ہونے کا لٹکا

کیون صاحب - اگر کوئی ہندوستانی - نیم وحشی - نیٹو - کالا مہذب ہونا جنٹلمین بنا چاہے تو کیا ترکیب کرے - واہ - کیا اہم بات مشکل پیش دریافت کی ہے - ارے مان - اسمین تردد ہی کاہے کا - ایکدفعہ انگلستان تہذیب نشان کی ہوا کہا آئے - لندن شریف - کی زیارت کر آئے - نہین نہین صاحب - لوگونکو دعوتین پکہا آے - لیڈیون سے ہاتہ ملائے - یہ ہی نہ ہو سکے تو گہر بیٹہے انگرکہہ پائجامہ - دہوتی - میرزائی - عمامہ پگیا - چوگوشیہ - کشتی نما - سلیم شاہی - دلی وال اتار

کوٹ پتلون ہیٹ بوٹ ۔شرٹ نکٹائی پہن لے — عینک سر شام ہاتھ مین بید کی چھڑی رکھے ۔ دونون وقت میز کرسی پر چھری کانٹے سے کھانا کھاتے کھڑے کھڑے دم لگائے ۔سر پر بال ہون تو اُلٹے اُسترے سے مُنڈوا ۔ تا تو بہ مقراض سے پرسیخ کرا ڈالے ۔ راہ مین ڈاکیے کی چال ۔ ہرکارے کی رفتار اختیار کرے ۔ آبادی بسے ۔ دور بنگلو مین ڈیرا جما سے ۔ زوجہ مقدسہ کے ساتھ شمشم پر ہوا کھائے ۔ شراب انڈ باٹے ۔ بس پورا مہذب جنٹلمین چلئے فراغت ۔ چہ خوش بود ابا شد ۔ بکنے کو تو بہت کچھ بک گئی ۔ مگر سلامتی سے ٹھکانے کی بات ایک بھی نہ کہی ۔ صاف ظاہر ہے کہ ان باتون کے لئے روپیہ کی ضرورت سکہ علیہ الیورپ کی حاجت ۔ اور یہان شبانہ روز اسیکا دکھڑا آٹھون پہر اسیکا رونا ہے ؎

کٹی ہے ہاتھ ملتے مفلسی مین عمر یا قسمت
لکیرین تک نہین ہاتھون مین اب تنگدستی ہے

جناب ۔ ترکیب وہ بتائے جو آسان ہی ہو اور کام بھی نکلے بقول شخصے کم خرچ بالا نشین ۔ بہت اچھا ۔ بہت بہتر ۔ لیکن بے نرخ شق ٹین ٹین ۔ ویسے نہین تو آپ مہذب ہو چکے ۔ خیر سنئے ۔ عورتون کو تعلیم دلوائے ۔ انگریزی پڑھائیے ۔ پردے کی قید سے رہائی دیجئے ۔ کھلے بندون بازار کی سیر کر آئے ۔ دو ہی روز مین خاصے مہذب بیچون سویلائزڈ ۔ اے لاحول لعنت بکار شیطان ۔ آپ بکتے کیا ہین ۔ توبہ توبہ ۔ بھائی ۔ ترکیب وہ بتاؤ جو خلاف مذہب بھی نہ ہو اور آسان بھی ہو ۔ اے سبحان اللہ ۔ بھلا آجکل کی تہذیب کو مذہب سے کیا نسبت ۔ یہ سب وحشت کی باتین ہین ؎

قید مذہب واقعی اک روگ ہے
آدمی کو چاہیے آزاد ہو + +

خیر یہ بھی نہین تو دوسری ترکیب سنئے ۔ جلدی سے دو پیسے کے ٹٹو خرید کیجئے اور سیدھے جونپور جا کر جلسہ تہذیب مین شریک ہو جائے اول ہی جلسہ ماہوار مین اگر پورے مہذب نہ ہو جائے تو ہمارا ذمہ ۔ مگر ایک شرط ہے کہ مہینے مین ایک دن مغرب کی نماز جلسہ کے نذر کرنا پڑے گی کیا معنی کہ سلامتی سے وہان اسکا موقع ہی نہین دیا جاتا ۔ نائین پھر وہی نا شدنی باتین ۔ استغفر اللہ ۔ قصور معاف ۔ آپ بھی پورے جونپور کے قاضی ہی نکلے ۔ بھلا یہ کون سی تہذیب ہے کہ خدا رسول سے منھ موڑ ۔ گھر بار چھوڑ ۔ بیوی بچونکو طلاق دے ۔ دوست احباب سے گشت کر ۔ جونپور جائین اور جلسہ تہذیب مین شریک ہون اسپر ستم یہ کہ خرچ کسکے گھر سے آئے ۔ کہہ دیا کہ یہان پہلے ہی سے مفلسی مین آٹا گیلا ہو رہا ہے ۔ بالفرض قرض بھی لین تو دینے والے کی ایسی تیسی ۔ اور جو کوئی آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا بھر دن مین آ ہی گیا تو لیجئے ۔ دوسرے ہی دن سب جج صاحب کے اجلاس سے ڈگری جاری قرقی تیار ۔ ایک بولی مین کام ۔ بوریا بدھنا نیلام ۔ آڈ پیر گھر سے ہی لیجاؤ ۔ بندہ نواز ۔ ترکیب ایسی بتلائیے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا ۔ بقول شخصے ؎

نہ مذہب کا ڈر ہو نہ دولت کا غم
اڑائین شب و روز تہذیب ہم

الٰہی توبہ ۔ ناک مین دم آ گیا ۔ آپ تو کسی بات کو مانتے ہی نہین اچھا لیجئے ۔ کیا یاد کیجئے گا ایک سہل سا نسخہ بتائے دیتے ہین ۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ حقہ یا چروٹ بھی پیتے ہین ۔ جی نہین ۔ بس یہی تو وحشت ہے اچھا جانے دو ۔ آج ہی سے چرٹ اور حقہ دونون پینا شروع کر دیجئے ۔ مگر اس کثرت کے ساتھ کہ دن رات مین کئی سیر تماکو اور کئی سو چرٹ سلفہ کر ڈالا کیجئے ۔ تقدیر نے یاوری کی تو ایک ہی ہفتہ کے اندر کے درمیان سکے پچون بیچ اچھے خاصے مہذب مشہور ہو جاوے گا ۔ آپکو اعتبار نہ ہو تو پروفیسر ہکسلی کا قول دیکھ لیجئے ۔ جو ارشاد فرماتے ہین کہ وہ کثرت استعمال تماکو اشاعت تہذیب کی ایک بڑی زبردست دلیل ہے ۔ اسپر بھی تسکین نہو تو اودھ اخبار کا وہ نہ کیجئے جسنے لکھا ہے کہ آئندہ سے روسی ریلون پر اون لیڈیونکے لئے جو چرٹ پیتی ہین دفایت تہذیب سے گاڑیان علیحدہ کر دیجائین گی ۔

اہا ہا ہا ۔ خوب یاد آیا بہت صحیح بہت درست ۔ جب ہی ایک دن ایک ڈپٹی صاحب بہادر بلا خیال افسری اور ماتحتی صاحب مجسٹریٹ کے پاس بیٹھے ہوئے دھوان دھار چرٹ ۔ اور جسکو حقہ اڑا رہے تھے ۔ جسکو دیکھکر بعض آدمی مارے وحشت کے دریائے حیرت مین غوطے کھا رہے تھے ۔ اسکی خبر ہی نہ تھی کہ یہ سوئے ادبی نہین بلکہ کمال تہذیب کی نشانی غایت سویلزیشن کی علامت ہے ۔ حضرت ۔ اینجانب کو ذرا تماکو نوشی سے پورا مہذب تو ہو جانے دیجئے ۔ پھر سن لیجئے گا کہ کسطرح دیکھا دیکھی اکثر نیم وحشی کثرت استعمال تماکو سے اشاعت تہذیب کی زبردست دلیل قایم کرتے ہین ۔ اجی وہ حالت ہو کہ لوگ حکام کے بنگلون پر کیا معنے ۔ لاٹ صاحب کے دربار مین بھی حقہ گڑ گڑاتے ۔ دھوان دھار چرٹ اڑاتے نظر آتے جائین تو بات ۔ صرف شرط یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحب کی طرح لاٹ صاحب بہادر بھی غایت رحم دلی سے دھوئین کے پیچ ۔ گڑ گڑ کی صدا ۔ کہانسنے کھکھارنے کی آواز کو زبردست دلیل تہذیب سمجھکر دم بخود بیٹھا ہوئے سنا کرین ۔ اور ان بدتہذیبون پر حاکمانہ آتش غضب سے لوگونکے ہوش و حواس سلفہ نہ کر دین ۔

راقم

در سخن پنہا شوم چون بوئے گل در برگ گل + ہر کہ دیدن شوق دارد در سخن بیند مرا

(ایک مہذب)

مضامین عبیر

سیر کہسار

شملہ - کیمپ ہر ہائنس رئیسہ بھوپال
۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

باحضرت اودھ پنچ - آجکل آپ کا رپورٹر سیر کہسار میں مصروف ہے - شملہ کی آب و ہوا کیا پوچھئے - مارسیر گل لاج اور ... کی سیر گشتیاں کا سلسلہ ہے - فضا ... پہاڑ کا دلفریب سماں - یہ سبزۂ خوابیدہ کا نیند کی ماتوں کی طرح جھوم جھوم کے رہنا - شفاف آسمان پر ہزاروں دھنکوں کا یکبارگی جھلک دکھانا - پہاڑوں کی اونچی چوٹیوں پر کالی بلا کی طرح گھٹاؤں کا ... بادلوں کا گھوڑ دوڑ لگانا وہ بے تکلفانہ انداز سے در و بام پر نثار ہونا - کمروں کے اندر چلے آنا - بات کی بات میں کپڑوں کا بھیگ جانا - میں کیا بیان کروں کہ کیا طلسمات کا کارخانہ معلوم ہوتا ہے - توبہ توبہ میں کیا جنون میں بکنے لگا - ان مناظر قدرت پر سامری کے سحر و طلسمات صدقے کیئے تھے - فضائے عالم کا نظارہ - اور صانع قدرت کی صناعیوں کا کرشمہ حق یہ ہے کہ جہاں سے بڑھکے کہیں نظر نہیں آتا - یوں تو پتی پتی سے اوس صانع ازل نے اپنی حسن ندرت کا نمونہ دکھلایا اور گم کردگان منزل کے لیئے ہر ایک گل بوٹی کو چراغ ہدایت بنایا ہے لیکن پہاڑوں کی اونچی چوٹیوں پر جو گلکاری ہوئی ہے وہ اوسکے کمال جمال کے طالبوں کے واسطے کچھ اوہی سامان دلفریبی پیدا کر رہی ہے - جبھی تو تشنہ نوشان بادۂ مجاز درحقیقت مست و بیخود ہوکر پہاڑوں کی سیڑھیاں بھرتے برفیلی چوٹیوں پر بلا خوف و خطر چڑھ جاتے ہیں اور اون جڑی بوٹیوں سے جی بہلاتے ہیں - سچ ہے بلا تصنع حسن عالم افروز تک مشاطۂ جہان آرا کا دست گستاخ نہیں پہونچا ہے - سچ کہا ہے کسی اہل دل نے -

تکلف سے بری ہے حسن ذاتی
قبائے گل میں گل بوٹہ کہاں ہے

سگان دنیا کی کاو کاو اور زرق زرق بق بق سے بہ تنگ آکر راہ حق کے طالب کو پہاڑ ہی کے دامن میں وہ فراغت و اطمینان نصیب ہوتا ہے کہ ماسوے اللہ سے منہ موڑ کے اپنے مالک کی طرف لو لگاتا ہے اور یاد خدا کی متوجہ ہی ہے - اوسکے دل سوزدہ کی طپش و بیقراری یہیں کی خنکی سے کم ہوتی ہے اور جبکہ تمام رشتہ ہائے اخوت و یگانگت کو خیرباد کہکے اور تعلقات دنیوی سے کنارہ کش ہوکے وہ اوس سادہ طرز زندگی کے فراق میں ادھر اودھر سر ٹکراتا پھرتا ہے تو اسی سنگستانی خلوت خانہ میں آکر پناہ لیتا ہے اور حجرہ نشین ہو جاتا ہے کہ پھر مرہی کے اوٹھتا ہے - بلکہ بعض اوقات تو مرکے بھی نہیں اوٹھتا - اور یہیں خاک کا پیوند ہو جاتا ہے -

آپ جانیئے آپ کا رپورٹر ایک ہی سیلانی مزاج - جہانیان جہاں گشت اوس سے گھر میں بیٹھا کب جاتا ہے ایک دفعہ تلوے کھجلائے اور جنون نے زنجیر در کھڑکائی کہ بسم اللہ کہکے اوٹھ کھڑا ہوا - سمند سیاحت پر اشراق کی کاٹھی جائز تند جو بھرتا ہے ملک متوسط میں جا پہونچا - دیکھا کہ ایک والیہ ملک شملہ و پنجاب کے سفر پر پا بہ رکاب ہیں اسٹیشن پر انبوہ خلائق جمع ہے - ایک ایک سے ہاتھ ملا ملا کے رخصت ہو رہا ہے - کوئی کسی کے امام ضامن باندھ رہا ہے - کوئی دہی مچھلی کا شگون کسی کو دکھا رہا ہے - ہر مسافر حسرت و یاس سے در و دیوار پر نظر کر رہا ہے اور کمر باندھ رہا ہے - مسافروں کے اعزا و اقربا چشم پر آب رخصت کر رہے ہیں - یہ سماں دیکھکر آپ کے رپورٹر سے رہا گیا - دل نے کہا کہ بھلا ایسے میں تو کہاں جاتا ہے - اسپشل ٹرین تو موجود ہی ہے کون پوچھنے والا ہے چل ایک سیلون میں تو بھی ٹھکانا کر - سب کی نظروں سے پوشیدہ ہو - گلیم عیاری اوڑھ - بندہ درگاہ بھی ایک ڈبہ[1] میں گھس گیا - ادھر اپنا سوار ہونا کہ انجن نے سیٹی دی اور ریل چل نکلی - دم کے دم میں گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی - تھوڑی دیر میں بینا کے اسٹیشن پر پہونچے - راجہ صاحب بینا بنفس نفیس سرکار عالیہ کی ملاقات کے اشتیاق میں اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے پندرہ منٹ گاڑی ٹھہری رہی ادھر اودھر کی گپ شپ اوڑا کی آخر پھر کوچ بول دیا - سر شام گوالیار کا قلعہ نظر آئی دیا - ریل کو دیکھتے ہی سامنے قلعہ سے شلک سلامی دغنے لگی - اسٹیشن تک پہونچتے پہونچتے خیر مقدم کے نعرے کانوں میں آنے لگے - دربار گوالیار کی طرف سے گارڈ آف آنر سلامی اوتارنے اسٹیشن ہی پر موجود تھا اور بہت سے معززین اہل خدمت رسم استقبال ادا کرنے خیر مقدم کے واسطے آئے ہوئے تھے - انہیں مارٹیلی صاحب رزیڈنٹ گوالیار بچہ صاحب مہتمم بندوبست - مسٹر کرافٹ صاحب سول انجنیر ریاست - میر کاظم علی صاحب وکیل ریاست اور مہاراجہ صاحب کے دو مصاحبین سنہنے گوجر صاحب اور پھر کے صاحب اور دیگر حضرات تھے - چونکہ دن بھر کی تھکن اوتارنا تھی - رات کی رات اسٹیشن پر بسر کی - دربار کی طرف سے خیمہ - خرگاہ - سواری شکاری سبھی کچھ اسٹیشن پر موجود تھا مگر یار لوگ تو ریل ہی پر آرام کرتے رہے - صبح ہوتے پھر وہی حضرات رخصت کرنے الوداع کہنے کو آموجود ہوئے - چلتے وقت پھر اوسی طرح سلامی اوتری - توپیں دغیں - باجے بجے - ہاتھ ملول ہوئی اور ریل نے طرارے بھرنا شروع کیئے - بیسیوں اسٹیشن راستہ میں چھوڑ دیئے اکثر مقامات پر مشتاقان لقائے شریف ترستے رہگئے اور محروم ہی چلے گئے - آگرہ - ٹونڈلہ میں تھوڑا تھوڑا دم لیتے شام کے پانچ بجے دہلی پہونچے - سب سے کنارہ ایک پلیٹ فارم پر گاڑی کھڑی کر دی گئی - یہاں بھی سلامی کی توپیں سر ہوئیں - اور اکثر عہدہ داران سرکاری رسم استقبال ادا کرنے اسٹیشن پر آئے - کچھ دوکانیں اسٹیشن پر رکھوا دی گئی تھیں اور پولس ہماری آرام و

---

[1] خاص دلہنی لغت ہے - ریلوے کمپارٹمنٹ کو کہتے ہیں ۱۲

آسائش کے واسطے تعینات کر دیا گیا تھا - کیونکہ شب باش ہونا تھا - آپ کا پرچہ
سب سے جدا ہو شہر کی سیر کو چل کھڑا ہوا جامع مسجد دیکھی - چاندنی چوک دیکھا
ادھر گھوما ادھر ٹہل قدمی کی - پھرا پھرا پھر اڈے پر آ کے بسیرا لیا - رات
نہایت خوشگوار تھی شفاف نیلگون آسمان پر چاند کا عجب عالم نظر آتا تھا -
پلیٹ فارم کے پتھروں پر چاندنی کا قدرتی فرش بچھا ہوا تھا جس میں کہیں
ذرا بھی شکن نہ تھی - ہم کو آوے آ ز جو ہمارے ساتھ ہی تھا رات بھر نگہبانی
کرتا اور ہم اپنے جسم و جان کو اوسکی نگہبانی میں چھوڑ کے خواب استراحت
میں مصروف ہو گئے ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکون سے میٹھی نیند کے
اور تھکن مٹاتے ... ہے - صبح دم ہشاش بشاش اوٹھے اور دہلی کو خیرباد
کہکے آگے بڑھے انبالہ ہوتے ہوئے دوپہر ڈھلتے ڈھلتے کالکا پہونچے -
انبالہ ہی سے چار طرف پتھریلی زمین اور پہاڑونکی اونچی چوٹیان دکھائی دینے لگین
اور خوشگوار خنکی ہوا مین پیدا ہو گئی کہ جس سے دل کی کلی خود بخود کھلنے لگی -
کالکا پہونچتے ہی ریل سے اوترے اور سیدھی لارینز ہوٹل کی راہ لی جو ہمارے
قیام کے واسطے پہلے سے ملے پا چکا تھا - تانگون کی قلت کے سبب مشکل
تھا کہ کیمپ کا کیمپ ایک ہی دن مین شملہ پہونچ سکے اسواسطے یہان رات
قیام کرنا پڑا - جماعت کے نصف آدمی ایک دن گئے اور باقی نصف دوسرے
۲۳ - دسمبر ۱۸۹۳ء اور ہم سرکار عالیہ شملہ روانہ ہوئین - کالکا سے شملہ ۵۸ میل ہے
اور تانگون پر آٹھ گھنٹے کی راہ ہے - ٹھیک چار گھنٹہ مین ۲۹ میل طے کر کے
سولن کے ہوٹل مین دم لینے کے واسطے ٹھہر گئے - تین گھنٹہ ٹھہر کے آگے
بڑھے - راستہ کا نشیب و فراز اور جابجا جگہ پر بے تھاہ گہری گھاٹیون کا نظارہ
بہت ہی خطرناک تھا - ... میل شملہ کو باقی تھے کہ حضور والا کے ... بہادر کے
پرائیوٹ سکرٹری صاحب جو پیشوائی کو آئے ہوئے تھے ملاقی ہوئے - یہاں سے
وہ بھی ہمراہ ہو لیے - ہوا مین خنکی بڑھتے بڑھتے ٹھنڈک اور ٹھنڈک سے ٹھٹھرن
تک پہونچ گئی - تیز اور سرد ہوا کے جھونکے اور تھپیڑے آنے لگے - ہوا وغیرہ
کا ذکر کہانتک لکھون عرفی کے دو شعر لکھے دیتا ہون پڑھیے اور مزا لیجیے -
باقی داستان اور شملہ کی بہار انشاءاللہ اگلے خط مین لکھونگا -

این چشمہ و این لالہ و این سبزہ و این گل
کان شرح ندارد کہ بگفتار در آید
وانگہ بچنین فصل کہ در ساحت کہسار
از لطف ہوا چاشت نسیم سحر آید +

آپ کا رپورٹر

تاریخ الہنومان فی تفصیل المیمونان

(کمل ... رہین ہمارے مکرم جناب مولانا شمس العلما مولوی ذکاء اللہ ...)

نے ثابت کیا ہے کہ (بندر) کو جد پدر انسان ہین پس ہمارے مولانا صاحب
بندرون کو چاہیے قبلہ و کعبہ مانین خواہ نور چشم سعادتمند بجہین لیکن کچھ ... انہین
مگر مولانا صاحب کو یہ ضرور لازم تھا کہ مفصل حالات بندرون کے تحریر فرماتے
کہ یہ قوم کہان تھی اور کیونکر مسخ ہوئی اور کسطرح اور کب ہندوستان مین
نازل ہوئی چونکہ مولانا صاحب نے یہ سب فروگذاشت کیا قصہ ناتمام رہا
لہذا اینجانب نامہ تحقیقات خود اختتام کو پہونچاتے ہین واضح ہو کہ تاریخ الہنومان
فی التفصیل المیمونان مولفہ مولانا چیپق الزمان علیہ البیان مین لکھا ہے
کہ بندر دراصل انسان تھے ... سمندر کے کنارون اور ... پہاڑون
مین آباد تھے بڑے زیرک عقلمند بلے سر سے سیکر ہوشیار چالاک جو
اس قوم کے ہر فرد کو سوجھتی تھی فرشتون کی بھی عقل وہان تک نہ
پہونچتی تھی اسلیے یہ لوگ کسی کی حقیقت نہ سمجھتے تھے انھین کا قول مشہور
ہے ہم چو من دیگرے نیست اتفاقاً کسی پیغمبر صاحب کا گدہا جو چرائی کے
لیے چھوڑ دیا گیا تھا اس قوم کی بستی مین آگیا اور نئے جوہر سبز مقام پایا چرند
چرائی کو آنے لگا اور خوب موٹا تازہ ہو گیا اس قوم کے لوگون
نے جو اس گدہے کو بغیر والی وارث کے پایا پکڑ کر سواری شروع
کر دی تمام دن چڑہے چڑہے پھرا کرتے شام کو چھوڑ دیتے یہ چند منہ
کھا کر چلا جاتا یونہین گدہا لاغر ہوتا جاتا تھا ایک روز پیغمبر صاحب کی
سواری مین بیٹھ گیا پیغمبر صاحب نے پوچھا کہ کیون بے بے ادب یہ کیا
حرکت ہے اللہ تعالے نے اوس گدہے کو گویائی عطا فرمائی اوس نے
سارا قصہ اپنا کہہ سنایا حضرت کو غصہ آیا بارگاہ صمدیت مین مناجات
کی کہ اس قوم نے میرا کچھ لحاظ نہین کیا لہذا صورت انکی اور عقل انکی ایسے طور
رہے مگر کودتے پھرین جانورون مین شمار کیے جاوین چونکہ پیغمبرون کی دعا
پلٹ نہین پڑتی فوراً دعا قبول ہوئی یہ قوم بشکل انسان بسیرت حیوان ہو گئے
اور انکو خطاب بندر کا دیا اور جن مقامات مین انکی سکونت تھی وہ بھی انھین
کے نام کی مشہور ہوئی یعنی (بندر) قبل عملداری اسلام کے ہنود کے کسی
راجہ کے راج مین یہ قوم ممالک ہندوستان مین آئی اہل ہند کا دستور ہے
کہ جو کوئی کسی ولایت کا باشندہ انکے ملک مین آ جاتا ہے خواہ وہ کیسا ہی ذلیل ہو
مگر یہ اوسکی بہت قدر و منزلت کرتے ہین چنانچہ راجہ صاحب نے غریب الوطن
قوم کی بڑی آؤ بھگت کی اور قریب شہر متھرا آبادی ... کو جگہ دی اوسکا نام (بندرابن)
ہوا (بن) ہندی مین مقام کو یا جنگل کو کہتے ہین گویا بندرون کا مقام یا جنگل
ہے اور اسی بات کی نسبت افصح المحققین - اصح المورخین مولنا سرور
علیہ الرحمۃ نے اپنی معتبر تصنیف فسانہ عجائب مین اشارہ فرمایا ہے -
واللہ اعلم بالصواب ہر کہ خشک آرد شیدی عنبریا کافور گردد +

منشا ... ری

گئورکشنی سبھا اورگورنمنٹ

مضامین غیر

ماتاپتا کے ست بچن

بیل - کیون بی گورانی صاحبہ - اگر آپ ہندوستان مین ایک گروہ کی ماتا ہین - تو اوس حساب سے یہ خاکسار بھی - پتا ہے - ماتا پتا کی محبت بھی یکسان ہونی چاہیئے -

گورانی - مہاراج - یہ آپ نے کیا کہا - کون آپ کی عزت نہین کرتا - جو مین سو آپ - وہی صورت وہی شباہت وہی رنگ - وہی روپ - وہی گوشت وہی استخوان - وہی جسم - وہی جان - فقط بعض علامات ظاہری کا فرق ہے - ورنہ دراصل مجھ مین آپ مین کوئی فرق نہین -

بیل - اگر ایسا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ پر لوگ جان دیئے دیتے ہین - کٹے مرتے ہین - نہ ڈنڈے پربند - نہ لاٹھی پر بند - نہ قید خانہ مین لانے - نہ بلوان مشہور ہونے کی شرم - اور میری یہ درگت ہو رہی ہے کہ مجھسے زیادہ کوئی ہمارا شئے مبتلائے مصیبت نہ ہوگی -

گورانی - کیا آپ کے دشمنون پر مصیبت ہے کچھ فرمایئے تو -

بیل ؎
مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

لیجئے سنیئے - ہنوز دودھ کے دانت نہ ٹوٹے تھے - کہ لوگون نے جو بیخہ کرکے فی لبہ بزبیہ کرکے الاسرمایۂ زندگی یون نکال پھینکا - جیسے غلام قادر نے شاہ دہلی کی آنکھین - یا زار روس نے یہودی رعایا - اب آگے چلیئے - بڑی مہربانی بڑی عنایت - جو کسر پٹ والون یا بعض بعض انگریزی والون نے - سلوتریون سے کارروائی کرائی - ورنہ علی العموم دس پانچ پاپی بیدردجمع ہوگئے - اور چارون پاؤن باندھکر - اٹھا اوٹھا پٹکا - یون پشت بزمین رسید کیا - جیسے برسات مین پرانی دیوار - اور رسی لپیٹ کر ڈنڈون سے کوٹنا شروع کیا - جیسے اوکھلی مین دھان یا شکرون پر کنکر - اور کوٹ پیٹ کے چھوڑ دیا - قدم اوٹھانا دشوار - اوس پر ستم یہ کہ صحت کا انتظار نہین - ہل مین جوت دیئے گئے - نہ وہ کس بل رہا - نہ وہ کڑے تیور - نہ وہ اوچھل کود - نہ وہ چراغ پا ہونا - نہ وہ چمک نہ وہ بھڑک - نہ وہ ذرا سے کھٹکے مین اژدھے کے سی پھنکار - نہ وہ ڈپٹ نہ وہ رفتار - جس غول مین - جس نار مین دیکھیئے - دم دبائے خرسکین بنے کھڑے ہین - اوس پر طرّہ یہ ہوا کہ تھوڑے دنون بعد ناک بھی ناتھ دی - یعنے نتھنون مین ایک موٹی رسّی پرو دی - ہر مہینہ - جو بیخہ کرکے ہاتھ پاؤن مین لوہے کی کیلین - لوہے کی نعلین ٹھکوانے کا عذاب - جو بردھی گاڑیان - سیکڑون من کا بوجھ کھینچے کیونکر ڈنڈے پر ڈنڈا - لاٹھی پر لاٹھی - کوئی دم کھینچتا ہے - کوئی بادھی رسید کرتا ہے - ارے دھار - آرے دھار کی صدا بلند - جورو - بیٹے - ماں کے علاوہ - ہفتاد پشت کا نسب نامہ پڑھا جاتا ہے - ناکنے کا دو طریقہ - کہ ایک نوکدار لوہے کے آلے سے سُرین مبارک چھیدے جاتے ہین - خون کے فوارے جاری جان سے عاری - کوئی بھلا اتنی مار - اور ہم پر آفت آئی - لوہا گرم کرکے داغے گئے - وہ چرانا - وہ سوزش - کہ تو بہی بھلی - کہین نصیب اعدا کیڑے پڑ گئے تو اور آفت - مرے پر سو درّے اچھے خاصے - غریب بیل - سے سانڈ بنا دیئے گئے - آزاد کر کے شہر بدر کیے گئے مانگو - اور کھاؤ - بیہودہ آزادی کی بدولت - کہین - پتھرون کی بوچھار - کہین لاٹھیون کی مار - کبھی کانجی ہوس مین قید ہوئے - کہین بیلے کی گاڑیون مین جوت دیئے گئے جیتے جی نرک نصیب ہوا - یہ سارے مصائب جھیلنے پر بھی کچھ قدر و عزت تھی - شام کو وہی جھاڑ جھنکار - جھڑبیری کے کانٹے - کچھ جنگل کی ہریالی کچھ کڑبی ملا - ملوکے ایک آدھ بھوسہ کھانے کو دیا - رات جیون تیون مرمٹ کے کاٹی صبح ہوئی اور ہمارا - بھو ہوگیا - ؎

وہی لاٹھی وہی ڈنڈا جو آگے تھا سو اب بھی ہے

گورانی - بس کیجئے مہراج بس کیجئے - اب نہین سنا جاتا - کلیجہ منہ کو آتا ہے مین بھی ماتا بننے سے باز آئی - کسی کو دودھ نہ بخشونگی - معلوم ہوا کہ یہ لڑائی ٹھہرائی کسی اور بنا پر ہے میری دلسوزی و ہمدردی کسی وجہ سے نہین ہے -

راقم
از برج نور

بقراءن

محقق زمان مولانا اودھ پنچ خان بہادر زاد تحقیقہ - تسلیم - جناب کچھ دنون سے ایک عارضہ بقراءن کا لالا اودھ اخبار صاحب بھیو کو پیدا ہوگیا ہے اسکا علاج شاید حکماے یونانی و ڈاکٹری سے نہین ہوا میرے نزدیک اگر آپ اس عارضے کی تشخیص کرکے علاج کرین کیا عجب کہ نفع ہو کیفیت یہ ہے کہ تھوڑے عرصے سے مین دیکھتا ہون اودھ اخبار مین جہان اور سب سرخیان لکھی ہوتی ہین وہان بقراءن بھی جلی حرفون مین لکھا ہوا ہوتا ہے بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے یہ بھی کسی مقام کا نام ہے جہان کی خبر لکھی گئی ہے یا کسی شے کا نام ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جس مقام پر اڈیٹر صاحب کو یہ تحریر کرنا منظور ہوتا ہے کہ قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے وہان بقراءن جلی قلم سے لکھا جاتا ہے بس ناظرین اودھ اخبار کو بذریعۂ تحریر ہذا آپ آگاہ کردین کہ جب اودھ اخبار مین بقراءن جلی حرفون مین لکھا دیکھین سمجھ لین کہ یہ رائے اڈیٹر صاحب اودھ اخبار کی ہے آیندہ سے زیادہ غور و خوض نفرمایا جاوے ٭

راقم
حکیم

اڈیٹر - اودھ اخبار کو ہمیشہ کوئی نہ کوئی عارضہ اسطرح کا رہا ہے اک زمانے مین ورین خصوص کا استسقا تھا - اب بقراءن کا سہی آج کل گاؤ کشی کے جھگڑے برپا ہین - غالباً حضرت نے بقر کی مادہ بی بقراءن پیدا کرے

صفحات اودھ اخبار کے وسیع سبزہ زار مین چرنے کو چھوڑی ہے - ہم بھی عاجز عرض کے بقا رسانڈ کو شکسار بناتے ہین کہ اس دعا چو کڑی کا ثواب اودھ اخبار کی روح کو ملے ⁂

عدم سے جانب ہستی تلاش موت مین آئے
اودھ اخبار کیا دیکھا کہ دل لوگونکے مرجھائے

یارو خاموش نہ روؤ نہ ہنسو نہ منہ سے کھیلو نہ سر سے بولو کھانا دانہ ترک جلسون کی آمد و رفت موقوف ناچ گانا برطرف ہنسی دل لگی مذاق رخصت نکہین جاؤ نہ کسی سے ملو نہ ملاقات کرو نہ بات چیت کرو نہ کچھ لکھو نہ پڑھو کچہریون کا جانا مقدمے لڑانا دوکانداری مہاجنی لین دین سود بٹہ زمینداری کاشتکاری سب سے کنارہ کشی کرکے ٹاٹ اولٹ دو مضمون نگاری مذاق ظرافت یکقلم ترک کردو بلکہ اوسکے قریب ہوکر نہ نکلو رونی صورت بناکر بت سنگی نبجاؤ سب کپڑے اوتار کر پھینک دو بٹہ جا اشد ضرورت ایک لنگوٹی جالی لوٹ کی باندہ لو ہر دم ہر لحظہ موت کو یہ جانو کہ ہاتھ باندھے کھڑی ہے زندگی کی خیر نہین زندگی زندگی زندگی افسوس انسانی زندگی ⁂ کیون حضرت کیلئے آپ ایسی زندگی سے بیزار ہوئے موت کو جیتے جی یاد کرنے لگے دنیا ترک کرکے کسی مجذوب کے چیلے ہوگئے یا خدانخواستہ پاگل خانے کا شوق دامنگیر ہوا ہے آخر بات ہی کیا ہے جو آپ جیتے جی ہر شئے کو جو زیست کے لیئے ضروری ہے ترک کرکے اور دنکو بھی ہدایت کرتے ہین - صاحبو تم لوگ ایسے ازخود رفتہ ہو رہے ہو کہ دنیا جہان کی تمکو کچھ خبر نہین ابھی انسانی زندگی کا گلشن لوٹ کی جانگھیا پہنے کھار دے کا ٹوپ دیئے تمام بدن مین باباجی کے آلاؤ کا بھبھوت ملے بیکنٹھ کو بھاگی جاتی تھی لوگون نے خوشامد لجاجت سے چاہا کہ روک رکھین مگر وہ کب رکنے لگی تھی اہل دنیا کو لازم ہے کہ اوسکا ساتھ دین ظاہر ہے کہ جب تک بی صاحبہ پاس ہون کچھ لطف ہی نہین نہ کوئی مزہ ہے مگر اوسی حالت مین لوگ ساتھ دے سکتے ہین کہ جملہ کاروبار مذکورہ بالا چھوڑ چھاڑ چپ سادھ بن جاوین ابھی تک تو لوگ لاعلم بے خبر تھے کہ زندگی فنا کا نمونہ ہے آج اودھ اخبار مین (انسانی ہستی) والا مضمون (جو بقرائن شاید دوسرے اخبار سے لیا گیا ہے) معائنہ کرکے ساری قلعی زندگی کی کھل گئی سب جان گئے کہ یہ آنی ہے جانی ہے بات تیری زندگی کی دم مین عدم کا ڈھونڈا ابت کھلی کھلی چھپی چھپی پھرتی تھی جہان دیکھو بی زندگی ہنس بول چل پھر کھا پی رہی ہین یا ہر طرف مٹکتی تھرکتی پھرتی ہین اور جب انکی خواہش ہوتی ہے پھر سے اوڑ جاتی ہین ابھی تک اخباری دنیا مین انکا تذکرہ نہوا تھا اب بی صاحبہ کو قدر عافیت معلوم ہوگی از ابتداء عالم تا ایندم خوب مزے اوڑائے کسی کے ہاتھ نہ لگین اب یارونکی نظرون مین چڑھ گئی ہین بھلا اب کہان بچ کے جا سکتی ہین پنچ بہادر کیا سچ مچ زندگی نمونہ فنا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو آپ اپنے نامہ نگارون کو مطلع فرمائیے کہ (بقرائن) لالہ اودھ اخبار سے ثابت ہوتا ہے کہ انسانی زندگی نمونہ فنا ہے لہذا دل لگی مذاق مضمون نگاری یکقلم موقوف کرکے (موتوا قبل ان تموتوا) کے مصداق نبجاؤ وغیرہ

راقم

انسانی زندگی کا جویان

بسم

بے پنیک کا افیونی

الٹی سمجھ

نہ پڑھنے کا لو اپنے سر پر عذاب | رکھو طاق پر اب سلیٹ اور کتاب
دو ملا کو اور ماسٹر کو جواب | چلو کھیلنے سوئے میدان شتاب

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

جو کھیلوگے جوڑون مین زور آئیگا | نوید خوشی کھیلنا لائیگا
مزہ زور بازو کا دکھلائیگا | بدن دیکھکر شیر ڈر جائیگا

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

اگر کھیل کی کوئی عادت کرے | مرض اوسکے سایئے سے بھاگے پھرے
ہون شانون کی جا خربزے دو دھرے | مزے تن درستی کے جن مین بھرے

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

نظر آئیگی پھرتیون کی بہار | بدن ہوگا اک تصویر صحت نگار
جو اچکوگے میدان مین برق وار | تو لاکھون جوان ہونگے صدقے نثار

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

نہ پڑھ لکھ کے کھو اپنی صحت کبھی | نہین ہوتی صحت مرمت کبھی
کرو کھیلنے سے نہ غفلت کبھی | کہ جائے نہ مٹھی سے عشرت کبھی

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

پڑھوگے تو مجنون ہو جاؤگے | اذیت دماغی بہت پاؤگے
ہر اک کار عشرت سے رہ جاؤگے | نہ مانوگے کہنا تو پچھتاؤگے

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

یہ مانا کہ ہے ناولون مین مزا | مگر کب ہے ان مین مزا وصل کا
ہے اصلی چمن کی ہوا جانفزا | مضر ہے کتابون کی سمی ہوا

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب

خرس — از رشک سوختم برقیبان سخن مکن ✦ گرمی کنی برلے خدا پیش من مکن

جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

کرکیٹ سے نٹ بال سے دل لگاؤ | مہذب دوا دو مین جوہر دکھاؤ
کبھی دوست کو دے کے دھکا گراؤ | کبھی گیند کو دوسے کے ٹھوکر اُڑاؤ

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے خراب

کبھی گیند کو عرش سے سر پہ لو | اُڑا دو کبھی فرش سے عرش کو
فدا المحظ بھر اُسکو فرصت نہ دو | یہان تک کہ آخر مین اک گول ہو

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

اگر اسمین مشاق ہوجاؤ گے | تو انعام مین کپ بہت پاؤگے
اسی کپ سے دشمن کو کپواؤگے | اسی کپ سے عشرت کو چمکاؤگے

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

جو مشتاق تم ہوگے شطرنج مین | نہ ہرگز ہوگے غم و رنج مین
عجب سیر ہے اسکے نیرنج مین | کہ حصہ تمھارا ہے ہر گنج مین

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

ہزارون کہ محتاج تھے اور فقیر | اسی کی بدولت ہوئے وہ امیر
کیئے زیب تن اب لباس حریر | وہ ہین ہمنشین سفیر و وزیر

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

نہ جانو کسی کھیل کو تم برا | کہ اب بخت کھیلون سے ہے جا لگا
کسی کھیل مین گر کمال آگیا | تو اقبال گھر مین ہے رکھا ہوا

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

جوان کوئی دنیا مین ڈنڈ پیل ہے | اُٹھائے کوئی ہاتھ مین سیل ہے
اگر عقل سے کچھ تمھین میل ہے | ہر انسان کا نقش نگین کھیل ہے

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

جو آزاد فطرت کے ہین جانور | کتابون پہ کب ڈالتے ہین نظر
اُٹھاتے ہین جب اپنے کھانے سے سر | تو لگ جاتے ہین کھیل مین سر بسر

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

کوئی دیکھے گھوڑون کو کرتے کلیل | مسرت کی دل مین ہے کیا ریل پیل
چمن مین ہر اک جا تو پھیلی ہے بیل | مچاتی ہوا سے ہے وہ بھی تو کھیل

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

اگر غور کا ہے بصیرت مین نور | تو دیکھو کہ ہین گرم بازی طیور
کتابون سے ہر ایک چڑیا ہے دور | مناسب ہے چڑیون سے سیکھو شعور

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

نہ لو نام اب علم کے راز کا | ہے کیا کام ملا کی آواز کا
رہے غلغلہ کھیل کے ساز کا | یہی قول ہے اب تو شہباز کا

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

راقم

ع غ - ش

کنواری بیماریان

معقول! ایسی بیماریان بھی ہوتی ہونگی — اجی لاحول ولا قوۃ کیا سے کیا سمجھ گئے بھئی فصلی یعنی کنوار کے مہینہ کی بیماریان — معاذ اللہ - اس نئی اُپج سے، حاصل اچھا خاصا لفظ فصلی موجود - مقبول انام مستعمل خاص و عام - اُسمین تحریف کرنے کی وجہ — واہ جناب - اچھی قدر دانی کی - یہ بھی گویا سر سید کی تفسیر ہوئی — یا نیا اخبار مین بجائے جون پور کے ٹون پور - کہ ابتک جوابدہی یا اعتذار سے سبکدوش نہین — یارچہ - آجکل کی بیماریان عجب رنگ کی ہین - جسکو دیکھو اپنے جوڑے کے ساتھ غٹ پٹ -

لیکن پکڑ دھکڑ - تحقیقات - اور اجراء قانون ہمبستری کے وقت سب کی سب کورے سہ

ان تلون تیل ہی نہ تھا گویا
آپ سے بیل ہی نہ تھا گویا

بی تپ کا جس گھر ایک آدہ روز دور دورہ رہا کہ میان لرزہ خان صاحب بھی فوراً ہی آدھمکے - پھر تو کبھی یہ تلے ہین وہ اوپر اور کبھی وہ اوپر ہین یہ تلے باری باری سے وہ وہ مزے کرتے ہین کہ بیچارے بیمار کا مارے ہچکولون کے کچومر نکل جاتا ہے مگر یہ ٹھنڈے نہین ہوتے - بلا کی انکی بھی سسکیان ہوتی ہین پھر کیون نہ سال بھر کے بچھڑے ملتے ہین - اب حکیم صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ انکی خوش فعلیون کو موجودہ تہذیب مین داخل کر غریب مریض کو مینوسپلٹی کے جرم دفعہ ۳۴ مین سہلون پر دھر لیا - پیٹ مین عفونت جمع کرنیکا مزہ چکھا دیا - سستے چھوٹے اگر اس کڑاہی کو بھی جھیل گئے ورنہ نتیجہ معلوم - مسٹر نزلہ بہادر حلق کی کھڑکی پر نزول اجلال فرما کر مس کھانسی کا انتظار کر رہے ہین انکو بھی ایسی آنچ کہ خبر سنتے ہی شوق معانقہ مین ہیدم ہانپتی چلی آرہی ہین

طرفین کی کوشش سے یکجائی نصیب ہوتے ہی کورٹ شپ شروع ہوگئی۔ کوئی سوکھی سناتا ہے۔ کوئی پیچا جاتا ہے۔ غرضیکہ بڑے ٹھٹے سے چھاتی پر مونگ دلتے ہیں۔ بیمار ااکھڑا ہے۔ مجبور ہو کر زم بجود ہو جائے۔ انسے گلو خلاصی ممکن نہیں۔ یہاں حکیم صاحب بھی نبض میں ہیں۔ اگر نزلہ کی روک تھام کرتے ہیں تو وہ اشک آلودہ ہو کر کہتا ہے ؎

منع کرتا ہے مجھے یار کے گھر جانے کو
ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو

اور کھانسی کو جو بہا ہیں تو فراق یار میں سوکھ کے قاق ہوئے کو موجود سارے گھر کو دق اور پریشان کر ڈالے مگر ضبط و تحمل کی سل سینہ پر نہ رکھے۔ دوسری جانب کتنی ہی نہ گھل گھل کے یہی کہے ؎

دلگی دلگی نہیں ناصح
تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں

آخر علاج کسکا کیا جائے کیونکہ صحت حاصل ہو بعد تجربہ بسیار ثابت ہوا کہ تب اور لرزہ میں کوئی ناجائز تعلق نہیں۔ صفرا اور بلغم متعفن ہوگئے تھے۔ دیکھئے نا صرف ازالہ سبب سے ساری چل چل نون بند ہوگئی۔ نزلہ اور کھانسی چشم بد دور ایسے نہیں کہ گناہ بے لذت کے لیے بدنامی کا ٹوکرا سر پر دھر لیں۔ یہ نعمت دماغ کا قصور ہے۔ اوسی کے طرف سے یہ شوشے چھوڑے گئے ہیں۔ تھوڑی سی مرمت کافی ہو جائگی۔ پھر سودا ہی باقی نہ رہجایگا کہ فتنہ فساد برپا ہون۔

راقم

ل۔ع۔ جونپوری

تخفیف تخفیف تخفیف

یک غائب۔ دو غائب۔ سہ غائب۔ چہار غائب۔ پنج غائب۔ شش غائب۔ ہفت غائب۔ بلکہ ہشت غائب اور لیجئے نہ غائب۔ ایک اور دہ غائب۔ ارے میان! کچھ غائب کی بھی حد ہے۔ ابی حضرت۔ جب روز بروز تخفیف ہوتی گئی تو کہانتک غائب نہ ہون۔ آخر غائب کا کچھ مطلب بھی ہے۔ مسٹر کہانتک تمکو مطلب بتلاؤن کچھ تھوڑا سا ہو تو تمکو بتلاؤن۔ اینجانب کو تو آپ بخوبی جانتے ہین کہ شہر گشتی۔ کل صبح کو اینجانب ہوا خوری کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک منشی صاحب تشریف لا رہے ہین۔ مگر چہرہ پر اداسی بھی چھائی ہوئی ہے اینجانب نے سوا چار اور پونے تین قدم (ان سب کی میزان دے لیجیے گا) آگے بڑھکر اونسے استفسار کیا کہ کیون جناب آپ اسوقت کس شش و پنج مین ہین۔ فرمانے لگے۔ مہربان۔ دو ماہ سے مین بطور امیدوار کے کام کرتا تھا اور ایسی کارگذاری اس دو ماہ مین کی کہ اگر دوسرا شخص ہوتا تو کم سے کم ایک سال مین نکرتا اسپر آج حکم ہوا ہے کہ تمہاری کارگذاری اچھی نہین ہے لہذا تم موقوف۔ اتنے مین ایک اور منشی صاحب تشریف لائے اینجانب نے اونسے دریافت کیا کہ آپ کہانسے آتے ہین کہنے لگے کہ ایک محکمہ بے بست سے اوسمین بندہ ڈھائی ماہ سے بمشاہرہ دس روپیہ ماہواری جانچ محرر تھا اور کل دو روپیہ ترقی بھی ہوئی تھی لیکن آج بندہ تخفیف مین آگیا۔ اُنسے گفتگو ہو رہی تھی کہ اور صاحب تشریف لائے کہنے لگے بندہ پرور مین نے تین ماہ تک تو امیدواری کی اور تیس روپیہ گھر سے منگوا کر خورد و نوش مین صرف کئے اب عرصہ تیرہ یوم سے محرر مقابلہ بمشاہرہ آٹھ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے ان دنون مین صرف پرسون بوجہ ہونے درد سر کے کارگذاری کم ہوئی تو اوسپر پانچ روپیہ جرمانہ ہوئے اور آج تخفیف مین آگئے وہ دیکھیے ایک صاحب اور آرہے ہین اونکی کیفیت دریافت فرمائیے۔ آئیے جناب۔ تسلیم۔ فرمائیے کیا حال ہے۔ مشفق۔ بندہ ڈیڑھ ماہ سے امیدواری کرتا تھا مگر میری کارگذاری کو خیال فرمائیے کہ پانچسو نمبر کا موضع جسمین چار سو نمبر کی خسرہ بٹی داری تھی پانچ روز کا حکم مسل داخل کرنے کے واسطے تھا لیکن مینے بصد جانفشانی رات اور دن محنت کرکے اوسکو تین روز مین ختم کر دیا۔ پس صاحب آج وہ پیش ہوا تو نوکری ملنے کے علاوہ حکم ہوا کہ ہمارے یہان کوئی کام نہین ہے لہذا تم تخفیف۔ اینجانب یہ کلمات شائستہ سنکر اوسی صیغہ کا صیغہ بڑی دیر تک گردان کر کے چکر ہوئے۔ کیون جناب اب تو آپ صیغہ غائب کو خوب سمجھ گئے ہونگے اب نہ کبھی دریافت کریئے گا۔ لہذا بندہ سپل طرین ہوتا ہے۔ تسلیم۔

راقم

خیر خواہ

غزل سراپا ہزل

شاعرون کے سلطان۔ مولوی اودھ پنچ خانصاحب ذات کمالات آپ بھی شاعرون کی کسوٹی ہین بہت سے خوش فکر مشاق بگلے بنے شاعر آپ کی نظر سے گذرے ہونگے مختلف رنگ کی غزلین بھی ہونگی۔ مگر یہ نیا وزن یقین ہے ملاحظہ سامی سے نہ گذرا ہوگا۔ فصاحت بلاغت صنائع بدائع وغیرہ وغیرہ درکنار سب سے زیادہ تو یہ بات پیدا کی گئی ہے کہ الفاظ کو بندش سے اور لفظ کو معنی سے قافیہ کو ردیف سے اتنا بھی لگاؤ نہین کہ جیسے کانگرس کو پیر خرے آپ کا سر بجائے قدمون کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت کا ٹٹو ہوا پر اڑنگا اتا گرہ باز کبوتر کیطرح قلابازیان کھاتا اچھلتا چلا جاتا ہے یہ غزل سراپا ہزل فقط اپنی بندہ پروری اور احباب نوازی سے محض آپ کے احسانمند کرنے کو بھیجی جاتی ہے بھلا کیا یاد کیجیے گا اور جی چاہے تو حیدہ جان کو گانے کو بھجوا دیجیے کہ آجکل وہ بیٹھ رہین ذرا الاپا کرین۔

غزل نمبر ۱ از نتائج طبع سلیم یادگار عرفی و کلیم المتقی زمان

میلہ غوث پور

ضلع

جونپور

چھوٹ جانے سے نہ چھوٹیگا ارے... نہین لڑکا
وفاداروں کے خون کا داغ کیا جامۂ کیجوہ کا

بھی واللہ ہمارے مہربان کی بھی کیا ذات پاک ہے - جیسی ضرورت دیکھی ویسی ہیکل بنالی - لیکن خدا لاٹ صاحب کو خوش رکھے اونکی بلیا اور اعظم گڈہ کی ڈانٹ اسدرجہ اثرپذیر ہوگئی کہ بڑے بڑے جبادری گا بگنے (بہت تری نوکری کے دم مین بند ا) - وہی حضرات جنہون نے تسمہ نہ لگا رکہا تہا اب مسلمانون سے برادری کا دم بہرتے ہین ابھی اس سے ہمکو غرض نہین سروکار نہین مطلب نہین خدا ادنکو اپنے وقت کا سر یان سوامی کردے مگر بہائی ہمارے مسلمانون کو کیون لڑا سے دیتے ہوگا وکشی بند کرنے کی خفیہ سازشین کیون کرتے ہو افلاس اور بے زری کی بدولت عید کی تو قربانی ہوہی نہین سکتی - یہ بہی ضدم ضد اکی بات ہے - ہمارے تمہارے باپ بڑے دوست تھے لنگوٹیا یار تھے اونکی اچہی کٹ گئی - مگر یار مسجد مین چند اہر گز نہ دیا ہوگا - اور اگر دیا ہو تو خدا کیواسطے بلد اوس مسجد کا پتا پتا دیجئے - وہان نماز درست نہین -
اب معاملہ تو ہمتے آن پڑا ہے مسجد تو خدا کا گہر ہے وہ جانے اوسکا گہر جانے - اب آج کل تو مارے عداوت کے اپنے اپنے گہرونکی خیر نظر نہین آتی - انکو بچاؤ اور زیادہ چہ میگوئیان موقوف رکہو - لیجئے حضرت بندہ درگاہ اب روانہ باشد ہوتے ہین اور یہ مضمون چند دعاو نپر تمت تمام شد کیا جاتا ہے -
(۱) اے بڑے بڑے کانون والے خدا ہمارے مسٹر ہوش صاحب بہادر کو اوس خطرہ سے بچا جو اکثرونکی کے عوض پہونچتا ہے -
(۲) اے بڑی بڑی زبان والے خدا انگریزونکو اصلی حالات کا کوئی ذریعہ دے اور محض زبان کی طراری سے جو چالاک لوگ اونکے دل و دماغ پر قابو کرلیتے ہین اوس سے محفوظ رکہ -
(۳) اے جامع المتفرقین ہندو اور مسلمانون کے دلونسے وہ فسادات جو بعض متعصب افسران سرکاری پہونچانا چاہتے ہین دور کر اور -
(۴) اینجانب کو بیہودہ گیتون کی شرکت کا اتفاق نہ دے -

راقم

چشم دید

دو چٹخارے

جھگڑون مین پرانے جھگڑے سیانون مین لال بو جھکڑ نواب دو پیچ خان بہادر دام جہلکم - دوری سے تسلیم کا تحفہ بندگی کا ہدیہ دور کورنشات کی بندوق فیر کرتا ہون تمہین قسم ہے اپنے لکھنو کی پتنگ کی جو ذرہ بہی چونکو - اور سکے بعد سب گرد گہنٹالا ان لال بوجہکڑان مدکہنہ اخبار یعنی وذکی الطبعان چانڈو خانہ نکتہ چینی وپہیلی بوجہنہاران جلسہ معنی رسی اودہ ہو کی یعنی نماد ہو کی یہی دو چٹخارے عرض کرتا ہون اپنے اخبار مین چہاپ دیجئے اور سمجہ جائے تو جواب اپنے جی مین رہنے دیجئے ناظرین اخبار کی سمجہنے کا انتظار کیجئے اور کوئی نہ سمجہے تو ہم سے پوچہئے -

ہمارے نام کا

پہلا حرف	تفاخر	مین ہے	غرور	مین نہین -
دوسرا حرف	تنویر	"	ظلمت	"
تیسرا حرف	پنجرقعہ	"	گلستان	"
چوتہا حرف	یاہو	"	کبوتر	"
پانچوان حرف	ملتان	"	مکے	"

ہم تیتون کتا مین ہین

دیگر

ہمارے نام کا

پہلا حرف	عمائد	مین ہے	گنوار	مین نہین
دوسرا "	وحدت	"	کثرت	"
تیسرا "	سومبار	"	بدہ	"
چوتہا "	بید	"	شاستر	"

ہم چار دن پیغمبر ہین -

راقم

بندہ سید محمد عبد الغنی فخر - بہار محلہ لہرے ضلع پٹنہ

مضامین غیر

سیر کہسار

(نمبر ۲) شملہ کیمپ ہنس بیسہ بھوپال
۸ - اکتوبر ۱۸۹۳ء

مائی ڈیر اودھ پنچ - شملہ بھی عجب دلچسپ مقام ہے اول تو مرطوب پہاڑ نیچر کی فیاضیون سے خاص طور پر مستفیض - بہار کا سکن تپتی جوش نمو سے لہلہاری ہے - جوانان چمن کی اکڑی فون نیچر کے بل پر دو بالا ہو رہی ہے - یہ ایسا بون ہندوستان کا آدھا بلکہ آدھے سے کچھ زیادہ دار السلطنت - کیونکہ جو ایسے بہار آتے ہین سال کا اکثر حصہ یہین گذارتے ہین صبح سے شام تک ٹھنڈی ہوا چلتی ہے نسیم و صبا یہان آٹھ پہر ہاتھ باندھے مستعد رہتی ہے ... ہوتا رہتا ہے بادل اوارہ کی واسطے رکھے گئے ہین ... یہان آنے پر یہ شک البتہ ہوتا ہے کہ ... آنکھین تو نہین پھوٹی ہین کیا سبب چار طرف ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے - زمین سے لیکر آسمان تک گل لالہ کھلا ہوا ہے شاید اسی شملہ کو دیکھکر فردوسی صاحب نے کہا ہے -

چہ صحرائی کہ سیرابے چہ کہسار نے کلیدشے
چہ انہارے کہ سلسالے چہ اشجارے کہ پر بارے
زمرد رنگ بنیادے نشان از تاف میدانے
زیارت گاہ فرہادے ز شیرین ہم نشاندارے

"دنیا صحرا ہنر" کا تو تذکرہ پھر کرونگا پہلے دوسرے شعر کی کتھی سلجھا تا جاؤن - یاد رکھنے کی بات ہے جس مقام پر یہ پریشان فرنگ جمع ہون اوسکے تاف ہونے مین شک ہی کیا ہے پھر آپ بخوبی جانتے ہین کہ آج دنیا مین یہ یورپین مہذب اقوام ہی ایسی ہین جنمین عشق و عاشقی کے چرچے رکھے ہین - انھین لوگون مین کچھ ایسے ہمت والے نکل آتے ہین جو اپنے مردانہ کارنامون اور حسن پرستی سے کوچہ عاشقی مین کبھی کبھار ٹھنڈی سانسین بھرتے نکل جاتے ہین اور روح مجنون کو ثواب پہونچا دیتے ہین - آپ ہی بتایئے کہ ان لوگون کے سوا قیس و فرہاد کا نام لیوا پانی دیوا دنیا مین اور کون ہے - ایک طرف اچھی صورت والیکو دلربائی و دلفریبی کی گھاتین سکھائی ناز و انداز عشوہ و کرشمہ کی چالین بتائی جاتی ہین تو دوسری طرف بچپن ہی سے عشق و محبت کی تعلیم دیجاتی حسن پرستی جانبازی کی تلقین کیجاتی ہے - پھر شادی بیاہ بغیر محبت بلکہ عشق کے ممکن نہین - بالکل اہل خبر ان حسابون اگر پینے شملہ کو ع

زیارت گاہ فرہادے ز شیرین ہم نشاندارے

کہا تو کیا بجا کیا - انگریزون کو خدا سلامت رکھے اونکی بدولت اس کوہستان مین شیرین نہین کہ فرہاد نہین - ابھی گھر بیٹھے بے ستون کا سواد پیش نظر - نہ بادیہ پیمائی کے واسطے منزلین طے کرنا نہ جوئے شیر لانے کے واسطے کدالیان اٹھانا جہان چار اچھی صورتین جمع ہوگئین وہین جنگل مین منگل منا رہے ہین -

جس روز سے آپ کا رپوٹر اس دیار مین وارد ہوا ہے ابر و باد نے بیطرح پیچھا لیا ہے - اول اول تو یہ شک ہوا کہ یہان چاند سورج نکلتے ہی نہین وہ وطن ہی تک مہربان حال تھے - ع

این زمین را آسمانے دیگر است

جب دیکھو بادل دل کے دل آسمان پر چھائے ہوئے ہین - چاند سورج کی کرنین چھن چھنا کے بھی نہین پہونچتین کہ بلا سے تسلی تو ہو مین تو بار بار یہی شعر پڑھتا تھا -

کسقدر چار طرف ابر ہے ماشاء اللہ
کئی دن ہوگئے دیکھی نہین سورج کی کرن

بعض جلدباز کہنے لگے کہ لیجیئے حضرت آپ لوگ بہت غل مچاتے تھے کہ ہماری حضور قیصرہ کی عملداری سے آفتاب ماہتاب کبھی ... نہین ہوتے ایک نہ ایک جگہ بنے ہی رہتے ہین - یہ دیکھیئے سارے ہندوستان بھر مین دھوپ اور یہان دھوپ کی کہین چھاؤن ہی نہین - چراغ تلے اندھیرا غضب خدا کا لاٹ صاحب یہان موجود اور نہ میان چاندخان صاحب کبھی گھڑی دو گھڑی کو تشریف لاتے ہین نہ سورج دیوتا صاحب پہر دو پہر کے واسطے صورت دکھاتے ہین - بارے خدا کا ہزار ہزار شکر ادسکی کریمی کے صدقے جایئے کہ پانچوین چھٹے دن آسمانی قندیل روشن ہوئی - پہاڑیون کی اونچی چوٹیون پر نور کی چادر بچھی اور ایک نہایت ہی دلچسپ و روح افزا منظر نظر آیا - چند روز کے دیکھا کبھی سورج دیوتا بھی کچھ گرمائے اور ٹھنڈی گرمیان دکھانے لگے - اور تو مین نہین جانتا جس خوبصورتی سے آفتاب یہان نکلتا ہے شاید ہی کہین نکلتا ہو - ادھر حجاب ظلمت شب کا دور ہوا - افق سے شاہ خاور کا جھمکڑا دکھانا کہ بادلون نے عجب عجب روپ بدلنا گھڑی گھڑی نیا بہروپ بھرنا شروع کردیا ہاے رے بادلونکی نکھار سنگار - کیا دلکش سین ہوتا ہے کہ جی بے اختیار یہی چاہتا ہے بس آسمان ہی کی طرف دیکھا کرے - مین آپ کو کس چیز سے مثال دون - ٹھیک وقت جب ایک طرف رنگ برنگی بادل زینت آسمان ہوتے ہین اور دوسری طرف دھنک چم و خم سے سج سجا کے نکلتی ہے بس یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرش برین کے رہنے والون نے مختلف رنگون کی پچکاریان چھوڑی ہین اور پیر فلک کے دامن کو رنگ دیا ہے خدا جانے یہ آسمان والے اسی زمانہ مین ہولی یا نوروز مناتے ہین یا کیا بات ہے کہ کبھی اس بڈھے کو نہ دیکھا سادے صوفیانہ لباس مین آنا اور اپنے قبائے نیلگون کی بھڑک دکھانا - حق یہ ہے کہ یہان اس لباس ماتمی کا ذکر ہی کیا ہے جہان حضور و ایسرائے بہادر براجتے ہون وہان دن عید رات شب برات ہونا چاہیئے نہ تو ہم غمیون کا بیت الحزن ہے جسکا یہ حال ہو سو کون آتا ہے بھلا ایسے سیہ خانہ مین وہ میرے گھر کا ہے اوجالا شب فرقت میری

آسمان کا وہ رنگ زمین کا یہ حال کہ --

ادوھر ہوا سے ہوئے لکہ ہائے ابر نمود | ادھر چمن ذمِ طاؤس بنگیا اکبار
اودھر دھنک نے بھرا اپنی مانگ مین سیندور | ادھر ہوا لب لالہ بھی پان سے گلنار
ادھر گھٹا سے ہوئی چشمک نگاہ دلبرق | ادھر جھپک گئی نرگس کہ خفیف الابصار
ادھر جو ہر چمن کو ہوا نے لہرایا | اودھر بھی کوندے کے بجلی دکھا گئی دیدار
اودھر کھلے صدف برگ سے لبِ تشنہ | اودھر بھی جھوم کے آیا سحاب گوہر بار
بلکہ آئی سے مشاطۂ صبا جوڑا | سفید ابر بھی چھایا تو ہوگیا گلنار

لہلہاتے سبزہ زار سے زمین ایک تختۂ زمردین معلوم ہوتی ہے مختلف رنگ دتوں کے پھول کھلے ہوئے ہین جیسے ناصرہ وشامہ دونوں میں زینت ہین آنکھین اگر عو نظارہ ہین تو دماغ بھی وقف رائحہ ہے جھرنوں سے پانی کی روانی اور بھی پر لطف ہے سرد اور صاف پانی کی چادر کا بلندی سے پستی پر گرنا دھیمے سریلی آوازون کا پیدا ہونا جلترنگ کی صدا دیتا ہے - شفاف چشموں مین گرد و پیش کے سبزہ کا عکس اسطرح پڑتا ہے جیسے جلی آئینون مین جوہر دکھائی دین یا رخ باصفا پر گیسوے مشکین لہراتے ہوے سایہ فگن ہون - ایک طرف لالہ خودرو کے چمنوں مین کھلے ہوئے پھول ہین یا رندان مے آشام کے ہاتھوں مین مے ارغوانی کے جام چھلک رہے ہین بادہ بادکی انگلیون سے پھول اسطرح ہلتے ہین جیسے کسی مست کے دست مرتعش مین جام بلوریں دیدیا گیا ہو - دوسرے طرف دار - دیودار - کیلو اور چیڑ کے اونچے اونچے اور تناور درختوں اور اونکے گھنے اور گھنیرے سایہ مین جانوران صحرائی کا آرام و راحت سے لیٹنا نہایت ہولناک سمان دکھاتا ہے گویا مہابھارت کی لڑائی کے واسطے کابلی دیوؤن کی فوج پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ اور لمبی لمبی شاخوں کے ہلنے اور تیز ہوا کے جھونکوں کی سنسناہٹ سے یہ خیال ہوتا ہے کہ آتش توپ و دریاے آہن میں غرق الکوئک مارچ بول رہے ہین --

نیچرل سینریز کا آلہا کہانتک گاؤن - صانع مطلق کی قدرتوں کے واسطے تو میری عمر بھی کافی نہوگی -- اب کچھ مختص المقام حالات سنئیے - شملہ کی آبادی آجکل بہت بڑھی ہوئی ہے - یونتو معمولاً ہزارون سے زیادہ نہین ہوتی مگر اس سیزن بھر (یعنے جس زمانہ تک حضور وایسراے بہادر مقیم رہتے ہین) لاکھون تک نوبت پہونچ جاتی ہے - گرانی بے انتہا ہے - دودہ دہی ترکاری سب بے انتہا گران - مٹی کے برتن جوگنی قیمت پر میسر آتے ہین وہ بھی دقت سے - مکانات کا کرایہ اور بھی گران تر - اکثر مکانات دو منزلہ سہ منزلہ ہین اور بعض نہایت خوشنما ہین "یارو ز" جسمین ہز ہائنس بگیصاحبہ فروکش ہین بہت ہی خوبصورت کوٹھی ہے سیزن بھر کے واسطے چھتیس سو روپیہ پر طے ہوئی ہے - کیونکہ ہر مکان سیزن بھر کے واسطے اک دم سے کرایہ پر دیا جاتا ہے چاہے آپ مہینہ بیس دن ہی کیوں نہ رہین - وایسرگل لاج کی عمارت بھی بہت نفیس - خوشنما وضع خوش قطع اور خوبصورت ہے - یہ عمارت لارڈ ڈفرن صاحب کی زمانہ حکومت مین طیار ہوئی ہے - بڑے عظم و شان کی عمارت ہے - سجاوٹ کا کیا ذکر سبحان اللہ اور سبحان اللہ جسطرح یہان دن بہت ہی دلچسپ ہوتا ہے اوسیطرح رات بھی نہایت سہانی اور پر کیفیت ہوتی ہے - آپ جانتے ہین کہ پہاڑ پر مکانات کی وہ قطع تو ہوتی نہین جو سطح زمین پر ہوتی ہے - اونچی نیچی جسنے جہان جگہ پائی عمارت بنالی رات کو مکانات کے در و بام پر روشنی سے اک عجب سرو چراغان کا عالم نظر آتا ہے - اور دور سے دیکھیے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی اونچا اک مکان ہے جسمین بیسیون منزلین ہین اور کوسون تک ایک ہی عمارت چلی گئی ہے اب خط تمام کرتا ہون - دورہ و ملاقاتون کی کیفیت اگلے خط مین لکھونگا -

ہان مین بھولا ہی جاتا تھا - مینے پچھلی تحریر مین آپ کو لکھ دیا تھا کہ حضور وایسرائے کے پرایوٹ سکرٹری صاحب پیشوائی کو آئے تھے بعد کو تحقیق ہوا کہ پرایوٹ سکرٹری صاحب نہین آئے تھے بلکہ ہز اکسلنسی کے دو ایڈیکانگ تھے ایک کا نام لفٹنٹ برسیر کریگ دوسرے کا نام لفٹنٹ ایس ایچ پالن تھا ٭

راز

آپکا رپورٹر

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مولانا پنچ صاحب - تسلیمات عرض ہے - اخاہ مولانا ہین - بندگی بندگی - مزاج شریف - بخیر زخیر لفت - بقسم این محاسن شریف آج کیا ہی انوکھا تماشہ دیکھا ہے کہ آنکھوں نے سنا اور نہ کانوں نے دیکھا ہوگا اگر جھوٹ کہون تو اک کہان سب نذر کر لیجئے --

شب دوشینہ جولی خواب مین لیتے کروٹ

تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک مقام پر فضا حیرت افزا پیش نظر ہے اور اوس مقام کی عمارت دلکش رنگین منقش چمک رہی ہے بندہ سیر کرتا بہار دیکھتا ایک مقام فرحت انجام پر پہونچا جہان زیر درخت اعلی چند اشخاص کے حلقہ مذور مین دور قلیان نہایت گرما گرمی سے چل رہا تھا مین بھی علیک سلیک کنان اوسی مجمع مین در آیا اور دو چار کش کھینچے تھے کہ اتنے مین ہمارے پرانے یار خوش گفتار لالہ رام اوتار وارد ہوئے اور بعد رسم صاحب سلامت اینجانب کو مشاعرہ کی خبر سنائی اور مصر ہوئے کہ چلیئے شریک مشاعرہ ہوجیے وہ پہڑکتے ہوئے اشعار بیشمار سننے مین آئینگے کہ محو حیرت ہوجایئے گا حاصل کلام مین اور یار ساتھ ساتھ ہاتھ مین ہاتھ دیے ایک محفل مسرت منزل مین رسید ہوا عجب مجلس بے ہنگام نظر پڑی کہ توبہ بھلی چند اشخاص خوش تراش لنگوٹی و بگیا باندھے ایک صاحب کاغذ ہاتھ مین لیے رو برو شمع بیٹھے کچھ اپنی قسمت کو رو رہے تھے مشاعرہ قریب ختم تھا آخر لالہ عجائب سہاے

لارڈ لینسڈون - "ارے یارو کوئی آؤ ان جھگڑوں سے مجھے فرصت ہو"

متخلص بہ عجائب میر مشاعرہ اہل محفل سے یون گویا ہوئے کہ سب حضرات کی خدمت مین عرض ہے کہ شاعری کہو کہ قبضۂ قدرت مین نا بین ہے ایک ہی ایک شعر گوئی مین افضل اور طرحدار ہین لڑکپن مین ہمارشق چڑھی رہے اب کا ہے اپنے دل کا حوصلہ مٹائے لیت ہے۔ ایک جدید مضمون کی غزل غیر طرح مین ملاحظہ ہو کسی دوسرے کی مجال نا ہین جواس خمار زمین مین زبان خامہ سے مخاطب ہوئی۔

اہل محفل۔ سبحان اللہ کیا بات ہے آپ مین وہ سحر بیانی ہے کہ قابل بیان نہین ہان ارشاد تو فرمایئے۔

غزل

واد طلب مطلع

یہ ہم شعر مین گفتگو باندھتے ہین ۔ تیرے منہ کو جام و سبو باندھتے ہین

اہل محفل۔ اہاہاہا (ہاتھ پھیلا اچھل کر) بھئی واللہ مضمون تو اسی کا نام ہے کیا خوب مطلع کہا ہے جواہرات کو نگینے پھر دینے ہین آپ کی جدت طبع کی کیا داد دیجائے لاکلام آپ سے نئی بات نکلی ہے اگر ذہن یار لوتو جڑا کر دیا ہوتا تو لطف دوگونہ ہو جاتا۔

ترے گھر پر آتے ہین دشمن کے رقیبا — ترے سامنے آبرو باندھتے ہین
یہ ہے خاکساری ہماری کہ دیکھو — تجھے تم توانے کو تو باندھتے ہین
کھنچی رہتی ہے تیغ ابرو جو ادنکی — وہ خنجر مرے روبرو باندھتے ہین
صحیح ہونگے کیا میرے زخم نہانی — وہ پٹی بجائے رفو باندھتے ہین
ہمین جستجو دیر مین ہے عجائب — وہ مسجد مین بیٹھی وضو باندھتے ہین

اہل محفل اے مرحبا۔ آپ کی غزل بے بدل سراپا مرصع ہے آپ اپنے وقت کے سحبان اور نئی بندشس کے بادشاہ ہین کسکی مجال کہ جو آپکا مقابلہ کرے خلاق مضمون اگر خطاب دیا جائے تو بجا ہے۔

میر مشاعرہ۔ اجی حضرت یہ تو ہی ہے طرح ملاحظہ فرمایئے اگر پھڑک نہ جایئے تو میرا ذمہ ذری خانگی مطلع تو ملاحظہ کیجیے۔

غزل طرح

پھٹ جاتا ہے پتا ہی جگر اور زیادہ — کرتی ہین ملائن جو غدر اور زیادہ
معشوق کے جورونمین عجب ملتی ہے لذت — عاشق پہ کرو جبر مگر اور زیادہ
ہر سال ہوا کرتے ہین اطفال جو پیدا — رہتی ہے اسی غم سے فکر اور زیادہ
برسات مین مارے گئے ہیہات صد ہیہات — امسال جو بوئے تھے مٹر اور زیادہ
بدلی کی کھویا کہون مین چاند کی یہ چال — برکھا مین روان ہے جو قمر اور زیادہ
ساون مین جو لیسر کی لایا نہین چنری — اس رشک سے جلتا ہے پسر اور زیادہ
یہ نظم بہت خوب لکھی مین نے عجائب — پر لکھتا ہون پر لطف نثر اور زیادہ

اہل محفل ماشاء اللہ چشم بد دور آنکھون مین خاک نزدیک دور کیون نہو آسم با مسمے ہو مجوبہ غزل لکھی ہے گو ہزارون نے اس میدان مین خاک چھانی ہے مگر ایسی طبع رسا کا ہیکو پائی ہوگی۔

راقـــــــــــم

ناظر- از جونپور

نئی چاشنی

نیومریکل چیرڈ

مین دس حرفون کا ایک ہندوستان کا مشہور شہر ہون —

(۱) میرا-۱-۴+۲+۵ = امارت ہے
(۲) میرا-۱+۷+۲+۹+۱۰ = تیرنے والا ہے —
(۳) میرا-۴+۷+۶+۷ = خلد ہے —
(۴) میرا-۸+۱۰+۲+۷ = جان ہے —
(۵) میرا-۱+۳+۷ = باجہ ہے
(۶) میرا-۴+۲+۸+۹ = ایشیا کا ایک ملک ہے —
(۷) میرا-۸+۲+۱۰+۵ = معدنی چیز ہے —
(۸) میرا-۴+۹+۱+۷ = زیور ہے —
(۹) میرا-۷+۳+۶+۱۰ = دن ہے —
(۱۰) میرا ۳+۹+۲+۱۰+۱ = ایک قسم معجون ہے

بتاؤ میرا نام کیا ہے —

راقـــــــــــم

س-ع از لکھنؤ

حل نئی چاشنی مطبوعہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۳ء

(۱) پرامڈ پزل

س — س
ف ک ر — فکر
ر ا ن گ ه — رانگہ
ج ا م د ا ن ی — جامدانی
ج و ا ه ر م ه ر ه — جواہر مہرہ

(سکندر)

(۲) اسکوائر ورڈز —

(پنج حرفی) اشکال- شرابی- کاواک- ابالہ- لیکھا
(چہار حرفی) خدشہ- دھوم- شوکت- ہمتا
(سہ حرفی) لعب- عشق- بقا-

(کل) س-ع از کاکوری (پیرامڈ پزل) چھیدی لال از الہ آباد۔

استفتا

چہ میفرمایند فقیہان شرع متین و طرب اندرین معاملہ

۱- کہ زید آگانا کتخدا ہوکر بعمر پنجاہ سالہ مزاہ کاری کرے -

۲- اور بعد کمی قوت اعضاے درونی و بیرونی شراب ولایتی اذ خیال کفایت کبھی کبھی ٹھہرا ہوی نوش کرے -

۳- اور باوجود اچھے بھلے عاقل ہونے کے اپنے بزرگون کو گالیان دے گو مغلوب الغضب واقع ہوا ہو -

۴- اور داڑھی مونڈا کرے طبار وتا بجاے اس خیال سے کہ طبیعت ناواقع ہوئی ہلو عاشق مزاج ہوا ورث ے اورحسن وجمال ایام طفولیت اوسکا مشہور معروف ہو لیکن ساتھ ہی اسکے موچھین بہت چھوٹی رکھتا ہو -

۵ باپ کو بیٹین بہانہ گھر سے نکال دے کہ نسرت ہے اور افعال اچھے نہین ہین - بینوا و توجروا -

الجواب

زید کا کتخدا ہونا بعمر پنجاہ سالہ نادر وجود ہے اگر ایسا ہو تو جائز کیونکہ بوجہ سن بالغ ہونے کے موسوم صفت ہے -

ایسی حالت مین شراب مثل شیر مادر نوشش جان کرنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی طبیب سٹری سلطان طماع ہمان اجازت دے بموجب آیہ کلوا و اشربوا -

تیسرا فعل ہی کسی گناہ مین داخل نہین لیکن بعض محدثین نے گناہ صغیرہ لکھا ہے اور جنھون نے برأت لکھی وہ صوفی صاف دل ہین کما قال ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین ست
مقتضائے طبیعتش این ست

اور چہارم اوسوقت مباح ہوگا جب وہ اہل حال سے ہو اور اوسکے خاندان مین اہل مشائخ گذرے ہون -

باپ کو گھر سے نکال دینا گناہ چہ معنی بلکہ کار ثواب و غیرت ہے جبکہ وہ افعال مذموم کرتا ہو اور اسمین نص قطعی ہے اور تواتر حدیث بھی ہے اس ثبوت سے امر اللہ مفعولا — والحیاء من الایمان -

ابو العلاء ذاکر الدین
بن علامہ ابو الفرج واسع الدین

صحیح الجواب العبد الخفیف الراجی ترجمہ عادی بن کرب

جسے ہو زندگی پیاری وہ کیون شراب پیئے

صاحبو آجکل گورنمنٹ افیون - بھنگ - چرس - گانجہ کے نقصانات و نفع کی بڑی شد و مد کے ساتھ تحقیقات کر رہی ہے مگر ان نونہالان باغ جوانی کی کوئی خبر نہین لیتا کہ کس سرعت کے ساتھ ایک خراب پانی کی آبپاشی سے مرجھا گئے ہین اور مرجھائے چلے جاتے ہین اور اکثر خشک ہوکر نیست و نابود ہوگئے ہین میرا تجربہ تو یہ کہتا ہے کہ جسقدر ان بی شراب نے ہندوستان مین خرابی اور بربادی ڈالدی ہے بی بی چنیا بیگم (افیون) مین یہ انداز نہین ہے میرا یہ مطلب نہین ہے کہ افیون وغیرہ نقصانات سے خالی ہین بلکہ یہ کہنا چاہتا ہون کہ جسقدر اثر شراب انسانی زندگی کو جلد خراب کر ڈالنے والا ہوتا ہے اُسقدر افیون وغیرہ کا نہین ہوتا - مینے بہت کم بوڑھے شرابخوار دیکھے ہین (شراب جوانی ہی مین خاتمہ کر دیتی ہے) افیون کھانے والے اکثر ایسے دیکھنے مین آئے جو اپنی نیچرل ڈیتھ (قدرتی موت) سے مرتے ہین یہ ضرور ہے کہ اونکی ہیلتھ (تندرستی) خراب ہو جاتی ہے مگر کوئی ایسا مرض مہلک اونکو نہین ہو جاتا جیسا کہ شراب سے جسکا علاج موت ہے - ہاے ہم بڑے افسوس کے ساتھ اون نوجوانون کو دیکھتے ہین کہ جنھون نے ابھی ابھی گلشن شباب مین قدم رکھا ہے کہ سب سے پہلے تختۂ انگوری کو تاکنے - دیکھو کیا پیاری نظرے دیکھ رہے ہین اور کچھ ایسے متوالے ہوگئے ہین کہ اوسکو اپنی پیاری جان سے بھی عزیز بنائے ہوئے ہین - اونکی محبت کی نظرین یہ بھی کہہ رہی ہین کہ وہ اسمین کوئی بُرائی بھی نہین پاتے ہین - حلق سے نیچے اوتری نہین کہ دلی اور دماغی قوتین جوشش مین آگئین - بدمزہ چیز بھی خوشش ذائقہ معلوم ہونے لگی - کلوریہ کا بدبودار شوربہ قورمہ کو مات کرنے لگا - ایک آدمی قے کر رہا ہے دوسرا گزک اوڑا رہا ہے کیا مجال جو نفرت پاس آجاے - عمر بھر تہذیب کے جلسون مین شریک رہے بڑی بڑی باتون پر خلاف تہذیب غصہ نہ آوے کلوریہ سے نکلتے ہی ہوا سے لڑنے لگے اور کوئی مانع نہ ہو - ہاے ان ظالمون کو وہ دن نظر نہین آتا کہ جب شراب جزو بدن ہو جاتی ہے معدہ مین ایک خاص قسم کا چپکنے والا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ عرق معدہ (گیسٹرک جوس) کو خراب کر دیتا ہے اور پھر وہ عرق غذا کو ہضم نہین کرسکتا - سب سے پہلے شراب بذریعہ ایک وریدکے جگر کی بناوٹ مین نزول اجلال فرماتی ہے اور وہان اپنی جبلی عادت سے ایک ایسا مادّہ اپنا یادگار چھوڑ جاتی ہے کہ وہ جگر کی ساخت کو دبا کر بہت چھوٹا کر دیتا ہے جس سے جگر کا فعل بالکل خراب ہو جاتا ہے جسکا نتیجہ ہمیشہ موت دکھائی دیا میرے پیارے دوستو یہ شروع شوق شرابخواری مین نہین معلوم ہوتا یہ ایسی خفیہ کارروائی ہوتی ہے کہ برسون مین انجام پاتی ہے اور یکایک ایک دن ظاہر ہو جاتی ہے جسکا نتیجہ موت ہے علاوہ اسکے کثرت سے دل کمزور ہو جاتا ہے - دماغ مین فتور پڑ جاتا ہے -

نا فظ خراب ہوجاتا ہے غذا سے بالکل نفرت ہوجاتی ہے - چہرہ بالکل بے رونق ہوجاتا ہے غرضکہ پھٹکار برسنے لگتی ہے ساہ وسیہ ہیز باتین ستنانی باتین نہین کہتا ہون بلکہ یہ تنا مرہ ذاتی ہے - اسکے نشہ کی حالت مین بعض ایسی حرکت ہوجاتی ہے کہ جسکی عمر بھر ندامت نہین جاتی ہے - اے منحوس شراب خدا تجھے غارت کرے - تو وہ خانہ خراب ہے کہ جسنے بھائیون مین نفاق ڈلوا دیا تو وہ ظالم ہے کہ جسنے بیگناہون کو قتل کرا دیا - تو وہ نشتر زہر آلود ہے کہ نوجوانون ہی کے دل کو تاکتا ہے -

دیکھو سامنے وہ ایک بھلے مانس جا رہے ہین - سفید کپڑے پہنے ہوئے ہین چہرہ سے شرافت برس رہی ہے - این - یہ جاتے جاتے منہ پر رومال کیون ڈال لیا - یہ ادہر ادہر گھبرائے ہوئے کیا دیکھتے جاتے ہین کسی کے قرضدار تو نہین ہین ارے لاحول ولا تو کلوریہ مین گھس گئے (ابھی شراب نہین پی ہے اپنے پرائے کی شرم ہے) ا - لو وہ نکلے - [illegible] - مرحبا الله الله میان کی کایا ہی پلٹ گئی آنکھین تو ملاحظہ کیجیے معلوم ہوتا ہے کہ پاگل خانہ سے نکل بھاگے ہین - وہ کیچڑ مین پانون پڑا لاحول ولا کہڑے ہی کھڑے سوت رہے ہین دیوار پر دھار پڑنے سے پیش نامبارک پر چھینٹین پڑ رہی ہین - نہ معلوم یہ بک کیا رہے ہین ست نماشے - [illegible]

واللہ - ڈال مو - ٹل مٹ لاؤ - اموہو ہو حضور دال موٹھ کی فرمایش کر رہے ہین اسے - وہ پیشاب مین گر پڑے اور لو وہ تو سو گئے - کتا منہ چاٹ رہا ہے - ارے غضب وہ کانسٹبل آگیا - حضرت کو چنہ پکڑ کے تھانہ لیگیا شاید چالان ہوا ہو - کیون میرے پیارے دوستو کیا تم ایسے بیغیرت ہو گئے کہ ذرا سے لطف نفس کے واسطے اپنی بے بہا عزت کو اسی میلے پانی مین ڈبوتے ہو - اے نوجوانان قوم تمسے تو یہ اُمید تھی کہ اپنی معزز قوم کی بزرگی دوبالا کروگے - اپنے باپ دادا کی عزت کو افلاک پر پہونچاؤ گے اپنی خاندانی یادگار دن کو زندہ کروگے - ہاے یہ تمھین کیا ہوگیا - کیا تم شراب پینے کو پیدا ہوئے تھے ہرگز نہین - باقی آئندہ بشرطیکہ ضرورت -

راقم

حضرت پنچ کا ایک نیا دوست
ڈبلیو - یو - کے خفا اکبر آبادی

بنگالہ کی اُردو شاعری

جناب اڈیٹر صاحب اودھ پنچ تسلیم - آپ نے لالہ بھائیون کی اُردو شاعری کا کئی دفعہ اپنے اخبار مین حوالہ دیا ہے مگر اودھ پنچ کے ناظرین بنگالہ کی اُردو شاعری کے نمونہ کو دیکھکر نہایت خوش ہونگے - کسی صاحب نے محمڈن آبزرور کلکتہ مطبوعہ ۷ - اکتوبر ۱۸۹۳ء مین ایک جدید مدرسہ کا اشتہار نظم مین دیا ہے جو بجنسہ درج کیا جاتا ہے -

مدرسہ شیخ اسمٰعیل

علم کیون حاصل نہو وے ہمکو ساری اندنون
لگگیا ہے جبکہ تیجہ جان نثاری اندنون
کوچۂ اکتیس ۳۱ نمبر مین چلواے طالبو
شوق کچہ بھی علم کی گر ہے تمھاری اندنون
ہین مدرس شیخ اسمٰعیل صاحب نیکخو
جانتے ہین تلمیذونکو جان سے پیاری اندنون
گرچہ ہین اس ملک مین ٹیچر بہت سے نامور
پا چکے ہم اونسے کم محنت مین ساری اندنون
اے کریم اونکے سر پر مہر سبز رکھ نکلا مُراد
ہین دعا صبح و مسا تجھسے ہماری اندنون

راقم

ریاض الدین احمد بریلوے

پیدل سوار

ڈیر پنچ - آپکے ہمعصر اخبار عام کے مترجم نے ہوا خوری کا کیا نفیس طریقہ ایجاد کیا ہے - کہ آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر "پیدل" بخوبی سیر کرسکتا ہے - اگر ہندوستانکی گھوڑ دوڑونمین سواری کا یہ طریقہ رکھا جاے یا کالجونکی ورزش جسمانی کے سبجیکٹ مین پیدل چلنے کا ہی عنوان مقرر ہو تو اسمین شک نہین کہ ہندوستان مین لوگونکے خیال بے انتہا وسیع ہو سکین -

ھندوستانیونکو لوگ بدنام کرتے ہین - کہ جاہل ہین - بیوقوف ہین - بددماغ ہین - خوامخواہ کے لڑاکو ہین - فضول خرچ ہین - نہ تجارت جانتے ہین - نہ صنعت - نہ بندوق چلانے کا سلیقہ - نہ تلوار کہنچنے کا - مگر یہ طریقہ شہسواری تمام الزامات کو دور کرسکتا ہے - جن صاحبونکو پیدل قدمی یا شہسواری کے اس طریقہ کے بابت کچہ مفصل دریافت کرنا منظور ہو وہ ہمارے ذریعہ سے مترجم صاحب اخبار عام سے گفتگو کرین - ہمکو امید ہے کہ بہت سی دلچسپ اطلاعین اور حاصل ہو سکتی ہین -

راقم

شہسوار
بقلم
حس - ج

دلچسپ نادر الوقت کتابین

ذیل کی کتابین قابل ملاحظہ ہین ناظرین انکی سیر سے خود حظ اوٹھا سکتے ہین مگر مختصر طور پہ کیفیت یہ ہے -

سرگذشت لارڈ لینسڈون صاحب بہادر

وایسراے کشور ہند موجودہ معہ تصویرات

مسٹر فوربس نے بمدد مولوی مرزا محمد ہادی صاحب پروفیسر کرسچین کالج و لا کالج لکھنؤ . ان اردو مین تیار کیا ہے جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور لارڈ لینسڈون صاحب بہادر خاندانی رئیس علم و ہنر مین ماہر ہین خاص ہندوستان کے ملک کنا ڈا مین حکمرانی کر چکے ہین - اس کتاب کو اگر ہمارے ملک کے لوگ پڑہین تو کیا فائدہ اوٹھا سکتے ہین اور اپنے تئین کچھ بنا سکتے ہین -

قیمت حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۲ر مکمل کتاب کی قیمت ۱ عہ جو خاص قیصرہ ہند رئیس نواب مہاراجگان وغیرہ کے لیے تیار ہوئی ہے ولایتی کپڑے کی جلد جسپر خریدار کا نام سنہلے حرفون مین چھپ سکتا ہے قیمت عہ

سرگذشت لیڈی ڈفرن صاحبہ

معہ تصویرات

یہ کتاب بھی یون ہی تیار ہوئی جیسی سرگذشت لارڈ لینسڈون صاحب بہادر یہ کتاب عورتون کے پڑھنے کے لیئے بہت مفید ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیڈی ڈفرن صاحبہ کیسی خاندانی اور امیر لیڈی ہین اور گھر کے کاروبار مین کیسی مشغول رہتی ہین اگر ہمارے ملک کی عورتین فرصت پاکے اس کتاب کو پڑہا کرین تو وہ اپنے خاندان کے لیئے برکت کا باعث ٹھہر سکتی ہین - سننے مین آیا ہے اسکو سررشتہ تعلیم کے اکثر حکامون نے زنانہ اسکولون مین خرید کر کے تقسیم کیا ہے تاکہ لڑکیون کو علم و ہنر کا شوق اور جب موقع ملے اپنے خاندان کا عمدہ سے عمدہ انتظام کرین -

قیمت حصہ اول کی ۸ر دوم حصہ کی قیمت ۱۲ر سوم حصہ کی قیمت عہ مکمل کتاب کی قیمت ۲ ؏ اور ولایتی کپڑے کی جلد جسپر خریدار کا نام طلائی حرفون مین چھپ سکتا ہے قیمت عہ

دلچسپ حالات شہزادہ وکٹر صاحب مرحوم جو قیصر ہند کے صاحبزادے تھے

انمین بہت عمدہ طور سے بیان شہزادہ کی سوانح عمری کا ہے کیونکر انھون نے اپنی جوانی مین ملاح کے کام رسا بٹنے اور جہاز کی مرمت کرنے کی خدمت کو بخوبی ادا کیا اور خشکی اور تری کے سفر مین جو مصائب اونپر پڑے کیسی جوانمردی سے برداشت کیئے الغرض یہ کتاب بھی پڑھنے کے قابل ہے قیمت ۲ر

سرگذشت حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا

معہ تصویرات خاندان شاہی

جنکے سایۂ عاطفت مین ہم لوگ آرام و آسایش سے اپنی زندگی بسر کرتے ہین اسکی بھی خوبی خرید کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے اکثر ہند کے روسا و امرا نے اپنے کتب خانہ کے لیئے اس کتاب کو خرید کیا ہے قیمت ۸ر

یہ کل کتابین ڈبلو فوربس نیا گانون لکھنؤ سے دستیاب ہو سکتی ہین

اشتہار

راحت روح عاشقان موسوم بہ ہزار شکل چرخ گردان جسکو مشتہر نے بڑی جانفشانی اور محنت سے لکھکر بعض احباب کے اصرار سے چھپوایا ہے دیکھنے سے اوسکا لطف و تکلف کھلیگا قیمت فی جلد ۸ر یکمشت ۲۵ جلد کے خریدارون کو ۶ر فی جلد اور جو صاحب کل جلدین خرید کرین ۴ر فی جلد کے حساب سے دین +

المشتہر

مرزا احمد حسین قمر مؤلف دفتر ہوشربا لکھنؤ عقب چوک قریب مکان میر انیس صاحب مرحوم

مضامین اڈیسن

نامور اڈیسن کے مشہور اور مفید دلچسپ مضامین کا بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیا گیا اور عمدہ سفید کاغذ پر خوشخط چھپا ہے - قیمت بلا محصول ۱۲ر ہے - پبلک کی قدر دانی سے بہت تھوڑی جلدین باقی ہین جن صاحب کو ان دلچسپ مضامین کے عمدہ تحریر کا لطف اوٹھانا منظور ہو اور ستین ظرافت کی چاشنی چکھنی ہو فوراً درخواستین حسب نشان ذیل بھیجکر بذریعہ ویلو پی ایبل طلب فرمائین +

المشتہر

محمد ارتضا علی

گولہ گنج - مکان خانہ امین آباد - لکھنؤ

مضامین غیر

سیر کہسار

(نمبر ۳) شملہ کیمپ ہز ہائینس ... بھوپال

۱۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء

مائی ڈیر ایڈیٹر - آج اوسکے کلف ۔۔۔ سے وہ داستان بیان کرون کہ سندباد جہازی کے سفرنامہ کا مزا ملے۔ یہ تو آپ بخوبی جانتے ہین کہ اونچے اونچے عہدون پر پہونچنے والے ۔ لمبے چوڑے نامون اور خطابون والے صاحب بہادر آجکل شملہ ہی پر لطف زندگانی اوٹھارہے ہین کتنے والیان ملک اور دیسی رؤسا بھی سیر و سیاحت تبدیل آب وہوا ۔ ملنے ملانے اور اعزاز بڑھانے کی غرض سے یہی آئے ہوئے ہین - اس سبب سے ہر طرف ایک عجب رونق پیدا ہوگئی ہے - مکان مکینون کی کثرت سے بھرے پڑے نظر آتے ہین - بازارون مین خوب چہل پہل ہے - زرق برق پوشاکین پہنے ہوئے راہ چلنے والے اور ادنکے رفیق رفقا ہر گلی کوچہ رکھشا پر سوار اور بعضے پاپیادہ گشت لگاتے پھرتے ہین - اوڑوار یاطیون والے ۔۔۔ کے لوگ اور فوق الہتڑک ۔۔۔ ادہر سے اودھر چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہین - صبح و شام کی تفریحی اوقات مین اوبھی شان دوبالا ہوجاتی ہے - گورے کالے سبھی قسم کے لوگ ہوا خوری کو نکلتے ہین اور کاروبار کی تھکن مٹانے کے واسطے دو چار گھڑی آفریحی مشغلون مین مصروف رہتے ہین - ایسے زمانہ مین یہان ایک والیہ ملک کا چند روزہ قیام بھی منتمات سے ہے - "یاروز" مین صبح و شام جشن نوروز کی کیفیت نظر آتی ہے دل خوش ہین چہرے بحال ہین طبیعتین شگفتہ ہین ہر طرف سے مسرت و شادمانی عیان ہے درودیوار پہ اسشراق کا عالم ہے سقف وجدار سے خوشحالی ٹپکتی ہے یہ صاحب بہادر آئے وہ لیڈی صاحبہ آئین یہ راجہ صاحب تشریف لائے وہ رانی صاحبہ جلوہ فرما ہوئین - وزارت ملاقاتون مین کٹتی ہے اور خوب فراغت و اطمینان سے بسر ہوتی ہے - جس روز سرکار عالیہ یہان تشریف لائی ہین اوسکے دوسرے دن یعنے ۲۶ ستمبر کو وایسریگل لاج مین خاص سرکار عالیہ کی ملاقات کے واسطے دربار منعقد کیا گیا - سرکار عالیہ معہ وزیر صاحب بہادر و اخوان ریاست وہان مدعو ہوئین یہ پہلی ملاقات ہز اکسلنسی کی ہز ہائنس سے شملہ پر ہوئی - ۲۷ ستمبر کو شام کے پانچ بجے ہز اکسلنسی وایسرائے بہادر سرکار عالیہ کی بازدید کی ملاقات کو "یاروز" مین تشریف لائے - ہز اکسلنسی نے بہت تپاک صرف کیا اور شملہ پر ہز ہائنس کے قدم رنجہ فرمانے کا عمدہ طور سے شکریہ ادا کیا اور اظہار مسرت فرمایا - چلتے ہوئے ہز اکسلنسی سرکار کو ۲۸ تاریخ کی گھوڑدوڑ مین شریک ہونے کے واسطے مدعو فرماگئے - ۲۸ تاریخ انانڈیل گارڈن مین گھوڑدوڑ ہوئی - ہز ہائنس معہ وزیر صاحب بہادر و دیگر متعلقین و پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر گھوڑدوڑ ملاحظہ فرمانے تشریف لیگئین - آپکا رپورٹر بھی گلیم عیاری اوڑھے پہونچ ہی تو گیا - جاکے جو دیکھا تو عجب دلکش سمان نظر آیا - کیا پاک و پاکیزہ مجمع تھا اور کیا صاف ستھری صحبت تھی کہ واہ جی واہ - صاحب لوگون کی تراش خراش - لیڈیون کے پھبن اور اونکا خرام نازہاے واقعہ بس دل مین چبھ گیا - آنکھین پتھرا گئین کسکو کسکو دیکھتا ایک سے ایک صاحب حسن و جمال پھر غمزے اور نخرے وہ کہ نہ دھرے دھرے جاتے ہین نہ اوٹھائے اوٹھائے جاتے ہین - نزاکت اس درجہ بڑھی ہوئی کہ جسکا حد و پایان نہین کوہ قاف کی پریون اور راجہ اندر کے اکھاڑے کا سین جسنے نہ دیکھا ہو وہ یہان آکر دیکھ لے بعض لیڈیز کے لباس مین واقعی سچ مچ دھوکا ہوتا تھا کہین پر تو نہین لگا سے حسن کا یہ عالم کہ بقعۂ نور چہرے کی آب و تاب جیسے مہتاب جھنک رہی ہو - سراپا حسن - اوسپر جوانی کی اُمنگ اور شباب کا ۔ وغن تار سونے مین سہاگا چستی و چالاکی سے رگ رگ مین پھڑک اور بوٹی بوٹی مین اچپلاہٹ کا انداز اور بھی غضب - تیکھی چتون - اوسپر عجیب نخی سے درست پھر دل کے قابو مین رہنے کی کون صورت تھی - بندہ درگاہ بھی ع

شجر ہے پرانا جو شمشاد کا ٭

اوسی کے تلے گلفام بنا کھڑا رہا اور سارے تماشے دیکھا کیا - حیرت سے ایک ایک کو دیکھتا تھا اور اوس جہان آفرین کی صنعتون کا خیال کرکے درود پڑھتا تھا - اللہ اللہ مٹی کے پتلے انسان کو بھی خدا نے کیا حسن و جمال دیا ہے اور غضب یہ کہ ؎

آدمی آدمی پہ مرتا ہے
نہین معلوم یہ بلا کیا ہے

متاع حسن کے ساتھ ہی مشتری بھی بھیجدئے ہین حسن و عشق کا بازار گرم کر رکھا ہے - ایک کو اچھی صورت دی تو دوسرے کو دل حسن منزل دیا ہے کہ فدائے رخ زیبا ہوجاے آنکھین طالب نظارہ دی ہین کہ بس دیکھا ہی کرے اچھے سودے کے ساتھ اچھے گاہک اور خریدار بھی بھیجدے - ہاے ؎

بُرا ہو حسن پرستی کا جسنے ساری عمر
ہمین کبھی نہ کسی پر نثار ہی رکھا

آپ یہ نہ سمجھیئے گا کہ بندہ کے پہلو مین دل نہین - یا زاہد خشک کی طرح بجھا ہوا دل ہے - اجی ؎

قیس کو فضل تقدم تھا وگرنہ یان کیا
سر شوریدہ نہین یا جگر چاک نہین

توبہ خدایا - قلم کدہر سے کدہر بہک گیا - لکھنے کیا بیٹھا تھا اور کیا لکھنے لگا بانام بداستان سابق انانڈیل گارڈن مین ہز ہائنس کے واسطے ایک مخصوص مقام آراستہ کردیا گیا تھا اور پردہ کا پورا بندوبست تھا ایک گھنٹہ تک

وہان سرکار عالیہ جلوہ فرما ہین- مہارانی صاحب بہار بھی گھوڑ دوڑ دیکھنے آئی ہوئی ہین گھنٹہ بھر کے درمیان مین لیڈی لینسڈون صاحبہ برابر سرکار عالیہ ہی پاس بیٹھی رہین اور بقصور والیسراے بہادر بھی فرط اخلاق سے کئی بار ہر ہائنس کے پاس تشریف لیگئے- ہر ہائنس نے ایک گھوڑ دوڑ کے انعام مین پانسو روپیہ کی ایک تھیلی مقرر فرمائی دو دفعہ ریس ہوئی - اسمین مہاراجہ پٹیالہ کا گھوڑا اول آیا- ۲۹ تاریخ ہر اکسلنسی نرکنڈا کی طرف تشریف لیگئین- وہان شکار وغیرہ کا سامان ہے ۴- اکتوبر کو شام کے پانچ بجے مہارانی کوچ بہار ہر ہائنس سے ملاقات کو تشریف لائین- نیز اور یوروپین لیڈیز و جنٹلمین ملنے آئے اور اچھی نکھری صحبت رہی - ہار پان اور عطر تقسیم ہونے کے بعد سب حضرات رخصت ہوئے - ۵- اکتوبر کو سرکار عالیہ لیڈی ڈیورنڈ صاحب سے ملنے تشریف لیگئین- چونکہ لیڈی ڈیورنڈ اور سرکار عالیہ سے بہت لطف اور دوستانہ برتاؤ ہے اس سبب سے اس ملاقات مین کچھ اٹیکیٹ ملحوظ نہین رکھا گیا- اور سرکار عالیہ نے خود ہی سبقت ملاقات مین کی- اس تاریخ اسسٹنٹ گورنر صاحب پنجاب سے بھی ملاقات ہوئی کیونکہ ہز آنر نے بہت کچھ اپنا اشتیاق ملاقات ظاہر کیا تھا- ۶- اکتوبر کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر صاحب پنجاب اور لیڈی ڈیورنڈ صاحبہ سے بازدید کی ملاقاتین ہوئین- اسی تاریخ مہاراجہ کوچ بہار بھی یارو ہین تشریف لائے- مہاراجہ بہت ہی سادی وضع مین تھے- سفید پوشاک بالکل سادی تھی صرف تمغہ کے جی سی آئی ای سینہ پر لگائے ہوئے تھے - اور صرف ایک سفید شال کاندھون پر پڑی تھی - ان لوگون کے جانے کے بعد کچھ اور حضرات بھی آئے اونکے نام کہانتک لکھون - ۷ تاریخ کنور ہرنام سنگھ مع لیڈی صاحبہ ملنے آئے- آج ہی شام کو لیڈی ڈیورنڈ صاحبہ کے ہان ایک چلڈرن پارٹی (بچون کی صحبت) منعقد کی گئی تھی اسمین قدرمیان صاحب مدعو کئے گئے تھے یہ وہی صاحبزادہ زینت جنکی رسم تسمیہ خوانی سال گذشتہ مین بہت تزک و احتشام کے ساتھ سرکار عالیہ نے فرمائی تھی آج اتوار کا دن ہے آنے جانیوالے عبادتون مین مصروف ہین - اس سبب سے سناٹا ہے- عنقریب ہم لوگ یہانسے کوچ بولنے والے ہین +

آپ کا رپورٹر

نیا چٹخارا

(۱) میرا جزو اول ایک بہت ضروری عضو بدن ہے-
میرا جزو ثانی ایک سادی غذا ہے-
میرا جزو ثالث ایک ایسی چیز ہے جو بادشاہون کی پشت پناہ ہے
مین خود وہ چیز ہون جسکے بغیر شاہی و حکومت سب بیمزہ ہے- میرے دم سے ملک مین سرسبزی ہوتی ہے - خدا بھی اوس سے خوش ہوتا ہے

جو مجھے دوست رکھے بتاؤ کہ مین کون ہون-
(۲) ہندوستان کی چند مشہور شہر سے نئے پیرایہ مین-
۱-ایک صیغۂ ماضی- ۲- ایک صیغۂ امر + موت - ۳-ایک عضو + بیٹا-۴- ایک آلہ نجاران -۵- ایک زیور-

---

ا- ع از کاکوری

حل نیا چٹخارا

مطبوعہ ۵- اکتوبر ۱۸۹۳ عیسوی

ب (گ) ل	بگل
ش (د) ر	شور
ب (ر) ت	برت
چ ا ن د (ن) ی چ و ک	چاندنی چوک
گ و ر ن (ر) ج ن ر ل	گورنر جنرل
ع ا ر ض (ج) ا ن ا ن	عارض جانان
ر (ن) ج	رنج
ن (ر) د	نرد
ق (ل) م	قلم

گورنر جنرل

س- ع از لکھنؤ

دو چٹخارون کا حل

مطبوعہ ۵- اکتوبر ۱۸۹۳ء

(۱) توریت - انجیل- فرقان
(۲) موسیٰ- محمدؐ -عیسیٰ- داؤدؑ
(واضح رہے کہ آخرالذکر دو نام بلا ترتیب نکلتے ہین - قاعدہ کی روسے یہ صحیح نہین ہے- تاوقتیکہ تشریح نکردیجاے)

س- ع- از لکھنؤ - ا- ع از کاکوری

پنچ — ”دیکھو! ہندوستان میں بقامت کمتر بقیمت بہتر ثابت ہونا“

کامنی

ہمین پورا یقین ہے کہ اس پر یا نام کے عنوان سے عاشق مزاج شاہباز بزرگواروں کی نظر اس مضمون پر فوراً پڑے گی - یہ ایک ناول کا نام ہے جو پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی سابق نامہ نگار اودھ پنچ (و بعد) اڈیٹر جیا اخبار نے حال مین تصنیف کیا ہے خدا جانے انھون نے کیا جادو دنیا دیکھی کہ کسی اپنے بیٹے کے ہاتھ اس ناول کو اونے پونے نہ بیچ ڈالا - ابکی انکا قصد ہے کہ خود چھپوائین اور حق تصنیف بیٹے کی گون یا کھاری کنوئین مین نہ پھینکین - کسی بیٹے گردش سوجھائی ہے - بارے شکر ہے کہ صبح کا بھولا شام کو تو گھر آیا - اس ناول کی خریداری کی درخواستین مسٹر حامد علی خان بیرسٹرایٹ لا کے نام لکھنو توپ والی کوٹھی کے پتے سے بھیجی جائین -

قیمت - جو صاحب فوراً درخواست بھیجین [illegible] چار ر

" مابعد " " " " ے

گیا

[illegible] آپ [illegible] آپ کے مضمون [illegible] کالا [illegible] پھر کالا بھی ایسا جیسی توہین بلیکنگ نہ ہونے کی روشنائی (حضرت آپ تو جانتے ہین کچہری کچھ یہان دسہرہ کی تعطیل مین بند ہوگئی تھین اور اب بہت سی کھل بھی گئین - لیکن کچھ کھلی ہین تو پھر بند ہونگی - یہ اینجانب کی پیشینگوئی ہے - قہقہہ قہقہہ - اگر یقین نہ ہو تو جنتری منگاکر دیکھ لیجیے - اجی قبلہ بڑے میلہ کی تعطیل ضرور ہوگی - واہ رے سچے منجم یون نہ ہو - شاباش - مرحبا (اے تو باہ مرحبا) ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

کتنی بڑی پیشینگوئی ہے ! قربان - ارے بھئی یہ تو ایک بچہ بھی جانتا ہے - حضرت آپ تو بیکار بھی چھیڑ خوانی کرتے ہین - آپ کو تو خاک بھی اطلاع نہین جناب مین آپکی خدمت مین عرض کرون - یہان بہت سے ایسے بھی ہین جو اتوار سے بھی مطلع نہین - اگرچہ اونکی یہ حالت نابالغ کے نوکر ہونے کی وجہ سے ہے - اچھا حضرت یہ تو فرمایئے بڑا میلہ چہ معنی دارد؟ بڑے دن کی تعطیل البتہ ہوتی ہے یہ بڑے میلہ کی تعطیل کیسی؟ - بس بس جناب زیادہ گفتگو محض بیکار ہے - یارون نے لڑتم جھگڑتم بڑی چھیڑ سے لی اب بڑے میلہ کی بھی خبر لینے لگے - لاحول یہ آدمی ہے یا گلوب وہمی اکسنر (محور) پر گھوم رہا ہے - بھئی مین بات دریافت کرتا ہون تم چڑچڑی کیون ہوجاتے ہو ہوش مین آکر ذرا بڑا میلہ تو سمجھا دو - حضرت آپ تو بہت دق کرتے ہین لیجیے سنیئے اجی بڑا میلہ وہی چھتر کا میلہ ہے جو سون پور مین ہوا کرتا ہے - تو باوا آپ نے تو کچھ عجیب عنوان سے بیان کیا - مین نے خیال کیا تھا شاید

آپ کو (نصیب اعدا) مالی خولیا ہوگیا - خیر بہرکیف فرمایئے دسہرہ کی تعطیل تو خیر و خوبی سے کٹی - جناب کیا کہون میری تعطیل تو جیسی کٹی وہ مین ہی جانتا ہون مگر قصبہ شیرگھاٹی (ضلع گیا) مین کچھ گل کھل گیا ہند و مسلمان آپس مین کالی کے واسطے لڑ گئے - پہلے سنتا ہون - تو تو مین مین کی ٹھہری بعد ازان لات گھونسے کی - اخیر مین تو سر رنگ گئے - کچھ مسلمان زخمی ہوتے اسپتال مین ہین - مقدمہ زیر تجویز ہے - ابھی رائے زنی مناسب نہین - شہر پٹنہ مین بالکل امن رہا - وہان سٹی مجسٹریٹ اپنا رنگ جمائے ہوئے ہین - یہ شہر اب کلکتہ ہوجائے تو عجب نہین - نالیان جابجا بن رہی ہین - فوٹ پاتھ کی بھی تیاری ہے - پولیس اسٹیشنون مین تار لگایا جاچکا - مگر لفٹنٹی اور ایوان گورنری یہان ممکن نہین - ہان عجائب خانہ تو ہوسکتا ہے - یہی گاؤکشی کے لڑنے والے وہان رکھدیے جائین - ان لوگون کی جماعت بیشک بہت کمیاب ہے - لیکن ان لوگون کا پتا لگانا بہت مشکل ہے ہان خوب یاد آیا مسٹر کمنیر جو پہلے پٹنہ کے ناون مجسٹریٹ تھے آجکل پٹنہ ڈویژن (مع چمپارن سارن مظفرپور - گیا - دربھنگہ پٹنہ) کے اسپیشل کمشنر ابھی گاؤکشی کی تحقیقات کے لیئے مقرر ہوئے ہین - بس انسے خوب پتا ملیگا - پھر کیا ہے عجائب خانہ معمور ہوسکتا ہے -

اچھا بھئی دوسری خبر سناؤ اجی دوسری خبر کیا سناؤن سنیئے - آٹھوین اکتوبر کو پٹنہ گیا ریلوے لین پر - مسوڑھی اور ندول کے درمیان مین ایک عورت گاڑی سے کٹگئی - ٹرین مین ایک گیت نوٹ کررہا تھا اوسے پورے طور سے دیکھا نہین - آپ جانتے ہین مین طبیعت دار ہون نا - ایک شخص پائدان مین ایک گیت گا رہا بس اوسے نوٹ کرنے لگا -

وہو ہذا

گیت

کون اوپاے کرون گوُ د ماتا اب تو نہ یہ تو ہے ملتو سنگھا تا

کون اوپاے ... الخ

پاؤن تو ہے ماکون جتن سے دہ موری تھک گئی گھر ہون مین جاتا

کون ... ... الخ

ہاے پتا پل اب تو کھبر لے پٹرون سے اپنے چھٹی گو ماتا

کون اوپاے ... الخ

راقم

عاشق

پنچ مل خدا اندامل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ- ۱۹- اکتوبر ۱۹۰۳ء

بہانۂ بسیار

سائل- اجی جناب آپ کو اپنی وضع- اپنی ریاست- اپنے وعدہ کا بھی کچھ خیال ہے؟ ع

وہ جو ہمسے تمسے قرار تھا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ رفاہ کا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

واللہ دیکھیے اب تو ہم نے بہت کچھ ترقی کرلی- آپ کا کہا مانا آپکی نصیحت پہ چلے- آپ نے جو کچھ سکھایا سیکھ لیا- آزمائش مین امتحان مین جانچ مین سب طرح پورے اوترے کسی بات مین ادھورے نہین رہے اب آخر آپ کو کس امر مین پس و پیش ہے؟

صاحب بہادر- کیا کہتے ہو- کچھ صاف صاف کہو- تو کیا جواب دیا جاے- گول گول باتون سے مطلب نہین کھلتا اور یون جو ہماری سمجھ مین بہتر معلوم ہوا اور ہوتا ہے اوسمین تمھارے واسطے دریغ نہ کبھی کیا نہ کرینگے- تمسے زیادہ ہمکو خود تمھاری فکر رہتی ہے ع

تمھاری فکر مین گھل گھل کے ہوگئے ہاتھی

سائل اجی جناب مجھے ہاتھی اور گھوڑے کسی سے واسطہ نہین- بات وہ کیجیے جو میرے نفع کی ہو اور باقی دنیا مافیہا کے جھگڑون بکھیڑون سے مجھے واسطہ نہین بقول شخصے اندھا کیا چاہے دو آنکھین- آپ نے کہا تھا ہم بڑے بڑے عہدے دینگے- تمھاری بھلائی پر چلین گے- .....

صاحب بہادر- اچھا اچھا اس بک بک سے کیا مطلب ہم سمجھے جو کچھ تمھاری مرضی ہے- اب تمھارے دماغ مین اور ہی ہوا سمائی ہے- تمھارے حوصلے دوسرے ہی رنگ پر آئے ہین- اور ہمکو تمھاری درخواستون پر توجہ کرنے مین تامل اور گفتگو نہین مگر پہلے ہمکو اسقدر معلوم ہو جانا چاہیے کہ آخر اسطرح کی باتین تمھارے دماغ کے مواد فاسد کے ابخرات ہین یا سارا آوے کا آوا ہی بگڑ گیا- پزاوے کا پزاوا کھنگر ہو گیا- اور آخر تم جو کہتے ہو کسکی طرف سے کہتے ہو-

سائل اجی جناب آخر مین اس تمام گروہ سے باہر ہون؟ آپ سب کیطرف سے تصور فرمائیے-

صاحب بہادر- واہ یہ کون سی دلیل ہے- تم تو پارسی معلوم ہوتے ہو- تمکو اور قومون کی ضرورتون حاجتون- حالتون- خواہشون کا کیا اندازہ- تم تھوڑے دنونسے آئے ہو اور وہ بھی تجارت وجارت کر کے زندگی بسر کر لیتے ہو تم کو اس ملک سے واسطہ ہی کیا- خانہ بدوش کی قطع پر رہنے والے ابھی کوئی بات ہوئی اور تمنے بوریا بدھنا سمیٹا- مرغابیون کی طرح پہاڑ سے اوترکر میدان مین آئے میدان سے اوڑے پہاڑ پر بسیرا لیا-

سائل- اچھا مین ہندو ہون اب تو ہزارون برس کا باشندہ اور یہین قیامت تک رہنے مرنے جینے کا ٹھیکہ لینے والا اسامی ہون- اب تو میری بات سنیے گا-

صاحب بہادر- واہ تم ہندو ہو تو ہوا کرو کیا ملک بھر مین ہندو ہی ہندو ہین- ارے مسلمانون کو بھول ہی گئے- بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اونکا نہ لحاظ رکھا جاے- اور تمھارے اونکے اکثر معاملات مین اصولی اختلاف اور ضد واقع ہے تمھارے کہنے سننے پر چلنے سے بہت سے حقوق پامال ہو کر برباد ہو جاینگے- اینجانب کی یہ پالیسی کبھی ہوئی ہے اور نہ ہوسکتی ہے-

سائل اچھا جناب مین ہندو مسلمانون کی طرف سے استدعا کرا دون تب تو آپ مہربان ہونگے-

صاحب بہادر- یہ "مہربان ہونگے" کیا معنی- ہم گویا مہربان نہین- کوئی ہے انکو لیجاؤ جیل خانہ-

سائل- خطا ہوئی معاف فرمائیے یہ مطلب نہ تھا کہ آپ مہربان نہین ہین مہربان تو آپ ایسے ہین کہ آجتک ہمکو کوئی حاکم ایسا نہین ملا- وہ وہ برکتین ہم کو بے مانگے دی ہین کہ شکریہ ادا نہین ہوسکتا- غرض اس سے یہ تھی کہ یہ خاص مہربانی فرمائیے جسکی استدعا ہے-

صاحب بہادر- ہان یہ دوسری بات ہے اسکا مضائقہ نہین- باقی آیندہ ایسی گڑبگڑ بات زبان سے نکالنا- اسطرح بات کرنا چاہیے کہ صاحب کی سمجھ مین آجاے اور ادب اور قاعدہ ملحوظ رکھنا چاہیے-

سائل- بہت درست ہے بہت بجا ہے- اسدفعہ خطا معاف فرمائی جاے اور میری استدعا پر پھر غور کیا جاے-

صاحب بہادر- ہم ایک، دو شخص کے کہنے سے کچھ نہین کرسکتے ممکن ہے کسیکو اختلاف ہو-

سائل اے جناب خداوند نعمت حضور ایسے اور ویسے حضور یہ دونون ہی یعنی ہندو مسلمان دونون مستدعی ہین-

صاحب بہادر اچھا وہ مسلمان کس حیثیت اور مقدرت اور لیاقت کا ہے-

ہم کو اسمین بڑا شبہہ ہے - ایک ہمارا ایسا دوست بڑا خرانٹ جو مسلمانون کا پیر پادری کہا جاتا ہے ہمسے ایک دفعہ کہتا تھا وہ تمھاری خواہش کے خلاف ہے -

سائل - حضور وہ اب جو چاہین کہین پہلے تو وہ یہی کہتے تھے اور اوس زمانے مین جب ہم اس لائق ہی نہ تھے

صاحب بہادر - وہ بات گئی - بات گئی - اب اوسنے اپنی راے بدلی ہوگی زمانے نے اوسکی آنکھین کھول دی ہونگی -

سائل - اے جناب وہ جب حضور مسلمانان کا پیر پادری ہو بھی -

صاحب - تم کو کوئی اسطرح کی بات کہنے کا منصب نہین تم چپ رہو -

سائل - اچھا اور اونکہ ہم نہ ہوان ہم تو ہو کو تو منصب ہے -

صاحب بہادر - بس زیادہ مت بکو چلا جاؤ -

(سائل بیچارہ ہندوستان سے مایوس ہوکر پارلیمنٹ کیطرف رخ کرتا ہے)

ا ـــــــــــــــــ م

چہ گنم پیش کہ نالم بہ کہ فریاد برم ۔ مرغ بے بال و پرم
ہمصفیران قفس آکہ بیا زہرے ۔ ازمن نوحہ گرے

کھلا خط سربستہ مضمون

(بنام حضور نظام دکن)

حضور بندگانعالی - اگرچہ مشکل ہے کوئی سال کوئی مہینہ کوئی دن ایسا گزرتا ہے کہ میرے مشورے کی آپ کو سخت حاجت نہوتی ہو مگر مثل مشہور ہے ع
شام کے مردے کو کبتک روے

کوئی آئے دن اپنے مشورے اور صلاح کا پارسل اور وہ بھی ویلو پے ایبل نہین یونہین گریٹس کہان تک روانہ کیا کرے - ہان کبھی کبھار کا - فضا لقہ نہ باشد - حالات پیچیدہ و معاملات ژولیدہ دیکھتے دیکھتے آخر مین اوکتا گیا اور آج جی مین آیا کہ پھر آپ کو مخاطب صحیح بناکر دو ایک باتین کہ آؤن -

فروعات سے مجھکو بحث نہین اور نہ میرا دماغ عالی اور نہ فکر آسمان پیما اس نزول کو بخوشی گوارا کرسکتی ہے کہ ذرا ذرا سی بات مین خواہ مخواہ ٹنگڑی اڑائی جاے - لہذا صرف چند اہم اور اصولی باتون کی نسبت دو چار کلمے گوش گزار کرتا ہون -

آپ کی ریاست کے خمیر مین یہ بات پڑگئی ہے کہ ہر ادنے اور اعلے معاملے مین سازش اپنا دخل اسطرح کرلیتی ہے - جسطرح خلا مین ہوا - اور اسیوجہ سے بعض لوگون کی قطعی راے ہوگئی ہے کہ سازش دولت آصفیہ کی جزولاینفک ہے - ایک حد تک ایسی راے قائم کرنے والے حق بجانب بھی ہین - یہ وہ بڑا جنگی ٹدلم مغالطہ ہے کہ بڑے بڑے حکما اور فلسفی بعض اوقات دہمین پھنس گئے ہین - اور اسیوجہ سے خلا بحث کو محال سمجھنے لگے ہین - مگر کام کرنے والے لوگون نے ثابت کیا دکھا دیا ہے کہ خلا بحث ممکن ہے صرف ترکیب اور تدبیر مناسب چاہیئے - اسیطرح سازش کا بھوت جو تمھارے ادنے اور اعلے اراکین ریاست پر سوار ہے آپکے عمل سے اوتر سکتا ہے - اگر درکار ہے تو آپ کی طرف سے استقلال ہمت اور یکسوئی خاطر اور استحکام ارادہ -

واضح ہو کہ سازش اور غمازی اور نمامی اونھین دربارون مین زیادہ نشو و نما پاتی ہے جہان لوگون کو اطمینان ہوتا ہے کہ کہنے سننے کا اثر ہو سکتا ہے - اور اس اثر کی پانچون علتین سامع کی ضعیف الاعتقادی کی معلول ہوا کرتی ہین - ہر طرح کی سعی اور تکاپو مین امید ایک قوی مہمیز اور دریا اک سد سکندری ہوا کرتی ہے یہی امید ضعیف الاعتقادی سامع کی لینت اور لچک کو دیکھکر اسطرح پھیکتی اور پھولتی پھلتی ہے ! بقول فارسیان " برخود بے بالد " کہ جسطرح نرم اور بزدل شکار کو دیکھکر بھیڑیا اک جھرجھری لیکر تمام رونگٹین اور بال کھڑے کرلیتا - آنکھین سرخ - چمکدار اور نمایان بنا لیتا ہے - اگر یہ سب سلسلہ اسطرح قطع کردیا جاے کہ سنی توجہ سبکی لیجاے اپنے دل کی اور کسی کو اسکا شبہہ نہ گزرنے پاے کہ ہماری سعی مشکور ہوئی تو یقیناً بہت سے لوگ مایوس ہوکر اس شغل سازش سے دست بردار ہوکر اپنے اپنے کار منصبی کے سرانجام مین سرگرم ہون -

دوسری یہ بات ہے کہ تساہل اور سارا امروز را بفردا گذاشتن کا عارضہ اسقدر آپ کے ہان مستولی ہے کہ اب سستی اور چستی مین مطلق کسی کو تفاوت ہی نہین محسوس ہوتا - یہ دونون لفظ آپ کے ہانکی ڈکشنری سے مثل حرف غلط حک ہوگئے ہین - جسطرح ہندوستانی شاعر گل کے حسن اور بلبل کے عشق و فریفتگی کو خیال ہی مین نہین لاسکتے - ایک یورپین فلسفی طبیعیات کی سرد خشک ہوا کے جھونکے سہنے والا الہیات کے سرسبز اور شاداب مرغزار کے لطف سے محروم ہے اوسیطرح آپ کے ہان لوگ مستعدی اور چستی کے نعمات کے لذات سے نابلد ہوگئے ہین - نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ ہر کام مین مرہٹی گھس گھس کی بدولت موقع خالی پاکر بمصداق خانہ خالی را دیو میگیرد ہزارون ابتریان بے انتظامیان اپنا دخل کرلیتی اور طرح طرح کی پیچیدگیون کی مورث ہوجاتی ہین - ایک بات سلجھانے کا ارادہ ہوتا ہے - ہزارون الجھاؤ اوسکی عوض پیدا ہوجاتے ہین اور اصل مطلب اسطرح غائب غلہ ہوجاتا ہے جسطرح ریت مین ٹیتیان یا لحاف مین نمدا - یا خاک مین پارہ - یا زمین پر رکھی ہوئے کچے گھڑے کا سرکہ یا شاسپین کی کھلی بوتل سے نشہ -

اور پھر اُس پر طرہ یہ کہ ایک انتظام تمدبر ہوا اتب تساہل اور سستی کے عرق نعناع مین پڑا اسطرح تاسے ہنوز وہ اچیار اوٹھا نہین کہ دوسرا

لسونطیار ہوا پھر اسیطرح تیسرا اور یہ جانتے کہ شمار کسور اعشاریہ نامتناہی کی حالت پر پہونچ گیا۔ مگر اجراے کامل بکو لینا چاہیئے نہوا اور نہ اوسکی فکر ہوئی۔ اب عیب صواب کھلے تو کیونکر اور انتظام کی چول بٹھانے مین تجربے کی مدد ملے تو کہان سے۔ اسمین کچھ انتظام کے مجوزون کی حماقت اور کچھ کارفرماؤن کی مجرمانہ غفلت اور چشم پوشی اور بیدلی۔ اور بہت کچھ کارگزارون کی تمردانہ اور پرشور کورنگی سبب ہوا کرتی ہے۔ اچھا ہویا برا جب تک کسی انتظام کا اجراے کامل ایک زمانہ کافی تک نہوے اور اوس سے نتائج نہ پیدا ہولین تب تک اوسکی نسبت کوئی ہو کیسا ہی دور اندیش ہو ہرگز ایقان کے ساتھ راے نہین قائم کرسکتا۔ پھر ایسی صورت مین کوئی انتظام کرنا محض اندھیرے مین مجہول نشانے پر گو تیر اندازی کرنا ہے۔

اوسنے اور ایسے عہدہ دارون کا تغیر تبدل عزل و نصب جنکے [illegible] ترغیب دینا مناسب بلا ضرور ہی ہے مگر [illegible] کارگزارون سے نتائج حسنی کے خمیر کیطرح زمانہ طویل چاہتے ہین ہرگز اس لائق نہین کہ گورکھ دھندے کے ورق بنائے جائین خصوص دیوان یا وزیر کوئی گلدستہ مین نہ پھولون کے ہار کہ ایک ہی دن زینت منبر ہون اور ایک ہی شب [illegible] غزل [illegible] پھینکدے آج کل خود مختار مطلق العنان جمہوری سلطنتی حکومت مین ایسے انقلابون نے کوئی فائدہ نہین پیدا کیا یہ خرابی دو وجہون سے اکثر پیدا ہوتی ہے اول [illegible] انتخاب و تقرر مین قوت [illegible] کی غلطی دوسرے اوسکے خدمت کے مصالح پر غلط فہمی سے اور دونون صورتون مین الزام جسپر آتا ہے آپ خوب سمجھ سکتے ہین۔ آپ کے ہان ایک بہت بڑی بات جو ہر وقت ہر قدم پر اختلاف اور سوء مزاج کی تخویف دیا کرتی ہے اور سازشون کے واسطے ایک حد تک سامان کافی بہم پہونچانے مین مستعد اور سرگرم رہتی ہے یہ ہے کہ اختیارات دیوان کا صاف اور واضح طور پر تصفیہ نہین ہوا۔ اسکا علاج بجز اسکے اور کچھ نہین کہ اسدفعہ انتخاب مین دلی خواہشون سے قطع نظر کرکے دماغی مشورون سے کام لیا جاے اور اسی انقلاب مین تصفیہ اختیارات بھی کردیا جاے سر آسمان جاہ اس عہدے کے لائق تھے یا نہ تھے مگر اب ہر مصلحت سے یہی مناسب ہے کہ دوسرا کوئی شخص مقرر ہو کیونکہ اور سب باتون سے چشم پوشی کرنے پر بھی یہ یقین ضرور اپنی بھیانک اور متنفر انگیز صورت دکھاتا ہے کہ سازشون کا بازار ضرور گرم رہیگا اور اسدفعہ علی گڑھ امروہہ اٹاوہ سے بھی برابر بلا اداے محصول درآمد مال آیا کریگا اور پولیٹکل بازار کی دکانین اس مال سے آئی پڑی رہین گی۔

خزانہ جسم ریاست کے حق مین معدہ کا حکم رکھتا ہے۔ سعدی کہتے ہین سہ

مایۂ عیش آدمی شکم است
گر بتدریج مے رود چہ غم است

اکثر امراض مین اسیکی خرابی سبب ہوا کرتی ہے اسکی درستی ایسی حالت مین جبکہ چٹورے پن اور پرخوری اور ذائقے کی صرف لذت کی خاطر سے عادتاً یہ خراب ہوگیا ہو اور قوت منفعلہ بھی ضعیف ہوگئی ہو۔ بہت بڑے پرہیز اور ضبط کی طلبگار ہے۔ مقروض کا قرض اور بخشش و انعام دینا۔ اور مثل زرداروں کے اسراف اور فضولی روا رکھنا بچہ بھی جان سکتا ہے کسقدر حرکت مجنونانہ ہے۔ اس بارے مین آپ زیادہ تصریح اور تفصیل کی محتاج نہین۔ آپ کی سرشت ایسی ہے کہ اگر آپ مصارف و مخارج [illegible] دیکھ لیا کرین تو وہ بیدار کرنے کو کافی ہو۔ اسوقت صرف پیش پا افتادہ مضامین کیطرف چند اشارے بیان کئے گئے ہین۔ آیندہ بشرط فرصت اور بھی کچھ گوش گزار کیا جائے گا ؞

راقم

ارسطو

اطلاع ضروری

حضرات آپ جانتے ہین اور اگر نہ جانتے ہون تو جنتری ملاحظہ فرما لیجیے کہ سال کی آخر سہ ماہی شروع ہوگئی بلکہ ایک ثلث اوسکا بھی ختم ہے اور اکثر کرمفرماؤن نے اب تک قیمت اخبار نہین مرحمت فرمائی از راہ عنایت اس جانب توجہ فرمانا چاہیے۔ اگر مصارف مطبع و اخبار کی ضرورت سے روپیہ کی حاجت نہوتی تو قیمت اخبار طلب کرنے کی تکلیف نہ گوارا کیجاتی۔ کیونکہ یہ دنیا ایسی واہیات جگہ ہے جہان بغیر روپیہ پیسے کے کام نہین چلتا۔ ورنہ اخبار یونہین ہوا۔ دریا۔ پہاڑون کی طرح مفت نذر ہوا کرتا۔

راقم

منیجر اودھ پنچ

موی صاحب سے سواے انگریزی کے اُردو کا لفظ نہین بولا جاتا
مگر انگریزی بھی کایستھ بھائیون کی فارسی سے بڑھ کر ہوس کو جاتا ہو
کچھ فوٹو گراف ابھی آتا ہون ذہین ایسے کہ ہر وقت عقل کے پیچھے جوتیان
لیئے پھرتے ہین ۔ پھر مزا یہ کہ ہر دفتر مین نوکری کی خواہش ایک
عرضی آپ کی ضرور موجود ۔
(یہ بات اختتام کو نہ پہونچی تھی کہ زینہ پر سے چرچون کی آواز سنائی دی
کون ماسٹر صاحب سب خرگوش اسے توبہ خاموش)

میر صاحب ۔ (اشارہ سے) ابھی آپ کی بیان شیخ صاحب سدا رہے تھے ۔
قسم آپ کی جوتی آتان کے سر کی لاکھون تعریفیان کر رہے تھے ۔

ماسٹر ۔ ہمیشہ سے عقل کے دشمن جہان کوئی عقلمند بیٹھا ہو ہٹتے ہون
میر صاحب چغلخور دن کی آیا مزا ہے اور جو غیبت کرتے

میر صاحب ۔ توبہ توبہ استغفر اللہ خدا ہر بلا سے بچائے اس سے بڑھ کے کوئی
گناہ نہین ایسے آدمیون کا وہان ہی گذارا نہین اللہ میان
کے یہان ایسے آدمی کو اولٹا لٹکا کے ہنگو بھگو کے اتنی جوتیان پڑینگی
کہ انتہا نہین ۔

میر صاحب ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ آپ تو مجھے بھی گنہگار بناتے
ہین توبہ ان لوگون کا وہان بھی ٹھکانا نہین انکی سزا سب سے عجوبہ ہے
رنڈیان تو آتا جنی ہوئی بھنور کلی کلے مین پڑی ہے مین کھو کر دیکے ہوئے
اور بھٹر و سے جلاد دن کی قطع منہ پر تو بانٹا اسا ان کتونکی ڈوریان
پکڑے ہوا کھلا رہے ہونگے سب سے بڑھکے مزا یہ کہ ہزار ہزار من کا
لعنت کا طوق جڑاؤ سونے کا ملمع کیا ہوا گلے مین پڑا ہوگا کہ جسکے
بوجھ سے ہل نہ سکینگی اور حکم ہوگا کہ جلد چلو بڑھو ۔

شیخ صاحب ۔ (چپکے سے) ابھی بتا دو یہان سے خرافات نہ کرنے لاحول
ولا قوۃ ماسٹر کو تو ایسی ہی مہمل باتون کی پڑی رہتی ہے عجب
بیہودہ شخص ہین ۔

ماسٹر ۔ (اب بالکل جھپٹ چلنے لگی اور منہ در منہ گفتگو ہونے لگی) تم خود
بیہودہ ہو بس مجھسے زبان لڑانا مین تمھارے منہ لگنے کے
قابل نہین جاہلون سے مین گفتگو نہین کرتا کسی قسم کی لیاقت
نہین الف کے نام لٹھا نہین جانتے رنڈی کی روٹیون پر پڑے ہین
شرم نہین آتی بے غیرتی کی عمر دراز کان پر جون نہین رینگتی ۔
استغفر مین

شیخ صاحب ۔ خدا کی شان بینڈکی کو زکام ہوا سیاق یہ وقت کی خوبی ہے کہ ہے
جلاہے شدبدا انگریزی پڑھ کے شریفون سے سامنا کرنے لگے لاکھ
ہاتھی لٹے گا پر سوا لاکھ ٹکے کا ابھی ہم تم لوگ دست نہین کرتے گذرے

میر صاحب ۔ شیخ صاحب آپ اپنی طرف دیکھیئے جانے دیجیئے جو ہوا سو ہوا

ماسٹر تم بھی بے وقوف ہو گئے بھی واللہ تم لوگون کی بھی عجیب
غفلت ہے دن رات آپس مین دال جوتی ملا کرتی ہے ایسی ہی
لوگون نے انگریزی تہذیب اور ہندوستانی اخلاق کو بدنام
کیا ہے ۔

راقم

ساننا اپنا ہو بھی جائے گا ۔
تم بھی ہو یار او رہم بھی ہین ۔

مقدس میلا

نہ پوچھو اہل محشر ہمسے دیوانون کی بیتابی
یہان مجمع سنا یان ہی تلاش یار مین آئے

ڈیر اڈیٹر ۔ یہ خوشنما اور پاک میلا دیوہ شریف مین دلچسپ اور فرحت بخش
ماہ کاتک کی پہلی تاریخ سے شروع ہوتا ہے اور علی الاتصال تین دن تک قائم
رہتا ہے ۔ آبادی قصبہ دیوہ سے کچھ ہی دور شمال سمت ٹیلے پر سید اور ایک بزرگ
کا مزار ہے ۔ ٹیلے کے پچھم طرف ایک وسیع جھیل دو میل تک عالم آب کا
نمونہ دکھارہی اور قدرتی زمان کے واسطے چشم پر آب سے اشارہ کر رہی ہے
جسمین ہزارون لاکھون تازہ سرخاب خواصل اور طرح طرح کی مرغابیان اپنے
پاکیزہ اور خوشرنگ پرون کی ساریان پہنے ہوئے نہا رہی ہین ۔
اسکے تاریخی حالات صرف اسقدر دریافت ہوئے ہین کہ اسلام کی پانچوین صدی
مین جب آسمان عروج سے اسلام کے آفتاب کی شعاعین تیز اور تند پڑ رہی تھیں
یہ عالی نسب سید مجاہدانہ جوش مذہب سے تیغ بکف لواء سرہند وستان مین
داخل ہوا آخری نتیجہ جنگ وجدل کے بعد قصبہ دیوہ کے فاتح مشہور ہوئے اور
مسلمانون کی آبادی کی تاریخ کا بنیادی پتھر انکے مقدس اور پرزور ہاتھون سے
رکھا گیا ۔ اب اگرچہ انکی اولاد در اعقاب سے کوئی بھی باقی نہین مگر ایک کثیر
جماعت جسکے جسم اور رگون مین خون عرب دوڑتا ہے گزرے ہوئے فاتح کی عزت
نگاہ رکھنے والی موجود ہے ۔
ٹیلے کے نیچے گور غریبان ہے جسمین ادنی طبقے اور درجے کے لوگ اپنے
دین و دنیا کے پیر و سردار کے دامن عاطفت مین آرام سے سو رہے ہین جو
صبح قیامت کو بیدار ہونگے ۔ دودمان میر علاء الدین علا بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے
چراغ سیدنا و مرشدنا حاجی الحرمین حضرت وارث علی شاہ کے والد ماجد کا
مرقد منور بھی اسی جگہ اتفاقیہ واقع ہوا اور یہ میلا بھی دس سال سے اونھین کے
عرس کا ہوتا ہے ۔
میلے مین دور دور کے رہنے والے حضرت وارثیہ کے مریدین اور معتقدین
اور ہر قسم کے حاجت مند اور تماشائی جمع ہوتے ہین جسکا تخمینہ پچاس ہزار کے
قریب ہے اسمین فیصدی ۷۵ عورتین ہونگی باقی بچے اور جوان مرد میلے کی

روس و فرانس کا ترانہ دوستی

پُرانے شکوؤں پہ خاک ڈالی بنا محبت کی ہے جمالی + قدیم بغض عناد دونوں ہم اپنے دلسے مٹا چکے ہین

مضامین غیر

اب جس جگہ کہ داغ ہے یان پہلے درد تھا

سر پنچ اگرچہ بندہ دیر حاضر ہے لیکن یہ سمجھ رکھیے گا کہ دیر حاضر نہیں - ایکروز غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت سے ترکی - تازی - عربی - عراقی قاضی ملا - اکون پر لدے پھندے چلے جا رہے ہین جگہ جگہ بڑی بھیڑ ہے - وہ پریشانی اور وہ اضطراب کہ توبہ ہی بھلی - کوئی بات سنتا تک نہین تھا جسکو دیکھیے مرغ زرین بنا ہوا لیکن بغل مین بدھنا دبائے ہتھیار سے کے سر پر موجود کہ جلد اکا تیار کرائیے سے پہونچکر سلام اٹھائی کیون یلدو پہ کیا ہے - کہان کے واسطے گھبرائے ہوئے ہو - کچھ ہم کو بھی بتاؤ شاید ہمین تم لوگون کی رہبری کرین کوئی صاحب کھسیا نکالکر الگ ہو رہے - کوئی منہ پھیر ہنسانے لگے - کوئی کنالی کاٹ کے ایک جانب کھڑا ہوا بارے خدا خدا کر کے ایک صاحب سے معلوم ہوا کہ برات ہے - اور مابدولت بھی مدعو ہین پھر کیا تھا - آ بھر کا سینہ ہو گیا - فرط مسرت مین دیکھا تو پہلو مین دل نہ تھا - دو کلیجہ ہاتھون اچھلنے لگا - باچھین کھل گئین اور دیکھا تو ایک اکّے پر سوار ہو کر راہی ہوا - راستہ مین آپ کے کار سپانڈنٹ کا لو مان گئے واللہ وہ وہ گپین اڑائین کہ جانڈو خانے والون سے بھی منزلون آگے رہے ایسے ایسے فقرے چست کیے ایسی ایسی پھبتیان سنائین کہ بڑے بڑے بھنادریون کے قافیے تنگ ہو گئے ڈیڑھ دو گھنٹے مین نوشہ کی سسرال پہونچے - ایک خیمہ ملا جسمین صرف ایک مادہ چوپایہ (لالہ صاحبون کی زبان مین چارپائی) پڑی ہوئی تھی - جھٹ دری بچھائی - تکیہ لگایا - پڑ رہے میرے خیمے کے سامنے ہی ایک بڑا انبار تھا - لیٹا ہی تھا کہ الٹا اندر دم کی آواز آئی - مگر یہان کان پر جون بھی رینگی - بہایوں دردو کی آواز سنکر لوگ دوڑ سے مجھکو بھی رحم آیا آخر مسلمان کہان تک ضبط ممکن تھا غار کے کنارے آکر دیکھا کہ سنیا پڑا ہوا ہے - لیکن سسکنے کی آواز آتی تھی - روشنی منگانے سے معلوم ہوا - کہ ایک حضرت مقطع صورت بڑے نشین - نیم غل سا پاجامہ - ٹخنے تک کی عبا - سر پر پورے ایک تھان کا عمامہ ریش دراز دنمالبا تقضیانہ کے کوئی بزرگ ہونگے) اسا ڑھی مینڈک کیطرح ٹرا رہے ہین نکالنے کی فکر ہوئی دو چار آدمیون نے ملکر نکالا - بیچارہ اچھا خاصہ لدّو تھا - مگر واللہ اعلم اوس پانی کا کیا اثر ہوا کہ بھیگی مرغی ہو گیا - کانون کے بھلے مانس - سنبھلے - تماشا سمجھکر دوڑ پڑے - بہت کوشش کی گئی مگر جوتا نہ برآمد ہوا - جس کے رنج سے وہ بزرگوار کئی دن کھانا نہ کھائینگے اسوقت سے جہان جوتے کا تذکرہ چھیڑیے - دو نون ہاتھون مین ڈھیلے لیکر مستعد ہو جاتے ہین غرض البجے شب کو کھانا ملا کھانے کے لوگ شامیانے کے اوپر - دری کے نیچے آ ڈٹے - ایک فاقہ مست رنڈی مگر بیچاری تنگ سک سے درست اکڑی ہوئی گانا گیا پوری سوز خوانی

ہو رہی تھی - بھانڈون نے اور بھی بیچاری کا ناک مین دم کر رکھا تھا - المختصر صبح ہوئی - ۱۰ بجے ۱۲ کا وقت آیا - پھر ہوئی سکھانا ندارد - آنتین قل ہو اللہ پڑھنے لگین - سب کے منہ تھکے ہوئے گھوڑے کیطرح جھک گئے - انگڑائیون پر انگڑائیان آنی شروع ہوئین - پیٹ سے قراقر کی آواز آنے لگی ہاتھون مین رعشہ پیدا ہوا - بدن کانپ گئے - حس و حرکت موقوف ہو گئی - ناچار تمام شب اپنا سا منہ لیکر ایک ایک کونے مین پڑ رہے - ایسا کورہ گانون جہان ستو بھی نصیب نہین - اینجانب نے گھر سے تھوڑی مٹھائی منگا کر کھا لی اور حضرات مایا کیے کتنون نے روٹی کی چوری پر کمر باندھی - ایک صاحب گرفتار بھی ہو گئے جنکی زیادہ کان پھوڑے ڈالتی تھی - کتنون کے جوتے گئے - کتنی ٹوپیان غائب ہوئین - ۴ بجے کھانا ملا لے دے اپنے اپنے گھوڑے تیار کر گھر کا راستہ لیا

ر ا د ـــــ

مچھلی شہری

چہ خوش گفت است ملٹن و زلیخا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

ہوش و حواس ہی عجب چیز ہین - بد حواسی کو خدا سلامت رکھے دیکھیے یہ ایسی کرامت ہے کہ لوگ ایسی بے تکی ہی اڑانے لگتے ہین - آجکل تو اخبار والون نے بھی وہ پرکٹی اڑانا شروع کر دی ہے جسمین " تیا کھڑکا اور بندہ سرکا " کی برابر صدق کی بو باس نہین ہوتی -

یار واسمین اعتراض کی کیا بات ہے جب پرکٹی ہی اڑائی تو پھر لگی لپٹی ہی کیون رکھے - واقعات کو جب خود ہی تصنیف کرے تو اوسمین اصلیت کا لحاظ رکھنا نہ چاہیے -

حیدر آباد کی وزارت نظام کی کمزوری طبیعت پر لے دے کرتے کرتے یارون کی زبان منجھ گئی - اور جانڈو خانہ کی سی بڑ شروع ہو گئی - ایک نے کہا ار میان کچھ خبر بھی ہے - واہ رے محسن الملک کیا جوڑ مارا ہے - حیدر آباد سے فراغت ہوئی تو بھوپال کا دھاوا مارا بھیا اوسکا آج طوطی بول رہا ہے - انگریزون سے ملنا جلنا آخر کام آیا - دوسرے نے کہا مگر کوئی بڑا عہدہ سرکار نے تجویز کیا ہے - اور بھوپال ہی کا لٹو درا الڑا ہے - تیسرے صاحب پینک سے چونکے اور کفن پھاڑ کے بولے ار میان تمکو کچھ خبر بھی ہے بیگم صاحبہ وزیر سے بہت ناراض ہین شملہ لے گئی ہین کہ لاٹ صاحب سے کہ انکو نکال باہر کرین - چوتھے نے کہا بس یارو بات کی تہ ملگئی مہدی علیخان بھوپال کی وزارت پر جاتے ہین - کیون نا یہی بات خدا سلامت رکھے اخبار والون کو یہ تو ایسی خبر دن کی فکر مین لگے رہتے ہین - لگے اپنے اڑھائی چاول گلانے - یار لوگ اس بد حواسی پر ہنس رہے ہین اور کہتے ہین -

ہوش کی خیر اہتو کچھ پی سکے تیغ ستون سے بھی اولجھتے ہین

راقم

کربلی ہوگا

ادھوڑی اسٹر کا چور

کابل کا چور وہ بادی چور ہوتا ہے کہ شعل نماے شب ہجور لیکر ڈھونڈ ھیئے تو پتہ نہین بندہ عربی خوان ہے قانداء فضہ میرود کرامت مارقانی الحکمت -

(تنبیہ) چکہ کا لفظ شاید بعض ناظرین جلد ہی مین سمجھین لہذا یہ ہکو لکھنا پڑا (چکہ) دو معنی دارد - ایک تو یہ معروف لفظ ہی یعنے نمیا دینا - اور دوسکر چکہ جوتے کو کہتے ہین اور یہ ترکی لفظ ہے اب شاید بعض ناظرین نازک مین عملہ ذکاوت سے یہ پوچھ بیٹھین کہ چکہ یعنے پاپوشش یعنے چہ - اسکے جواب مین تقط جناب مفتی میر عباس صاحب قبلہ بڑ د اللہ مضجعہ کا شعر کافی ہے - شعر

یک قبائے تنگ در بزرگشان

چکہ در پاؤ خودشس دامن کشان

الحاصل - متعمدیون کی اصطلاح مین یعنے اونکے شند آمد قدیم مین قلم کی چوری بشرطیکہ واسطی ہو جائز ہے اور قلمتراش کی چوری ہی حرام نہو مگر مکروہ ہوسکتی ہو اور ہمارے ملک کے مہذبون کے جد امجد یعنے انگریز بہادر امین کرانی ارائی تابع مہل ہی آگئے وہ کسی لیبریری یعنے کتب خانہ کی کتابون کی چوری کو ہی جائز سمجھتے ہین لیکن جوتے کی چوری کا جائز سمجھنا جس کسی نے چوری لی ہو اونکے نزدیک گندہ لیکن ایچا وبندہ - اب سوال یہ ہے کہ ہم اپنے بزرگون سے سنتے آئے ہین کہ نعلین تحت العین یہ نہین کبھی سنا تھا کہ جوڑا خدمتگار کی بغل مین رہے -

اب جوتون کے بندوبست کے لیئے کوئی ہلوگون کی طرف سے سوسائٹی منتظم ہو کر جو بندوبست کرے کہ ہمارے جوتے ہمارے پانون کے باہر ہماری اجازت کے بغیر لکھنؤ کے نخاس مین نہ جانے پاوین اور پہر جہان یہ کیفیت ہو کہ جوتا دفتر سے بہ سبالغہ دو کوس کے باہر اور اینجانب دفتر کے کمرہ کے اندر اور جب اینجانب نازل ہون تو یہ نہ پوچھنا پڑے کہ - ہان خوب یاد آیا - اسکے یہ معنے نہین کہ کوئی نذکوری اذکوری ادھر ادھر سے خوشامد کے مارے اپنے پانون سے نکالکر کہدے کہ حضور یہ حاضر ہے - گر ہماری حالت نومیدی اسکی متقضی تہی کہ پاے پوشی کرین ستر پوشی سنا تھا اب ہمکو اسوقت مجبور ہو کے پاے پوشی ہی لکھنا پڑا) بات کہنے مین آتی ہے جوتونکی ستر پوشی کے لیئے لاحول ولاقوۃ - پانون کی پوشی کے لیئے ہمین یہہ کہنا پڑا - (شعر)

پانون ننگے ہو گئے ٹوکا تھا

جوتا میرا تو خوز دنو کا تھا +

اور سچ تو یون ہے کہ ادھوڑی اسٹر کے چور جوتا لے اوڑے اور کیون لے اوڑے ہمارا جوتا فرینڈ اینڈ کمپنی کے یہان کا دس روپیہ کا تھا جو ساقی صاحب نے اپنے پانون کے بہت مطابق سمجھکر لیلیا اتنا ہی کیا احسان کم تھا کہ جمپر و دھا ہمارے سلیپر کی جگہ پہ رکھ گئے - اگر در خانہ کس است یک حرف بس است - الغرض مند من وعظ بغیرہ - ہم کیون کہتے ہین یہ اسوجہ سے کہتے ہین - کہ الدال من علے الخیر کفاعلہ

راقم

م

دنیا حلاوتے نہ رساند بکام کس

این نغمہ را مناسبتے با دہان مخواہ

لہذا

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو ∴

میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

دنیا بھی ایک عجیب طلسم حیرت افزا ہے - کہ جسکا ہر ایک مرحلہ بذات خود ایک طلسم کا مزہ دے رہا ہے - کچھ عجب قانون اس طلسم کے اسکے بانی نے وضع کیے ہین - کہ بڑے بڑے عقلا انکے پیچدار مسئلون کے سمجھنے کے ارمان اپنے دل مین لیکر چلے گئے نہین معلوم کیا بات ہے کہ سمجھ مین نہین آتی - عجب تو یہ ہے کہ ہم اپنی آنکھون سے نیرنگیان اس طلسم کی دیکھ رہے ہین اور حیران ہین کہ کیا ہو رہا ہے - کبھی تو اسکی دلفریب صورت دل مین چبھنے لگتی ہے - کبھی ایک نظر جھپکی نہین کہ ایک ڈراونی شکل نظر آنے لگی - گھبرا گھبرا کے ادھر ادھر دیکھتے ہین کہ کسی سے پوچھین - مگر کوئی نہین بتلاتا جسکو دیکھو حیرت زدہ ایک ایک کا منہ تکتا ہے - اور اسکی نیرنگیونکو مسرت اور حسرت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے - کبھی تو جوش مسرت سے جھوم جاتا ہے - کبھی بے اختیار رو دیتا ہے -

دیکھو صبح کا وقت ہے وہ ہرا بھرا پھولون سے لدا ہوا درخت اپنی قدرتی اداے نسیم سحر سے اٹھکیلیان کر رہا ہے - اوسکے ہرے ہرے پتون پر شبنم کے قطرے عجب جوبن دکھلا رہے ہین - نرم نرم سبزہ کا قدرتی فرش عجب خوشنمائی کے ساتھ چارون طرف بچھا ہوا ہے - فوارے جوش مسرت سے اوبلے پڑتے ہین - مرغان چمن اپنی اپنی دلکش آوازون سے اپنے صانع حقیقی کی یاد مین نغمہ سرائی کر رہے ہین - آفتاب ابھی طلوع ہوا ہے اپنی سنہری کرنون کو کاٹ کاٹ کر ڈال رہا ہے - تاکہ شاہدان چمن اپنے ماتھے کی افشان بنائین - یہ قیدی طلسم بڑی خوشی سے اس سین (نظارہ) کو دیکھ رہے تھے کہ ایک ایسی ہوا چلنے لگی کہ - وہ پیارا خوشنما درخت اپنی دلفریب صورت بدلنے لگا - ابھی ابھی اپنے سبز پتون کی بہار سے جلوہ گر تھا

وعدۂ تسلی

گلیڈاسٹن - (ائرلینڈ سے) "تم گھبراؤ نہین ابکی سے آپلے مین بیڑا پار ہے"

نہ معلوم ایسا کیا وقت سمایا کہ چہرہ پر سردی سی چھاگئی - آنکھون مین تاریکی دینے والے پھول سرجھانے لگے - سبزہ خودرو سبکہ آنکھون مین کھٹکنے لگا شعر

بیک لحظہ بیک ساعت بیک دم
دگرگون میشود احوال عالم

ایک عجیب ہولناک ہوائین چلنے لگین - کہ دل دھڑکنے لگا بلا اختیار کھولے آنسو نکل پڑے - ایسے عالم مین دوسری طرف جو نگاہ جا پڑی تو اوس سے بھی زیادہ دلچسپی کے سامان نظر آنے لگے - وہ سامنے ایک خوشنما بنگلہ نظر آرہا ہے - جسکی چار دیواری کے اندر ایک خوش قطعہ باغیچہ جو بنگلہ کو تین طرف سے گھیرے ہوئے دُور تک چلا گیا ہے - روشین عجب خوبصورتی کے ساتھ انسانی فطرت کا تماشا دکھا رہی ہین - سبزہ خودرو اپنے زمردی رنگ کی قیمت بتلانے کے لیے نوشت سے جاگ اوٹھا ہے اور ریشہ ریشہ اوسکا اپنے جوہری کو بتلا رہا ہے - سدرہ روان دونہرا نے نفیش کے سوق دربان اور چوبدار حاضر ہین - قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ہندوستانی نواب یا رئیس کی بارگاہ ہے - ہر طرف چہچہے اور قہقہے کی صدائین آرہی ہین - سبحان اللہ اندر تو اور ہی لطف دکھائی دینے لگا - ایک بہت بڑا کرہ ہے اوسمین عمدہ عمدہ قالینون کا فرش حسب موقع بچھا ہوا ہے - صدر کی جگہ ایک سایت پر زرین مسند بچھی ہے جسپر ایک خوش رو جوان ایک عجب دلخوشی کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے - اور اوسکے بشرہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھے ہوئے ہے کہ اوسکو ہمیشہ یہ خوشی حاصل رہیگی محبوبان دلفریب پہلو مین جلوہ فگن ہین - ارباب نشاط حکم کے منتظر ہین - خدام دست بستہ موقوب کھڑے ہین - ساقی اپنی خدمت پر مامور ہے - کچھ لوگ مصاحب وضع بھی نظر آرہے ہین ظریف بذلہ سنج ہنس رہے ہین اور ہنسا رہے ہین - قوال خوش گلو گا رہے ہین - ایک عجب لطف کی محفل ہے کہ جہان خوشی کو بھی ایک طرح کی خوشی ہے - یہ قیدی طلسم کچھ ایسے محو ہوگئے کہ پہلے سین (نظارہ) کے جزر و مد کو جو ابھی دیکھ چکے ہین بالکل بھول گئے (ہائے حضرت انسان اسقدر فراموش کار کیون ہین - خاصکر آخرت کے بارے مین) اور سمجھنے لگے کہ یہ مسرت ہمیشہ یون ہی رہیگی - مگر افسوس یہ اونکا غلط خیال تھا - اوین وہ بنگلہ تو اب نظر ہی نہین آتا - یہ کیا ہوا - ہم تو یہان سے ہٹے بھی نہین ہین پھر اس ٹوٹے پھوٹے کھنڈر مین ہم کہان سے آگئے - قرینہ سے زمین تو وہی معلوم ہوتی ہے - کہان گئے وہ ارباب محفل - کہان گئے وہ صدرنشین جو ابھی ابھی مسند مسرت پر جلوہ فگن تھے - وہ پیارے پیارے حسینون کا جھرمٹ کیا ہوا - آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہی ہین مگر سوا مایوسی کے کچھ نظر نہین آتا -

اشعار

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط
دامان باغبان و کف گلفروش ہے
یا صبحگاہ آکے جو دیکھا تو بزم مین
نہ وہ سرود و سوز نہ جوش و خروش ہے
داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
ایک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

سچ ہے دنیا بھی ایک عجیب پیچیدہ طلسم ہے - جسکی فتاحی ممکن ہی نہین یہ وہ بحر بے رنگ ہے کہ جسکے قطرہ قطرہ مین جزر و مد کا مسکن ہے - اے قیدیان طلسم دنیا کیا یہ جانتے ہو کہ یہ ہی ایک طلسم ہے - بانی طلسم نے ایک طلسم باطن بھی اس سے منسوب کیا ہے - جسمین دو مرحلے بنائے گئے ہین - ایک مین ابدی خوشی کے سامان ہین - ایک مین ابدی حسرت و یاس بھری ہے - ایک طلسم ظاہری کو پہلے فتح کرو - جسکے بعد تمکو طلسم باطن مین جانا ہوگا - اگر طلسم باطن کے مرحلہ خوشی مین جانا ہے - تو بغیر رضامندی صاحب طلسم ناممکن ہے - اور مرحلہ حسرت مین جانے کو تمہاری غفلت ہی کافی ہے - اس طلسم ظاہر مین تمکو بڑے بڑے دھوکو کا سامنا ہوگا - جو تمکو صاحب طلسم کی رضامندی کے مانع ہونگے - جو پھول یہان کا ہے اوسے نہ سمجھو - یہان کے عیش کو بدتر از غم جانو - دیکھو آنکھ کھول کے تمنے کوئی شئے یہان ایسی نہین دیکھی جسکو ہمیشگی کا دعوا ہو - اگر تمکو خوشی بھی ہوئی ہو تو کچھ تھوڑے ہی وقت تک - جیسا کہ تم ابھی دیکھ چکے ہو -

ہائے ایک حسرت مین ڈوبا ہوا سین (نظارہ) نظر آرہا ہے - کہ جسکی ایک ایک ادا دلکو مسوس رہی ہے - ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک سرسبز خاندان کہ (جسکے ممبر اعلے عبد اللہ خانصاحب تھے) کسطرح تباہ ہو رہا ہے ریاض الاخبار تمہارے روبرو رکھا ہوا ہے اور اوسکی اس تحریر سے کلیجہ منہ کو آرہا ہے "فاعتبروا یا اولی الابصار" رام پور کے افسوسناک مقدمہ کا خاتمہ ہوا - ابتدا سے انتہا تک مقدمہ چلانے کے لیئے جو راہین اختیار کی گئین ایک مدت تک زمانہ کو یاد رہینگی - ہماری گورنمنٹ اپنے قانونی انصاف کے لیئے ضرب المثل ہے - اسکے سایہ مین کیسے طریقے انصاف کے لیئے اختیار کیئے گئے - کیا ایسے بھرپُرے خاندان کے پامال ہونے پر گورنمنٹ کچھ بھی رحم سے کام نہین لے سکتی - سچ ہے جرم کا معاوضہ رحم سے نہین ہوسکتا - لیکن اسکی بھی مختلف صورتین ہین - موجودہ حالت ہرگونہ اس قابل ہے کہ سعد اللہ خان کی سزاے موت اور مصطفےٰ خان کی سزاے حبس دوام میعادی سزا سے بدل دیجاوے - کہ ذاتی رنجش صرف عبد اللہ خان کو ہوسکتی ہے اور جو کچھ وہان ہوا انکے حکم سے ہوا - عبد اللہ خان کے مرجانے کے بعد انکی اولاد سے ویسی ہی کی کوشش کرنا شرکت اور مشورت کے شبہہ پر بھی اس حد تک

ترقی کن نہین ہے کہ موت اور حبس دوام کی سزا صریح انصاف سمجھی جاوے -

راوی

مشتاق پنچ - دبلو - یو - کے - قضا اکبرآبادی - از بنارس

اودھ پنچ - گر ہندوستان مین ایسی اپیل اثر نہین پیدا کرسکتی بان انگلینڈ مین کوئی ایسا مقدمہ ہوتا تو ضرور اثر ہوتا قرنہ تھا ✦

نظم درباب اتفاق

منہسو گردوران مذیق جہان پنچ بنجان مکرم مہربان جناب اودھ پنچ صاحب دام ظرافتکم - تسلیمات و کورنشات کے بعد خدمت مقدس دمنور مین عرض پرداز ہون کہ فی زمانہ باسرارشت یہ وقد عمن مدیر ادمہ نظمی کرمی جناب لالہ گوبردھن پرشاد صاحبان احبابان چند اشعار رایت وابیات تصنیف کیا سبب اعتماد تصوری طبع پریشت تصنیف و تشریف کیا ہے آپ کی خدمت مالی میں تعالی ... رسکے لئے ... بوسہ کہ ... ورنہ صلاحیت ... ایسے اخبار مذاق ماب مین ثبت فرماے دین عاجز و مزاحمان انیس وسے و انضمام نیز ممنوران الدہر ممنون منت کہ احسان جناب عالی ہونگے فقط

بیک ہم آنکہ یقین مواثق ہے کہ خورداران و بزرگان کے بھی پسند ہوے گا ہے کہ نظم مذکورہ ذیل بالطبع مسبب مذہب سے خالی ہے زیادہ بجز اشتیاقات

چہ نگار و فقط

براہ کرم گستر مہربان | مکرم اودھ پنچ صاحب وشان
بار ور عایت یہ کہتے ہین ہم | نہین سے ہنسوڑ کوئی تم سا کہین
زمانے مین مشہور ہو تم ظریف | او ہو سارے اقوام مان تم شریف
بڑے لالہ صاحب کے لالہ ہو تم | عدوون کے خاطر مین بھالا ہو تم
کرے حال عالم کا عاصی رقم | لرزتا ہے عاجز کے ید مین قلم
نہ پوچھو کہ کیون تیرا یہ حال ہے | بدین تعہد کیہ ہنر انہیال ہے
یہ شاہ ہے ہنود اور میان مسلمین | جہالت سے لڑتے ہین کتنی برین دین
کنوانا پڑے ہے جوبا خود اپنگ | حماقت سے ٹھہری ہے سر کار تنگ
بہت سے مسلمین جنت گئے | بہت ہندو بیکنٹھ باشی ہوئے
بہت سے گھرون مین ہیچ این نوتہ | یتیمان ہین آنسو سے منہ زرد ہو مین
کوئی رانڈ روتی ہے کہتی ہے شوہر | ستاتا ہے دروازہ پر آکے بیوہر

سلہ اذ منندہ رو ۱۲ سلہ صیغہ اسم فاعل مذاق کنندہ ۱۲ سلہ بہت بہت ۱۲ سلہ حسب عادت کالستہ صاحبان ۱۲ سلہ یار محذوف براے بیت ۱۲ سلہ مخفف کیا نام یہ تکیہ کلام ہے ۱۲ سلہ او ۲ سلہ جسطرح لوگ کہتے ہین کہ آپ کو بجاے والد کے سمجھتا ہون ۱۲ سلہ جمع عدو سلہ ۱ قد ۱۲ سلہ یار زائد براے بیت ۱۲ سلہ تمہاری ۱۲ سلہ صاحبین ۱۲

کوئی نور چشم اپنی مادر سے کہتا | پر سیرا ہوتا تو کنکوا دیتا
گلی ڈنڈے پر کوئی فرزند مچلا | کوئی مانگتا گیڑیون کا ہے بلا
بہت سے گھرون مین اندھیرا اٹھیرا | ادھر سال بعضون کا دیرا اٹھیرا
نہ مندر مین لیجانے والا ہے کوئی | مساجد مین ہوتی نہین دیا بتی
گنیش جی کی اولاد تم سب ہین پیارے | ہمارے ہین سب کام انہین کے سہارے
زمانے سے یہ دور ہوگئی انجمن | بجی رام و سیتا و کرپاے لچھمن
علم فارسی مولوین سے پڑھا مین | مسلمانکی صحبت بدولت رہا مین
بایام خلیلے ملازم شدہ من | امیرن وزیرن بدربارشاہین
حسود دیکھا دیکھا مین کچھ تھا کھٹکا | جو خوب یہ جنت تھے فساد کا لٹکا
ملہ اری انگریزی مان ایسے جھگڑے | مسلمان ہندو کے بیجا بکھیڑے
کہان مادر انسان کہان گاو مادا | دھرم مان لگائین ہے ناحق کا بادھا
مری آج رحمان سے یہ دعا ہے | یہی ہے تمنا یہی مدعا ہے
مسلمین ہندو مان جھگڑا نہ دیکھون | کسی مین بھی گا ہے بکھیڑا نہ دیکھون

راوی

منشی گوبری دیال عفی عنہ

بقلم - بے پینک کا افیونی

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

مطبوعہ ۲ - نومبر ۱۸۹۳ء

شکایت ہاتف

کیون جناب آخر مین پوچھتا ہون شاعرون کا مین نے کیا بگاڑا ہے جب کوئی صاحب قصیدہ لکھنے یا تاریخ کہنے بیٹھے - ردیف قافیہ اور اعداد کے شمار کے پہلے مجھ بیچارے پر تہمت لگانے کو نہایت سفاکی اور بیباکی سے مستعد ہوگئے - میرے فرشتے بھی آگاہ نہین اور شاعر صاحب غزل مین ہاتف نے یہ جھک مارا ہاتف نے وہ صداے بے ہنگام لگائی - ہاتف نے یون کان مین کہا - ہاتف نے یون دور سے آواز سنائی -

سلہ لڑکا ۱۲ سلہ قسم گیڑی ۱۲ سلہ زمین کی مٹی کے تیل کی ۱۲ سلہ چراغ ۱۲ سلہ نام مورث اعلی ۱۲ سلہ مکرین ومولون ہردو جمع مولوی ۱۲ سلہ مسلمان ۱۲ سلہ جمع امیر وزیر بادشاہ اس شعر کا مطلب ہے کہ دربار مین امیرون وزیرون بادشاہون کے بہت روزون نوکر رہا ۱۲ سلہ جمع حاسد ۱۲ سلہ ہمکو ۱۲ سلہ خوب ہی جانتے تھے الف محذوف براے بیت کیا ذوقعنی لفظ مصنف نے لکھا ہے جنت کے معنی جنتی ہے آسکے مین ۱۲ سلہ لگایا ۱۲ سلہ وقت ۱۲

شہادت نامہ

کتاب مندرجہ عنوان جس میں واقعات کربلا بہت شرح و بسط کے ساتھ اردو میں لکھے گئے ہیں - اور مستند اور صخیم عربی تواریخ سے ترجمہ کیگئی ہے - روایات صحیح جمع درج کیئے گئے ہین علمائے شیعہ کے اقوال بھی دیئے گئے ہین - کسی قسم کی مذہبی چھیڑ نہیں ہے - ملاحظہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ اپنے رنگ کی نئی تالیف ہے ۴۴۶ صفحہ بڑی تقطیع کاغذ عمدہ خط پاکیزہ ہے - یہ ادعویٰ ہے کہ آجتک کوئی شہادت نامہ اس ضخامت اور تحقیق کے ساتھ شائع نہیں ہوا - اسکے مؤلف فاضل اجل عالم باعمل حضرت حافظ شاہ علی اکبر صاحب کاکوروی ہین - باوجود ضخامت قیمت کچھ بھی نہیں ہے صرف عہ بلامحصول جن صاحب کو ضرورت ہو بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل - ہم سے طلب فرمائین -

المشتہر

محمد اسمعیل کٹرہ شیخ جان اللہ صاحب

قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمایئے پھر یہ موقع ہاتھ نہ آسکیگا

سب سے سستی مضبوط - جرمن فیرلیس کی لیس (بغیر کنجی) جیبی گھڑیان ذیل کے سستے داموں پینتیسوین دسمبر ۱۸۹۳ء تک ہم سے ملسکتی ہین - ما بعد کو قیمت بڑھجائیگی

	فی عدد	۶ عدد	۱۲ عدد	۲۴ عدد	محصولڈاک فی عدد
گھڑی جیبی	صہ	سہ	دہ	ما /	۱۰ /
ٹائم پیس	سے /	بعہ	سہ	صہ	۱۴ /

تیسوین دسمبر تک جو صاحب ہمارے پاس بھیجدینگے اونکو رجسٹری شدہ ایک گھڑی اور ایک ٹائم پیس ہم بھیجدینگے اور محصولڈاک نہ لینگے - اسمین خریدار کو عہ کی اور بھی بچت ہے -

ٹیتھنگ نکلیس - یعنے گلے کا فیتہ نہ لگا ہے - نہ کہلا ہے - نہ پلایئے - بچے کے گلے مین باندھ دیجیئے - دانت خودبخود بلا تکلیف نکل آوینگے یوروپ کے کل باشندے اسکا استعمال کرتے ہین - ڈاکٹر کی فیس اور والدین کی زحمت بھی بچی قیمت عہ

برقی تعویذ یا انگشتری - فساد خون کے ۲۷ امراض کو بات کی بات مین نفع پہونچاتی ہے - صرف ہاتھ مین پہنے رہیئے - ڈاکٹر اور حکیم اپنے مریضون کو اسکے استعمال کی صلاح دیتے ہین - اسناد اور ترکیب اسکے ہمراہ بھیجی جاتی ہین تعویذ - عہ اور انگشتری - عہ

جادو کا قلم - دوات کی بھی حاجت نہین ایک مرتبہ سیاہی بھرکی مدتون کو چھٹی ہے

سرگذشت لارڈ لینسڈون صاحب بہادر گورنر جنرل موجودہ ہند باتصویرات بزبان اردو دو حصون مین - فی حصہ ۸/
ایضاً مجلد ولائتی کپڑے کی چارون طرف سنہری بیل جسپر خریدار کا نام بھی سنہری حرفون مین چھپا ہوگا - رؤسا امرا کی الماریون کی زینت قیمت صہ

سرگذشت لیڈی ڈفرن صاحبہ - قیمت حسب مراتب بالا

سرگذشت ملکہ معظمہ مع تصویرات خاندان شاہی فی جلد ۱۰/

دلچسپ حالات شاہزادہ وکٹر - فی جلد - ۱/

نوٹ - (۱) جو صاحب اس اخبار کا حوالہ دیکر چارون کی ایک ایک جلد خریدینگے آنکے ساتھ چوتھائی قیمت کی رعایت کیجائیگی - (۲) جو مالک اخبار ہمسے اجازت لیکر ہمارے پورے اشتہار کو اپنے اخبار کے دوسرے یا چوتھے صفحہ کے اول سرے پر چار مرتبہ دسمبر ۱۸۹۳ء تک چھاپدینگے اور ہمارے پاس وہ اخبارات بھیجدینگے انکو ایک جیبی گھڑی رجسٹری شدہ روانہ کیجاویگی یا عہ کی قیمت کے اور اشیا ہمارے اشتہار کی -

المشتہر

ای - فاربس - ایجنٹ - امین آباد - لکھنؤ

اطلاع ضروری

حضرات آپ جانتے ہین اگر نہ جانتے ہون تو جنتری ملاحظہ فرمالیجیے کہ سال کی آخر ششماہی شروع ہوگئی بلکہ ایک ثلث اوسکا بھی ختم ہے اور اکثر کرمفرماؤن نے اب تک قیمت اخبار نہیں مرحمت فرمائی از راہ عنایت اس جانب توجہ فرمانا چاہیئے - اگر مصارف اخبار ضرورت سے روپیہ کی حاجت نہ ہوتی تو قیمت اخبار طلب کرنے کی تکلیف نہ گوارا کیجاتی - کیونکہ یہ دنیا ایسی واہیات جگہ ہے جہان بغیر روپیہ پیسے کے کام نہین چلتا - ورنہ اخبار یونہین ہوا - دریا - پہاڑون کی طرح مفت نذر ہوا کرتا -

راقم

منیجر اودھ پنچ

مضامین غیر

غزل مرصع بر غزل آتش

ڈیئر پنچ - ایک مقام پر نئی غزل پڑی پائی - اوٹھا لایا - چھاپ دو -

کباب آسا مین دم بھرنے لگا تیری کڑھائی کا
نہایت رنج ہے بوٹی کو بکری کی جدائی کا
نکیلے لکھنؤ کے عاشق و معشوق دونون ہین
فدا ہے ہر گلائی کا وہ شیدا بلبلائی کا
اسے بی مقلائی سوزن جان آٹھ آنے نہ دو نگی مین
چلن ہے لکھلؤ مین اسے بو اسستی سلائی کا
امرتی جان نے پھانسا ہے حلوائی کے لونڈے کو
پڑے چسکا نہ کیونکر رات دن برفی ملائی کا
یہ پیپا ہے تمہارا پیٹ یا کوٹھی بنیر کی ہے
ٹھکانا ہے کوئی باجی تمہاری اس بلائی کا
مین واری جاؤن لے دو چوک مین عمدہ سا اک کمرا
دُکانا دان ذریعہ ہے بہت اچھا کمائی کا
مجھے انگریزی کھانون مین بہت بھاتا ہے فوک کا روسٹ
خصوصاً اسپہ چٹکارا ہو جب ڈر ہمّر کی رائی کا
ذرا وقعت نہین رہتی ہے عورت ہو اگر چہ بانک
بُرا دونون جہان مین ہو - زنانی - آشنائی کا
خمیری روٹیون کی چاٹ پر متوالی سا قن کو
دیئے دم ایسے لایا ٹانچ لونڈا نانبائی کا
دولہن ڈنڑ پیل گو لا دنگ ہو - دولہا میان لقات
تو موقع یار لوگون کو ملے زور آزمائی کا
نظیر شوخ کی ذریا درس عاشق کہان بھاگے
نہین تھنے مین آتا غافلہ دیوا سلائی کا
کھلونا کے ہے لونڈے نے گلا کیا نور کا پایا
کہ واری اوسپہ ہو سو جان سے گانا بلائی کا
غزل گفتی و دُر سفتی چلو بس سو رہو سرشار
گجر بجتا ہے بارہ کا - ہے وقت اب چارپائی کا

راقم

رتن سرشار لکھنوی

سنا یوسف کو حسینان جہان ہی دیکھے
تجھسا بمثل طرحدار نہ دیکھا نہ سنا

دریاے عشق محبت کے خضر گم کردگان صحراے وحشت کے الیاس مولانا پنچ زاد رہبر ہمیشہ سے لوگ عشق و محبت کی تعریف و مذمت مین صفحہ کے صفحہ سیاہ کرتے آتے ہین - بلکہ آجتک یہی سلسلہ جاری ہے - مگر بندہ درگاہ دونون باتون سے مبترا ہین - اسیوجہ سے کسی کی تائید اور تردید نہین کرتے - بلکہ ایک دوسرے مضمون کی شاخ فکر کو جھکولا دیا جاتا ہے - آمدم برسر مطلب -
حقیقت مین حسن کی دو صورتین ہین - ایک حسن صورت - دوسری حسن سیرت - آجکل کے زمانہ مین بھلا حسن سیرت کہان - کوئی ایسا بشر نظر نہین آتا کہ جسمین ذرا بھی اسکی بو لگ گئی ہو - اب رہا حسن صورت - وہ بھی اگر سعدی علیہ الرحمۃ کی تائید کیجاے تو ندارد ہوا جاتا ہے ؏

سعدیا روز ازل حسن بترکان دادند

مگر ہم جانتے ہین ہمارے شیخ صاحب اس زمانہ سے آگاہ نہ تھے - کہ ایسا کایا پلٹ ہو جائیگا - جوانمردی اور بہادری تو عورتون مین - اور ناز و انداز اور حسن مردون مین - خصوصاً کالے نیم وحشی جنھون نے شد بد کچھ انگریزی پڑھ لی - انتہا کو عاشق مزاج بچپن سے لیلی مجنون کی کہانیان سنتے ہوئے - انگریزیت مین جو آئے لیڈیون کے فراق مین لگے قلابازیان کھانے - پڑھنا لکھنا کیسا - ادھر اسکول سے آئے کتابین بیز پر رسید ہوئین - اور روغنی صورت کا بناؤ سنگار ہونے لگا - کہ چلکر حضرت گنج کی سڑک پر سیر گشتی ہو - جلدی مین جوتے کے برش سے کنگھی ہونے لگی - گھبراہٹ مین شیروانی کی خاک جو جھاڑتے ہین جیب سے گھڑی نکل کر پشت بزمین رسید ہوئی - پڑاق سے دو ٹکڑے - الٰہی خیر ! یہ دوسری مصیبت پڑی - اب گھڑی کی قیمت کہانسے دیجائیگی - مانگے کی گھڑی اسکول کے کسی لونڈے لاڑیئے سے چھین جھپٹ کر لائے تھے اب اوس سے پٹم پٹا ٹھہری - خیر ہرچہ بادا باد - اودھر کا تا دُبگڑا جاتا ہے - آخرکار بہزار خرابی - جنٹلمین ڈانٹ - پمپ شو پہن سکبڑی اوچھالتے چل کھڑے ہوئے - ایک تو خدا کے فضل سے یونہین نور کی صورت - چھڑکاؤ سے سڑک کی خاک نے منہ پر جمکر حسن دوبالا کر دیا - وہی مثل ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا - خیر یہ سب مصیبتین بھی اوسوقت راحت تھین جب کسی کی صورت دلفریب نظر آجاتی - وہان آج بالکل سناٹا - ایک گاڑی کا بھی پتہ نہین - رونی صورت بنائے بیرنگ واپس آئے - صبح گئے سلامت آئے -

راقم

ایک حسن پرست

بقلم - سمجھ جا او ...

گیا

پیارے پنچ - یہ پو[illegible] خان صاحب - علاوہ دوسرے علوم کے علم قیافہ اور رمل مین بھی خوب دخل رکھتے ہین - آج انھون نے علم قیافہ سے جو کام لیا تو آپ بہت بڑے ذی علم - مقبل - فہیم - نازک خیال - اقبالمند - محنتی اور بہی خواہ قوم ثابت ہوئے ہوت مین آپ کا بڑا سا سر - بڑی ناک - بھاری سا پیٹ - چھوٹے چھوٹے گٹھیلے ہاتھ پاؤن اور آپ کی کوششین موجود ہین - علم تمدن مین تو پورا مذاق پایا جاتا ہے رمل سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کی زندگی ہرگز ہرگز ہمالہ پہاڑ سے کم نہین - سبحان اللہ - جیتے رہیے - کیا خوب مثال دی ہے! قربان جایئے! حضرت نکتہ چینی نہ کیجیے - باتین کام کی ہین - ذرا اچھوٹے چھوٹے کان پھٹپھٹا کر اسطرف متوجہ ہو جائیے - پاسے سے - یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ قیامت مین آپ ہی شاید اللہ میان کی محرری کرینگے - اخاہ! کیا آپ کو ہمارے سن کی خبر نہ تھی - ؟ جی نہین - سبحان اللہ آپکو حضرت خواجہ خضر کے عمر کی تو خبر ہو اور اینجانب کے سن مبارک سے بالکل عدم واقفیت! ہم تم سے بہت ناخوش ہوئے - تم محض بیکار آدمی معلوم ہوتے ہو - جناب غصہ تو آپ کی ناک پر رہتا ہے - خدا کی پناہ! مگر حضرت یہ غصہ تو تماشا سا معلوم ہوتا ہے - جب دورہ کا زمانہ آیا - تو زمینداروں سے انڈا مرغی اینٹھنے کی غرض سے تند مزاج ہو بیٹھے - جب سفر مین پہونچے - تو انڈا لاؤ مرغی لاؤ آمی ہو تو کھا کا مو مکھن لاؤ - آمی بھات کھیبو" کی صدا لگانے لگے - اگر کہین یہ سب چیزین مہیا کرنے لگو نہ ملین تو پھر کیا ہے آگ بگولہ ہوگئے - ایک ہاتھ سے دھوتی سنبھال رہے ہین - دوسرے ہاتھ کو میز پر تڑاق پڑاق پٹخ رہے ہین - اگر کہین کسی بڑے سے مقابلہ ہوا تو بس کل غصہ اتر گیا انکساری کی ہانک لگانے "ہام کیشی مانکا آدمی - ہام زوتا کا ایتا بھی ناہین" تو حضرت کیا آپکا غصہ بھی ویسا ہی ہے؟ اگر واقعی ویسا ہی ہے تو لیجیے مین بڑا برا آدمی ہون - واللہ اگر نہو سکیگا تو مین اپنا منہ پیٹونگا - اجی اللہ اللہ کرو - غصہ چہ کنیست؟ مین تم سے بہت خوش ہون - ہان؟ اجی ہان سو بار ہان - اچھا اگر آپ خوش ہین تو میرا ایک کام کر دیجیے اسطرف بعض رئیس زادون کی تعریف ادھر اودھر اخبارون مین اکثر شائع ہوا کرتی ہے - خیر آپ کے ذریعہ سے میرا بھی کام نکلے بھلا میرا نام بہشتی لوگون کی فہرست مین تو درج فرما دیجیے - اگر اسوقت نہو سکے تو خیر دوسرے وقت - مگر وعدہ پکا کیجیے کا بلی وعدہ نہو - اہا آپ کو خبر ہی نہین - اجی درج ہو ہی گیا ہان؟ اجی ہان اور نہ کہا - اچھا ذرا بہشت بھی دکھا دیجیے بس بس حضرت زیادتی ہر ایک چیز کی بری ہوتی ہے آپ نے صرف ایک کام کی فرمائش کی تھی یہ دوسرا کام چہ معنی؟ خیر تم بھی کیا نام لوگے - لو سیدھے حیدر آباد چلے جاؤ - مگر یہ تو کہو سیندھی نوش جان فرماتے ہو یا نہین " جی نہین - لاحول پھر تو مشکل ہے خیر معلوم ہوا - اب تو ین بہشت کے لائق نہین ہین - ساتوین بہشت کی اچھا یہ سب باتین تو ہوئین - اب کچھ نئی خبرین سنا ؤ - بہت خوب سنیے کل این حضور علے الصباح اپنے کمرۂ مبارک سے نکل - باہر گشتی کرنیکو چلے - دیکھتے کیا ہین کہ جوق جوق لوگ درباری لباس مین کچہری کی طرف جا رہے ہین - یا اللہ - یہ معرکہ کیا ہے - حضرت آپ جانتے ہین اینجانب جیسے بیچین ہین - ایک شخص سے جو محض اجنبی تھا - دریافت کرنے آیا معلوم ہوا کہ جناب کمشنر صاحب بہادر مقدمہ علم کے بارے مین کچھ اسپیچ دینگے - اب تو اور بھی طبیعت کو بیچینی ہوئی - تھوڑی دیر کے بعد وہی صاحب واپس آتے ہوئے ملے - انھون نے فرمایا کہ کمشنر صاحب علم کے موافق ہین - خیر بہر کیف وہان سے آگے لوٹا تو دیکھتا ہون کہ بہت سی عورتین اور کچھ مرد بھی ندی کیطرف جا رہے ہین - دریافت کرنے سے یہ خبر ملی کہ لوکل تیوہار ہے بندہ بھی ان لوگون کے ساتھ چلا - آگے جو بڑھتا ہون تو دیکھتا ہون کہ ایک رنڈی گاتی چلی جاتی ہے - حضرت وہ صبح کا وقت اور طرہ یہ کہ نعرہ - بس مین تو لوٹن کبوتر ہو گیا - حضرت گیت بھی خوب ہی تھا - اور گانا تو ہا ہا ہا - معلوم ہوتا تھا گویا سرستی جی اوسکے گلے مین براجتی ہین - وہ گیت آپ بھی ملاحظہ کیجیے مگر حضرت اوسی طرز پر پڑھنا ہے جسطرح

" بتا دے موہے جگیا کو کن نے بلایا "

گیت

ہان چلو رے ساجن پٹنہ سے ہی حاکم آیا | اون ہی نے میکا بلایا (رے)

چلو رے . . . . . الخ

وہ کپت ہین جیا دھڑکت ہے | کیسی گھبراہٹ لایا (رے)

چلو رے . . . . . الخ

(اوہو ہو (چھم چھم چھم - کمر پر ہاتھ رکھکر اور ایک جانب جھک کر)

دل کا ہو پیارے بھید سب اپنے | کھولو تو ہائے ناہین پایا (رے)

چلو رے . . . . . الخ

(واللہ یہ لب لباب ہی نیا ہے - قربان جایئے بی جھنوگرو)

راقم

عاشق

وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے

ہونگے جب ہونگے حضرت تعشق

آج تو آپ کا جواب نہین

اوستاد الزمان مولوی اودھ پنچ خانصاحب زاد کمالاتہم یہ تو ظاہر کرہین اور آپ دونون صاحب شعر شاعری کی طرف ایسے مائل ہین جیسے مہذب لوگ صاحب بہادر بننے پر یہ شوق دماغ معلی مین ایسا جاگزین ہے جیسے رگون مین ہو قالب مین جان ہم جہان کہین اس بات کا چرچا ہو سو کام چھوڑ کے جانیکو دل چاہتا ہے حسب معمول اسی مہینے کی اول تاریخون مین نواب مولوی میر اصغر حسین صاحب نے تین مجلسین یعنی ہر ایک دن بیچ قرار دیکر مقرر کی تھے بانٹے اور بہت کثرت سے سب سے بڑھکے اپنی تازہ تصنیف سے مرثیون کے پڑھنے کا اعلان کیا - بیان تو سنتے ہی دل بیچین ہوگیا مگر اس ضعف کی بدولت مین تھا جو دو دن تک تڑپا کیا قدمہ نہ بلائے دیا تیسرے جو ان تون جان پر کھیل گیا اور الحمدللہ کر کے چلا خدا کی شان قدرتی طاقت آگئی شکر ہے اسکا جسنے داخل حسنات کیا اور باتون کا تو ذکر ہی کیا جتنی باتین تھین باقاعدہ فرش فروش حقہ پان چاے وغیرہ بکثرت اور نمبر اول مجمع ایسا اوجلا آئنا پاک و پاکیزہ کہ تمام شہر کے امیر امرا خاندانی شرفا شہزادگان والاتبار مین سے شاید کوئی ایسا ہو کہ تشریف فرما ہو وہ بھی کسی عذر معقول سے سوا یہ بات کہ ماہرین اہل زبان اوستاد لوگون مین کوئی ایسا نہ تھا کہ رونق افزا ہوا ایک سے ایک سخن فہم و سخن گو ایسے مجمع مین منہ کھولنا زبان ہلانا مشکل ہوجاتا ہے جیسے صاحب اب مرثیہ شروع ہوا پھر کیا عرض کرون حضرت مرثیہ کہا ہے کہ کارنامہ کیا ہے سبحان اللہ سبحان اللہ کس کس بات کی تعریف کرون بیان کی صفائی محاورات کی پاکیزگی بندش چست نشست الفاظ درست مطلب کی وسعت مضامین کی جدت روزمرہ کا بے انتہا صرف نظم مین نثر کی بول چال حشو و زوائد سے پاک صاف بھرتی کا نام نہین آمد کے مضمون آورد سے کام نہین خلاصہ یہ کہ مجھ مرثیہ کہا سننے سے تعلق تھا آپ کے نہونے کا رنج ہوا مگر مجھے تنہا لطف اوٹھانا کب گوارا تھا فقط دو ایک بند یاد کر کے لکھتا لایا ہون سماعت کیجئے اور غائبانہ داد دیجئے ایسے مجمع مین اور پڑھنا اس زور شور کا تھا کہ دو بند پڑھے تو کلیجہ منہ کو آئے نہ کہ دو ڈھائی گھنٹے اور ذرا خستگی نہین بے تکلف از ابتدا تا انتہا ایک طرح کا زور رہا اب وہ بند عرض کرون مگر جا بجا کے ہین سلسلہ وار نہین -

رہے جو دیر تلک وحشی مین سول زبان | غروب ہوگیا اتنے مین آفتاب جہان
تمام وحشی ہوئی جب اوٹھے شہ ذیشان | کیا جناب علی ولی تب یہ بیان

چھپا ہے غرب مین خورشید کا وہ نور نہین
نماز عصر پڑھی عرض کی حضور نہین

یہ ذوالفقار کی گویا تھی دو زبان سے صدا | اعلی یہ لڑکے مجھے حسب بیان مین رکھا
ہے اوس زمانے سے شوق جہاد مجھکو بڑا | کھنچی ہون آج مین مدت کے بعد بہر وغا

جو پھل کو کھائے گا میرے مزا وہ لوٹے گا
لہو مین گی تو برسون کا زنگ چھوٹے گا

روزمرے محاورے مین یہ صفائی بندش ذرا ملاحظہ فرمائیے برائی نہین ہر ڈھلک ہے جو مصرعہ ہے نور کے سانچے مین ڈھلا ہوا زبان کا یہ مزا ہے پھر کیونکر تعریف نہو

غبار اوٹھ کے گئے تھرائے کوہ و دشت و در | خطر سے اوڑتے ہین مرغان دشت ادھر اودھر
چھپے ہوئے ہین کچھاروں مین اژدر و شیر | زمین گرد کے پردے مین ہوگئی گردون پر

ہوا سے طبقے کا طبقہ جو تا فلک پہونچے
بعید کیا ہے کہ ماہی بھی تا فلک پہونچے

جہان مین کون ہے وہ جسکو اضطراب نہین | غضب خدا کا ہے شہ کی یہ کارزار نہین
پھر اوسکا کیا ہے اگر قہر کردگار نہین | سکون کا ذرہ زمین کو نہین قرار نہین

وہی جو ہیبت حملہ اثر دکھاتی ہے
زمین آج تلک زلزلے مین آتی ہے

اضطراب ہل چل کا بیان تھلکے اور گھبراہٹ کا سامان تر تر امضمون اوسپر یہ صفائی یہ زبان قسم ہے کوئی صاحب کہدین کہ یہ نیا نہین ہے اب بھی اگر حاسد چاند پر خاک ڈالین حق ناحق کے شاخسانے نکالین تو بہار مین پڑین سب سے بڑھکے مجلس کی مقبولیت جو بالکل اختیاری بات نہین فقط خدا پر بھروسا آمال فقط رقت کا قسم ہے کہتا ہون کہ نوین محرم کی قبلہ و کعبہ کے بیان کی مجلس آنکھون کے تلے پھر گئی ایک بند پر مجلس ختم ہوئی بلکہ دو مصرعہ شاید جو ممبر کے نیچے بیٹھے تھے اونھون نے سنے ہین نہین تو پٹس پڑی ہوئی تھی آنسو کسیطرح تھمتے ہی نہ تھے بے اختیار امڈے چلے آتے تھے اب تو یہ کلیہ ٹوٹ گیا کہ بگڑا شاعر مرثیہ گو اجو مرثیہ کوئی چیز ہی اور ہو کی میرے نزدیک اگر شاعری ہے تو مرثیہ گوئی مین نہین خیر صلاح پھر تو کایا پلٹ کر کے بگڑا مرثیہ گو شاعر کہنا چاہیئے ۔

راقم

مجلسی

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ - ۹- نومبر ۱۸۹۳ء

افیونی کمیشن

لیجئے صاحب افیونیون کا جلسہ افیونیون کی نکڑ اہی افیونیون کے جھگڑے آپ لوگ تو آسنے سنا کرتے تھے اور اگرچہ چندو خانے چار کی دوکان۔ داستان کے مجمعے یا شیرون لی پالی کیطرف نکل گئے تو اس مرحوم اور برگزیدہ گروہ کی زیارت ہی نصیب رہجاتی تہی۔ وہ گنڈیریون کے چھلکے ۔ کیر کے پیالون کے ٹھیکرے ۔ تماون کے ڈہیر راکھ کے تودے ۔ کوہون کے انبار ۔ شاہ پریا دل خستہ کیطرح ہزارون جگہ سے شکستہ ۔ وہ مکھیون کے غول کے غول ہر افیونی بھائی پر صدقے ہو رہے ہین ۔ کوئی صاحب ریوڑیون کی کھٹکا مین مشغول ۔ کوئی اوکڑون بیٹھے ہزارون بال پڑی ہوئی چینی کی پیالی مین چسکی بنانے مین مصروف ۔ کوئی حقہ منہ سے لگائے پینک مین نین حلوے کے دلدل مین لت پت میلی کچیلی پوشاک زیب تن فرمائے پونڈا ایسکے اونگہ رہے ہین غرضکہ اسطرح کی پاک و پاکیزہ صحبت نظر آتی تھی ۔ اور اب زمانہ کی اولٹا پلٹی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ سارا سامان ندارد ۔ نہ افیونیون کے سے نورانی چہرے نہ افیون کی ڈبیون پیالیون کا پتا نہ جوگے کی گولیان ۔ نہ چلمون کے گل اور خاک سب شلفہ ۔ اب صاحب لوگ صاف ستھرے کپڑون مین کوٹ پتلون ڈاسنے تنے ہوئے ہین ۔ کیا ہے صاحب افیونی کمیشن ہے ۔ سبحان اللہ کیس جگہ سے افیونی کمیشن ہے ۔ نہ صورت سے پیدا نہ سیرت سے ظاہر ۔ وہ افیونی بھائیون چنی بیگم کے عاشقون کی معصوم ۔ بھولی ۔ مظلوم صورتین کہان ہین ۔ واہ واہ ؎

ٹوٹے بت مسجد بنی مسمار بت خانہ ہوا
تب تو کچہ صورت بھی تہی اب صاف ویرانہ ہوا

یہ کمیشن افیونی کیونکر ہوسکتا ہے ۔ ارے میان افیونی ہونے کو بڑا داگ چاہیئے اس سارے کمیشن مین کوئی مجھے بتا تو دے کون صاحب افیونی ہین ۔ پھر جب یہ افیونی نہین تو انکی تحقیقات اور رائے کی کیا وقعت یہ جو بڑے بڑے حضرات اوچک اوچک کر گواہیان شہادتین دے رہے ہین کہ افیون ایسی افیون ویسی انکو کیا حال معلوم کبھی ہفتا دپشت سے کسیکو عادتاً اسکی محبت تقدس مرتبت کا فیض حاصل ہوچکا ہے؟

چہ داند بوزنہ لذات ادرک

انکو اس معاملے مین رائے دینے کا حق ہی کب حاصل ہے ۔ اور انکی بات کی سند ہی کیا ہوسکتی ہے ؎

ترا ہرگز نہ شد افیون میسر
چہ دانی لذت پینک برادر

اجی جو کچھ پوچھنا گچھنا ہے ہم عاشقان سماۃ چنی بیگم عرف سنولیا جان سے پوچھیے پھر دیکھیے کیسے کیسے اظہار ہوتے اور کیسی کیسی باریکیان نکلتی ہین ۔ اور جب تک ہمارے برگزیدہ گروہ کے اظہار نہون گے یہ کمیشن ہرگز ہرگز باقاعدہ و باضابطہ نہ ہوگی ۔ یہ محض ڈھکوسلہ بالکل فضول واہیات بکواس ہے ۔ ہان اس سے صرف اتنا ہوگا کہ ولایت مین جو بہت سے لوگون نے ہماری معصوم زندگی کے تکلف سنے ہونگے انکے منہ مین پانی بھر آیا ہوگا انکا بھی جی للچایا ہوگا کہ ہم بھی آؤ افیون شروع کرین مگر آپ جانیئے یہ قوم تو بڑی ہوشیار ہے پہلے سب باتین دریافت کرنا چاہتی ہے اور چونکہ ابھی نو سکھیا ہے اس سے سب باتین پوچھتے شرماتی ہے ۔ ادھر اودھر اورون سے پوچھتی پھرتی ہے اب دیکھنا بعد اسکے خدا نے چاہا ساری افیون ولایت ہی مین صرف ہوگی ۔ یار ایک بات تو اچھی ہوئی کہ ہماری غمی کے یارون مین ہوجائینگے گئے ۔ مگر قوم مال ار ہے قیمت ضرور بڑھ جائیگی بہت کہین کہ بس لگانے کو بھی مفت میسر ہوگی ہم مفلس ہندوستانی افیونی اس معشوقہ سیہ فام کے عشق مین گھل گھل کر اور بھی جوگا ہو جائین گے ۔ اجی باشد یہ بھی بھی ہماری خوشی کے واسطے یہ کیا کم ہوگا کہ انگریز بہادر ہمارے بھائی بند ہو جائینگے ۔ اللہ نے چاہا خربوزے اور آمون کی فصل مین یہ بھی کوٹ پتلون نخاس مین بیچتے نظر آئین ۔ پھر یار وجب اسقدر یکجہتی اور یک دلی ہوجائیگی تو کیونکر ہماری تکلیف راحت کا خیال انکو نہوگا ۔ اجی اللہ نے چاہا یہان سے پارلیمنٹ تک لڑکر ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے افیون کا سدا برت بٹوادین تب کی سند ۔ پھر آج جو لوگ ہمکو برا بھلا کہتے اور اس کالی پری کی شان مین گستاخیان کرتے رہتے ہین ہمارے حال پر رشک کرینگے ۔ اور منتین کرینگے کہ خدا کے واسطے ایک چسکی ہمکو بھی دو اور تراتب ہوگا جب ہم انکار کرین گے اور ایک آدہ گورے بہادر کو ہشکار دینگے کہ ایک دوگہ رسید کرو ۔

المختصر یہان اس کمیشن سے افیونیون کے دن پھرتے نظر آتے ہین اور یہ جو لوگ ڈرے جاتے ہین کہ افیون بند ہوگی یہ سب جھک مارتے ہین ۔

ادیب
مرزا جوگا

جوہر کیمیاے بصارت

یعنی دُہند- جالا- ناخنہ- پھُلّی- رتوندی- روزکوری- پردال- نزول الماء- ڈھلکا- ابتدائی موتیا بند- ضعف بصر- وغیرہ جملہ امراض چشم کی جکسی دوا- گولیون کی شکل مین ستّرہ سال سے ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہونچا رہی ہین- چیچک تک سے بگڑی ہوئی آنکھہ درست ہوجاتی ہے- عینک لگانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے- آشوب و سُرخی چشم کو چشم زدن مین آرام ہوجاتا ہے- عموماً چار گولیون سے زائد کی ضرورت نہین ہوتی- بنظر رفاہ عام قیمت فی گولی ۲ر مقرر ہے- محصول ڈاک ہر حالت مین مریض کے ذمہ ہے- ترکیب استعمال کا پرچہ گولیون کے ساتھہ ہے-

المشتہر

مرزا حمید الدین بیگ مہتمم اخبار آگرہ پنچ و حکیم
سید نظام علی آگرہ محلہ نوری دروازہ

اشتہارات

(۱) سکتی سُدھا ۱۴-۹-۲۳

سب قسم کے عصبی- حیوانی- یا تمام ضعف کا علاج ہے- ان سب شکایات کی بنا مادہ حیوانی کا رقیق ہونا ہے اور یہ بے ضابطہ اور بے تمیزانہ حرکات سے ہوتا ہے- لاغری سستی پریشانی خاطر- ضعف بصارت- دوران سر- سوزش اطراف چڑچڑاپن ہوجاتا ہے آدمی افعال عیش مین دیر تک مصروف نہین رہ سکتا- ہاضمہ مین ضعف آجاتا ہے قبض اسہال وغیرہ رہتا ہے- اس دوا سے صفائی خون تازگی روح اور تمام نظام حیات- دماغ اور ریڑھ مین طاقت آجاتی ہے- اور افعال اور حرکات کے واسطے اعضا کو قوت پہونچتی- آدمی پورا صحیح اور توانا ہوجاتا ہے- ایک ہفتہ بطور امتحان استعمال کرنے سے فائدہ محسوس ہوگا- قیمت ۶عہ باردانہ وغیرہ ۲ر

دواے ہیضہ

ایک بکس جسمین ہیضے کی بارہ دوائین اور استعمال کے واسطے ہدایات اور ایک بوتل کافور کی اور قطرات ناپنے کا آلہ ہے- ۔ر کو ملتی ہے محصول وغیرہ علاوہ اسکے-

---

المشتہر

بھٹاچارجیا کمپنی
۱۹۱/۱ بہو بازار اسٹریٹ کلکتہ

مضامین اڈیسن

ناموراڈیسن کے مشہور اور مفید دلچسپ مضامین کا بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیا گیا اور سفید کاغذ پر خوشخط چھپا ہے- قیمت بلا محصول ۱۲ روپے پبلک قدردان سے بہت تھوڑی جلدین باقی ہین جن صاحب کو ان دلچسپ مضامین کے عمدہ لٹریچر کا لطف اوٹھانا منظور ہو اور جنمین ظرافت کی چاشنی چکھنی ہو فوراً درخواستین حسب نشان ذیل بھیجکر فوراً بذریعہ ویلوپی ایبل طلب فرمائین ؛

المشتہر

محمد ارتضا علی شہرہ
گولہ گنج- ڈاکخانہ امین آباد لکھنؤ ؛

ازمحکمۂ وزارت بھوپال

(۱) اعلان (۲)

ایک پمفلٹ بھوپال اسٹیٹ کے متعلق انگریزی مین ضیاء الحق کے نام سے شائع ہوا ہے جسمین مرزا عنایت علی بیگ و مرزا افضل علی بیگ وغیرہ ہمارے بعض ماتحت افسران پر مختلف قسم کے چند الزامات قائم کیے گئے ہین- پمفلٹ پر مطبع کا نام جسمین وہ چھپا ہے درج نہین ہے اور یہ سمجھنا مشکل ہے کہ آیا ضیاء الحق کوئی نام صحیح ہے یا فرضی ہے- پمفلٹ مین بعض گواہون کے نام بھی درج کیے گئے ہین جنسے دیکھنے والے کو شبہے پیدا ہو سکتے ہین- ان تمام باتون پر غور کرکے ہمنے تحقیقات کا قصد کیا ہے اور جو نام معزز گواہون کے درج پمفلٹ ہین اونکی شہادتین ہم کھلی عدالت مین لینگے- اس اعلان کے ذریعہ سے اس بات کی عام اطلاع دیجاتی ہے کہ ضیاء الحق یا کوئی شخص جسکو کچھ ثبوت دینا ہو وہ بغیر کسی پس و پیش کے ۱۰- دسمبر سے ۱۵- دسمبر تک ہمارے اجلاس پر حاضر ہوکر ثبوت پیش کرے- اگر ۱۵- دسمبر تک کل شہادت ختم نہوئیگی تو بعد ۱۵- دسمبر کے بھی تا اختتام شہادت مسلسل کارروائی جاری رہیگی- یہ تحقیقات عاملانہ ہوگی اور درصورتیکہ کسی شخص کی نسبت ایسا ثبوت بہم پہونچیگا کہ بادی النظر مین مقدمہ قائم کرنے کی ضرورت ہو تو مقدمہ مدالتانہ تحقیقات و انفصال کے واسطے سپرد فوجداری کردیا جائیگا تاکہ بمقابلہ مدعا علیہ کے کارروائی ضابطہ عمل مین آئے ؛

شہادت نامہ

کتاب ... واقعات کربلا بہت شرح و بسط کے ساتھ اردو مین لکھکر ... اور ... تواریخ سے ... روایت صحیح صحیح ... مین علمائے شیعی کے اقوال بھی لیے گئے ہین - کسی قسم کی نوحہ ... چھپا نہین ہے ملاحظہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ اپنے رنگ کی نئی تالیف ہے ۲۴۸ صفحہ ہین ... عمدہ خوشخط آبیرو ہے میرا دعوی ہے کہ آجتک کوئی شہادت نامہ اس ضخامت اور تحقیق کے ساتھ شائع نہین ہوا - اسکے مؤلف فاضل اجل عالم باعمل حضرت حافظ شاہ علی اکبر صاحب کاکوروی ہین - باوجود ضخامت قیمت ... نہین ہے صرف عہ بلا محصول جن صاحب کو ضرورت ہو ... ذریعہ ویلو پیبل پارسل راقم سے طلب فرمائین -

الم ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ تہ

... آسین ... شیخ ... احمد صاحب

قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ ؞

ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیے پھر یہ موقع ہاتھ نہ آئیگا

سب سے سستی مضبوط جرمن نیرلیس کی لیس (بغیر کنجی) جیبی گھڑیان ذیل کے سستے دامون پر ... دسمبر ۱۸۹۳ء تک ہم سے ملسکتی ہین مابعد کو قیمت بڑھجائیگی

گھڑی جیبی	فی عدد	۶ عدد	۱۲ عدد	۲۴ عدد	محصولڈاک فی عدد
	عہر	مہ	ہصہ	ما	۱۰ ار
ٹائم پیس	شہ،	بہ	سہ	عہ	۱۴ ار

تیسوین دسمبر تک جو صاحب ... ہمارے پاس بھیجدینگے اونکو رجسٹری شدہ ایک گھڑی اور ایک ٹائم پیس ہم بھیجدینگے اور محصولڈاک نہ لینگے - اسمین خریدار کو عہر کی اور بھی بچت ہے -

ٹیتھنگ نکلیس - پہننے کا فیتہ نہ لگا ہے - نہ کھلانیے - نہ پلایئے - بچے کے گلے مین باندہ دیجیے - دانت خود بخود بلا تکلیف نکل آوینگے یوروپ کے کل باشندے استعمال کرتے ہین - ڈاکٹر کی فیس اور والدین کی زحمت بھی بچی قیمت عمر

برقی تعویذ یا انگشتری - فساد خون کے ۲۶ امراض کو بات کی بات مین نفع پہونچاتی ہے - صرف ہاتھ مین پہنے رہیئے - ڈاکٹر اور حکیم اپنے مریضون کو اسکے استعمال کی صلاح دیتے ہین - اسناد اور ترکیب اسکے ہمراہ بھیجی جاتی ہین تعویذ - عہ اور انگشتری - عہ

جادو کا قلم - دوات کی بھی حاجت نہین ایک مرتبہ سیاہی بھرکر مدتون کو چھٹی عہ

سرگذشت لارڈ لینسڈون صاحب بہادر گورنر جنرل موجودہ ہند باتصویرات بزبان اردو دو حصون مین - فی حصہ ۹ر

ایضاً مجلد ولایتی کپڑے کی چارون طرف سنہری بیل جسپر خریدار کا نام بھی سنہری حرفون مین چھپا ہوگا - رؤسا امرا کی الماریون کی زینت قیمت عمر

سرگذشت لیڈی ڈفرن صاحبہ - قیمت حسب مراتب بالا

سرگذشت ملکہ معظمہ مع تصویرات خاندان شاہی فی جلد ۸ر

دلچسپ حالات شاہزادہ وکٹر - فی جلد ار

نوٹ - (۱) جو صاحب اس اخبار کا حوالہ دیکر چار ... کی ایک ایک جلد خریدینگے انکے ساتھ چوتھائی قیمت کی رعایت کیجائیگی (۲) جو مالک اخبار ہمارے اخبارات لیکر ہمارے پورے اشتہار کو اپنے اخبار کے دوسرے یا چوتھے صفحہ کے اول سرے پر ہر مرتبہ دسمبر ۱۸۹۳ء تک چھاپدینگے اور ہمارے پاس وہ اخبارات بھیجدینگے تو اونکو ایک جیبی گھڑی رجسٹری شدہ روانہ کیجاویگی یا عہ کی قیمت تک اور اشیا ہمارے اشتہار کی ؞

الم ـــــــــــــــــــــــ شتہر

ای - فابس - ایجنٹ امین آباد - لکھنؤ ؞

اطلاع ضروری

حضرات آپ جانتے ہین اگر نہ جانتے ہون تو خبری ملاحظہ فرمالیجئے کہ سال کی آخر سہ ماہی شروع ہوگئی بلکہ ایک ثلث اوسکا بھی ختم ہے اور اکثر کرمفرماؤن نے اب تک قیمت اخبار نہین مرحمت فرمائی ازراہ عنایت اس جانب توجہ فرمانا چاہیئے - اگر مصارف اخبار ضرورت سے روپیہ کی حاجت نہ ہوتی تو قیمت اخبار طلب کرنے کی تکلیف نہ گوارا کیجاتی - کیونکہ یہ دنیا ایسی واہیات جگہ ہے جہان بغیر روپیہ پیسے کے کام نہین چلتا - ورنہ اخبار یو نہین ہوا - دریا - پہاڑون کی طرح مفت نذر ہوا کرتا -

را ـــــــــــــــــــــــ قم

منیجر اودھ پنچ

مضامین غیر

ایسا ہو کامل و مشتاق تو نام ایسا ہو

مجلس ایسی ہو اگر ہو تو کلام ایسا ہو

ٹھیپیچ اے سبحان اللہ وبحمدہ کیون نہو۔ اہاہاہاہا۔ یا قہقہہ مارے خوشی کے نکلت گل کیطرح جامے سے باہر ہی نکلے بھاگتے ہو۔ بھئی کچھ پوچھو تا اجکل تو اینجانب کر جوشش مسرت کی کچھ انتہا ہی نہیں بے اختیار جی چاہتا ہے کہ عنوان کے شکر کو دن رات جپا کرون۔ اوسپر ہنستے دیوا قہقہہ بجاؤن اور اگر دشمنون کی صورت یاد آجاسے تو وہ ڈبل قہقہہ لگاؤن کہ بام رفعت فرعونیہ کی چھت توڑ کر پلٹے پار ہو۔ ارے سنبھلو مین پھر دل کھولکر ہنستا ہون۔ قہہ قہہ قہہ۔ اوچھا جی آج تو طرفہ تماشا بنکر آئے ہو جی تماشا کھلونا تو مین بنا دیتا ہون بقول خود اینجانب سے

بوڑھا بالا کہ جوان ہوئین بنا دیتا ہون

ناچ دو ایک کو ہون ناسچا دیتا ہون

ارے میاں تمہید دیباچہ خطبہ کبھی تمام بھی ہوگا۔ مدت بعد آئے۔ ہاتھ ملاؤ کیا لائے۔ ابھی الملنے کی کچھ نہ پوچھو وہ گرما گرم چٹپٹی اتی خبر لایا ہون کہ دشمنون کے پیٹ مین چوہے چھوٹین اور عینک والے چار دن دیدے پھوٹین۔ جبھی آج آپ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہین جی سوار دوار تو نہین ہان مٹھی مین بند کیئے ہون۔ خیر مطلب کی کیئے۔ ارے بھئی کچھ نہ پوچھو۔ وہ مجلس وہ اہتمام دیکھا وہ اچھوتا کلام سنا کہ صل وجل سے

کیا کہون کیا کیا کہا ایسا کہا

دل اوٹھاتا سنے مرے ایسا کہا

ہزار در ہزار تعریف کا ایک تعریفا ہے سب کہ اول سے آخر تک سب سے نے تک سر سے پانون تک اپنا مال تھا اپنا خیال تھا۔ نہ کسی سے کہوالیا تھا نہ کسی نے کہدیا تھا کلام ایسا اہتمام ایسا کہ تین تین ہانڈیان فی پانچ جنٹلمینی خرمے اللہ دے اور بندہ لے۔ پھر خوشگوار چاء کا سامنا۔ جاڑے کی بہار حقہ پان خاطر مدارات کھاتے مین دوست آشنا رفیق مصاحب نوکر چاکر سب کے سب خدمت پر مستعد آؤ بھگت پر حاضر۔ ٹھڈی دل لوٹ پڑا ابلائے اور بے ملائے۔ کلام کی چاٹ پر ہونٹ چاٹتے اور مزے لیتے درجنون کوڑیون بھلے مانس آپڑے اتنا بڑا مکان چار پانچ دالان دریا سی انگنائی لق و دق صحن آدمیون کا جنگل ہوگیا۔ وہ کھچا کھچ بھرتی ہوئی کہ سانس کو رستہ نہ ملتا تھا سے

لنگ تو جسطرح بنا آیا

آپ کو لنج نے بھی پہونچایا

اندر سے باہر تک۔ چیدہ فہمیدہ سمجھدار بھلے مانسون نرے کھرے آدمیون کا خالص مجمع عطر مجموعہ کی مہک دیتا تھا۔ آدمی بھی آدمی یہ نہین کہ روپیہ کے آٹھ یا چار مول لیئے اور خرید کیئے ہوئے نہ مجلسی نہ ٹوپیے۔ سب شوقین اور مشتاق درحقیقت مولوی سید اصغر حسین صاحب کا خلق وسیع اور ہمت رفیع ہے

آگے اونکے فروغ پانا

سورج کو چراغ ہے دکھانا

القصہ ٹن ٹن بارہ بجے پیش خوان صاحب ممبر پر پہونچے۔ اونکے بعد حضرت فاخر تشریف لیگئے۔ رباعیون سلام کے بعد حضرت قاسم کے حال کا مرثیہ شروع کیا کیا کہنا۔ نیا اور نیا علحدہ اور اچھوتا نازک خیالی بلند پروازی فصاحت جدت زرم بزم جوڑ توڑ وصل پیوند۔ تمہید گریز تسلسل بندش ایک سے ایک بڑھکر اسکے یاد کرنے کا ارادہ کیا اوسنے آکر بھلا دیا۔ ایک بیت دل مین رکھنے کا بندوبست چاہا دوسری نے آکر اوسکی جگہ عملدخل کیا۔ اودھر بن مین جان مشکل مین زبان بھولے بسرے جو مصرع یاد رہگئے وہ لکھتا ہون ذرا اوس لطف لیجئے۔ حضرت قاسم کے حال کا مرثیہ تھا یہ ملحوظ خاطر رہے ع ساغر زخم مین ملبتا تھا لہو کا شربت ع رقص بسمل کا یہ دولہا نے تماشا دیکھا ع رنگ برسون کا جو تلوار مین تھا چھوٹ گیا ع جسے امید نہ تھی اوسنے بھی رخصت پائی وغیرہ وغیرہ مشتے از خروارے۔ سال بین تین مجلسون کا ایک دن بیچ برابر پڑھنا نہ مشق عادت یہ نہین کہ ممبر پر بیٹھتے کے ساتھ آواز بھی بیٹھ گئی ماشاءاللہ وہ زور دے دیکر مصرع پڑھے ہین کہ تعریف کرنے والون کے گلون کے ساتھ اپنے سکے بٹھا دیئے ایسی ہوا بندھی کہ اب چراغ کی لو اوسکانے سے بھی نہین اونچی ہوسکتی دوسری مجلس مین اوسی کارنامہ کا بقیہ۔ تیسری خاتمہ کی مجلس تو شان وشوکت مین اپنی آپ نظیر تھی۔ وہ ہجوم وہ انبوہ کہ الٰہی تیری پناہ جو پہلے پہونچا اچھا رہا اینجانب مرثیہ شروع ہونے سے پہلے چوطرفہ نگاہ اوٹھا کر جانچ مین مصروف رہے جسکو دیکھتے ہین موجود جسکا خیال کرتے ہین حاضر نکاٹے بھاگے ہوونکا ذکر نہین اونکے دوست دوستون کے دوست خاندانی اور ملاقاتی۔ اپنے بیگانے شہری اور دیہاتی۔ سیکڑون سے ہزارون پر نوبت پہونچ گئی۔ رقعہ بانٹنے والے ایسا موقع اور ستھرا مجمع کہان پاتے دروازے پر ڈٹے رہے دل کھولکے رقعہ بانٹے۔ دل ہی جانتا ہوگا جیسا اوجلا جلا جاؤ تھا۔ حضرت فاخر کی ہمت محبت محنت مروت چوطرفہ سے زور لگا کر کس کس کو نہین مجلس مین لے آئی۔ پہلے جگنونکا کیا بیمار تک مینیں مین پڑکر آئے۔ خالص نیت ثوابی شوق دلی ولولے کا کیا کہنا خوب ہی پھلے پھولے نہ کسی سے مقابلہ کا خیال نہ کسی سے دل مین ملال یون دل کرے اور یون خدا کی مدد سے کہے۔ یہ نہین نتھو خیرا ایرا غیرا نے سہارا لگا کر زور دیکر آفتاب کے سامنے ایک گڈا اکھڑا کر دیا جیسے موسلا دھار برسات مین عورتین مسافر بناتی ہین۔ کہان بلبل کہان پدا۔ کہان طوطی کہان طیڑا۔ اے حضرت مجلس کے ذکر کے ساتھ حاسد کے حال کا بھی مرثیہ تمام کرتا ہون اسے سنکر چاہے کوئی رو دے اور بسورے چاہے

...سو سے ہمارے مجھے تبھی تبہارے پاس آ کے وہ ادا کا سید کرنے سے غرض ہے پہنچتے چلا تے ایسے ... آگے ... بتاؤ دوسری مجلس جمعہ کا دن اور شیخ مولانا صاحب کی تسبیح ... سیکڑون واسطے ہزارون دعائین مانگتے پھرتے ہین تسبیح کا پتا نہین چلتا - تو نہ آوازین لگاتے روانے کہتے وانے کی طرح ادھر ادھر منہ جھکتے پھرتے ہین تسبیح ہاتھ نہین لگتی - کسی نے پوچھا کہ حضرت تسبیح کا ہیکل تہی اونھون نے کہہ بھی دیا ... سیاہ کی" لیکن کچھ بھی نہ ملی بالآخر وہ او ... کا ذکر کرتے ہم کو ملتے ہاتھ جھلاتے اپنے گھر چلے گئے - تیسری مجلس ...
دن جیسے ہی قصر الفاخرین اشتیاق کا بوجھ سر پر اوٹھائے داخل ہوتا ہون کہ ایک لڑکے نے بڑھکر پرچہ ہاتھ مین دیدیا - پڑھتا جو ہون سبحان اللہ اوسی تسبیح کے گم ہونے کا قطعہ تاریخ - اور وہ بھی نہایت چست کون تھوڑا ہنستے شیخ صاحب کو سنایا - اب آپ کو سناتا ہون ذرہ دل تھامے بیٹھیے تو میرا ذمہ لیجیے - کان کھڑے کیجیے اور سوتی ہے راتت کھول دیجیے -

وھو ہذا

شیخ صاحب کی ہوئی تسبیح جب مجلس مین گم	حال سینے مین دگرگون تھا دل مشتاق کا
اہل مجلس نے بصد حیرت یہ اسپین کہا	فعل سب تسبیح دزدیدن کیس شاق کا

(١٣١١ھ) بعد مجلس جیسے ہی اینجانب دوسرے پھاٹک سے لب سڑک تشریف لاتے ہین - ایک صاحب نے ہاتھ باندھکر رقعہ دیا کھولا تو لکھا دیکھا کہ بتاریخ ٢٩ ماہ جمادی الثالث اور ششم شنبہ ١٣١١ حامد و محمود نگر مین دن گذر کر ٹھیک رات کو بجون بیچ سوتے کو وقت مشاعرہ مین ضرور دخل فرمائیے - اور دیوانے کی آبرو بڑھائیے مصرع طرح پر امیجانب نے اپنا مصرع چڑھا کر جوڑا لگا دیا پنچ مین غزل کی جگہ رکھنے کا اوپر ہمارا مصرع ہے

غل ہے گردون پر قل اعوذ برب الناس کا
گھر کیا کس چال سے لونڈے نے پھپھیا ساس کا

لیجیے بندہ رخصت آگے آلی آیت

راقم

کچھ نہ سوجھا تجھے عینک سے بھی بس دیکھ لیا
کور دل کیا ہوا انجام ہوس دیکھ لیا

بقلم - مولانا اکمل لکھنوی مدظلہ العالی

کامنی

ڈیر پنچ - میرے نئے ناول کامنی کی نسبت جو مضمون آپ نے شائع کیا اوسکا ع

شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو

جو مین نے ابتک شکریہ نہین ادا کیا تو ع

عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما

کامنی - بی کامنی - کامنی رانی - کامنی بیگم - سری متی کامنی - کامنی خانم - کامنی کنور - کامنی النسا - کامنی بائی - کامنی بہو - کامنی بتی - کامنی بی بی - کامنی پیاری - کامنی دُلی - کامنی محل - کامنی جان - کامنی صاحب - کسن - کسن بان کنفیا - کمفیا جھنیا - میڈم کامنی - مسز کامنی - مس کامنی - ڈچز کامنی - لیڈی کامنی - پرنسز کامنی - ملکہ کامنی - جو نام رکھیے وہ اس پر لا کے لیئے موزون ہے اور یہ نئی عورت کے معنے ہی یہ ہین کہ اگر ساری اور کرتی پہنا دو توبھی جوبن چھٹ پڑے اور دو پٹے پائجامے اور محرم آب وان مین بھی پری کو شرماے اور گون اوڑھنی اور اسکرٹ مین خاص تماشا فرنگن معلوم ہونے لگی - جامہ زیب -

ہان خوب یاد آیا یہ آپ آئے دن نمبرون پر کیون منہ آ جایا کرتے ہین - اول تو نیا وہ جو آٹا دال نون تیل لکڑی بیچے - کسی رئیس کو ضد سے نیا کہنا پھبتے ہے - دوسرے بندہ نواز اگر نئے نہون تو کال کے زمانے مین تو یہی چلی ایک اور کال پڑ جائے - خدا رکھے آپ کے گولہ گنج کے بنیئے کچھ دن کے لیئے دکانین ایک سرے سے بند کر دین - پھر حضور کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے ... پڑھنے لگین ... اور ... ڈبیان ... اگر اخبار کا نام قومیت کے لحاظ سے رکھا جاتا ہے تو بہار گو اخبار لیئے - یہ نیا اخبار کیا معنی - ورنہ اب ہم بھی اودھ پنچ کے عوض شیخڑے پنچ اڑینگے - یون تو یون ہی سہی - ہم بھی سوم نیک ذات مین ہین - بات تیرے کی - جب دیکھو نمبروں پر آوازہ (انئے بنئے نیا اخبار) (بنئو انئے چند بنئے کی گون مین لون کا دھوکا) سنتے سنتے کلیجا پک گیا لاحول ولاقوۃ !

کجا بود منزل کجا تا ختم

درازنفسی معاف —

کامنی ناول کے قدر دانون کا بھی لگے ہاتھون شکریہ ادا کرنے دیجیئے - مسٹر حامد علیخان بہادر کے نام لکھنؤ توپ والی کوٹھی کے پتے سے درخواستین ہم درخواستین آ رہی ہین کہ کامنی کے خریدارون کے زمرے مین نام لکھ لیجیے - رنگون اور قطع بلوچستان اور بھرت پور اور نرائن پیٹ اور جی آئی پی ریلوے کے اسٹیشنون اور ڈمراون - اب تک زیادہ تر درخواستین ضلع علیگڑھ سے آئی ہین -

اس ناول کا مختصر سا انتخاب انشاء اللہ ہدیۂ ناظرین اولی الابصار کیا جائیگا - درخواستین مسٹر حامد علی خان صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنو توپ والی کوٹھی کے نام بھجوائیے - دیر نہ کیجیے - اس ناول مین وہ وہ جدتین ہین کہ پھڑک جائیے -

راقم

پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی

لکھنؤ ٢٦ نومبر

ہمارے آجکل کے طالب علم

انّا توہی بتادے

ایک صاحبزادے مکتب تشریف لیئے جاتے تھے۔ آگے آگے آپ اور پیچھے انّا صاحب کتاب بغل مین دابے ہوئے۔ راستے مین آپکے والد کے ایک دوست ملے۔ پوچھا میان صاحبزادے کیا پڑھتے ہو۔ آپ کچھ نہ بولے دوسری دفعہ پوچھا میان صاحبزادے کیا پڑھتے ہو۔ تو آپ کیا فرماتے ہین "انا توہی بتادے" اناجی نے کہا "واہ وا۔ بیٹا کتاب پڑھتے تم ہوا در بتائے انا!" اب تو صاحبزادے صاحب بھی معقول ہوئے اور سوچے بے بتائے جان نہ چھوٹے گی بہت کچھ جھیپ کر فرماتے کیا ہین "ٹلمیا" - (قلیا)

آج کل ہمارے دیسی لوتھر سر سید بالقابہ کے صاحبزادے جسٹس محمود کے مشاغل مین ایک اہم اور انقلاب پیدا کرنے والا واقعہ ہائی کورٹ سے علٰحدگی کا پیش آیا ہے اور اگر بڑی انا یعنے سر ستیا کے قول کو صحیح مانین تو اسوجہ سے کہ جسٹس محمود لاکھ لائق فائق اور قابل ہین مگر پھر بھی مفتوح ملک کے ہین جہان ابھی تک فاتحون اور مفتوحون کے تعلقات باہمی استوار نہین ہوئے ہین وہ لگی بانٹ جنکو بجز ادھر ادھر کی لگدے بازی کے اور دوسرا کام آتا ہی نہین - اور خواہ مخواہ دوسرون کے معاملات مین ٹنگڑی اڑانے کے عادی ہین - اب آپس مین چہ میگوئیان کرنے لگے کہ سید محمود کیونکر جدا ہوے اور کیون جدا ہوے اور اب جدا ہوے تو آخر کرینگے کیا - بیرسٹری کرینگے یا کسی دیسی سٹڈلم ریاست کی ملازمت - یا علیگڈھ مین بوڑھے باپ کا ہاتھ بٹائین گے - کتابین تصنیف کرینگے آخر کیا کرینگے -

ادہر پوچھنا ہی اس بلا کا پوچھنا کہ ناک مین دم کردیا اس سے بڑھکر ایک گروہ نے اپنے مشورے بھی شروع کر دیے - یہ کرین اور وہ کرین چنان کرین چنین کرین آخر سنتے سنتے بیچارے باپ بیٹے زچ ہوگئے - کچھ دکچھ جواب بنا غور لازم آیا - جسٹس صاحب تو اپنے حال مین مست ہائی کورٹ کی ججی کرتے کرتے قانونی بال کی کھال اور کھال کے بال نکالتے نکالتے تھک گئے تھے - چندے فرصت جو ملی آغوش آرام مین لیٹ کر غین ہوگئے کون فضول دماغ خراشی کرے -

چونکہ سر سید بڑی انا کی حکایت سن چکے تھے - گھبرائے کہ کہین ایسا نہو لوگ زیادہ پوچھین اور صاحبزادے ٹلمیا بول اوٹھین آپ نے قبل اسکے کہ انا توہی بتادے کی نوبت آئے بتانا شروع کر دیا کہ میرا بیٹا ایسا میرا بیٹا ایسا مین نے یون قوم کی خدمت کرنے کو پڑھایا (اگر یون شروع کرتے کہ مین نے یون قوم کی خدمت کرنے کو پیدا کیا تو سرے سے سلسلہ چلتا) وہ مجھے تو کوئی دنیا کی ہوس نہ تھی مگر دوستون کے اصرار سے اوسکو بیرسٹر کرایا (اگرچہ مذہب اور عقائد کے معاملے مین آپ بڑے ضدی اور ہٹی ہین) اور پھر دوستون اور بڑی بات حکام کے اصرار سے یون سرکاری ملازمت اگرچہ عہدۂ جلیلہ پر تھی گوارا کی اور طوعاً کرہاً یون جسٹس ہوجانے دیا لیکن آپ جانئے فاتحون اور مفتوحون کے تعلقات ہندوستان مین درست ہوتے رہے آخر نوبت بانیجا رسید -

سچ پوچھو تو سید صاحب کی خوشی بیرسٹری مین تھی نہ ججی مین آپ نے تو اونکو اوسی کام کیواسطے بنایا تھا - شکر ہے بلّی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا - بقول سید صاحب جسٹس موصوف کو روپیہ پیسے کی طمع نہین وہ مستغنی المزاج آدمی ہین - بہت کمایا یا تھوڑا وہ ہر حال مین مست رہے اور کیا عجب آیندہ بھی مست رہین - اب رہی یہ بات کہ آخر دنیا کے کام دنیا کی رسم کے مطابق ہوتے ہین - جسٹس محمود کا جو طریقہ ماند و بود کا ہے اوسکے واسطے وافر آمدنی کا ہونا لازمی ہے - پس ہمکو اوسوقت تک اطمینان نہین ہوسکتا جب تک ہم کو دو باتون مین سے ایک کا اطمینان نہ کرا دیا جائے یعنے یا تو اونکے مصارف مین کمی نہ بتائی جائے یا آمدنی معقول کا ذریعہ دکھایا جائے ابن یمین اور عمر خیام کی رباعیان کچھ دست غیب کی اعمال نہین - اگر ہمارے سر سید صاحب استغنے سے خوش ہین تو ہم بھی خوش ہین کہ سید صاحب نے جوش مین آکر یہ دلگی اچھی کی کہ صاحبزادے کا سبق خود ہی بتا دیا لوگ لاکھ کچھ کہین کہ آپ کو اس تکلیف فرمائی کی ضرورت نہ تھی جسٹس صاحب خود ہی اپنی عمر عزیز کے مشاغل کا پروگرام اگر مناسب سمجھتے شائع فرماتے مگر آپ جانئے شفقت پدری کا بچڑا جو ما کسیکے روکے نہین رک سکتا - اگر سفر و انگریزون کے ہاتھ سے رنج ہوا سید کی رگ ہاشمی جوش مین آگئی اور صاف دلی اور صاف گوئی سے دو چار کھری کھوٹی سنا بیٹھے تو قابل معافی ہین -

دلگی بازون نے کہنا شروع کر دیا کہ لیجیے سر سید حکام انگریزی سے خفا ہوگئے کیا عجب اون لوگون کے گروہ مین شامل ہوجائین جو پہلے ہی سے شاکی ہین مسٹر پاینیر بیچارے کو دو تہ دون سے کان کا نٹھنے مین بڑی دقت ہوئی مگر آپ جانئے جولاہے کا تیر تو تھا ہی نہین الفاظ اپا سفے واقعات نے ثابت کر دیا کہ بڑی انّا کے صاحبزادے کے ساتھ جو برتاؤ ہوا ہے اوس سے بہت خفا ہین - اور اسی خفگی کے جوش مین بیجا بول بھی اوٹھی ہین -

راقم

ٹلمیا کا منتظر

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کیلئے

مولانا پنچ - سنا ہے اخبار والون کی بڑی آمدنی اشتہارون پر ہے تعجب ہے آپ اودھر توجہ نہین کرتے دیکھیے پاینیر کیسے کیسے اشتہار چھاپتا ہے - آپ جانئے خادم تو آپ کا ایک ہی خیر طلب خیر اندیش ہے - کیونکر ممکن تھا آپ کے فائدہ کی کوئی صورت ذہن مین آئے اور وہ یون ہی بیکار پڑی رہے بندہ نے چند جدید طرز کے اشتہار ہم پہونچائے ہین اشاعت کے واسطے ارسال ہین - امید ہے آیندہ اور حضرات بھی اس جانب متوجہ ہونگے - رفاہ عام کے واسطے بندہ نے اس جدید ایجاد پر رجسٹری نہین کرائی ہے - بھائیو - یہ کار خیر بندہ اپنی یادگار چھوڑے جاتا ہے جسکا جی چاہے فائدہ اوٹھائے -

---

درکار ہے - ایسا لائق جو دنیا کا کوئی ہنر نہ جانتا ہو - نہ کسی فن مین دستگاہ رکھتا ہو - سرکاری غیر سرکاری کوئی امتحان نہ پاس کیا ہو محض تفریحاً احباب کے واسطے ضرر رسان ہو - اسناد و سرٹفکٹ لیاقت مین لوگون کے شکایتی خطوط کافی ہین - تنخواہ کچھ نہین صرف مشتہر کو صحبت منظور ہے کھاؤ پیو اپنا رہو ہمارے ساتھ - کام صرف یہ ہوگا کہ عامہ خلائق کی دلشکنی و دل آزاری مین مشتہر کی دستیاری و سربراہی کرے - المشتہر نورباف

ضرورت ہے - چند ناکام امیدوارون کی جنھین خاص پمفلٹ نویسی کے فن مین یدطولے حاصل ہو اور تصنیف واقعات مین حقیت وواقعیت کا نہ لحاظ کرتے ہون غازی نامی - بے ایمانی خونریزی سے موصوف ہون - پٹے بلنے لڑانا خوب جانتے ہون - سازش کرنے کا مادہ ضرورت سے زیادہ ہو - درخواستین حیدر آباد مین مترا اور بھوپال مین ضیاء الحق کے نام بھیجی جائین -

---

مطلوب ہے - کرایہ کی چند ٹٹوانیان بھیریان کوتل ہین شہسوار کی ضرورت ہے - ران پٹری جانا خوب جانتا ہو - آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا ہو - بداؤن کے ملاؤن کو ترجیح دیجائیگی - المشتہر بلبل ہند -

---

موجود ہے - ایک ہرپال بنا - صورت نہ شکل بھاڑ مین سے نکل جانے بلا اتنی کہ ایک نو آدمی ہزار نو کیڑا والی مثل گرد برد ہوگئی - قیافہ نجوم کے قواعد کی رو سے ہر طرح منفر نکلا - اپاہج حد سے سوا شادی کے واسطے طیار ہے - شرط صرف یہ کہ قمر در عقرب کی ساعت مین گٹھ بندھن ہو جائے - شوہر کا نان نفقہ جورو کے سر ہوگا - خانہ دامادی کے شرائط سب باحسن وجوہ انجام دیئے جائینگے - المشتہر پیر نابالغ -

---

درکار ہے - جوابات ڈھالنے کی کل اوٹ پٹانگ سوالات کے جواب بآسانی دیسکے - شرط یہ ہے جوابات مین ابہام واجمال اسقدر ہو کہ مستفسر کو نہ کسی سوال کا جواب شافی وکافی نہ دوسرے سوال کا موقع مل سکے نہ کوئی خاص تازہ معلومات حاصل ہوسکے - اودھ اور بنگال لیجسلیٹو کونسل کے پاس درخواستین بھیجی جائین -

---

حاضر ہین - چنڈو کی آرشکار کھیلنے والے حد درجہ کے انقلاب پسند اور متلون مزاج - سر دست ہر گلی کوچہ مین ٹلتے نویسی ادھر اودھر تانا بھار کرنا مشغلہ ہے - جس کسی کو در دسر خرید کرنا ہو بغلی گھونسہ بنانے کیواسطے طلب کرے - تنخواہ وغیرہ کا تصفیہ بہدیتگی محض فضول ہے مشتہر خود اپنے اخراجات وغیرہ کا بندوبست کرلیگا - حساب دوستان در دل -
المشتہر - روگز انسٹیٹیوٹ -

راقم

خدائی فوجدار

اطلاع بخدمت افیونیان لکھنو

اے عاشقان جنیا خانم واے مشتاقان سنو اپنا جان ہوشیار بیدار ہو جاؤ - دیکھو تمھارے عیش وسرور مین خلل ڈالنے والے نانصیب پادری لوگ بے طرح تمھاری گھات مین لگے ہوئے ہین - ان بھائیو باجرے کی ٹکیون اور گرما گرم چار کی چسکی سے سر دست ہاتھ دھو بیٹھو - کہین ایسا نہو تم اسی خواب غفلت مین غین پڑے رہو اور یہ لوگ اپنے مکر و فریب سے تمھین بالکل کوڑی کام کا نرکھین سنا تمھارے بھائی بندون کا کمیشن بزن بولتا آرہا ہے - اونکی خاطر تواضع آؤ بھگت کے واسطے سامان کررکھو - افیون کی پیالیان دھلوا رکھو - چسکی کے واسطے برفی کی ڈلیان باجرے کی ٹکیان جمع کررکھو - ایسا نہو کہ یہ افیونی کمیشن کے ممبر یونہی روکھے سوکھے چلے جائین اور تمھاری کج خلقی سے مکدر ہوکر کچھ زہر اوگلین پھر سمجھ لو یہان سے لندن تک جتنے بھائی بند ہین سب فرنٹ ہو جائین گے اور تم منہ دیکھتے کے دیکھتے رہجاؤگے "

راقم

ٹھیکہ دار افیون

---

(۱) حبوب کیمیاے بصارت ۹-۱۱-۹۳

یعنی دھند - جالا - ناخنہ - پھلی - رتوندی - روزکوری - پربال - نزول الماء ابتدائی - موتیابند - ضعف بصر - ونیز جملہ امراض چشم کی حکمی دوا - گولیون کی شکل مین سترہ سال سے ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہونچا رہی ہین - بیچاپ تک سے بگڑی ہوئی آنکھ درست ہوجاتی ہے - عینک لگانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے - آشوب وسرخی چشم کو چشم زدن مین آرام ہوجاتا ہے - عموماً چار گولیون سے زائد کی ضرورت نہین ہوتی - بہ نظر فائدہ عام قیمت فی گولی ۲ر مقرر ہے - محصول ڈاک ہر حالت مین مریض کے ذمہ ہے - ترکیب استعمال کا پرچہ گولیون کے ساتھ ہے -

المشتہر

مرزا احمد الدین بیگ مہتمم اخبار آگرہ پنچ وحکیم
سید نظام علی آگرہ محلہ نوری دروازہ

(۳) سکتی سدھا ۱۴-۹-۹۳

سب قسم کے عصبی - حیوانی - یا تمام ضعف کا علاج ہے - ان بیماریات کی بنا مادہ حیوانی کا رقیق ہوتا ہے اور یہ بے ضابطہ اور بے تمیزانہ حرکات سے ہوتا ہے - لاغری سستی پریشانی خاطر - ضعف بصارت - دوران سر - سوزش اطراف چڑچڑاپن ہوجاتا ہے آدمی افعال عیش مین دیر تک مصروف نہین رہ سکتا - اعضا مین ضعف آجاتا ہے قبض اسہال وغیرہ رہتا ہے - اس دوا سے صفائی خون تازگی روح اور تمام نظام حیات - دماغ اور ریڑہ مین طاقت آجاتی ہے اور افعال اور حرکات کے واسطے اعضا کو قوت پہنچتی آدمی پورا صحیح اور توانا ہوجاتا ہے - ایک ہفتہ بطور امتحان استعمال کرنے سے فائدہ محسوس ہوگا - قیمت عہ باردانہ وغیرہ ۲ر

دواے ہیضہ

ایک بکس جسمین ہیضے کی بارہ دوائین اور استعمال کے واسطے ہدایات اور ایک بوتل کافور کی اور قطرات ناپنے کا آلہ ہے - ے ر کو ملتی ہے محصول علاوہ اسکے -

المشتہر

بھٹاچاریا کمپنی
۱۲/۱ بہوبازار اسٹریٹ کلکتہ

از محکمہ وزارت بھوپال

(۲) اعلان (۲)

ایک پمفلٹ بھوپال اسٹیٹ کے متعلق انگریزی مین ضیاء الحق کے نام سے شائع ہوا ہے جسمین مرزا عنایت علی بیگ و مرزا افضل علی بیگ وزیر ہمارے بعض ماتحت افسران پر مختلف قسم کے چند الزامات قائم کیے گئے ہین - پمفلٹ پر مطبع کا نام جسمین وہ چھپا ہے درج نہین ہے اور یہ سمجھنا مشکل ہے کہ آیا ضیاء الحق کوئی نام صحیح ہے یا فرضی ہے پمفلٹ مین بعض گواہون کے نام بھی درج کیے گئے ہین جنسے دیکھنے والے کو شبہے پیدا ہوسکتے ہین - ان تمام باتون پر غور کرکے ہمنے تحقیقات کا قصد کیا ہے اور جو نام معزز گواہون کے درج پمفلٹ ہین اونکی شہادتین ہم کھلی عدالت مین لینگے - اس اعلان کے ذریعہ سے اس بات کی عام اطلاع دیجاتی ہے کہ ضیاء الحق یا کوئی شخص جسکو کچھ ثبوت دینا ہو وہ بغیر کسی پس وپیش کے ۱۰ - دسمبر سے ۱۵ - دسمبر تک ہمارے اجلاس پر حاضر ہوکر ثبوت پیش کرے - اگر ۱۵ - دسمبر تک کل شہادت ختم نہوجائیگی تو بعد ۱۵ - دسمبر کے بھی تا اختتام شہادت مسلسل کارروائی جاری رہیگی - یہ تحقیقات عاملانہ ہوگی اور درصورتیکہ کسی شخص کی نسبت ایسا ثبوت بہم پہونچیگا کہ بادی النظر مین مقدمہ قائم کرنے کی ضرورت ہو تو مقدمہ عدالتانہ تحقیقات و انفصال کے واسطے سپرد فوجداری کردیا جائیگا تاکہ بمقابلہ مدعاعلیہ کے کارروائی ضابطہ عمل مین آوے +

اشتہار

بھوپال اسٹیٹ کا تیلی گھر کپاس کی خریداری کے واسطے مختلف مقامات ہند سے جہان کے تاجر کپاس دینا چاہین کاروبار قائم کرنا چاہتا ہے - تیلی گھر ایک لاکھ من کپاس خرید کرنے پر تیار ہے - کافی ضمانت پر کسیقدر روپیہ پیشگی بھی دیا جائیگا اور کمیشن فی من دو آنے کے حساب سے اوس کپاس پر دیا جاسکتا ہے جو ریاست بھوپال سے علاوہ دوسرے مقام سے آوے - جو لوگ معاملہ کرنا چاہین اور کپاس دیسکتے ہون وہ مہتمم تیلی گھر بھوپال کے پتہ سے خط وکتابت کرین +

المشتہر

چندر موہن رائے سیول انجنیر مہتمم تیلی گھر و
احمد علی سپرنٹنڈنٹ تیلی گھر بھوپال -

شہادت نامہ

کتاب مذا جو نسخ نی مین واقعات کربلا بہت شرح وبسط کے ساتھ اردو مین لکھکر نئین اور مستند و نایاب ضخیم عربی تواریخ سے مدد لیگئی ہے - روایات صحیح صحیح درست لیئے گئے ہین - علما شیعی کے اقوال ہی لیئے گئے ہین - کسی قسم کی مذہبی چھیڑ چھاڑ نہین ہے - ملاحظہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ اپنے رنگ کی نئی تالیف ہے - ۲۴۸ صفحہ مین بڑی تقطیع - کاغذ عمدہ خط پاکیزہ ہے - میرا دعویٰ ہے کہ آجتک کوئی شہادت نامہ اس ضخامت اور تحقیق کے ساتھ شائع نہین ہوا - اسکے مولف فاضل اجل عالم باعمل حضرت حافظ شاہ علی اکبر صاحب کاکوروی ہین - باوجود ضخامت قیمت کچھ بھی نہین ہے صرف عہ بلا محصول جن صاحب کو ضرورت ہو بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل راقم سے طلب فرمائین -

المشتہر

محمد فدا حسین - کٹرہ شیخ جار اللہ صاحب

قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ +

ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمایئے پھر یہ موقع ہاتھ نہ آئے گا

سب سے سستی مضبوط - جرمن فیرلیس کی لیس (بغیر کنجی) جیبی گھڑیان ذیل کے سستے دامون پر ۳۰ دسمبر ۱۹۱۳ء تک ہم سے ملسکتی ہین مابعد کے قیمت بڑھجائیگی

گھڑی جیبی	فی عدد	۶ عدد	۱۲ عدد	۲۴ عدد	محصولڈاک فی عدد
	عہر	مہ	مہ مہ	ما/	۱۰/
ٹائم پیس	سے/	بیہ ۸	مہ	صہ	۱۴/

تیسوین دسمبر تک جو صاحب ہے ہمارے پاس بھیجدینگے اونکو رجسٹری شدہ ایک گھڑی اور ایک ٹائم پیس ہم بھیجدینگے اور محصولڈاک نہ لینگے - اسمین خریدار کو ۸ کی اور بھی بچت ہے -

ٹیتھنگ نکلیس - یعنے گلے کا فیتہ نہ لگایئے - نہ کھلایئے - نہ پلایئے - بچے کے گلے مین باندھ دیجیئے - دانت خودبخود بلا تکلیف نکل آوینگے یوروپ کے کل باشندے استعمال کرتے ہین - ڈاکٹر کی فیس اور والدین کی زحمت بھی بچی قیمت عہ

برقی تعویذ یا انگشتری - فساد خون کے ۲۷ امراض کو بات کی بات مین نفع پہونچاتی ہے - صرف ہاتھ مین پہنے رہیئے - ڈاکٹر اور حکیم اپنے مریضون کو اسکے استعمال کی صلاح دیتے ہین - اسناد اور ترکیب اسکے ہمراہ بھیجی جاتی ہین تعویذ - عہ اور انگشتری - عہ

جادو کا قلم - دوات کی بھی حاجت نہین ایک مرتبہ سیاہی بھرکر مدتون کو چھٹی عہ

سرگذشت لارڈ ہارڈینگ صاحب بہادر گورنر جنرل موجودہ ہند بالتصویرات زبان اردو دو حصون مین - فی حصہ ۸

ایضاً مجلد ولایتی کپڑے کی چارون طرف سنہری بیل جسپر خریدار کا نام بھی سنہری حرفون مین چھپا ہوگا - رؤسا امرا کی الماریون کی زینت قیمت عہ

سرگذشت لیڈی ہارڈنگ صاحبہ - قیمت حسب مراتب بالا

سرگذشت ملاحظہ مع تصویرات خاندان شاہی فی جلد ۱۰

دلچسپ حالات شاہزادہ وکٹر - فی جلد - ۱

نوٹ - (۱) جو صاحب اس اخبار کا حوالہ دیکر چارون کی ایک ایک جلد منگینگے انکے ساتھ چوتھائی قیمت کی رعایت کیجائیگی - (۲) جو مالکان اخبار ہمسے اجازت لیکر ہمارے پورے اشتہار کو اپنے اخبار کے دوسرے یا چوتھے صفحہ کے اول سرے پر چار مرتبہ دسمبر ۱۹۱۳ء تک چھاپدینگے اور ہمارے پاس وہ اخبارات بھیجدینگے تو اونکو ایک جیبی گھڑی رجسٹری شدہ روانہ کیجائیگی یا عہ کی قیمت کے اور اشیا ہمارے اشتہار کی ٭

المشتہر

ای - فارس - ایجنٹ امین آباد - لکھنؤ ٭

اطلاع ضروری

حضرات آپ جانتے ہین اگر نہ جانتے ہون توجنتری ملاحظہ فرما لیجیئے کہ سال کی آخر سہ ماہی شروع ہوگئی بلکہ ایک ثلث اوسکا بھی ختم ہے اور اکثر کرمفرماؤن نے اب تک قیمت اخبار نہین مرحمت فرمائی از راہ عنایت اس جانب توجہ فرمانا چاہیئے - اگر مصارف اخبار ضرورت سے روپیہ کی حاجت نہ ہوتی تو قیمت اخبار طلب کرنے کی تکلیف نہ گوارا کیجاتی - کیونکہ یہ دنیا ایسی واہیات جگہ ہے جہان بغیر روپیہ پیسے کے کام نہین چلتا - ورنہ اخبار یونہین ہوا - دریا - پہاڑون کی طرح مفت نذر ہوا کرتا -

راقم

منیجر اودھ پنچ

مضامین غیر

بکری نے دودھ دیا وہ بھی مینگنی بھرا

(شکایت نامہ بخدمت سکرٹری آف اسٹیٹ)

سبحان اللہ - سبحان اللہ - آپ بھی کیا چیز ہین - واللہ دیکھیے انھین باتون سے تو ہمارے آپ کے نبتی نہین - بھلا کیون جناب مین آپ سے پوچھتا ہون - للہ از براے خدا آپ ہی انصاف کیجیے - یہ بھی کوئی قرینہ ہے کہ ہم تو آپ سے مانگین ہم اور آپ دین الٰہی - مانا تسلیم کیا کہ آپ نے ایک ہندوستانی کو ہائی کورٹ کا جج کیا اور بہت سے اپنے ہموطن لوگون کی طرف آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا - اس عنایت و مہربانی کا تو شکریہ بعد کو ادا کیا جائے پہلے یہ شکایت تو کر لینے دیجیے کہ جہان آپ نے اتنی عنایت صرف کی اتنا اور کیون نہ کیا کہ ہمین لوگون مین سے کسیکو منتخب کیا ہوتا - ہم بھی جانتے کہ صاحب ہمارے حال پر خاص توجہ ہے اپنے بھائی بندونکا خیال نہین کرتے اور ہمین ہر جگہہ پوچھتے ہین یہ نہین کہ الہ آباد کی تو ججی خالی ہو اور بنگالہ کا رہنے والا اوسپر مقرر کیا جائے واللہ یہ اولٹی گنگا بہانا آپ ہی کا کام ہے - خدا نکرے ہم اتنے ناسمجھ نہین ہین کہ خواہ مخواہ بنگالی ماشا بھائیون کی صورت سے نفرت کرین - یہ بھی آخر ہمارے بھائی بند ہین مگر یہ سمجھ لیجیے کہ ماد شفقہ بھی اگر کسی بچہ کو دوسرے سے زیادہ پیار کرتی ہے تو دل مین بات آہی جاتی ہے - ہم بھی آپ جانیے آپ کے سامنے ابھی بچہ ہی ہین - ہمین شعور ہی کیا ہے جو آپ کی بات کی تہ کو پہونچ سکین پر اتنا ضرور کہینگے کہ اگر آپ انھین صوبجات کے کسی باشندہ کو سرفراز فرماتے تو عین بندہ پروری - ذرہ نوازی ہوتی یہی تو سمجھ لیجیے کہ ہم جو اپنے گھرون مین خدا کی مدد کے بھروسہ پر آس لگائے ہوئے دن رات آپ کا منہ دیکھا کرتے ہین تو آخر ہمکو بھی کچھ آپ کی ذات سے فیضیاب ہونا چاہیے کہ نہونا چاہیے - ہم اونمین تو ہین نہین کہ زمانہ بھر مین اوچکتے پھرین - وہ اور ہی خدائی خوار ہونگے کہ ساری دنیا کے صدقہ ہو رہے ہین - جہان کسی کو غافل دیکھا پگڑی اوتار لی - اجی بیا تو توصبر شکر کے ایک گوشہ مین دبکے پڑے ہین - قناعت اسقدر بڑھی ہوئی کہ ملی تو روٹی نہین تو روزہ - مانگنا جانچنا استغفر اللہ شرافت کے بالکل خلاف کسی کو توفیق ہوگی آپ ہی دے نکلیگا - یہان تو دن رات یہی دعائین مانگتے ہین کہ جو دے اوسکا بھی بھلا جو نہ دے اوسکا بھی بھلا - یہ کہیے کہ اب کچھ پاس پڑوس والون کی دیکھا دیکھی ہمنے بھی یہ سمجھا کہ آپ لوگون سے جبتک لڑے جھگڑے نہین دس بیس باتین نہ سنا دے - خوب طرح سے چنان چنین کر لے آپ دینا جانتے نہین تو آخر مجبور ہو کر ہم لوگون نے بھی یہی شیوہ اختیار کیا - مگر واہ رے میری اولٹی کے سمجھنے والے - چندین مدت حکومت کردی و راہ ہندیان را نشناختی ہمنے تو آپ سے یہ کہا کہ ہمین لوگون مین سے جسکو لائق دیکھیے سرفراز کیجیے - آپ بھی کیا خوب سمجھے کہ ایک بنگالی کو لا کر سامنے کھڑا کر دیا - اور تو خیر - مگر یہ سمجھ لیجیے کہ بڑھیا مری تو مری کچھ غم نہین ڈر ہے تو یہی کہ ملک الموت نے گھر دیکھ لیا - آج تو آپ نے ایک بنگالی پر توجہ کی ہے کل کو کسی مدراسی دکنی کو مسلط کیجیے گا - چلیے ہم کورے کے کورے رہگئے - اس سے پہلے سے کان کھول دینا اچھا ہے - برا ماننے کی بات نہین - یہ نہ کہیے گا کہ افلاطون بنکر ہمین نصیحت کرتے ہین - کہ خداوند آیندہ ذرا دیکھ سمجھکے کارروائی کیا کیجیے - ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ ہان کوئی مہربان ملا تھا - ورنہ ؎

زندگی اپنی جو اس شکل سے گزری صاحب

ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ سکرٹری آف اسٹیٹ رکھتے تھے

دیکھیے آپ کی بدولت بنا بنایا مصرعہ تک بگڑ گیا - نہ بگڑنے کی کون وجہ تھی آپ کی بے ٹھکان طبیعت اور لگریس تجویز نے یہان سارے منصوبے غلط حوصلے پست کر دیے - طبیعت ہی بگڑ گئی - یہ تو چار حرف کا مصرعہ ہے آپ کے نام کی برکت سے کچھ اور بڑھ ہی گیا گھٹ تو نہ گیا - ہمارے دلکو اس سے بھی تسلی ہے ع

گر ہٹنے مین بھی زلف اوسکی بنا کی

یہ تو محض چھیڑ خانی تھی اب آگے کیواسطے کان بہت پھٹا کے سن لیجیے کہ ہم لوگون کے واسطے جو صورت بہتری کی آپ سوچا کیجیے پہلے ہم سے مشورہ لے لیا کیجیے ہماری طبیعتونکا اندازہ کر لیا کیجیے تب جو کچھ کرنا منظور ہوا کرے وہ کیا کیجیے ہم خوش ہمارا خدا خوش -

راقم

باشندگان اضلاع شمال و غرب

پنچ - اجی اسی کو غنیمت سمجھو -

ذرا اسکو ملاحظہ فرمائیے

بلبل ہند

بلبل شاخسار ظرافت سلامت گل گل دعا اور کلی کلی سلام کے بعد بلبل زبان باغ عرض کے نہال مدعا کے نشیمن پر پھدک کر چہچہہ زن ہے (زین چہ چہہ - زین چہ چہہ) بندہ ایک مرد انسان پیشہ دلالی - باپ دادا کے وقت سے اسی پیشہ شریف کی بدولت بال بچون کی پرورش ہوئی - کاؤن گرادن باسے - نان کا رین ملین - اس انگریزی مین صاحب لوگون نے قدر کی - نام کے بعد اینڈ کمپنی کا دنبالہ بڑھا کر فضیلت دی - کانی ٹلو سے لیکر پرستان کی پری تک سے لیجیے - ملکا بن ملکون غلام کا نام ہے - ابتک انھین نیک بی بیون یعنی رنڈیون کی جوتیون

کی پھٹ پھٹ کے صدقے مین اپنا چیان خوش گذران کی گراب وہ ہفتے سے پیٹ مین قراقر شروع ہو گیا۔ کرکری کی بیماری مین مبتلا ہون جبھی یہ کہ شب کو خوش خوش گول دروازے سے بن کاڑی کرایہ لی اور ایک پرانی عمر کے نئے بگڑے ہوئے رئیس کے پاس اپنی راحت جان مہری کو لیگیا۔ وہ اخبار مین پڑھ رہے تھے کہ دکھن حیدرآباد والے نواب نے ہمارا خطاب کسی شاعر کو دیدیا۔ آگ ہی تو لگ گئی۔ مین اپنے فن کا بادشاہ۔ وہ بادشاہ و قلیبے گنبد۔ حضور کوئی ایسی تدبیر نکالین کہ میری اور ان نئے بلبل ہند صاحب کی دو دو چونچین ہو جائین۔ یا ہم ہی بلبل ہند رہین یا وہی۔ جسکو اللہ دے۔ مجھے بڑا داغ ہے کہ میرا داغ دوسرا چھین لیجائے یہ فلک کجرفتار کی ساری کارستانی ہے کھڑے کھڑے آسمان کے باپ سے سمجھ لیا ہو تو آپنے کے لطف شریف کا نہین ؂

بڑا افلاک کو بھی دلجلون سے کام نہین
اگر نہ آگ لگا دون تو داغ نام نہین +

حضور شاہ دکن خلد اللہ ملکہ کو اگر یہ معلوم ہوتا تو اس ناچیز غلام کا خطاب کا ہیکو چھنتا۔ دنیا کی چھکڑے خطاب دیئے گئے ہین۔ خان بہادر۔ اور یہ اور وہ۔ اگر بہادری ہی کا خطاب ضروری ہے اور چڑیا کا میل بھی خطاب مین لابدی ہے تو مرغ ہند کیا برا تھا۔ کیسا سور ما جانور ہوتا ہے۔ یا مرغ زرین ہی۔ بٹیر نواز جنگ بھی برا نہین ہوتا ناخن ہی کے برابر جنور ہے تل ایسا گتھ جاتا ہے اور وہ کس کس کے لاتین لگاتا ہے کہ اُہو ہو ہو۔ ان خطابون مین دونون رعایتین موجود ہین۔ بہادری کی بہادری اور چڑیا کا میل مزید بران۔ کوئی جوڑا ایسا چلتا کہ ہمارے خطاب کا جوڑی دار کوئی نہ پیدا ہوتا۔ کلکتہ کی شاعرہ شاعر پسند بی تنی حجاب کہتی ہین ؂

بلبلِ ہند لکھنؤ گلشون مین کیا ہی نیک ہے
طوطی ہند مین بہت۔ بلبلِ ہند ایک ہے

گراب ؂

ایک سے جب دو ہوئے تب لطف یکتائی نہین
ہے دوئی سے اتنی نفرت دوسرا بھائی نہین

ایک بات بیٹھے بیٹھے اور یاد آئی۔ لکھنؤ اور دلی مین حضرت آدم کے وقت سے اُردو زبان کی نسبت گلنپ ہوتی آئی ہے۔ کہین کوئی دلی کا گنتا مجھ لکھنؤ کے گننے پر یہ اعتراض نہ کر بیٹھے کہ بلبل ہند نے خط مین ایک مقام پر لکھا ہے کہ (مجھے داغ ہے کہ میرا داغ دوسرا چھین لیجائے) پہلے داغ کے معنے ظاہر ہین مگر دوسرے کے معنے فی البطن الشاعر"۔ اسکا جواب یہ ہے کہ داغ کے معنے یہان تخلص کے ہین۔ جو کوئی کہے نظیر پیش ہو۔ بسم اللہ۔ آمین بندہ برق۔ ایسی بے نظیر بانکی پیش کرون کہ پھڑک جایئے (بانگی کے لفظ پر چاول والی نظیر نہ سمجھ لیجئے گا کہ فریاد رس الٰہی سے لٹھ پونگے کی نوبت آئے

نظیر۔ قدر بلگرامی نے منشی اسیر صاحب کی نسبت کہا ہے ؂

قیدیِ طبع و داغ اسیر
رشک ظہوری فخر ظہیر

یعنے تخلص اسیر۔

حضور اس التماس عریضہ نگار کو منت بصیغۂ احسان چھپوا دین تو لکھنؤ بھر کے گلشون پر احسان ہوگا حضور روکھے پھیکے نرے ملا نہوتے تو کچھ مال اسکے عوض مین دکھاتا۔

از دستِ گدا سے بے نوا ان ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

راقم

خادم بلبلِ ہند۔ از چانڈو خانۂ چوک لکھنؤ

رخصت۔ رخصت رخصت

ارے میان ہمارے یہان آجکل کام نہین ہے لہذا رخصت۔ جب کبھی کام آویگا تمکو ہم بلالیوینگے۔ لہذا رخصت۔ حضور سلام۔ تم رخصت۔ حضور مین نے تو اب تک بہت اچھی طرح سے کارگزاری کی اور رات دن نمبرون کے پھیر مین پڑا رہتا تھا یہی ہر وقت خیال کرتا تھا کہ ایسا نہو کوئی نمبر بے نمبر ہو جاوے۔ ول۔ کام نہین ہے رخصت۔ حضور کام آجاویگا۔ بابا بہت لگاؤ چپراسی اسکو نکال دو۔ رخصت۔ حضور کیا مین بھی جاؤن۔ او تم بھی رخصت۔ خدا خیر کرے یہ آج آپ کیا بوکھلائے ہوئے ہین۔ کوئی نئی اوپچ کی بے تکی اوڑا رہے ہین۔ کہ جسکا سر نہ پیر جو ہے وہ رخصت اسکے معنے کیا۔ حضت اسکے معنے آپ نہین سمجھ سکتے ہین یہ ایک نیا معاہے۔ ارے صاحب اس معمے مین کونسی نئی دم لگی ہوئی ہے جو ہماری سمجھ مین نہ آویگی۔ اچھا لیجیئے۔ سنیئے۔ مگر بہت اچھی طرح سے گوش مبارک مین جگہ کریئے گا۔ یہ ایک محکمہ بے تکی فوج کا ہے جسمین کبھی برطرفی کبھی تخفیفی کبھی خصتی ہوتی ہے جو اس فوج مین خدانخواستہ بھرتی ہوا وہ انجن چھوڑ کھیتن مین پڑا۔ ایکدن بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ بہت دنون سے سیر محکمہ بے لست نہین کی ہے۔ چلو آج کر آدین۔ پھر کیا تھا جھٹ پٹ کوٹ پتلون ڈانٹ کلاہ ترکی سر پر آراستہ کر کے چرٹ منہ مین دبا کر ڈنڈا شیطانی دست مبارک مین زیب کر کھٹ پٹ کرتے ہوئے اوڑنچھو ہوئے۔ پونے پانچ منٹ اور ساڑھے سکنڈ مین کمپنی باغ مین نمودار ہو گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ چار پانچ لالہ صاحبان تشریف ارزانی کر رہے ہین مگر سب بے سر اے ناتوبہ۔ بے حواس اور رنجیدہ خاطر ہین۔ اینجانب کو وحشت نے آٹھون طرف سے گھیرا کہ اینی یہ کیا معاملہ ہے۔ جھٹ سوا ڈیڑھ قدم آگے بڑھکر ادن بیوقوفسے تسلیمات کا مضارع حال گردانا اور ادنسے دریافت کیا کہ کیون صاحبان یہ آج آپ لوگ کیون رنجیدہ خاطر

کابل مشن کی کامیابی

ہین - فوراً ایک صاحب کفن پھاڑ کر چیخ اوٹھے - کہ جناب ہمکا ایک ٹینی منی خراب کیس - ہم ضلع کمند آباد مان درمحکمۂ بندوبست بشاہرۂ بست وپنجروپیہ سکۂ چہرہ شاہی کہ جسکے نصف چہار دہ روپیہ وہشت و نیم آنہ میشوند و باشندہ تقرری اسسٹنٹ منصری رونق افروز تھے - بس - خدا تمہری وخوردان وبزرگان وہمہ گروہ ستمبری عمر افزودست کرے - ایک ٹینی ای صوب کا ایک نوازشنامہ ڈیفس تمامہ قلمی فرمائن کہ بمیدان عرضیۂ فدوی آنجناب تمام بسواری ریل ڈاک ثابت ای صوب ہو - آج ہمکا دوی ماہوار بھوا کر ایک دیار کا اینجانب تشریف فرما ہوئے تھے - جب سے آجتک کئی مراتب اینجانب کے واسطے حکم برطرفی اور تخفیفی کا ہوا گر ہمری مقدر عالیہ بڑی زبردست تہی کہ جنبش نہ کھایس - مگر آج سسر ایسی پلٹا دہس کہ فوراً حکم رخصت کا ہوئے گوا - اب گھر مان حیث ... ہماری ... جو مقدر مان نوشتہ ہوی وہ صیدہ وپیش ہوئی ہے - ... دوسرے صاحب بول اوٹھے کہ ہم لوکا ... زمرہ کے ... جتنے یہان ہین اون سب کا اسی زمرہ مان شامل کر لیو - کیون صاحب اب تو آپ رخصت سے واقف ہو گئے لہذا اپو نے اپنی گرہ کو کوشش کر کے اینجانب رفو چکر - یہ جا - وہ جا - باقی پھر کبھی -

مراسلہ

ٹینی کا دوست قلبی

ٹوٹکو نسے کا جین نہین ملتین

ایک حکیمصاحب مطب مین بیٹھے تھے - ایک شخص ایک اونٹ لے آیا حکیمصاحب نے پوچھا خیر ہے - کہا جی خیر تو نہین ہے - آج دو روز سے جانور نہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے - گلے کے پاس یہ بڑا پھوڑا نکل آیا ہے - اوسکی کرب بیچینی سے ہر وقت کراہتا رہتا ہے - لللہ کوئی تدبیر بتائے - میرا اونٹ گھڑی ساعت ہو رہا ہے - حکیمصاحب نے پوچھا اس زمانہ مین کیا کھلایا تھا - کہان چرایا تھا - اوسنے کہا جی اور کہان چراتا - گھر کے پاس ہی تربوز خربوزہ کے کھیت ہین وہین چرتا ہے - حکیمصاحب نے کہا ان یہ بات ہے تو آئے ادہر لاؤ بہت سہل علاج ہے - یہ کہکے اونٹ کو زمین پر لٹا دیا - دو چار مگریان گلے پر ماردین - تربوز جو گلے مین اٹک گیا تھا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پیٹ مین گر گیا اونٹ اچھا خاصہ ہو کے اوٹھ بیٹھا - اس جدید تجربہ کے وقت ایک ذہین شاگرد بھی مطب مین حاضر تھے - ایک روز آپ کے پاس ایک گھینگے والا آیا - آپ نے حال احوال پوچھ کچھ کے نسخہ کی آزمائش کی - گھینگے گا ... پڑنے لگین بیمار الاکھ چینتا چلاتا ہے مگر آپ کب سننے والے تھے - آخر کار جان ہی لے ڈالی -

ہم دیکھتے ہین کہ آجکل ریاست بھوپال مین چند مرتبہ اس لوگ ... کچھ تجربون سے فائدہ اوٹھانا چاہتے ہین - صرف اس خیال پر کہ ان ...

وزارت توڑنے مین سر ایک پمفلٹ نے بھی کچھ زور لگایا تھا یارون کو بھی یہی سوجھی کہ ایک پمفلٹ نکال دیا - معلوم ہوتا ہے اس زمانہ مین بھوپال والون نے جو تعلقات لکھنؤ سے قائم کیے ہین تو یہان سے کچھ افیونی بھائی بھی وہان پہونچنے لگے ہین - کیا سبب یہ بزدلانہ حملہ کوسنا کاٹنا گالیان دینا تو اونہین نامردون کا کام ہے جو پردہ کی آڑ سے بندوق داغتے ہین - اور گود پھیلا پھیلا کے دعا مانگتے ہین کہ موے حریف کی بندوقون مین کیڑے پڑین - اول تو وہان کا ایک معمولی استعفا تھا - ایسے ایسے بیسیون کھیل روز بنتے اور بگڑتے ہین - ہان اتنی بات ضرور ہے کہ پمفلٹ کی تحقیقات وغیرہ مین ایسی کچھ بے عنوانیان ہوئین جنسے روزہ چھڑانے گئے تھے نماز گلے پڑی کا معاملہ صادق آگیا - دوسرے فرض کیجیے کہ یہ سارا انقلاب تغیر تبدل صرف پمفلٹ ہی کی بدولت ہوا تو یہ کیا زبردستی ہے کہ ایک بیج جو حیدرآباد کی زمین مین پھل لاتا ہے وہی بیج ساری دنیا مین وہی پھل لائے - یہ سمجھ لو کہ حیدرآباد تو حیدرآباد ہے - وہ زمین ہی اور ہے وہ آسمان ہی اور ہے اوسکی ریس بھوپال مین کرنا حماقت ہے - ہم تو اس کے قائل ہین کہ ریاست بھوپال کے انتظام مین کوئی ناقابل فروگذاشت نقائص ہین - ممکن ہے کہ کچھ باتین قابل ... ہون تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ خدائی کارخانہ نہین آدمیون ہی کا انتظام ہے ... اگر اوس انتظام سے چین ہی چین ہین تو ہونا چاہیے انگریزون ہی کے انتظام سے کون ساری دنیا خوش ہے - اگر یہ بات ہے بھی تو بھلا یہ کونسا علاج ہے کہ ایک دم سے جتنے عہدہ دار اہلکار ہین سب کی نالائقی کے ڈنکے پیٹے جائین - پردے مین بیٹھکے گالیان دیجائین - وہ چار دہراودہر کے اخبار بے تکی اڑانے لگین کہ بھوپال مین بڑا ظلم ہو رہا ہے بڑا ظلم ہو رہا ہے - آخر کیا ظلم ہو رہا ہے - کیا ناانصافی ہو رہی ہے - کچھ معلوم بھی تو ہو فلان حاکم نے فلان شخص کو سزا دی وہ بیگناہ تھا - اچھے رہے - ہوش کی ... کیجیے - آپ کے نزدیک وہ بیگناہ تھا - حاکم کے نزدیک خطاوار ثابت ہوا جی نہین حاکم صاحب نالائق ہین - رشوت لیتے ہین - نالائق سہی رشوت خوار سہی - لیکن اس سے مجرم کی بیگناہی تو نہ ثابت ہوئی اور فرض کیا کہ بیگناہ ہے تو عدالت مرافعہ موجود ہی ہے - اپیل کیجیے اور رشوت کی جو کہیے تو انگریزون کی عملداری مین باوجود اسقدر اہتمام بلیغ کے کب سد باب ہو گیا - خدائی خدائی مین وہ کون شخص ہے جو دعوی کر کے کہے کہ ہم رشوت کا نام ونشان اوڑا دینگے - یہی نا - کہ کہین کم کہین زیادہ - یون خدا واسطے کوطہ فان شیطان ... تو کچھ علاج نہین - وہان جا کر دیکھیے تو معلوم ہو کہ کیا امیتہ کام ہے - نہ کوئی گنجلک ہے نہ کوئی پیچیدگی - جو معاملہ ہے صفائی سے جو کام ترتیب او اسلوب سے - قاعدہ قانون کا ہر جگہ عمل دخل ہے - ضابطہ اور آئین کی ... مین ملحوظ رکھی جاتی ہے یہ کہیے کہ حاسدون سے خدا بچائے دیکھے دیکھا نہین جاتا کہ یون خاموشی اور اطمینان ... کام چلے اور دنیا مین

نیکنامی ہو بیگمصاحبہ آرام سے بیٹھی ہوں - اہلکار کام مین لگے ہون - نہ شکوہ نہ شکایت ہو - اب مستورات کی مشین آہستگی سے چل رہی ہو حسد نے زور کیا زہر او گلنے لگے - جھڈ ایسے مین او نیچ نیچ کیا سوچتے جوجی مین آیا لکھ ڈالا - جانتے مین کہ یہ لونڈے اٹریون کو منہ لگانے سے رہے کیا دھکا ہے تفتیش و تحقیقات تو کچھ ہوگی نہین - دنیا جانتی کی ہمین سیتے ہین جب تو تردید نہین لیکن آپ جانئے ادھر بھی تو ایک ہی سے دو گرم پشیدہ زمانہ دیدہ لوگون کا ماننا ہے - وہ بات نکالی کہ حاسد ونکا منہ چھول گیا - ڈنکے پٹوا دیئے کہ جسے کچھ کہنا سننا ہو - شکایت کرنا ہو آئے وہ بیان کرے - کھلی عدالت مین تحقیقات ہوگی - اب کہان ہین وہ پردہ نشین حضرات وہ بہت شور مچایا کرتے تھے آئین او جو کچھ کہنا ہو ڈنکے کی چوٹ کہین - اور ثابت کرین اگر کسی نے جرم کیا ہوگا او ثابت ہو جائیگا وہ پاداشس بھگتے گا - یہان کسی کو ڈر ہی کیا ہے آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک -

راقم

النصات

افیونی کی جورو

بہ نیم بہادر ع

تم سلامت رہو ہزار برس

سنتی ہون سرکار نے خدا معلوم کس مطلب سے کئی گمزیز ولایت سے بھیجے ہین وہ شہرون شہرون بی چنی بیگم عرف افیم کے حالات دریافت کرتے پھرتے ہین - اور بہت سے لوگ اونکے پاس جا جا کر اسکی باتین لکھا آتے ہین - مل سنتی ہون اکثر عجیب اولٹی پلٹی باتین بنا آتے ہین - کہتے ہین صاحب یہ بہت اچھی چیز ہے اس سے طرح طرح کی بیماریان جاتی ہین اور کام کاج خوب ہوسکتا ہے - اور تو اور ڈاکٹر تک یہی کہتے ہین ہم نے کھائی ہے اور بہت فائدہ ہوا ہے - بیچارے وہ لوگ جو اسکی برائیان کیا کرتے اور سرکار سے کہتے تھے کہ اس موئی کالی بلا کو موقوف کرا دے اب اونکے ہاتھون کے توتے اڑ رہے ہین ہکا بکا ہین کہ یہ کیسی اولٹی گنگا بہی کہان تو آس تھی سب لوگ اسکی برائیان کرینگے اور کہان تو جو ہے وہ افیم کی ثنا صفت کرتا ہے اچھی اولٹی آتین گلے پڑین - سچ کہا ہے جھوٹے کے آگے سچا رو مرے - ایکا ہی کیا چیز ہے - ابھی کل تک سب اسکی برائیان کرتے تھے آئے دن اوٹھتے بیٹھتے اسپر لعن طعن ہوتی تھی - اسکی ہجو مین ہزار دن کہاوتین چٹکلے قصے لطیفے بن گئے تھے میں نے تو کبھی کوئی بات ایسی اپنے کانون نہین سنی جسمین افیم کی تعریف ہو - اور ذرا کیون جاؤ مجھی پر جو آئے دن آفتین ٹوٹتی ہین وہ اسی جنم جلی موئی افیم کی بدولت - مین آپ سے کیا کہون اپنے گھر کی بات کہتے شرم آتی ہے اپنی ٹانگ کھولے اور آپ ہی لاجون مرے - اگر آج یہ ڈاکٹر اور بڑے بڑے جو اسکی ثنا و صفت کرتے ہین کسی افیمی کی جورو ہوتے اور پھر اسکی تعریفین کرتے تو مین جانتی - آپ جانئے سلامتی سے اونکو بھی لوگون کی صحبت مین افیم کی لت پڑ گئی ہے - خدا نے بہت کچھ دیا تھا - مگر افیم - چار - داستان کے سب کچھ کھلنے لگا - کاہلی سستی اور روزگار سے باپ مارے کا بیر ہے وہ گیا - پوت کا جیا پاس نرہا - اونکو گھر والے کی فکر نہین - کہتے کہتے زبان گھس گئی اونکے کان پر جون نہین رینگتی - جب دیکھو پینک مین غین پڑے ہین - اونکی افیم - اور پونچھ اور بالائی کا سامان ہو جائے - بس پھر گھر والے چاہین فاقہ کرین چاہین ستے تلے ہو ڈالین اب رات دن کے مشغلے یہ رہ گئے ہین کہ پہر دن چڑھے تک تو سوتے ہین - پھر اوٹھے تو پلنگ پر دو زانو بیٹھے اونگھ رہے ہین یہ ایک دفعہ ٹہلتے جھکتے او وہ اون مین سر گھس گیا - ایک دفعہ آنکھ مین سے جلی گئی - کوئی کپڑا اچھونا ایسا نہین جو حقے کی آگ سے میرے دل کی طرح جلا نہو - حلوا دستے تو کیا - وہی افیم کا دھندا - چسکی بنانا - پونڈا پھیلانا - حقے گڑگڑاتا اور ڈکر سو رہنا - ادھر تین پہر بجے او بہر ٹھیکہ دار کے دربار مین جانے کی تیزی شام ہون شام تک گھر پلٹ کر آئے - مگر اس ٹھاٹھ سے کہ افیم کی ٹکیا جیب مین - تمباکو کالا پوٹلی مین کاندھے پر - ایک ہاتھ مین دودھ کا آبخورہ دوسرے سے پونڈا ٹیکتے اسطرح چلے آتے ہین جیسے رن سے کوئی بڑے دو ہتھیان سورما ہتھیار لگائے بہادری کے جھنڈے گاڑتا آتا ہو - گھر کے کام دھندے ایسے کرتے ہین جیسے قصائی سے گائے - زبان پر کوئی بات نکلی اور جھنجھلا اوٹھے بیزار ہوگئے - لگے منمنانے "بھئی مجھسے اسکا ذکر کرو - مین کیا کرون - تم ہی مناسب سمجھو کرو - کسی بات کو منع کرتا ہون" بس یہ اونکا تکیہ کلام ہے - بسر اوقات کا یہ حال ہے کہ ہم تین آدمی ایک مین دو لڑکیان دن بھر اور دو پہر رات تک چکن نکالتے - سلائی کرتے ہین تب جا کر ایک وقت روکھی سوکھی آدھے پیٹ کو نصیب ہوتی ہے - پھر اوپر سے یان کے نکتوڑے کہ ہمارے نشے کو چاہئے ہولاکو - واللہ بے خرچ ہو رہے ہین سلامتی سے دو سیانی سیانی لڑکیان آگئے ہین مگر اس بندہ خدا کو رتی بھر پروا نہین کہ کہین انکا ٹھکانا کر دے - رہنے کا ٹھیکرا ایک تو رہن ہے اوسپر اگلی برسات مین پردے کی دیوار گر گئی - لاکھ کہا کہ چار پیسے کی مٹی لادو نہ لائے پھر نہ لائے سر کی چادر تان کر پردہ بنایا ہر اوسی کی آڑ مین بسر ہوتی ہے - جب ان باتون کا یہ حال ہے تو اور گھرداری کی طاقت اور ہمت کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہین - بس میری تو یہ آرزو ہے کہ خدا مجھے اوٹھا لے اور پردہ ڈھنکا کا ڈھنکا رہے -

راقم

افیونی کی جورو

مضامین نجیر

اگر آن شوخ انگریزی کند تدر م خرانرا
بخال ہندوش بخشم سمرقند وبخارا

بڑا کام کیا - بڑا کام کیا خوب گتھی سلجھائی - اجی حکمت عملی لگائی ہمارا کابل کمیشن ہیچ گیا سلامت آیا - گھاتے مین سوات باجور وزیرستان وغیرہ پر حکومت کا حق مانگ لایا - واہ وا سرمارٹمر تم بڑے ہوشیار ہو اور امیر عبدالرحمن خان تم بھی مطالب کے پکے یار ہو - اگر ہم دوستی محبت بیہ نقد وجنس دیکر جتاتے مین تو آپ بھی ادائے شکریہ مین ملوائی کی دکان پر دادا جی نا تحفہ دلاتے مین - سچ ہے دنیا مین نمبروں وہی ہے جو سب کو ٹی پیسے کام چلائے - بڑی آگا سے نذر کری مگر رنگ چوکھا نکالے - اور نمبر لو وہ ہے جو خرچ کرکے مطلب حاصل کرے سو یار اسد فعہ کیا ہر دفعہ تمہین اول نمبر رہے اور ہماری سرکار ہمارے مقابلے مین نمبر دو رہی - کیا سبب کہ بادشاہی کے دربار اور عمال نے شن مین ہماری سرکار کیطرف سے ہ لاکھون روپیہ دعوت تحائف - وظیفہ امیر و وغیرہ مین تمہارے نذر ہوا - اٹھارہ لاکھ سالانہ مقرر ہوا - تب جاکر تم ابھار ہر راہ پر نظر آئے (اور دل کا حال تو خدا ہی کو معلوم ہے) اور تمنے انگور کی چند ٹپاریون اور کابلی میوسے پر ٹالا - کابل کی سیر کرادی - بانی جمعخرچ نمائشی آو بھگت کی جھلک دکھادی - اور سب سے بڑھکے دلگی یہ کی کہ اوس حصہ ملک کی حفاظت سپرد کردی جسپر خود اپنا پورا تسلط نہ تھا سچ پوچھیئے تو بادہوائی حق جس سے بجز آسئے دن کی جھائین جھائین کے اور کچھ حاصل نہ تھا آپ نے انگریزی گورنمنٹ کے حوالہ فرمایا - اور ان خیالی باتون کے عوض چھ لاکھ دم نقد اور سالانہ بڑھوالیا - حقیقت مین انگریزی دوستی کو تم اسطرح کام مین لائے جسطرح آگ پانی اور ہوا کو یورپین اقوام - اور لگے ہاتھون دنیا پر یہ بھی ثابت کر دیا کہ عبدالرحمن خان کی حکومت کابل پر اب ایسی جم گئی ہے کہ انگریز بلا تکلف آئے اور پر تکلف مدارات ہوئی اور بغیر کسی تکلیف کے ٹھنڈے ٹھنڈے ہندوستان تشریف لے گئے۔

ہماری سرکار تو کچی کیمیا کے اس نسخے کا تجربہ کرتی رہتی ہے ع

زر برسر فولاد نہی نرم شود

مگر یار تم پکے مہوس نکلے ایک رتی باون تولے کا نسخہ تمہارا ہی چرب رہتا ہے - زبانی وعدون ہان ہون پر لاکھون گھسیٹتے ہو - اور جب معاملہ پیش آتا ہے تو اوس شاعر کی فیاضی اور بلندی حوصلہ دکھاتے ہو جو از راہ سخاوت تقسیم جائداد کا یون انتظام بیان کرگیا ہے ؎

از صحن خانہ تا بہ لب بام از ان من
از سقف خانہ تا بہ ثریا از آن تو

راقم

تم ہمارے ہان آؤگے تو کیا لاؤگے اور ہم تمہارے ہان آئینگے تو کیا کھلاؤگے

آفتاب اسلام

اسلام کے وہ ولولے عہد شباب کے — وہ جذب قوم دلمین ہراک شیخ وشاب کے
ہر دم نظارے علم وادب کی کتاب کے — اب رہ گئے ہین نقشے سے دیرینہ خواب کے
چرچے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

وہ جوش خون قوم وہ اخلاص باہمی — رہتے تھے ایک حال مین مفلس ہو یا غنی
مہمان نواز صاحب جرات تھا ہر کوئی — ہر ایک کی کار خیر مین تھی خواہش دلی
چرچے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

ہر سمت خوب گرم وہ بازار علم تھا — ہر ایک جان و دل سے خریدار علم تھا
شیدائے علم اور طلبگار علم تھا — رونق پہ ذی کمالون سے دربار علم تھا
چرچے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

گلزار علم وحرفت وصنعت نہال تھا — گمراہی - جہل - فتنہ کو جینا وبال تھا
جز علم یا عمل نہین کوئی خیال تھا — حق بین وحق شناس ہر ایک ذی کمال تھا
چرچے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

وہ دن کہان کہ گونج رہی تھی صدائے علم — وہ دن کہان کہ کانون مین تھی خوش نوائے علم
وہ دن کہان کہ چلتی تھی ہر سو ہوائے علم — کیا جلد ہائے اٹھگئی دولت سرائے علم
چرچے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

ہر پتا ایک دفتر اخلاق عام تھا — ہر غنچہ ایک معدن علم کلام تھا
ہر گل شراب حرفت وصنعت کا جام تھا — ہر ربتہ جسکا اسپ ادب کی لجام تھا
چرچے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

تھا خلق واتحاد ہر ایک کے خمیر مین — دعوی برابری کا امیر و فقیر مین
اور فرق تھا تو جیسا کمان اور تیر مین — تھے آپ ہی نظیر وہ اپنی نظیر مین
چرچے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

عالم کی قدر چھوٹون پہ شفقت بڑون کا ڈر — جز خیر اونکے پاک دلون مین نہ آیا شر
ہر بات مین خدا کے بھروسے پہ تھی نظر — دیکھا نہ ہنسے پھرتے ہوئے اونکو دربدر
چرچے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

ثابت قدم تھے ایسے کہ جس بات پر ڈٹے — اگر کوہ بھی ہو کاہ نا کرا دے سے ہٹے

تھی زیست اونکو راہ خدا مین جو سر کٹے | اُس مُنہ سے کارنامون کو اونکے کوئی رٹے

حیرت ہے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

اب علم ہے نہ وہ ادب و خلق واتحاد | نے دنیوی فلاح ہے اور نے عقبیٰ کی یاد
محتاج ہوگئی ہے بہت زمانہ مظلوم کی ہے داد | افسوس کوئی اپنی بر آتی نہین مراد

حیرت ہے کہان وہ عہد رسالت مآب کے
ایک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

راقم ــــــــــــــــــ

فضا - ابو العلائی - اکبر آبادی - از بنارس

چنیا بیگم کا خط - افیونی کی جورو کے نام

واہ بہن واہ تُمسے تو مجھے یہ امید حاشے ملتد کبھی نہ تھی کہ تم میری بُرائیان اخبار مین چھپواؤ گی - تم جانو تمھارے میان سے اور مجھسے آج بیس بائیس برس سے اوپر ہوئین جب سے یاد اللہ ہے - مگر اس اللہ کے بندے کو دیکھو کبھی میری بابت کوئی الم کاف مُنہ سے نہین نکالا - تم تو بہن سب باتون سے رتی ریزہ واقف نہین پھر جان بوجھکے تم ناحق ہی کو تو میرے اونکے بیچ مین پھاند پڑین - شاباش کہو مجھکو کہ مین ہر طرح تمھارے ساتھ سلوک ہی کیا کی مگر تمھاری طبیعت نجانے کیسی ہے کہ کبھی تم مجھے خطرہ خیال ہی مین نہ لائین آج کو اگر میان کے بجاے کو مین سیدھا نہ بنا چکی ہوتی تو قدر دعافیت معلوم ہوتی اوٹھتے بیٹھتے جوتی لات ہوا کرتی - آئے دن جھگڑے بکھیڑے رہتے تب مزا ملتا - دعائین دو مجھے کہ میری سبب چین چان امن امان گذر رہی ہے نہ لڑائی سے نہ جھگڑا - سارے کا و بارے کی مالک بنی بیٹھی ہو - کوئی پوچھنے گچھنے والا حساب سمجھنے والا نہین وہ اپنی طرف خوش خوش گذران تم اپنی طرف پھر لوگو یہ شکوہ کس بات کا اور شکایت کاہیکی - انگریز بہادر کو خدا سلامت رکھے اس چودہ صدی مین انکی بدولت میری بھی دُہائی پھر گئی - اشرفیون کے مول کردیا ہے - مل میری رفاقت کو دیکھنا - جسکے گلے لگی قبر تک ساتھ گئی - تمھارے میان سے مجھسے ملاقات تو اوسی زمانہ کی ہے جب وہ اچھے سے تھے - اونکی امان جان اونکو سلاتیں اپنے کام کرتے وقت مجھی کو یاد کرتی تھین گھر مین حلق سے اوتری اور انھون نے رونا موقوف کیا - نہین کیا تالو سے زبان تھوڑی لگاتی تھی - اون بچون البتہ کچھ دنون کے واسطے صاحب سلامت ملنا جلنا موقوف ہوگیا تھا بچہ تو تھے ہی بھول بھال گئے - ادھر شباب کا زمانہ آیا چار یار آشناؤن مین بیٹھنے اوٹھنے لگے - وہ لوگ میری ایک ہی دم بھرنے والے - چلو دنھین مین یہ بھی ملگئے - اب جبسے یہ حال ہے کہ دو گھڑی کے واسطے مین جدا ہوجاؤن - جمائیون پر جمائیان آئین - باچھین پھٹنے لگین - سارے کام دھندھون سے معذور ہوجائین - ادھر مینے جھگڑا دکھایا کہ آنکھون مین روشنی آگئی - جی ٹھنڈا ہوگیا - زبان کُھل گئی پھر کیا ہی مزے کی باتین کرتے ہین - بہن تم تو ذرہ ہی دیکھتی ہو جبتک مین نہین ہوتی کیسی مردنی سی چھائی رہتی ہے - میرا آنا کہ چہرہ ہشاش بشاش ہوگیا وہی دم خم - وہی کس بل - وہی کڑاک آواز مین - لچھے دار تقریرین - نخلے باتون سے کی باتین ہورہی ہین -

تم تو نجانے کیا اول فول بکتی ہو کہ میری بدولت کام کاج سے گئے - ناٹھے نگوڑے ہوگئے - نوکری چاکری کے قابل نہ رہے ہان بہن یہ بھی خوب ہوئی - بس اوس بندے کی جان کی تو تم گاہک بنی ہو - تمھارے ساتھ بیاہ کیا کیا گویا غلامی لکھ دی - دنیا کے سارے دھندے ایک ادمی کے دم پر اوٹھ رہے ہین - اللہ میان نے جو تمکو ہاتھ پانون دیے ہین تو آخر کسلیے دیے ہین - یہی نا کہ اپنی محنت مزدوری کرو اور چین سے کھاؤ پیو - یہ نہین کہ دوسرے کا مُنہ دیکھ رہے ہین - ہاتھ اوٹھا کے اوسے دیدیا تو پیٹ کا دھندا ہوا نہین تو خیر صلاح - یون کہنے کو تو جاہے جو کہو مل اسمین ہی ایک نئی مل ہی آئی آج کو میان کام کاجی ہوتے ایک ایک سے لڑائی لڑے - ہزار برے کام کرتے روز روز ان موئے تلنگون کے ہاتھون کھنچے کھنچے پھرتے تب تم خوش ہوتین وہ بیلنا نہ - حوالات کی سیر کرنے جاتے تمہین گلچھرے اوڑانے کا موقع ملتا بس یہی تمھاری مرضی تھی - مین تو جانتی ہون کہ اپنے گھر مین روکھی سوکھی پر پڑا رہنا اِس سے کہین اچھا ہے کہ جب دیکھو برقندازون کے گھیرے پھندے مین پھنسے ہین - زمانہ بھر مین فضیحت ہورہے ہین -

دیکھو بہن مین تمسے صاف صاف کہے دیتی ہون - تم ناحق کو میری دشمنی پر تُلی ہوئی ہو - میری ذات سے جو نفع آرام خلق خدا کو ہے وہ تم کیا جانو ان انگریزون سے پوچھو - دیکھو تو سہی ڈاکٹر لوگ کیسی کیسی باتین کہہ رہے ہین - پھر پادری لوگون کی تو چلاؤ نہین تم جانو ہمارے یہان کے مولوی لوگ بھی تو ایسے کچھ قال اللہ اور قال الرسول کیا کرتے ہین - پھر کیا ہوا یہی نا کہ مینے اوس گلی جانا چھوڑ دیا - مل ایک بات ہے ان بیچارون کے یہان گڑ کھائین گلگلون سے پرہیز ہے - ابھی کسی مولوی کی آنکھون مین نزلہ آئے پھر دیکھو کیسا مجھے پوچھتے ہین - ذرا کوئی بچہ بیمار ہو پھر میرے بغیر آرام ہی نہو - ان ڈاکٹرون کو اللہ میان نے جیسے کا پرکھنے والا پیدا کردیا ہے سرکار کو احمق جانتی ہو اور چاہتی ہو کہ سرکار مجھسے خفا ہوجاے - مجھے بالکل نیست نابود کردے - میرا کہا مانو - یہ ہونا نہین - آخر سرکار کیا اندھی ہے - وہ نہ دیکھے گی کہ ادھر میرا بال بیکا ہوا کہ ٹیکس پڑگئی کسان لوگ الگ روئینگے کہ اب ہمارے پونڈے کون خریدیگا - حلوائی اپنی طرف غل مچائینگے کہ اب مٹھائی کسکے دم کے لیے بنائین - اسکے شوقین لوگ تو جمی جم ہین - تنباکو والے دہائی دینگے کہ اب دوکان کسکے واسطے جمائین -

عام ہمدردی

سسکتا ہے پڑا یہ بل نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے

تماکو کی قدردان کہان سے لائین - پھر ملائی والے الگ ردئینگے کہ اب تو ہمارے بال بچے بے موت مرے - جن دمون کی خاطر ہم خوانچہ بہاتے تھے وہ تو مصیبت مین گرفتار ہو گئے - اب ان خونچون کو کون پوچھیگا - گلابیا حلوا سوہن والے اور بھی زیادہ شور کرینگے کہ اسکے ذائقہ چکھنے والے - گملا گھلا کے غرا پینے والے تو اجڑ گئے ہم کسکے واسطے گلی گلی مارے مارے پھرین -

بہن یہ سمجھ لو کہ میرا جانا ایسا ویسا جانا مین جاؤنگی تو زمانہ بھر کو رلا کے اور ہزار دن کو جیتے جی مردون سے بیزار کر کے جاؤنگی -

انگریز بہادر - تم جیو - تمہاری بدولت مینے بھی خوب خوب عیشین کرین -

رقیمہ

چنیا بیگم عرف افیون

افیون کمیشن

صاحب من - افیون کمیشن کی شہادتون مین اکثر ڈاکٹرون نے منجملہ اور ہزیان سرائی کے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسکا نشہ پیس فل (صلح جو) ہے - میری سمجھ مین نہ آیا کہ پیس فل سے کیا مراد ہے - جہانتک مین سمجھتا ہون ان الفاظ سے انسان کا صفات انسانیت سے خارج ہو جانا نہایت تہذیب کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے -

برنیر صاحب نے اپنے وقائع سیر و سیاحت ہندوستان مین بیان کیا ہے کہ زمانہ شاہان دہلی مین جو شاہزادہ کچھ بھی تمرد و سرکشی شاہ وقت سے کرتا تھا اوسکو بیڑی کے قلعہ گوالیار مین بھیجدیتے تھے -- وہان اور تو کچھ سختی نہوتی تھی صرف اتنا کیا جاتا تھا کہ پوستے کے چھلکے کا عرق ہر روز صبحکو ہر ایک اسیر قلعہ شاہزادے کو پلا دیا جاتا تھا - جسکی علت غائی اوسنے یہ لکھی ہے کہ وہی مہینہ کے استعمال سے وہ تمام حوصلہ امنگ اور اولوالعزمی دور ہو جاتی تھی جسکی بدولت آئے دن وہ لوگ برسر مقابلہ ہونے پر تلے رہتے تھے -

ہم سمجھتے ہین کہ اس تاریخی واقعہ سے جو تجربہ ہوا ہے اوسیکو دوسرے الفاظ مین یہ ڈاکٹر لوگ تسلیم کرتے ہین - ورنہ اسکے اور کیا معنے ہین کہ ایک ایسی شی جو فی الجملہ بیخود بنانیوالی ہو - ہوش و حواس باختہ کرنیوالی ہو باانہمہ پیس فل بھی ہو - صلح جوئی - آرام طلبی - راحت پسندی یہ لوازم ہین - کاہلی - بزدلی - کم جراتی کے - پس ایک طرف یہ اقرار کرنا کہ افیون پیس فل ہے گویا یہ کہنا ہے کہ اسکے اثر سے وہ اعلی صفات انسانی جنکے سبب انسان انسان کہلاتا ہے یک قلم زائل ہو جاتے ہین - اور آدمی اس قابل ہی نہین رہتا کہ لڑائی اور میدان داری کرے - اوسکو نہ پاس ننگ و ناموس باقی رہتا ہے نہ اور ملک خودداری ذوق بیخودی اتنا پیدا ہو جاتا ہے کہ ہر وقت یہی دھن رہتی ہے -

نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد

راقم

جسٹس

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ - ۳۰ - نومبر ۱۸۸۳ء

مضغۂ گوشت

راویان ظرافت نگار و حاکیان مضحکہ گفتار جدید بیان یہ اسطرح عمل تشریح کرتے اور ڈاکٹران علم فزیالاجی و پروفسران پولیٹکل اکانمی خفا اور استعارہ کا کلوروفارم سونگھا کر عروق و اعصاب معاملات دکن و پولیٹکس نو و کہن پر بوان نشتر بیان و کارد تصریح صرف فرماتے ہین کہ سرزمین دکن مین ایک شخص قوی الجثہ بلند و بالا - صاحب تن و توش جسیم لحیم شحیم کی حالت داخلی و خارجی سوء مزاج سے ایسی بگڑی کہ سرتاپا انواع و اقسام کے امراض نے آگھیرا دل و دماغ کے بگاڑ نے تمام نظام جسمانی و روحانی کو شست کر دیا - مخ دماغ مین مواد فاسد جمع ہوا اعضا و جوارح افراط و تفریط - تفرق اتصال - وغیرہ اسباب سے قابو مین نہ رہے اعضاء رئیسہ افعال مین خلل پڑا - اورام دادو جاع و نزول کی شکایات پیدا ہوئے اچھا بھلا آدمی صاحب فراش (اور بقول اہل دکن فرلیش) بنگیا - بیدون - ڈاکٹرون نے علاج و مداوا مین سر کھپی کی - نبض دیکھتے دیکھتے - تھرمامیٹر استھتس کوپ لگاتے لگاتے تھک گئے مگر مزاج اور طبیعت کے شتر بے مہار کی کوئی کل سیدھی نہوئی بالآخر ایک ڈاکٹر صاحب اس دم دعوے کے ساتھ آئے کہ ہم سارا انظام ٹھیک کر دین گے - تمام شکایات اسطرح غائب ہونگے پتا بھی نہ چلیگا کہ کبھی کوئی عارضہ تھا بھی اگر عارضے کی جڑ کھود کے نہ پھینک دی ہو تو ہاتھ کٹوا ڈالون -

الغرض ڈاکٹر صاحب نے علاج شروع کیا اور آغاز ہی سے وہ کڑے تنقیئے عام اور خاص دے کہ تمام اعضا کے افعال و حرکات مین ایک خلل عظیم پڑگیا - سا دن کی اوکھاڑ پچھاڑ سے طبیعت مین بلا کا ہیجان آیا فصد و مسہل وغیرہ نے سب طرح کے فاسد اور صالح مواد بلا امتیاز نوک دم بھگائے مگر مریض آج اچھا ہوتا ہے کل آخر آپ کے دماغ مین یہی بات گھسی کہ ساری خرابیان ہاتھون کی ہین - انکو ہرگز نہ رکھنا چاہئے - اگر قوت نمو نے ترقی کی تو شانے ... آئین گے نہین یہ کیا کم ہے کہ اعضا نے ناکارہ دفان ہو جائین گے ... قائم ہوتا تھا کہ انتصار جنگ - نتیجتاً جنگ نامے ہاتھ شانے سے گاجر کی طرح ...

الگ

اب میان مریض صاحب شدہ درخت کیطرح لوٹ لگانے کے سوا او
کسی مرض کے نہ تھے ہاتھون سے تو سر دست ہاتھ دھو چکے تھے پاؤن
صرف باقی تھے - اونھون نے کچہ اوچھل کود بجائی نقارہ بستر پر چوب زنی
ہونے لگی مگر یہ نوبت بھی نہ پسند آئی - ڈاکٹر صاحب سمجھے یہ دوڑ دھوپ
کے آلے ہین مریض کو اکثر راہ ہراہ لیکئے ہین داہنا پاؤن محسن الملک جو
جاتا پڑ ہ تھا صاف مثل حشو و زوائد القط - و القطع -

یہ سب کچہ ہوا مگر مریض صاحب بدسے بدتر ہی رہے - ڈاکٹر صاحب کو
اب لی دوان سوجھی - کہ حرکات و افعال اعضا مین نظام عصبی کو بڑا دخل
ہے جسم کا انتظام انھین اسیکی بدولت چلتا ہے اور ان سب کا مخزن
تو دماغ ہی ملتا ہے او وہ دماغ سے نکلا ہے اسواسطے سب سے مناسب
یہ ہے کہ اس دماغ ہی کو اوڑا دین ذرا سی ہتھوڑی رکھ دینگے کام
چل نکلا چنانچہ ناک کان سے نہ نیچے ہے پانی کی اک جھلکی ایسی پہونچائی
کہ سارا دماغ جسکا نام آسمان جاہ تھا نتھنون کے راستے نکل گیا اب میان
مریض صاحب تفقہ گوشت بنے پڑے ہین اور عمل جراحی جاری ہے -
بقیہ اعضا ہم دیکھ رہے ہین کہ دیکھیے ہمارا کیا حشر ہوتا ہے -

سوال ضروری

چند ضروری اور اہم خیالات مین تغیر کی حاجت ہے مثلاً چوری کرنا-
زنا - محصہ کرنا - کثرت بیخوابی - بخل - اسراف - لیمی - احسان فراموشی
قتل انسان ظلم - سفالی وغیرہ وغیرہ عموماً معیوب اور غیر پسندیدہ سمجھی جاتی ہین
مگر زمانے کی الٹا پلٹی مجبور کرتی ہے کہ اس قسم کی باتون مین پھیر بدل کردیا جائے
پس کوئی گروہ ایسا ہے کہ ان تمام باتون کو محمود قرار دے اگر کوئی صاحب
از راہ عنایت آگاہ کرین تو خلق خدا خصوصاً ہندوستان کو بے حد
ممنون فرمائین -

جواب

اسکے واسطے تلاش اور سرکھپی کی کوئی ضرورت نہین بہت سہل طریقہ
یہ ہے کہ پہلے ہر ایک مسئلے کے واسطے علحدہ علحدہ کمیشن مقرر
کرنا چاہیے -
بعد اوسکے اون حضرات کو شہادت مین لکھا دینا چاہیے جو آج کل
موافقت انھیون مین گواہیان دے رہے ہین - اس گروہ مین کلکتے کے
مسلمان کثرت کے ساتھ ملجائینگے - اللہ نے چاہا سب گواہیان یہی
گزرین کہ یہ سب باتین مستحسن ہین بلکہ انکے ترک سے بڑے بڑے
نقصانات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے -

کامنی

اشتہار منظوم منجانب پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار مصنف کامنی

ہر روش پر ہے بلبلون کی پکار
لو مبارک ہو آئی فصل بہار

شاہد گل ہے خوب جوبن پر
بوے گل ہے ہوا کے توسن پر

کیون نہ لپٹے گلون سے بلبل زار
کہ غنیمت ہے وقت بوس و کنار

طرب انگیز فصل ہے یا کہ
ہے طبیعت مری امنگون پر

کامنی نام اک لکھا قصہ
فن تو ناول کا ہے مرا حصہ

نام پیارا ہے اور ادا پیاری
دل و جان سے ہے اک جہان عاری

بول چال اسکی پیاری پیاری ہے
لکھنؤ کی زبان ہماری ہے

کیون نہ اردو کو لکھنؤ پہ ہو ناز
ہند ایران ہے لکھنؤ شیراز

جسجگہ بزم کا لکھا ہے بیان
بنگیا خامہ رستم داستان

سیر نرگس کی طرح پھرتا ہے
سن ہنسانے کو بات کرتا ہے

بزم مین بات وہ نکالی ہے
شعر ہین یا گلون کی ڈالی ہے

مثل تمثال شعر اکرتے ہین
منہ سے خامے کے پھول جھڑتے ہین

ریختے کا بھی رنگ ہے آئینہ
ریختی کا بھی ڈھنگ ہے ایسا

ہان مگر ایک بات یاد رہے
اسمین ہم چاہے کوئی ہمکو کہے

نہین پاسنگ ناتخش کا نام
کہ بزم بیگمون کا ہے یہ کلام

اسکا دقتون کی ریختی تھی اور
جان صاحب کا اب نہین ہے دور

حاسدون تک کو اسکا ہے اقرار
کہ پھیر ہے نثر کا سر نشار

کیا خداداد ذہن پایا ہے
نثر مین معجزہ دکھایا ہے

دینگے میرے کلام کی وہ داد
پڑھ چکے ہین جو قصۂ آزاد

کامنی چھتری کی ہے دختر
پاکباز اور بڑی حیا پرور

نازنین گلبدن پری تمثال
مست صہبائے ناز و حسن و جمال

گھر گرستی مین اسکی دھوم ہے آج
ہے بہو بیٹیون کی وہ سرتاج

قدر دانان قصہ پاسے شگرف
پھڑک اوٹھینگے سنکے حرف بحرف

بس تعلی کا ختم کر یہ بیان
اتنی سی جان ڈیڑھ گز کی زبان

مشک وہ ہے جو خود ہی دے خوشبو
اپنے منہ کیون بنو میان لٹھو

سن لے مجھسے یہ اشتہار کا سن
واہ پیاری ہے یہ عروس سخن
سال ۱۳۱۱ھ

قیمت اگر جھٹ پٹ درخواست بھیجے تو عہ ورنہ عہ درخواستین مسٹر
حامد علیخان بہادر بیرسٹرایٹ لا کے پاس لکھنؤ توپ والی کوٹھی کے پتے
سے روانہ ہون -

(۱) **اشتہار** (۲)

عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ بمقدمہ باگلو بند و بدری پرشاد و رام آدین ڈگریداران بنام کالیچرن و لدکاشی دین و کسر اقوام برہمنان ساکنان رگلڈہ پرگنہ ملیح آباد - مطالبہ ۱۱۱ للعہ - جائداد مفصلہ ذیل بتاریخ ۲ جنوری ۱۸۹۴ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی - اول ۱/۲ نیلام ہوگی اگر اس سے ایفاء مطالبہ نہو وے تو باقیماندہ ۱/۲ بھی نیلام ہوگا -

تفصیل جائداد

۳ سہ ۹ پائی حصہ موضع رگلڈہ پرگنہ ملیح آباد - تعداد اراضی ۱۱۱ بیگہ - تعداد ابادی - تعداد مالگذاری دکون خرچہ ۔ قسم دین د کاشت ۹ پائی حصہ پر باستثناء بیگہ اراضی بلا قبضہ ہے - تعداد اسامی ۔

دستخط حاکم

بابو کالیچرن بوس قائم مقام منصف صاحب بہادر شمالی لکھنؤ

۱۴ - دسمبر ۱۸۹۳ء

(۱) **اشتہار** (۲)

عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ بمقدمہ اجراے ڈگری الوپی پرشاد ڈگریدار بنام شنکر سنگھ مدیون - مطالبہ ۔ - جائداد مفصلہ ذیل بتاریخ ۲ جنوری ۱۸۹۴ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی -

تفصیل جائداد

تعداد اراضی بیگہ واقع اسمعیل گنج پرگنہ لکھنؤ تعداد نکاسی تعداد منافع - قسم دین گنگا پرشاد ۱۱ بیگہ معہ اراضی بلا قبضہ رہن ہے - تعداد سیر خود کاشت بیگہ نمبری ذیل ۴۷۲ و ۵۸۴ و ۶۱۰ و ۶۲۹ و ۶۷۲ و ۶۷۴ و ۶۲۵ و ۶۵۱ - تعداد دکان فقط

دستخط

بابو کالیچرن بوس قائم مقام منصف صاحب بہادر شمالی لکھنؤ

۱۵ - دسمبر ۱۸۹۳ء

۹-۱۱-۹۳ **حبوب کیمیاے بصارت** (س)

یعنی دھند - جالا - ناخنہ - پھلی - رتوندی - روزکوری - پروال - نزول الماء ڈھلکا - ابتدائی موتیا بند - ضعف بصر - دنیز جملہ امراض چشم کی حکمی دوا گولیون کی شکل مین سترہ سال سے ہزار یا بندگان خدا کو فائدہ پہونچا رہی ہین چھبک تک سے بگڑی ہوئی آنکھ درست ہوجاتی ہے - عینک لگانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے - آشوب و سرخی چشم زدن مین آرام ہوجاتا ہے عموماً چار گولیون سے زائد کی ضرورت نہین ہوئی - بنظر رفاہ عام قیمت فی گولی ۲ر مقرر ہے - محصول ڈاک ہر حالت مین مریض کے ذمہ ہے ترکیب استعمال کا پرچہ گولیون کے ساتھ ہے -

المشتہر

مرزا حمید الدین بیگ مہتمم اخبار آگرہ پنچ و حکیم سید نظام علی

آگرہ - نوری دروازہ

۱۴-۹-۹۳ **سکتی سُدھا** (س)

سب قسم کے عصبی - حیوانی - یا تمام ضعف کا علاج ہے - ان شکایات کی بنا مادہ حیوانی کا رقیق ہوتا ہے اور بے ضابطہ اور بے تمیزانہ حرکات سے ہوتا ہے - لاغری سستی پریشانی خاطر ضعف بصارت دوران سر سوزش اطراف چڑچڑاپن ہوتا ہے آدمی افعال عیش مین دیر تک مصروف نہین رہ سکتا - ہاضمہ مین ضعف آجاتا ہے قبض اسہال وغیرہ رہتا ہے - اس دوا سے صفائی خون تازگی روح اور تمام نظام حیات دماغ اور ریڑھ مین طاقت آجاتی ہے - اور افعال اور حرکات کے واسطے اعضا کو قوت پہونچتی - آدمی پورا صحیح اور توانا ہوجاتا ہے - ایکدفعہ بطور امتحان استعمال کرنے سے فائدہ محسوس ہوگا - قیمت ۶ر بار دانہ وغیرہ ۲ر

دواے ہیضہ

ایک بکس جسمین ہیضے کی بارہ دوائین اور استعمال کے واسطے ہدایات اور ایک بوتل کافور کی اور قطرات ناپنے کا آلہ ہے - سے ر کو ملتی ہے محصول وغیرہ علاوہ اسکے -

المشتہر - بھٹاچاریا کمپنی ۱۶۱ بہو بازار اسٹریٹ کلکتہ

مضامین اڈیسن

نامور اڈیسن کے مشہور اور مفید دلچسپ مضامین کا بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیا گیا اور سفید کاغذ پر خوشخط چھپا ہے - قیمت بلا محصول ۱۲ر - پبلک قدردان سے بہت تھوڑی جلدین باقی ہین جن صاحب کو دلچسپ مضامین کے عمدہ لٹریچر کا لطف اوٹھانا منظور ہو اور متین ظرافت کی چاشنی چکھنی ہو فوراً درخواستین حسب نشان ذیل بھیجکر فوراً بذریعہ ویلیو پی ایبل طلب فرماوین -

المشتہر - محمد ارتضا علی شرر گولہ گنج - ڈاک خانہ امین آباد لکھنؤ

شہادت نامہ

کتاب مذکور حضرت شہید ہی میں واقعات کربلا بجہت شرح و بسط کے ساتھ اردو مین لکھے گئے ہین اور مستند تاریخ کی تواریخ سے مدد لیگئی ہے - روایات صحیح صحیح درج کیئے گئے ہین علماء شیعہ کے اقوال بھی لیئے گئے ہین - کسی قسم کی مذہبی چھیڑ چھاڑ نہین ہے ملاحظہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ اپنے رنگ کی نئی تالیف ہے ۲۴۹ صفحہ مین بڑی تقطیع کاغذ عمدہ خط پاکیزہ ہے میرا دعویٰ ہے کہ آجتک کوئی شہادت نامہ اس ضخامت اور تحقیق کے ساتھ شائع نہین ہوا - اسکے مؤلف فاضل اجل عالم باعمل حضرت حافظ شاہ علی اکبر صاحب مالکوڈی ہین - باوجود ضخامت قیمت کچھ بھی نہین ہے صرف عہ علاوہ محصول جن صاحب کو ضرورت ہو بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل راقم سے طلب فرمائین

المشتہر

محمد فدا حسین کٹرہ شیخ ماہ اللہ صاحب

قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیے پھر یہ موقع ہاتھہ نہ آئیگا

سب سے سستی مضبوط بہترین فیرلیس کی لیس (بغیر کنجی) جیبی گھڑیان ذیل کے سستے دامون پر ۳۰ تین دسمبر ۱۸۹۳ء تک ہم سے مل سکتی ہین مابعد کو قیمت بڑھجائیگی

	فی عدد	۶ عدد	۱۲ عدد	۲۴ عدد	محصولڈاک فی عدد
گھڑی جیبی	عہ؍	سہ	ہ ہ	۱؍	۱۰؍
ٹائم پیس	۳؍	۸ؔ	سہ	ہ	۱۴؍

تیسوین دسمبر تک جو صاحب ۸ہ؍ ہمارے پاس بھیجدینگے اونکو رجسٹری شدہ ایک گھڑی اور ایک ٹائم پیس ہم بھیجدینگے اور محصولڈاک نہ لینگے - اسمین خریدار کو ۸ہ؍ کی اور بھی بچت ہے -

ٹیہنگ نکلیس - بچے کے گلے کا فیتہ نہ لگا ہے - نہ کھلا ہے - نہ پلا ہے - بچے کے گلے مین باندھ دیجیئے - دانت خودبخود بلا تکلیف نکل آوینگے یوروپ کے کل باشندے اسکا استعمال کرتے ہین - ڈاکٹر کی فیس اور والدین کی زحمت بھی بچی قیمت عہ؍

برقی تعویذ یا انگشتری - فساد خون کے ۲۷ امراض کو بات کی بات مین نفع پہونچاتی ہے صرف ہاتھہ مین پہنے رہیئے - ڈاکٹر اور حکیم اپنے مریضون کو اسکے استعمال کی صلاح دیتے ہین - اسناد اور ترکیب اسکے ہمراہ بھیجی جاتی ہین تعویذ - عہ اور انگشتری - عہ؍

جادو کا قلم - دوات کی بھی حاجت نہین ایک مرتبہ سیاہی بھرکر تدتون کو چٹھی لکھو

سرگذشت لارڈ لینسڈون صاحب بہادر گورنر جنرل موجودہ ہند باتصویرات بزبان اردو دو حصون مین - فی حصہ ۸؍

ایضاً مجلد ولایتی کپڑے کی چارون طرف سنہری بیل جسپر خریدار کا نام بھی سنہری حرفون مین چھپا ہوگا - رؤسا امرا کی الماریون کی زینت قیمت عہ؍

سرگذشت لیڈی لینسڈون صاحبہ قیمت حسب مراتب بالا

سرگذشت ملکہ معظمہ مع تصویرات خاندان شاہی فی جلد ۱۰؍

دلچسپ حالات شاہزادہ وکٹر - فی جلد ۱؍

نوٹ - (۱) جو صاحب اس اخبار کا حوالہ دیکر چارون کی ایک ایک جلد خریدینگے انکے ساتھہ چوتھائی قیمت کی رعایت کیجائیگی (۲) جو لوگ اخبارات جات لیکر ہمارے پورے اشتہار کو اپنے اخبار کے دوسرے یا چوتھے صفحہ کے اول سرے پر چار مرتبہ دسمبر ۱۸۹۳ء تک چھاپدینگے اور ہمارے پاس وہ اخبارات بھیجینگے تو انکو ایک جیبی گھڑی رجسٹری شدہ روانہ کیجاویگی یا ۸ہ؍ کی قیمت کے اور اشیا ہمارے اشتہار کی ؞

المشتہر

ای - فاربس - ایجنٹ امین آباد - لکھنؤ ؞

اطلاع ضروری

حضرات آپ جانتے ہین اگر نہ جانتے ہون تو جنتری ملاحظہ فرما لیجئے کہ سال کی آخر سہ ماہی شروع ہوگئی بلکہ ایک ثلث اوسکا بھی ختم ہے اور اکثر کرمفرماون نے اب تک قیمت اخبار نہین مرحمت فرمائی ازراہ عنایت اس جانب توجہ فرمانا چاہیئے - اگر مصارف اخبار ضرورت سے روپیہ کی حاجت نہ ہوتی تو قیمت اخبار طلب کرنے کی تکلیف نہ گوارا کیجاتی - کیونکہ یہ دنیا ایسی واہیات جگہ ہے جہان بغیر روپیہ پیسے کے کام نہین چلتا - ورنہ اخبار یو نہین ہوا - دریا - پہاڑون کی طرح مفت نذر ہوا کرتا -

راقم

منیجر اودھ پنچ

مضامین غیر

کون کہتا ہے محبت مین کرامات نہین
جان دیدے کوئی عاشق تو بری بات نہین

صناع قدرت کی نیرنگیون پر چشم بصیرت سے مطالعہ کرنے والے اور اس عالم اسباب کے تمام اشیار مین رشتہ علت و معلولیت پر بہ تعمق نظر مشاہدہ کرنے والون کے نزدیک ہم ایشیا والون کے عشق و عاشقی کے چرچے یا تو محض جاہلانہ افسانون سے مرتب شدہ مضامین ہین یا واہمہ خلاق کی آفرینش۔ نیچرل ہسٹری پڑھنے والے یہ تو ضرور مان لینگے کہ حیوانات کے علاوہ جمادات مین قوت مقناطیسی کا وجود ہے۔ پس ممکن ہے کہ کوئی کشش اتصال ایسی موجود گل سے وصل بلبل کو مائل کرتی ہو یا قمری کو سرو کی طرف کھینچ بلاتی ہو۔ مگر کیا ایک لایعقل جانور مین کوئی جذبہ ایسا ہے جو عشق کے نام سے تعبیر کیا جاوے؟ ہمکو تو نظر نہین آتا۔ بلاشبہ یہ سب ہماری تخیلہ کی خوش فکریان ہین۔ صرف گل بلبل۔ سرو و قمری پر منحصر نہین ان ایشیا والون نے پروانہ۔ چکور۔ اور بھونرے مین بھی اسی جذبہ کی جھلک پائی ہے اور پروانہ کو ایک دلسوز شہید وفا۔ چکور کو جانباز عاشق اور بھونرے کو دلفگار عاشق سمجھتے ہین کہ جو طالب نظارہ اور محو حیرت ہو کر اپنی جانونکو کوچہ عاشقی مین گنوا دیتے اور دیار عشق مین اپنا نام کر جاتے ہین۔

یون تو قدرت ہی نے ہر شئے کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ حضرت آدم بھی ابتدا ہی سے دوئی پرست رہے۔ دنیا مین آتے ہی وحشت تنہائی سے گھبرا گھبرا کے دعائین مانگنے لگے اور رو دھو کے حوا کو بلوا ہی لیا مگر اولاد آدم نے اس دوئی پرستی کو قید جنسیت سے آزاد کر دیا ہے انسان تنہائی مین مکان کی در و دیوار سقف و جدار سے جی بہلاتا اور باتین کرنے لگتا ہے۔ خیالات کو ذرا وسیع کرکے دیکھیے تو شجر و حجر۔ آسمان کے تارون جنگل کے جانور و پہاڑ کی اونچی فلک فرسا چوٹیون تک سے ہمدم و ہمکلام ہو جاتا ہے مگر اسکی ضرورت غالبا اوسوقت زیادہ ہوتی ہے جب ایک وارفتہ مزاج عشق کی برچھی کلیجہ پر کھا کے کوہ و صحرا۔ دشت و بیابان کی خاک چھاننے کو سر بصحرا نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اوسے ہمدم و ہمنفس کی تلاش ہوتی ہے کہ کوئی اتنا تو موجود ہو درد دل سنے اور اپنی خوش آیند ہمدردی سے تسلی دے۔ جب کسی طرف سے بوے جنسیت نہین آتی تو وہ ناکام و نامراد ہو کر گرد و پیش نظر دوڑاتا ہے کہ کوئی تو چارہ ساز آسکے اور کچھ نہیں ہمصفیر ہی بنجاے۔ آخر وہ دیکھتا ہے کہ کچھ اور بھی خدا کی مخلوق ہے جو ایک دوسرے سے موانست رکھتی ہے۔ بلبل کو دیکھتا ہے کہ ادہر غنچہ گل چٹکا ادہر بو پاتے ہی مست و بیخود ہوکر چہچہے کرتی زمزمے بھرتی ہے حتی کہ انہین نوا سنجیون اور زمزمہ سرائیون مین دم توڑ کے مرجاتی ہے۔ قمری کے دل کو سرو سے ایسی محبت ہے کہ ہمیشہ اوسکی ڈالی ڈالی پر جھولتی پھرتی ہے سایۂ سرو کے قد بالا کے پیچھے دنیا بھر کو چھوڑے ہوئے ہے اوسکے دل مین خیال آتا ہے کہ خدا نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔

اوسکے حسن مین بھی وہ سب باتین جمع کر دی ہین جو دوسری مخلوقات مین بالانفراد پائی جاتی ہین۔ گل کا جوبن۔ سرو شمشاد کی درازی و راستی۔ نرگس شہلا کی نظر فریب چتون سنبل کے جعد شکین۔ غرض وہ کونسی چیز ہے جو حسین انسان کے عارض تابان قد بالا چشم فتان۔ اور زلف معنبر مین نہین۔ حسین انسان ہی عجائب صنعت و قدرت کا پورا مجموعہ اور ایک چھوٹا سا چمن ہے۔ چیتے کی کمر ہرن کی کنوتیان۔ شیر کی صولت وہ کونسی چیز ہے جو اس انسان ضعیف البنیان کو عطا نہین ہوئی ہے۔ پس جب خالق فطرت نے انسان کو تمام حسین اشیاء عالم کا مجموعہ اور آئینہ صورت نما بنایا ہے اور پھر اوسے ایک جذبہ ایسا بھی دیا ہے جسکی بابت ایک شاعر کا قول ہے ؎

آدمی آدمی پہ مرتا ہے
نہین معلوم یہ بلا کیا ہے

اور اس جذبہ کی بنا صرف حسن پرستی پر ہے تو کیا عجب کہ خدا کی اور مخلوق بھی اس احساس حسن مین شریک ہو۔ قمری و بلبل کو تو وہ دیکھ ہی چکا تھا۔ بزم یاران باصفا مین جا نکلا تو اوسنے دیکھا کہ بیچ مین شمع رکھی ہے چارطرف سے پروانہ پنکھیان گھیرے ہوئے ہین اور یہ ہجوم ہے کہ ایک دوسرے پر جانبازی مین سبقت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اوسنے کہا واہ رے جانبازو تم پر صد آفرین ہے۔ درحقیقت تم مین کوئی ولولہ تو ضرور ایسا ہے جو تمہین اس جانبازی پر مجبور کر رہا ہے ورنہ جیتے جی ستی ہو کر تم چتا پر کیون جلتے بھنتے ہو بیشک کسیکے سوز غم ہی مین تم پھنک رہے ہو۔ یقینا ہی یہ وفا تمہارے منظور نظر ہے جسکے رعب حسن پر تم اپنی جان تج رہے ہو۔ یہان سے وہ بیتاب ہو کر چل کھڑا ہوا کھلے میدان مین جہان درخت کا سایہ بھی خضر طریقت ہونے کو دکھائی نہ دیتا تھا پہونچا اوسکے دلمین کسی کی یاد آگئی اور وہ بیچین ہو کر ادہر ادہر دور دور تک مشتاق نگاہین دوڑانے لگا چاندنی نکھری ہوئی تھی آسمانی مشعل اتنی دور سے دنیا والون کو روشنی پہونچا رہی تھی اس دلچسپ فضا اور سہانے سمان کو دیکھ کے وہ بیقرار ہو گیا۔ چاند کے پیارے پیارے مکھڑے کو دیکھکے کسیکے عارض تابان کی تصویر آنکھون مین پھر گئی اوسنے کہا اے چرخ برین کی بزم سجانے والے حسین دیوتا۔ تیری صورت اکیلے دیکھی نہین جاتی۔ کیا تو بھی میری طرح سے کسی کے فراق کی تلخکامی کا مزا چکھ رہا ہے۔ کیا تو بھی میرا ہی ایسا حرمان نصیب عاشق ہے کہ دیوانہ ہو کر تنہا وادی غربت مین نکل کھڑا ہوا ہے۔ مگر تجھ مین تو تمام انداز معشوقانہ ہین پھر تو تنہا کیون ہے۔ کیا خدا کی خدائی مین کوئی بھی اتنا نہین جو تیرے حسن نمائی پر شیدا ہو جاے۔ وہ اسی خیال مین تھا کہ ایک بار نظر اوٹھا کے دیکھا تو عجب سمان نظر آیا۔ دیکھا کہ ایک چکور چاند کے ارد گرد گھوم رہا ہے اور گھومتا ہی چلا جاتا ہے اوسنے کہا کہ

درحقیقت یہ بھی کوئی حسن پرست عاشق مزاج ہے - ہونہو اسکا دل بھی زخمی ہے اور یقیناً چاند کے ٹکڑے کا دلدادہ ہے جسکے اوپر نثار ہو رہا ہے - دیکھتے ہی دیکھتے وہ جانباز عاشق - گھومتے گھومتے بیدم و بیجان ہوکر زمین پر آرہا اور سسک سسک کر ٹھنڈا ہوگیا - اوسنے لپک کے اوٹھالیا - گلے سے لگایا اوسکی ثابت قدمی کی داد دی اور کہا شاباش تم ہی آج کو چۂ عاشقی مین اپنا نام کرگئے کہ رخ جاناں کو تکتے تکتے محو نظارہ ہوکر اوسکے اوپر تصدق ہوگئے - افسوس یہاں اتنی بھی صورت نہین - کس سے محرومیٔ قسمت کی شکایت کیجے

مینے چاہا تھا کہ مرجاؤن سو وہ بھی نہوا

یہ کہکے وہ اوس شہید ناز کے بیجان جسم کو لیچلا کہ اوسکی تربت بنائے اور اوسیکا مجاور بنکر بیٹھ جائے - اسی فکر مین ڈوبا ہوا وہ ایک تالاب کے کنارے پہونچ گیا تالاب کی طراوت بخش اور نزہت بہر نظارہ کے پہرنے اوسے اپنی طرف ایسا مائل کرلیا کہ دو گھڑی کے واسطے پچھلے خیالات اوسکے دل سے نکل گئے مگر یکایک اوسکی آنکھون نے ایسا سمان دیکھا جس سے ایک اور چوٹ اوسکے رنجور دل پر لگی دیکھتا ہے کہ بیچ تالاب مین کنول کا پھول کمال نزاکت و لطافت سے کھلا ہوا ہے - اور ایک بھونرا اپنے سرود مستانہ و کلام رندانہ کے ساتھ اوسپر نثار ہو رہا ہے اور اپنی بولی ٹھولی مین ولولہ ہاے عشق و عاشقی بیان کر رہا ہے - اوسنے کہا ؏

بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست

یہان بھی وہی داستان محبت چھڑی ہوئی ہے کہ اتنے مین کویل کے کوکنے کی آواز اوسکے کان مین آئی اور وہ بیتاب ہوکے چیخ اوٹھا - ؎

کون کہتا ہے محبت مین کرامات نہین
جان دیدے کوئی عاشق تو بری بات نہین

راقــــــــــــــــم

عشق ازین بسیار کردست و کند

زرم و بزم

رنگ سخن پر مٹی ہوئی طبیعتین اودھ پنچ کے کالمون مین کتاب مندرجہ عنوان کا نام دیکھکر چونک پڑی ہونگی کہ آج یہ کس مست خواب غفلت نے پھر ہری ہری لی ہے کہ مدت کا بھولا بسرا سبق یاد کیا ہے - کتاب مدت ہوئی شائع ہوچکی - قدردانون کی قدردانی سے ہاتھون ہاتھ بک بھی گئی - ریویو کرنے والے ریویو کر بھی چکے - ذوق انشا پردازی و شوق افسانہ خوانی رکھنے والی جماعت مین مدتون اسکے حسن و قبح پر چرچے رہکر خاموشی سے مبدل بھی ہوچکے - مدعیان تہذیب و مہذب نکتہ چین شہ نشان جرح و قدح سب دل کا بخار نکالکے خواب عدم مین ... بھی چکے اب تو قصہ پرانا ہوگیا - مضمون طاق نسیان پر دھر دیا گیا آخر یہ ... بندۂ خدا کو کیا سوجھی ہے کہ پھر جیائے نوالون مین مزا پیدا کرنے کی کوشش مین مصروف و منہمک ہوا ہے -

صاحبو - اتنی جلدبازی بھی ٹھیک نہین - گھبرائے کیون جاتے ہو - ہم خود تمھاری بیچینی مٹائے دیتے ہین اور بتائے دیتے ہین کہ ہم تو نہین بہکے ہین ہان تم ہی کچھ نیند کے ماتے ہو رہے ہو کہ ہمسے کچھ سنا ہی نہین اور اپنی اپنی ہانک لگانے لگے - مصنف سلمہ اللہ تعالی کو دعائین دو کہ اوسنے تمھاری مدتون کے اشتیاق کو پھر ابھارا ہے اور اوس فراموش یا دررفتہ کہانی کو پھر یاد دلایا ہے - اپنے حافظہ سے کام لو وہ کتاب جسے تمنے یکم جنوری ۱۹۱۰ء کو تحفہ کے طور سے پایا تھا جلد اول ہی تو تھی - مصنف نے یہ جلد ثانی ۱۹۱۲ء کے چل چلاؤ کے وقت آتے جاتے ہوئے سنہ کی یادگار زندہ کی ہے - ہماری خاطر سے تم اسے دیکھو تو سہی - ہے بڑھا چڑھا رنگ کہ نہین - طبیعت کی گرما گرمی دیکھو - قلم کے زور پر نگاہ کرو تڑ تڑاتے مضمون دیکھکے تم خود مرحبا نہ پکار اوٹھو تو ہمارا نام نہین -

مرزا امراؤ علی صاحب کے نام سے تم بھی واقف ہو ہمارے انٹروڈیوس کرانے کی ضرورت ہی کیا ہے - تم خود جانتے ہو کہ تمھاری تفریح طبع کے اوقات اور دلچسپی کے گھنٹون کو ہنسی خوشی گزارنے کا اونھین کسقدر خیال ہے - اونکا رنگ طبیعت - انداز بیان - طرز تحریر اور ذوق افسانہ نگاری تمپر ہے زیادہ روشن ہے پھر ہمین خاص طور سے آتقریب ملاقات کرانا کیا ضرور ہے - البتہ ٹل تم دیکھ ہی چلے - زرم و بزم کا پہلا حصہ تمھاری نظر فروز ہو ہی چکا ہے بس اوسی باقی داستان "فردائے شب" کا اسے تتمہ سمجھو - ہان اگر اس خاص حصہ کی بابت کچھ تمھین پوچھنا ہو ہمسے پوچھو -

جلد اول مین تمام تر رزمیہ داستانین تھین - فوجی معرکہ آرائیان تلوار کے جوہر - سپہگری کے ٹھاٹھ - شجاعت و جوانمردی کے کارنامہ بیان کیئے گئے تھے - اس جلد مین سوشیالٹی (معاشرت) کے با مزہ دلخوش کن فسانہ صلح و آشتی کے اوقات مین بیان کیے گئے ہین رنج و راحت عشق و محبت کی دلچسپ داستانین چاہ و پیار کی دل آویز حکایتین ربط و ضبط - بے تکلفی - ذوق و شوق و بیخودی کی لگاوٹین ہین - ساتھ ہی اسکے اس عالم ناپائدار کے رنج و غم عیش و مسرت کی بے ثباتی کے نقشے - انسانی جذبات اور اونکا تلون - تخیلہ کی نیرنگیان سحر پردازیان - اوہام و ہوا پرستی کی ہوا بندیان کمزوری طبیعت سے ہر ایک ضعیف سی ضعیف جذبہ کا مشتعل اور طبیعت کا اوس سے متاثر ہوجانا پھر استقلال کا رنگ جاتا - تغیر اسباب کے ساتھ تغیر خیالات اور تغیر خیالات سے طرز زندگی مین انقلاب پیدا ہونا جو انسانی نیچر کا خاصہ ہے - شجیع و غیور اشخاص کے رجحانات اور اونکی نیک طبیعت کا بدارج اپنے بدو فطرت پر مائل ہوجانا - اعلے درجہ کی تعلیم و تربیت کے ثمرات سے شریفانہ خیالات کی نشو و نما ہونا اونھین خیالات کا طبیعت ثانی بنکر آیندہ حصہ زندگی مین ظہور پذیر ہونا - اور کم ظرفی و ناشائستہ افعال سے ہرب ہونا جو ایسی تعلیم و تربیت کا لازمی نتیجہ ہے - جوش غضب

گلیڈاسٹن ”بڑہتا فرانس و روس ہے تم بھی بڑہے چلو“

مین اعلےٰ قواے روحانی وتربیت یافتہ مذاق طبیعت کا مغلوب ہوجانا یہ خاص اوانین ہین جو ہم اس ناول مین ایک دو نہین بیسیون مقامات پر بلا شائبہ افراط و تفریط پاتے ہین۔

حامد کی استقلال۔ اور ثابت قدمی طبیعت کا وہ اصلی جوہر بخوبی ظاہر ہوتا ہے جو اکثر مردانہ مزاج۔ جانباز و غیور اشخاص مین پایا جاتا ہے۔ پھر رضیہ کے افعال وحرکات سکنات اور اوسکے تمام خیالات بیشک ویسے ہی جو اس مرتبہ او حیثیت کی شہزادی کے شاہانہ مزاج کے شایان ہین اوسکی متانت بار سنجیدگی۔ عفت ماٰب ضبط وتحمل اور شرمگین اظہار محبت نے اوسکو اپنے درجہ سے کہین نہین گرایا ہے۔ صبر وشکر رضا وتسلیم کے دشوار گزار کوچہ مین اوسکے پاے ثبات کو لغزش نہونا اوسکی لطافت طبع اور شرافت کی دلیل ہے اسیکے ساتھ اوسکے استقلال نے اوس پیش بندی اور عاقبت اندیشی کو بھی ملحوظ رکھا ہے جو عاقلانہ حزم واحتیاط کا مقتضا ہے۔ ان دونون کے معاملات اور باہمی تعلقات کی نازکی اور پیچیدگی اور صرف اونکی نیک خصلت اور سنجیدہ عاقلانہ انداز طبیعت سے اوسکا رکھ رکھاو کمال لطافت وخوش اسلوبی کے ساتھ اوّل سے آخر تک مذکور ہوا ہے۔ دلبر کا کیرکٹر بھی خاص طور سے قابل لحاظ ہے۔ اوسکی سچی محبت بے ریا اظہار الفت۔ اور اوس سے حامد کے دل کا پھر مانوس ہو جانا سچی محبت کی کرامات کو بخوبی ظاہر کرتا ہے سلطان کے روبرو اوسکا ناکردہ گناہ ہوکر اقراری مجرم بننا اور اپنے ننگ وناموس کی ایک بے بنیاد داستان بیان کرکے اپنے واسطے سزاے موت کا حکم اور اوسی شخص کی زبان سے قابل دار کا خطاب سننا جسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھنے کا اوسے دعویٰ تھا ایک ایسی بات ہے جسنے اوسکی پاک اور وفادارانہ محبت کا پورا ثبوت دیدیا۔ یہ داستان جو تیئیسوین باب مین بیان ہوئی ہے اسقدر بامزہ اور پُرلطف ہے کہ بیان نہین ہوسکتی۔ ان واقعات کے بعد حامد کا پشیمان ومتاسف ہونا۔ بالکل مطابق نیچر ہے۔ دلبر کی موت کا سین عجب طرح کے گوناگون خیالات سے لبریز ہے۔ حامد اور رضیہ کی دلسوزی۔ شفقت اور اظہار احسانمندی وشکرگزاری دلبر کا دم واپسین تک اپنی محبت پر قائم رہنا اور شگفتہ مزاجی سے دم توڑنا ان تینون کی فیاضی طبیعت اور کشادہ مزاجی کا تازہ ثبوت دیتی ہے۔ سلطان کے کیرکٹر مین چند باتین نہایت اعلےٰ درجہ کی دکھائی گئی ہین علے الخصوص بتیسوین باب مین حامد اور دلبر کی شہادت لیتے وقت اوسکی خوش فکری۔ اور انسانی نیچر کے مختصات اور طبیعت انسانی کے مختلف جذبات سے متاثر ہونے کی کیفیات سے کماحقہ آگاہی اور علم فزیاگنمی کے اصول پر عبور اچھی طرح ثابت ہوتا ہے۔ الغرض پلاٹ کی خوبیان اور انداز بیان کی نفاستین ایسی نہین ہین جنکو شرح وبسط کے ساتھ ہم بیان کرسکین جن صاحبونکو اشتیاق ہو خود طلب فرماکر ملاحظہ فرمالین۔

ان خوبیون کے بیان کے بعد یہ کہدینا بس پھر فرض ہے کہ باوجود دو صفحون کے ایک غلطنامہ کی پھر بھی اکثر لفظی غلطیان مصنف۔ کاتب۔ یا مصحح سنگ کی غفلت سے رہگئی ہین ہماری نگاہ مین خاصکر ایک لفظ بہت کھٹکا جو کتنے مقام پر بدا ملا لکھا گیا ہے۔ یعنے نقض عہد کو ہر جگہ نقض عہد لکھا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن مین اس قسم کی غلطیونکی اصلاح بخوبی کردیجائیگی۔

ہم مرزا امراؤ علی صاحب کے ممنون ہین جنکی مدتون کی محنت نے ہمین ایک دلچسپ قصہ سے محظوظ کیا۔ ہم اسکے صلہ مین صرف غالب کے دو شعر لکھے دیتے ہین۔ یہی آپ کے حسب حال ہین ؎

رزم کی داستان گر سنیئے
ہی زبان میری تیغ جوہردار
بزم کی داستان گر سنیئے
ہے قلم میرا ابر گوہر بار

یہ کتاب لکھنو ڈاکخانہ دلکشا کے پتہ سے حضرت مصنف سے ملسکتی ہے۔ قیمت اسکی خوبیون کے دیکھتے کچھ بھی نہین صرف ایک روپیہ +

راقم

ا - ع - از کاکوری

ترلی وکدہ

گانجہ اور افیون

گانجہ - کہیئے بی چنیا خانم صاحبہ - اب تو آپ کے مزاج کیون ملنے لگے ہین دماغ عرش پر جھومتا ہوگا۔

افیون - یہ کیون یہ کیون - مین ایسی گئی گذری کس دن تھی - اللہ کے فضل سے مین تمسے گھٹ کر کب رہی - سچ پوچھو تو مین نے تمھین منہ ہی کب لگایا -

گانجہ - ہان ہان بہن اس سچ مین کیا جھوٹ - آپ تو سدا سے ایسی ہی تھین کیا تمھین وہ دن یاد نہین جب آپ کے نام سے لوگ بھاگتے تھے -

افیون - جھوٹے کے منہ مین خاک - تم کیا کہو گے - تمسے مین جب بھی اچھی تھی بھلا بتاؤ تو سہی - تمھین یہ مزے کبھی خواب مین بھی نصیب ہوئے تھے -

گانجہ - اب چاہے جتنی باتین بنالو - لیکن - انھین آنکھون نے سب کچھ کرم دیکھ ڈالے - کیون یاد ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ ہمین ہم تھے - لوگ کہتے تھے جسنے نہ پی گانجے کی کلی اوس لڑکے سے لڑکی بھلی -

افیون - یہ سب صحیح مگر جب بھی تمھاری پوچھ گچھ اونھین رذیل تومون چھوٹی اسثالون مین رہی - راجے بابوون - نوابون - امیرزادون کی صحبت تمنے کب اوٹھائی - میرا تمھارا جوڑ ہی کیا - مین ٹھہری امیرانہ مزاج مجھے اونھین لوگون کی صحبت پسند - ہر گھڑی کی مصاحبت یار شاطر نہ بار خاطر نہ لڑائی جھگڑا - نہ دنگا فساد - یہ خو تو تمھاری سدا سے رہی - مجھے تو ان باتون کی تم جانو چڑھ ہے -

گانجہ - کیون باتین بناتی ہو - تم جسکی طرف ہوگئے نکل گئین وہ نظر دلن سے گر گیا - دنیا کے کام دھندون سے گیا - دو کوڑی کا آدمی ہوگیا - نہ دل قابو مین نہ دماغ قابو مین - صبح سے شام تک پینک مین غین پڑے رہنا اور اُن کے بال توڑنا اور مکھیان مارنا ہر وقت ہی مشغلہ رہگیا - ہمین دیکھو - جیتے وہ دم لگائے فلک کی سیر کرنے لگا پھر دوپہر بھر کی مین کٹ پھر وہی دم خم وہی تیور - دن بھر کی محنت کے بعد وہ سرور - بلکہ ساری تھکن مٹ گئی - اپنے پھر کام دھندا کرو تمھاری طرح سے تھوڑی ہی کہ اپنی گلے مین آنتین ڈال دین کہ زندگی چھوٹنا محال ہوگیا -

افیون - خدا کی شان - خدا کی قدرت - تم جیسے رذالے مجھپر آوازے کسین - اوس گھڑی دو گھڑی کے سرور مین آگ لگے جسمین آدمی کچھ اونچ نیچ نہ سوچے سمجھے - واہی تباہی اول فول ہزیان بکے - لاٹھی پونگے - لڑائی - میدان داری کی نوبت آئی نا حساب ایسی مردانگی سے مین باز آئی ہوش بھی آئے تب بھی پڑے سینک رہے ہین - اس سے تو یہ آٹھون پہر کا سرور ہزار درجہ اچھا کہ اپنے ایک حال مین مست ہین - لینا ایک نہ دینا دو - سارے جہان کی فکر و غم سے آزاد ہوگئے - چاء وغیرہ حلق سے اوتری اور جان مین جان آگئی - پھر دن محنت کرتے ہین نہ کسل ہے نہ ماندگی - تمنے وہ نہین سُنا ہے -

الدک والدکینا جبتک جینا تب تک پینا
جب نکل جائیگا جی تب کون کہے گا پی

گانجہ - ہان - یہ سب تو ہمنے اچھی طرح سُنا ہے - تمھاری تعریفون سے تو کتابین بھری پڑی ہین -

ایک کہتا ہے ؎

کھو دیا حسن مدک نے ستم ایجادونکا
اڑ گیا رنگ دھوان بنکے پریزادونکا

دوسرا پکارتا ہے ؎

چانڈو پیا منہ زرد ہے - بھائی کہے کچھ درد ہے
جورو کہے نامرد ہے - یارشہ مین گرد ہے

کیون ہے نا ٹھیک بات - بس اتنی شیخیان نہ بگھارو - نہین پیاز کے سے چھلکے اوتار کے رکھ دونگا - مجھے تمھارا ذرا ذرا سا حال معلوم ہے -

افیون - پھر وہی - لام کاف منہ سے نکالی - دیکھو اللہ قسم میرے منہ نہ لگو - لو صاحب - اب کیا پوچھنا ہے - اب تو سر ہی پر چڑھے آتے ہین - یہ اگلے لوگون کی واہیات باتین ہین - آجکل تو جس سے چاہو پوچھو دیکھو میری ایک بات بدی کی تو کسی سے سنوا دو - ذرا میری اچھائی بُرائی ان ڈاکٹر لوگون سے پوچھو -

گانجہ - بھلا یہ سب باتین تو ایک طرف رہین - یہ تو بتاؤ - یہ کون سا منتر تمنے پھونک دیا ہے کہ آج جسے دیکھو تمھاری ثنا و صفت کر رہا ہے - ساری خدائی تمھاری طرف ہوگئی ہے عورت ذات ہونا - آخر سب کو پھانس ہی لیا -

افیون - جادو - ٹونا کیسا - سچی بات بولنا بھی خرابی ہے - تمکو کسی بھلے آدمی نے کبھی منہ لگایا ہوتا - کچھ توقیر کی ہوتی تو آج اوسکا ثمرہ دیکھتے - تم تو سدا سے ایسی ہی ذلیل و خوار رہے پھر تمھاری جنبہ داری مین بولے تو کون بولے -

گانجہ - اسکی تو بات ہی دوسری ہے - کہ کوئی نہ دیکھے نہ بھالے اور خدا واسطہ کو کسی کو بُرا بھلا کہنے لگے آخر - یہ کیا اندھیر ہے یہ بھی کوئی انصاف ہے -

افیون - اسکی شکایت ہی کیا ہے - تمھارا حال - الم نشرح ہے کسی کو کیا غرض پڑی تھی پھٹے مین پاؤن ڈالتا اور مفت خدا کی زحمت اپنے سر لیتا - تم میری ریس ناحق ہی کرتے ہو - جانتے ہو - میرے سبب خزانہ کیسا بھرا پُرا رہتا ہے بجٹ کے ایک گوشہ مین میرا بھی نام رہتا ہے - پھر میری تعریف نہوتی تو کیا تمھاری ہوتی -

گانجہ - ہان - تو اب بات سمجھ مین آگئی - مگر اس بات کی جو کہو تو تھوڑا بہت مین بھی ہاتھ بٹاتا ہون -

افیون - اوسیقدر تعریف کے تم مستحق بھی ہو - آخر دو چار خدا کے بندے ایسے بھی نکل ہی آئے ہین جنھون نے کچھ نہ کچھ دبی زبان سے تمھاری دلدہی کردی ہے

گانجہ - تانت باجی - راگ بوجھا معلوم ہوگیا کہ یہ سارا اعجاز چنڈو باغزیز کی بدولت ہین اسی سے آج تمھاری دھاک بندھگئی ہے افسوس - ہمکو خدا نے اس قابل ہی نہ بنایا -

لعنت بہر دو

اشتہار

(۲) (۲)

عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ بمقدمہ باگلہ بند وبدری پرشاد در رام آدھین ڈگریداران بنام کالیچرن ولد کاشی دین وکسر اقوام برہمنان ساکنان رنگلہ پرگنہ ملیح آباد۔ مطالبہ ۱۱ عـ۵ـ۔ جائداد مفصلۂ ذیل بتاریخ ۲- جنوری ۱۸۹۴ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی۔ اول ۳/۱ نیلام ہوگی اگر اس سے ایفاء مطالبہ نہووے تو باقیماندہ ۳/۱ بھی نیلام ہوگا۔

تفصیل جائداد

۳/۹ پائی حصہ موضع رنگلہ پرگنہ ملیح آباد۔ تعداد اراضی مالیہ ۵ بسوہ ۱۴ بیگہ۔ تعداد ۱۲/۵ ۹ پائی تعداد مالگذاری دگون خرچہ ۱/۲ پائی قسم دین درگا کا ۲ ۹/۲ پائی حصہ پر باشتنا ۱۴ بیگہ اراضی رہن باقبضہ ہے۔ تعداد منافع ۱۱ عـ۵ـ

دستخط حاکم

بابو کالیچرن بوس قائم مقام منصف صاحب بہادر شمالی لکھنؤ

۱۶- دسمبر ۱۸۹۳ء

اشتہار

(۲) (۲)

عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ بمقدمہ اجراے ڈگری الوپی پرشاد ڈگریدار بنام شنکر سنگہ مدیون مطالبہ لما ۲/۳/۲۔ جائداد مفصلۂ ذیل بتاریخ ۲ جنوری ۱۸۹۴ء بمقام کوٹھی قیصر پسند با جلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی

تفصیل جائداد

تعداد اراضی ۸ بسوہ ۱ بیگہ واقع اسمعیل گنج پرگنہ لکھنؤ تعداد نکاسی ملعہ تعداد منافع عہ۔ قسم دین گنگا پرشاد ۱۱ بیگہ معاراضی بلاقبضہ رہن ہے۔ تعداد سیر خودکاشت ۸ بسوہ بیگہ نمبری ذیل ۴۷۵ و ۶۱۰ و ۶۶۹ و ۶۷۶ و ۶۹۲ و ۶۴۵ و ۶۵۱ تعداد لگان سے ۵ فقط

دستخط۔ بابو کالیچرن بوس قائم مقام منصف صاحب بہادر شمالی لکھنؤ

۱۵- دسمبر ۱۸۹۳ء

جبوب کیمیاے بصارت

۹-۱۱-۹۳ (س)

یعنی دھند۔ جالا۔ ناخنہ پھلی۔ رتوندی۔ روزکوری۔ پروال۔ نزول الماء۔ ڈھلکا۔ ابتدائی موتیابند۔ ضعف بصر۔ دنیز جملہ امراض چشم کی حکمی دوا گولیون کی شکل مین سترہ سال سے ہزار ہا بندگان خدا کو فائدہ پہونچا رہی ہین چیچک تک سے بگڑی آنکھ درست ہوجاتی ہے۔ عینک لگانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ آشوب وسرخی چشم ۳ دن مین آرام ہوجاتا ہے عموماً چار گولیون سے زائد کی ضرورت نہین ہوتی۔ بہ نظر رفاہ عام قیمت فی گولی ۲ر مقرر ہے۔ محصول ڈاک ہر حالت مین مریض کے ذمہ ہے ترکیب استعمال کا پرچہ گولیون کے ساتھ ہے۔

المشتہر

مرزا احیدالدین بیگ مہتمم اخبار آگرہ پنچ وحکیم سید نظام علی آگرہ۔ نوری دروازہ

سکتی سدھا

۱۴-۹-۹۳ (س)

سب قسم کے عصبی۔ حیوانی۔ یا تمام ضعف کا علاج ہے۔ ان سب شکایات کی بنا مادۂ حیوانی کا رقیق ہوتا ہے اور یہ بے ضابطہ اور بے تمیزانہ حرکات سے ہوتا ہے۔ لاغری سستی پریشانی خاطر ضعف بصارت۔ دوران سر۔ سوزش اطراف چڑچڑاپن ہوتا ہے آدمی افعال عیش مین دیر تک مصروف نہین رہ سکتا۔ ہاضمہ مین ضعف آجاتا ہے قبض اسہال وغیرہ رہتا ہے۔ اس دوا سے صفائی خون تازگی روح اور تمام نظام حیات دماغ اور ریڑہ مین طاقت آجاتی ہے اور افعال کے واسطے اعضا کو قوت پہونچتی۔ آدمی پورا صحیح اور توانا ہوجاتا ہے۔ ایک ہفتہ بطور امتحان استعمال کرنے سے فائدہ محسوس ہوگا قیمت عـہ باردانہ وغیرہ ۲ر

دواے ہیضہ

ایک بکس جسمین ہیضے کی بارہ دوائین اور استعمال کے واسطے ہدایات اور ایک کافور کی اور قطرات ناپنے کا آلہ ہے ۔ کو ملتی ہے محصول وغیرہ علاوہ اسکے۔

المشتہر۔ بھٹا چاریا کمپنی ۔

بھوبازار اسٹریٹ کلکتہ

تقویم ظرافت ۱۸۹۴ء

دنیا دم اوٹھائے بھاگی جاتی ہے۔ ہفتے مہینے سال سب کے سب زمانے کی ٹرین مین متھی شدہ دھڑ دھڑاتے گنگناتے کھٹ پٹ کھٹ پٹ نیل ٹرین کیطرح چلے جاتے ہین۔ زندگی چار دن کی ہے اس روا روی مین یہی مشغلہ دلچسپ اور مناسب ہے کہ انسان ہنس بول کر میعاد مقررہ کاٹے پس اوسیکے سامان کے واسطے ما یہ ظرافت ولطافت نے اسدفعہ بھی ۱۸۹۴ء کی تقویم طیار کی ہے قیمت ۲ر محصول ۰ر تقویم ۱۸۹۱ و ۱۸۹۲ بھی موجود ہین ایک کی قیمت ۱ر اور دوسری کی ۲ر محصول آدہ آنہ ڈاک خانے کا سنہ اوس سے ہم کو سروکار نہین۔ جو صاحب تینون سال کی جنتریان خرید فرمانیگے اونکو بجاے ۵ر کے ۳ر پر روانہ ہونگی اور ڈاک خانے کا محصول بھی بجاے ار کے ار دینا ہوگا۔

المشتہر۔ حضرت اینجانب یعنے اودہ پنچ لکھنؤ۔

شہادت نامہ

کتاب مذکور نسرحی ہین ۔ واقعات کربلا بہت شرح وبسط کے ساتھ اسمین لکھگر ہین اور بہت سا باب تخیم عربی تواریخ سے مدد لیگئی ہے ۔ روایات صحیح صحیح درج کیگئے ہین علماء شیعی کے اقوال بر پیئے گیے ہین ۔ کسی قسم کی مذہبی چھیڑ چھاڑ نہین ہے ۔ ملاحظہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ اپنے رنگ کی نئی تالیف ہے ۔ ۲۴۹ صفحہ مین بڑی تقطیع کاغذ عمدہ خط پاکیزہ ہے میرا دعویٰ ہے کہ آجتک کوئی شہادت نامہ اس ضخامت اور تحقیق کے ساتھ شائع نہین ہوا ۔ اسکے مؤلف فاضل اجل عالم باعمل حضرت حافظ شاہ علی اکبر صاحب کاکوروی ہین ۔ باوجود ضخامت قیمت کچھ بھی نہین ہے صرف عہ بلامحصول جن صاحب کو ضرورت ہو بذریعہ ویلوپے ایبل پارسل راقم سے طلب فرمائین ۔

المشتہر

محمد فدا حسین کٹڑہ شیخ مبارک اللہ صاحب

قصبہ کاکوری ضلع لکھنو ۔

ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمایئے پھر یہ موقع ہاتھ نہ آئیگا

سب سے سستی مضبوط جرمن فیرلیس کی لیس (بغیر کنجی) جیبی گھڑیان ذیل کے سستے داموں پر تیسوین دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء تک ہم سے ملسکتی ہین مابعد کو قیمت بڑھجائیگی

	فی عدد	۶ عدد	۱۲ عدد	۲۴ عدد	محصولڈاک فی عدد
گھڑی جیبی	عہ/	سہ	دصہ	ما ر	۱۰/
ٹائم پیس	سے ر	۱۲/	سہ	صہ	۱۴/

تیسوین دسمبر تک جو صاحب ۳ ہمارے پاس بھیجدینگے اونکو رجسٹری شدہ ایک گھڑی اور ایک ٹائم پیس ہم بھیجدینگے اور محصولڈاک نہ لینگے ۔ اسمین خریدار کو عہ کی اور بھی بچت ہے ۔

ٹیتھنگ نکلیس ۔ یعنے گلے کا فیتہ نہ لگا ہے ۔ نہ کھلایئے ۔ نہ پلایئے ۔ بچے کے گلے مین باندھ دیجیئے ۔ دانت خودبخود بلاتکلیف نکل آوینگے یورپ کے کل باشندے اسکا استعمال کرتے ہین ۔ ڈاکٹرکی فیس اور والدین کی زحمت بھی بچی قیمت عہ ر

برقی تعویذ یا انگشتری ۔ فساد خون کے ۲۷ امراض کو بات کی بات مین نفع پہونچاتی ہے ۔ صرف ہاتھ مین پہنے رہیئے ۔ ڈاکٹر اور حکیم اپنے مریضون کو اسکے استعمال کی صلاح دیتے ہین ۔ اسناد اور ترکیب اسکے ہمراہ بھیجی جاتی ہین تعویذ ۔ عہ اور انگشتری ۔ عہ ر

جادو کا قلم ۔ دوات کی بھی حاجت نہین ایک مرتبہ سیاہی بھرکی مدتون کو چھٹی عہ

سرگذشت لارڈ مینسڈون صاحب بہادر گورنر جنرل موجودہ ہند با تصویرات بزبان اردو دو حصون مین ۔ فی حصہ ۸ ر

ایضاً مجلد والائتی کپڑے کی چارون طرف سنہری بیل جسپر خریدار کا نام بھی سنہری حرفون مین چھپا ہوگا ۔ رؤسا امراکی الماریون کی زینت قیمت صہ ر

سرگذشت لیڈی ڈفرن صاحبہ ۔ قیمت حسب مراتب بالا

سرگذشت ملکہ معظمہ مع تصویرات خاندان شاہی فی جلد ۹۶ ر

دلچسپ حالات شاہزادہ ذکلشر ۔ فی جلد ۔ ار

نوٹ ۔ (۱) جو صاحب اس اخبار کا حوالہ دیکر چار ون کی ایک ایک جلد خریدینگے آنکے ساتھ چوتھائی قیمت کی رعایت کیجائیگی (۲) جو مالک اخبار ہمسے اجازت لیکر ہمارے پورے اشتہار کو اپنے اخبار کے دوسرے یا چوتھے صفحہ کے اول سرے پر چار مرتبہ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء تک چھاپدینگے اور ہمارے پاس وہ اخبارات بھیجدینگے تو اونکو ایک جیبی گھڑی رجسٹری شدہ روانہ کیجاویگی یا عہ کی قیمت کے اور اشیا ہمارے اشتہار کی ۔

المشتہر

ای ۔ فاربس ۔ ایجنٹ امین آباد ۔ لکھنو ۔

اطلاع ضروری

حضرات آپ جانتے ہین اگر نہ جانتے ہون تو جنتری ملاحظہ فرما لیجیئے کہ سال کی آخر سہ ماہی شروع ہوگئی بلکہ ایک ثلث اوسکا بھی ختم ہے اور اکثر کرمفرماؤن نے اب تک قیمت اخبار نہین مرحمت فرمائی از راہ عنایت اس جانب توجہ فرمانا چاہیئے ۔ اگر مصارف اخبار ضرورت سے روپیہ کی حاجت نہ ہوتی تو قیمت اخبار طلب کرنے کی تکلیف نہ گوارا کیجاتی ۔ کیونکہ یہ دنیا ایسی واہیات جگہ ہے جہان بغیر روپیہ پیسے کے کام نہین چلتا ۔ ورنہ اخبار یو نہین ہوا ۔ دریا ۔ پہاڑون کی طرح مفت نذر ہوا کرتا ۔

راقم

منیجر اودھ پنچ

مضامین عیر

سال روان

۱۸۹۳ء

رات آخر ہو چلی ہے - انجمن انجم سست پڑگئی - ارباب [illegible] نشاط کے سرود اور شب بیداری کی خستگی سے جماہیون پر جماہیان [illegible] مرغون کے بچھڑے ہوئے جو صرف رات ہی بھر کے واسطے خوش نصیب ہوئے تھے ابھی ابھی داستان فراق اور شکوہ و شکایات کے افسانون مین آنکھون آنکھون مین بسر کرکے اک ذرا سا غافل ہوگئے تھے یکایک پچھلی رات کی معمولی خنکی سے پھر کچھ کنمنانے لگے - صبح کے دھڑکے مین نیند اچھی طرح نہین آتی - انھین بھی فکر ہے کہ منہ اندھیرے اوٹھ بیٹھین اور اسی طرح کے لوگون کی نظر سے پوشیدہ چل کھڑے ہون کہ کسی کو کانون کان ہماری خوش قسمتی کی خبر ہی نہو - شب رو مسافر تیز قدمی سے چلے جا رہے ہین - خیال ہے کہ سفیدہ صبح نمودار نہونے پائے اور ہم منزل پر پہونچ جائین - کاروباری آدمی ہوشیار نیند سو رہے ہین کہ ادھر موذن نے الصلوٰۃ خیر من النوم کی صدا دی اور ہم اوٹھ بیٹھے - مرغ سحر کی بیچینی کو دیکھیے وہ اسی انتظار مین ہے کہ دو گھڑی اور گذر جائین اور مین دنیا والون کو دوسرے مہمان سے ملا دون - ادھر یہ مہمان جو کمر کس رہا ہے رخصت ہوا اور بیچ ڈنکے کی چوٹ سب کو ہوشیار خبردار کر دیا - پہرے چوکی والے گھڑی ساعت گن رہے ہین - امیدوار ہین کہ اک ذرا وقت اور گذر جائے تو گھر جا کر پاؤن پھیلا کے سوئین - مسافر لوگ کمرین باندھ رہے ہین اور گلے مل ملکے یار آشناؤن بھائی بندون سے رخصت ہو رہے اور "کہنا سننا معاف" کر رہے ہین - ہمسے بھی تین سو ساٹھ دنون کا ایک رفیق دمبدم رخصت ہو رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ذرا دعائے خیر سے یاد کرنا - ہمنے بھی کہا کہ جاتے تو ہو پر ذرا اتنا خیال رکھنا کہ پچھلے گئے ہوؤنکو ذرا ہماری یاد دلا دینا - کہ تمھاری دعاؤن نے بڑا اثر کیا - کچھ دن پھرتے نظر آتے ہین - مسافر کہہ رہا ہے کہ خدا کرے اس سال کے خاتمہ پر تم ہمارے پاس بھی یہی پیغام کہلا بھیجو ابھی تک تمنے مجھے پہچانا نہ تھا اب میرے بعد تمکو میری قدر معلوم ہوگی - ہمنے کہا کہ تمھاری یاد تو ہمارے دل پر نقش ہے - تم ہمسے بچھڑتے ہو لیکن اپنا نقش قدم ہمارے دلون پر چھوڑے جاتے ہو - کچھ خدا نکرے گمنام تھوڑی جاتے ہو تمھاری عنایتین تمھاری بے لاگ محبتین ہمین گرویدہ بنائے ہوئے ہین - سدھارتے ہو تو امام ضامن کی ضمانی مین سدھارو - پر خدا کے لیے بھول نہ جانا - کہین اگلون کی طرح بالکل جیتے جی بھلا نہ دینا - پھر کبھی ہماری محبت ہی آزمانے آکر ذرا اپنا جمال دکھلاتا جانا - مسافر نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کہ آہ تمکو یہ بھی نہین معلوم ہے کہ ہم کیسا جانا جانے ہین - بھائی اب ہم کہان بس یہ آخری دیدار ہے [illegible] دیکھ لو پھر صورت دیکھنے کو ترس جاؤ گے - ہمنے کہا [illegible] کیا آنکھ پھیر لو - ابھی تمھین آئے کتنے دن ہوئے تھے - ابھی [illegible] کے دیکھا بھی تو نہ تھا - یہ کیا غضب کرتے ہو کہ یکایک ایسے سفر پر [illegible] جسکا کبھی خاتمہ ہی نہوگا - خدا کے لیے اتنا تو ٹھہر جاؤ کہ اپنے زمانہ مین جن کامون کو تمنے شروع کیا تھا اوس تکمیل پر پہونچا دو - ڈپوٹیشن کے پھولنے پھلنے کی بہارین تو دیکھتے جاؤ - ہندوستانیون کو قانونی کونسل مین بھرتی کرا دیا ہے تو ذرا اونکی کوشش انتظامی اور قابلیت کے ثمرے تو اوٹھاتے جاؤ - اور نہ سہی دنیا مین اونھین سرخرو ہونے کی سیر تو ضرور دیکھ لو - کانگرس کو ذرا لندن تو پہونچا دو - دیکھو افیون کمیشن کی شہادتون ہی تک ٹھہر جاؤ - فیصلہ کرنا نہ سہی جو تمھارے بعد آئیگا وہ کر لیگا - تم خدا کے واسطے سارا سامان تو درست کرتے جاؤ - ایسا نہو تمھارے بعد کچھ اور ہی گل کھلے - دیکھنا تو سہی لالہ اپنا جگر داغ داغ کیے ہوئے ہے اسی دھڑکے مین کہ کہین ایسا نہو آگے کا سلسلہ ہی موقوف ہو جائے تمھارے دم سے اوسے بڑا اسہارا تھا - قند - جانے مین اتنی جلدی مت کرو حیدر آباد کی وزارت بدلوائی ہے تو ذرا اوسکے نباہ کی تو فکر کیے جاؤ - جن امیدون پر تمنے کیا ہے وہ تمھارے ہی دم سے پوری ہوسکتی ہین - کیا جانے تمھارے بعد کیسا آئیگا اور کیا کریگا یہ کام تو تمھارے ہی ہاتھ سے ٹھیک بنے گا - ہندو مسلمانون کے جھگڑے سے جو تمھارا دل کڑھتا تھا تو ذرا اتنا دم سے لو کہ انھین گلے سے ملاتے جاؤ - بھوپال کی بیگم صاحبہ کو شملہ بھیجا تھا اور وہان اچھی طرح خاطر مدارات - آؤ بھگت کرائی تھی تو اوسکے نتائج کو دیکھتے جاؤ جن [illegible] روسا کو یورپ کی جانب روانہ کیا تھا اتنا انتظار کرو کہ اونکو آنے دو اونسے سفر کی داستانین ہی سن لو - ارے بہت نہ ٹھہرو مگر اپنی جوانی کے صدقہ اتنا کرم اور کرو کہ لکھنؤ مین واٹر ورکس کھولتے جاؤ - اپنے مبارک ہاتھون سے صاف پانی تو دو چلو پیتے پلاتے جاؤ - ہم ہی کیا یاد کرینگے" ہم تو ایسی ہی نوحہ خوانی ہی مین مصروف تھے کہ ادھر مسافر نے ایک دفعہ گردن اوٹھائی دیکھا تو سفیدہ صبح نمودار تھا - سامنے سے گرد و غبار دکھائی دیا - اوسنے حسرت و یاس کی نگاہ سے ہماری طرف دیکھا اور کہا "بس اب فرصت نہین کوئی دم کی یہ صحبت اور ہے - تم نہین جانتے کہ مین کتنی حسرتین ساتھ لیے جاتا ہون - مگر کیا کرون - مجبور ہون وقت برابر آگیا ہے - جانتے ہو [illegible] - دیکھو وہ میرا جانشین آ رہا ہے - اوٹھو اوٹھو اوسکا استقبال کرو - اوسے ہاتھون ہاتھ لاؤ - مین تو اب چلا - لے جاتا ہون خدا حافظ" ہمنے دامن تھام لیا کہ "ہائین اتنی جلدی - آخر ہمین تو کسیکے سپرد کرتے جاؤ" اوسنے کہا ہان یہ بات ہے - اچھا تو کیا یاد کرو گے - یہ اودھ پنچ صاحب خانہ ہین انسے بغلگیر ہو - انکے دمون کی خیر مناؤ - خدا نے چاہا مہینہ اور سال ہنستے کٹینگے - تمھارے سب غم غلط کر دینگے - اتنا کہا اور چل کھڑا ہوا -

حسرت اوس غنچہ پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گیا +

یون پہ سیری لڑتے ہین سگانِ کوے دوست

ان حاسدون سے اللہ بچائے - انکے مارے کوئی بات منہ سے نکالنا مشکل ہوگیا ہے - مفسد صاحبو تم کیا چاہتے ہو - ہمین ہی تو معلوم ہو - اچھے کو اچھا نہ کہین بُرائی کے ڈنکے پیٹا کرین - لعنت خدا کسی کو بدنام کرنا - برائی کے ڈنکے پیٹنا کس خدا نے بتایا ہے - تمھاری ہمزبان سرائی مین ہم بھی شریک ہوجاین تب کلیجہ مین ٹھنڈک پڑیگی - کیا غضب ہے کہ اتنا کہنا مشکل ہوگیا ہے کہ فلان ریاست مین چند فتنہ پردازون نے بکر کو دمچائی ہے - اور خدا واسطہ کا بیر کر رکھا ہے - آخر کیا مطلب ہے تمھارے ہمزبان ہوکر بے دیکھے بھالے دوہائی تہائی مچانے طوفان شیطان جوڑنے لگین تب تمھارے دلکو تسلی ہوگی - ہم بھی تو سنین تمہین ہمسے کیا توقع ہے -

کیا قیامت ہے کہ ایک ضیاء الحق کا کہنا قرآن حدیث سمجھ لین اور اپنی آنکھون پر پٹیان باندھ لین - غل مچائین - ہائے واسے کرین " بیگم بھوپال بڑی ظالم بڑی غافل ہین - وزیر بھوپال حد سے سوا اپاہج - نکمے ہین - مفرالوگ وزارت کے منہ چڑھے ہین وہ اندھیر مچا رہے ہین آفت ڈھا رہے ہین - جتنے اہلکار اور عمال ہین سب بلا تفرقہ و امتیاز ایک سے ایک لٹیرے قزاق بے ایمان - قاتل سفاک ہین - خلقت تباہ ہوئی جاتی ہے لٹی جاتی ہے " ایمان و انصاف کا کچھ خیال نہ کرین تب یارلوگون کو چین پڑے حضرت یہ تو ہمسے ہوتا نہین - حیدرآباد ہو یا بھوپال ہم تو جو حال ہوگا لکھینگے -

واہ تمکو کیون دین

حاضر ہے

مہربانی

آپ لیتی جاے

سبکدوشی
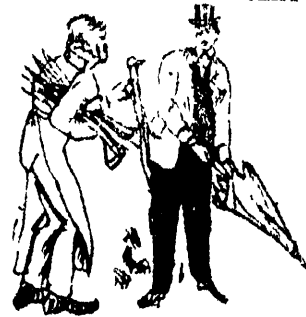
ہمکو رورعایت سے غرض - واسطہ مطلب - صریحاً دیکھ رہے ہین کہ ایک بات اچھی ہے اور برائیونکا اکھاڑا سے ہین - یہ کیا زبردستی ہے کہ حق بات کہنے پر گلا دبایا جاتا ہے - دو چار بچشم (خدانہ کرے بچشم ہون اونکی تو آنکھونکو کچھ سوجھتا ہی نہین) ادھر اودھر سے آوازے کستے - اولٹی سیدھی سناتے ہین -

وزارت بھوپال کا اعلان کیا شائع کیا گویا کئی خون کرڈالے - کتنے بیگناہون کو پھانسی پر چڑھا دیا - یارون نے لے دے شروع کردی کہ گھر کے اخبارون مین اشتہار شائع ہو رہے ہین - ان صاحب - ہم تو دیسی ریاستون کے پرجا ہین - شادی - بیاہ - دربارون کے اوقات مین شگون لینے جاتے اور ذلت سے ہاتھ دیکے نکال دیے جاتے ہین - پھر ہمین یہ ذلت گوارا ہے - اب کیون بگڑتے ہین - کچھ لیلے ہم ہی ابن
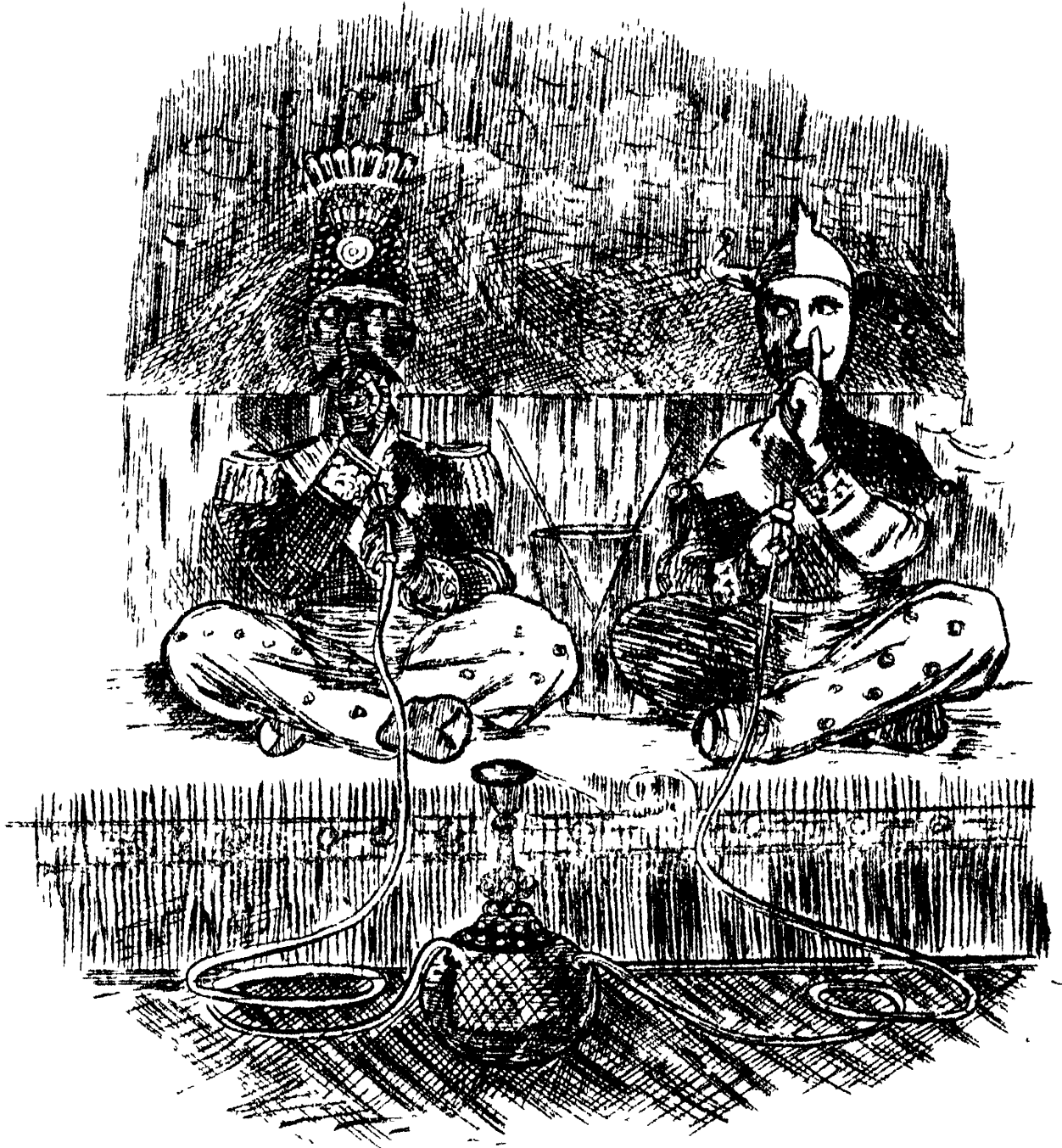
روس اور ایران کی گپ چپ

بازمین گزرتا نہین۔ خدا کا شکر ہے ہین ہیسے اور بھی خدا کے بندے نیکوہین۔ الٰہ آباد کے پانیر اور مارننگ پوسٹ مین بھی اعلان شایع ہوا۔ مضمون نکلے۔ وہ بھی انگریزی کے اخبار مین۔ اسپر اس کا جریدہ روزگار اور پنجاب کے کئی اخبار بھی ہمارے ہی ہی تھا۔ قطار مین رہین پٹنہ اور میرٹھ والے نہین نہ سہی۔

کوئی نہین پوچھتا کہ آخر اعلان ہی پرہتا کیا۔ جسکی اشاعت مین یہ عتاب دیا گیا۔ سب صلاے عام تھی۔ اپنی صفائی کے واسطے ایک ٹنڈ ہوا پیدا کیا تھا۔ اب آخر وہ پردے کے بیٹھنے والے بے وعدون کی بندوق واغنے والے کدہر ہین کیون نہین۔ سب اقراب بڑ کر آتے آئین شوق سے آئین چشم ما روشن دل ما شاد۔ جو کچھ کہنا بالمواجہ کہین۔ ہم بھی سنین وہ مرد میدان کہان ہین۔ ہوشنگ آباد مین کیون براجتے ہین۔ جو یہان مین تشریف لائین انشاء اللہ خاطر داری تواضع تکریم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہوگا۔ بسم اللہ قدم رنجہ فرمائین۔ خانہ بے تکلف ہے۔ مگر حرمان نصیب ہوکر جانا پڑیگا اسلیے تو قیاس لیکر آئین۔ امیدونکا استعارہ وہین شرہ اکی سوجھ نہین سہاتے ہین۔ یہان اگر اپنا دعوی پیش کرین۔ دستاویزات شہادت دکھائین جنکے بل پر کود رہے ہین ورنہ یہان تو کارروائی ہوہی رہی ہے۔ خدا نے چاہا عنقریب نذر ناظرین ہوگی۔

راقم۔ انصاف

نمائش اور جونپور کی نمائش

مسٹر پنچ۔ نمائش عرض کرتا ہون۔ کیون حضرت یہ نمائش کیا۔ اور پھر ستم یہ کہ تسلیم مجرا آداب کی جگہ۔ کیا خوب۔ سالی ڈیڑ تلوون کے ناخون لومین ضلع جونپور کا باشندہ ہون۔ میرے پیٹ مین بجاے آنتون کے تہذیب بھری ہوئی ہے۔ آپ جانتے ہین کیا۔ نمائش ہوا اور جونپور مین۔ اور نمائش کا تذکرہ ہمارے اودھ پنچ مین نہ کیا جاے۔ آپ تو نرے (کیا عرض کرون) قبلہ یہ تو کہتا نہین کہ نمائش کا ذکر اودھ پنچ مین نہ کرین۔ مطلب یہ ہے کہ سلام کی جگہ نمائش کیسی ہان یہ نہ کہیے۔ اب مین سمجھا۔ معاف کیجیے گا مین کچھ اونچا سنتا ہون۔ جناب عالی۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اب ہم لوگ کسی کے تصدق سے خاصے نیٹو سے جنٹلمین ہوگئے۔ اگر پتلون کی جگہ کوٹ اور کوٹ کی جگہ پتلون پہنین جب بھی ایسا پانون کسی کے منہ مین نہین جو کچھ بھی اعتراض کی راہون مین چل سکے پھر مین نے اگر سلام کی جگہ نمائش کہہ دیا تو کیا برا ہوا۔ اچھا حضرت آپ مین سمجھا۔ کچھ نمائش کا حال تو بیان کیجیے۔ اجی صاحب یہ حال نہ پوچھیے۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ ہمارے ضلع کے حکام خدا رکھے ایسے ایسے رحمدل پیدا ہوئے ہین جنکا حساب نہین۔ نمائش کا جو موقع ملا۔ تو ایسے صبر ایسے استقلال ایسی رحمدلی سے کام لیا کہ خدا دے اور بندہ لے ۱۴ کو ۹ بجے صاحب کمشنر نے افتتاح فرمائی۔ کیا کہنا ہے آدمیون کی کثرت پر بھی ہزارون کرسیان خالی تھین۔ خیر وہان سے جون تون مار دھاڑ لے دے۔ نمائش کے اس درمیان مین آئے۔ جہان جنیرین سیٹرون پر سجی رکھی تھین۔ پہلے جناب کمشنر صاحب اندر گئے گٹ پٹ کرکے ان کا نکلنا تھا کہ جوش کا مجمع اہل اور کان دونون کے پردے پھاڑنے لگا۔ دوسری طرف سے پولیس والون کے دھکون نے جان غنا میں ڈالدی۔ کتنے بیچارے بے دیکھے محروم واپس گئے۔ یہ بھی سچ ہے کہ بیچارے حکام اور منتظمین کا کونسا قصور تھا انھون نے جو اتنی محنت کی تھی۔ ایڑی کا پسینا چوٹی پر پہونچایا تھا تو اپنے لیے یا ایرون غیرون نتھون خیرون کے واسطے۔ خیر جناب آگے چلیے آپ نے تو اس کی بحث مین کج کی تاریخ ہی اڑادی اچھا حضرت اچھا۔ بھئی معاف کرو۔ مہذب ہوجانے سے چال مین جو تیزی از غیب سے آگئی تھی وہ تو تھی ہی زبان اور قلم کی بھی رفتار وہی ڈاکیون کی سی ہوگئی ہے ہان یہ خبر تو سنائی نہین ہمارے سوشیل ریفارمر صاحب روز اعظم المطابع کے شکم سے برآمد ہوا کرتے ہین۔ اور سنا بھی لگاتار اختتام نمائش لگا رہیگا۔ خیر خدا مبارک کرے۔ ہان جناب لین کے میدان مین نمائش کا کیمپ ہے اوسی مین ایک تھیٹر کی کمپنی بھی ہے اوس بیچاری کا حال کیا بیان کرون بس نزع کی حالت کا مردہ سمجھ لیجیے۔ ایسے ایسے فاقہ مست ایکٹر جنکی آنکھین بھوکون کے مارے نکل آتی ہین۔ چہرہ کا رنگ حبشی کا رنگ بھرنے کے واسطے کافی ہے۔ پردون کا سامان کچھ اچھا ہے۔ کمپنی والے بیچارے آفت کے مارے یہان پولیس والون سے تنگ ہین۔ ۱۵-۲ پھر آئے۔ اور نہیں کا دم ناک مین کر رکھا ہے ہر فرعونے را موسیٰ یہ لوگ بھی اٹیج پر بہت پیٹھا کرتے تھے۔ اچھا ہوا۔ سنا کہ کچھ دن پہلے تھیٹر کے چند آدمیون نے گتھم گتھا کی ٹھہرائی تھی۔ وہ تو خیریت گذری کہ دوہی چار جوتون نے انجام کو پہونچا دیا۔ کشتی گھوڑ دوڑ گدھا دوڑ سب کچھ ہوا لیکن خوب ہوتا اگر اسکے کوئی دن مہندون کی دوڑ کا مقرر کردیا جاتا پھر لوگ دیکھتے کہ یہ جانور زیادہ دوڑے یا بیچارے گھریلو نوجوان۔ ۱۹ کو فینسی بازار بھی رہا۔ لوگ خوب لٹے ہین۔ مگر بھئی مین مان گیا۔ یہ خوب طریقہ ہے سبحان اللہ۔ خیمے بہت سے نصب ہین اکثرون مین کچھ لوگ۔ چشم بددور بیچارے مذاق لے بھی ہین۔ شاید ایک دن رات کو کچھ ٹون ٹان کی آواز آئی تھی۔ پھر چراغ گل پگڑی غائب۔ ہان جناب یہ نمائش کا میلہ بھی بس جونپور مین غنیمت ہی ہوا۔ کتنون نے قرض لیکر اپنا سامان درست کیا کتنے بیچارے کرایہ پر خیمہ وغیرہ لیکر آئے۔ کیا کرین۔ ارے نمائش تو نمائش سنا کہ دو دن کا اور اضافہ کیا گیا یعنے نمائش کا اختتام بجاے ۲۱ کے ۲۲ کو ہوا۔ آپ کے کارسپانڈنٹ کئی دن سے یہان ڈٹے ہین آپ کے آنے کی امید تھی۔ مگر آپ نے سوکھی سنائی مجبوراً آج چلا جاتا ہون۔ مگر واللہ

داو دینے کا جی چاہتا ہے - جلسۂ تہذیب کے ممبر یہان بھی نہ چوکے جسٹ ایک ڈراما فضولیچی کے خلاف مین تیار کر کے ناٹک والون نے سٹیج کیا - بھلا آپ ہی بتائیے کہ کہان رام رام اور کہان پام پیام - خیر

زندگی زندہ دلی کا ہے نام ✦
مردہ دل خاک جیا کرتے ہین

اس ڈراما مین بچارے مسلمانون پر بھی نکاح کے وقت قاضی نے ہاتھ صاف کیا - مسلمان فلوک ہو رہے ہین جو جسکے جی مین آئے کہے - بولنے کی جگہ نہین -- آپ نے نیا اخبار کا کتب خانہ بھی دیکھا - چیزین تو اچھی ہی دیتے ہین - اونکا کیا ذکر کرون - فضول خامہ فرسائی ہوگی -- اور آپکو ... ہوتے ہونگے -

راقم

دہی جوشیہ کی کہال پہنے تہا -

ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیے پھر یہ موقع ہاتھ نہ آئےگا

سب سے سستی مضبوط - جرمن فیرلیس کی لیس (بغیر کنجی) جیبی گھڑیان ذیل کے سستے دامون پچیسوین دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء تک ہم سے مل سکتی ہین - مابعد کو قیمت بڑھ جائیگی

	فی عدد	۶ عدد	۱۲ عدد	۲۴ عدد	محصولڈاک فی عدد
گھڑی جیبی	عہ؍	سہ	ورصہ	ما؍	۱۰؍
ٹائم پیس	سے؍	بہ	سہ	صہ	۱۴؍

تیسوین دسمبر تک جو صاحب بہ ؍ ہمارے پاس بھیجدینگے اونکو رجسٹری شدہ ایک گھڑی اور ایک ٹائم پیس ہم بھیجدینگے اور محصولڈاک نہ لینگے - اسمین خریدار کو عہ کی اور بھی بچت ہے -

ٹیتھنگ نکلیس - بچے کے گلے کا فیتہ نہ لگا ہے - نہ کہلانے - نہ پلانے - بچے کے گلے مین باندھ دیجیے - دانت خود بخود بلا تکلیف نکل آوینگے یوروپ کے کل باشندے اسکا استعمال کرتے ہین - ڈاکٹر کی فیس اور والدین کی زحمت بھی بچی قیمت عہ؍

برقی تعویذ یا انگشتری - فساد خون کے ۲۰ امراض کو بات کی بات مین نفع پہونچاتی ہے - صرف ہاتھ مین پہنے رہیئے - ڈاکٹر اور حکیم اپنے مریضون کو اسکے استعمال کی صلاح دیتے ہین - اسناد اور ترکیب اسکے ہمراہ بھیجی جاتی ہین تعویذ - عہ اور انگشتری - عہ؍

جادو کا قلم - دوات کی بھی حاجت نہین ایک مرتبہ سیاہی بھر کر مدتون کو چھٹی عہ

سرگذشت لارڈ لینسڈون صاحب بہادر گورنر جنرل موجودہ ہند باتصویرات بزبان اردو دو حصون مین - فی حصہ ۸؍

ایضاً مجلد ولایتی کپڑے کی چارون طرف سنہری بیل جسپر خریدار کا نام بھی سنہری حرفون مین چھپا ہوگا - رؤسا امرا کی الماریون کی زینت قیمت صہ؍

سرگذشت لیڈی ڈفرن صاحبہ - قیمت حسب مراتب بالا

سرگذشت ملکہ معظمہ مع تصویرات خاندان شاہی فی جلد ۱۰؍

دلچسپ حالات شاہزادہ وکٹر - فی جلد ۸؍

نوٹ - (۱) جو صاحب اس اخبار کا حوالہ دیکر چارون کی ایک ایک جلد خریدینگے انکے ساتھ چوتھائی قیمت کی رعایت کیجائیگی - (۲) جو مالک اخبار ہمسے اجازت لیکر ہمارے پورے اشتہار کو اپنے اخبار کے دوسرے یا چوتھے صفحہ کے اول سطر سے چار مرتبہ دسمبر سنہ ۹۳ء تک چھاپدینگے اور ہمارے پاس وہ اخبارات بھیجدینگے تو اونکو ایک جیبی گھڑی رجسٹری شدہ روانہ کیجاویگی یا عہ کی قیمت کے اور اشیا ہمارے اشتہار کی ✦

المشتہر

ای - فارس - ایجنٹ امین آباد - لکھنئو ✦

اطلاع ضروری

حضرات آپ جانتے ہین اگر نہ جانتے ہون تو جنتری ملاحظہ فرما لیجیے کہ سال کی آخر سہ ماہی شروع ہوگئی بلکہ ایک ثلث اوسکا بھی ختم ہے اور اکثر کرمفرماون نے اب تک قیمت اخبار نہین مرحمت فرمائی از راہ عنایت اس جانب توجہ فرمانا چاہیے - اگر مصارف اخبار ضرورت سے روپیہ کی حاجت نہ ہوتی تو قیمت اخبار طلب کرنے کی تکلیف نہ گوارا کیجاتی - کیونکہ یہ دنیا ایسی واہیات جگہ ہے جہان بغیر روپیہ پیسے کے کام نہین چلتا - ورنہ اخبار یونہین ہوا - دریا - پہاڑون کی طرح مفت نذر ہوا کرتا -

راقم

نمبر اودھ پنچ